

صفحہ	صفحہ	مضمون و قصاید و رلیف وار
۱۲	۱۰	مصرع مطلع وہی دن یار و محبوب کی خوشی کا ہو گا۔
۱۳	۳	گر کوثر و تسنیم سے ہو غسل زباں کا۔
۱۴	۹	نورا احمد حبیب ہو دیدار ہو گیا۔
۱۵	۴	حسن یوسف دم علیٰ یہ بھیا دیکھا۔
۱۶	۲	جودل سے گدا ہے در شاہ دیں کا۔
۱۷	۱۱	اس گل کے تصور میں صد چاک ہے سینے کا۔
۱۸	۵	تنو علم سے گرسینہ ہو مسموم بشر کا۔
۱۹	۱۱	جب خدا کے فضل سے کعبہ نظر میں آگیا۔
۲۰	۱۰	یا الہی مجھے کلزار مدینہ دکھلا۔
۲۱	۶	جب مدینے کی زمین کا سامنا ہونے لگا۔
۲۲	۲	ہم مدینے کی جو آئے راہ پر اچھا ہوا۔
۲۳	۸	رخ پر نور سے پردہ اٹھا دیتے تو کیا ہوتا۔
۲۴	۲	یہ دل ہے شفیقہ خواجہ معین الدین چشتی کا
۲۵	۸	جان و دل سے ہوں خدا کے پیر مصطفیٰ

مضمون و قصائد ردیف وار	صفحہ	صفحہ	صفحہ
مصرع مطلع جیتے ہوں محو خیال پر سید مصطفیٰ۔	۸	۲۶	۲۶
کیا لبثہ سے موبیاں پر سید مصطفیٰ۔	۳	۲۷	۲۷
قافلہ اور امتوں کا سب روانہ ہو گیا۔	۱۱	"	۲۸
ہے مدح مصطفیٰ جسے کی خاطر وہ جہاں ہونا	۶	۲۸	۲۹
گو نہ قسمت میں اپنی روئے الودھ کھینا	۲	۲۹	۳۰
دلا سہا پہلے کچھ قمر یا ہو گا۔	۷	"	۳۱
خواب میں دیکھ کے جلوہ تیرا۔	۱	۳۱	۳۲
عجب بے مثل ہے نقشبۃ منین الدین شہستی کا	۹	"	۳۳
ردیف (ب)	"	"	"
تاپِ فرقت تری یا شاہ کہاں لائیں غریب۔	۴	۳۱	۳۴
جس دن سے لی امانت جاہل بنے میں یارب۔	۱۲	"	۳۵
ردیف (ت)	"	"	"
ہے عجب عالم بالائیں خوشی آج کی رات۔	۸	۳۲	۳۶
بفضل اس شاہ پہ کیا کیا ہوا معراج کی رات	۲	۳۳	۳۷





صفحہ	صفحہ	مضمون و قلماء و ردیف وار
۴۷	۴۰	۲ مصرع - مطلع ہے شرح و دلیل زلف واللہ ہے رخی تفسیر واضحی میں۔
۴۸	"	۱۰ وصف دوئے شہ ابرار کردں یا نہ کروں۔
۴۹	۴۱	۹ کیا زیارت اپنی قسمت میں مدینے کی نہیں۔
۵۰	۴۲	۵ عادتوں کے خاص رہبر حضرت فاروق ہیں۔
۵۱	"	۱۳ طبع نہ زد کی نہ ہم حب جاہ رکھتے ہیں۔
۵۲	۴۳	۷ دل نہیں اور جان نہیں اس طرح کا ایمان نہیں۔
۵۳	۴۴	۱ جب سے نقشہ ہے مدینہ کا کھچا آنکھوں میں۔
۵۴	۴۵	۴ سب بولتے ہیں آپ کو سجدہ روا نہیں۔
۵۵	"	۱۳ رخصت ہیں کعبہ سے طو بھر ہم کہاں کعبہ کہاں۔
۵۶	۴۶	۸ رہا کرتا ہے جو شام و سحر یا دہمیر میں۔
۵۷	۴۷	۵ بہت درد پھرے اب شاہ دیں کے وہ چہ جاتے ہیں۔
۵۸	۴۸	۲ گلائے جو مدینے میں وہ رسول زماں۔
۵۹	"	۱۲ زباں پر دقت شکل انیا جو نام لاتے ہیں۔
۶۰	۴۹	۸ اے بادشاہ دوسرا امید دار فضل میں۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون و قضا پر رولیف وار
۶۱	۵۰	۲ مصرع مطلع
۶۲	"	۱۳ نقاب الٹائے آئیٹھے ہیں وہ خلوت سے حلیت میں حیکے کہ قلب پاک میں عشق نبی نہیں۔
۶۳	۵۱	۹ انجھا ہے جو دل گیسوئے سلطان زمن میں۔
	۵۲	۲ رولیف (و)
۶۴	"	۴ یا شاہ امم معیوب خدا کچھ دل پہ توجہ فرما دو
۶۵	"	۱۳ تاہوں منصب کی ہوتا خواہش جاگیر ہو۔
۶۶	۵۳	۵ یا روجودقت نزع کے کلمہ نہ یاد ہو۔
۶۷	"	۱۳ لے چلو داغ فراق کمیہ دل پر لے چلو۔
۶۸	۵۴	۶ چل کے اے عاشقو اب شہر مدینہ دیکھو۔
۶۹	۵۵	۱ شراب وحدت سے مست ہو کر حبال خیر الورا کو دیکھو۔
۷۰	"	۹ یا نبی آئے ہیں دروازہ پہ عامی دیکھو۔
	۵۶	۲ سراپا حضرت پیر سید مصطفیٰ۔
۷۱	"	۳ مصطفیٰ پیر کا جلوہ دیکھو۔
۷۲	۵۷	۱۰ نہ دنیا کی فضا ڈھونڈو نہ جنت کا مژہ ڈھونڈو۔

صفحہ	صفحہ	مضمون و قصاید و دلیف وار
۷۳	۵۸	۲ مصرع مطلع اے بار خدا جہم سے جب روح جدا ہو۔
۷۴	"	۹ رباعی۔ شہادت گر نہو یارب تو موت ایسی میر ہو۔
۷۵	"	۱۲ عجیب رتبہ خدا نے دیا محمد کو۔
۷۶	۵۹	۹ کیا کریں عکد بریں کی آرزو۔
۷۷	۶۰	۷ رباعی۔ اے دستگیر دل کا یہ مطلب حصول ہو۔
		رولیف (۵)
۷۸	"	۱۰ مبتلا دل ہے کسی ابرو سے خدا رکے ساتھ۔
۷۹	۶۱	۸ مدیتہ ہے ادب سے ہو کلام آہستہ آہستہ۔
۸۰	۶۲	۲ دل ہے کئی دن سے مرا بیجا مدیتہ۔
۸۱	۶۳	۱ ضیاء عرش الہی ہے شان بیت اللہ
۸۲	"	۱۱ نور الہی جلوہ نما ہے اکھد اللہ اکھد اللہ۔
۸۳	۶۴	۱۳ جس دل میں کہ حب شہ زیشان ہے والد اللہ۔
		رولیف (۶)
۸۴	۶۵	۲ دل گر کسی کا عشق نبی میں گداز ہے۔

مصنوع و قصاید ردیف دار	صفحہ	صفحہ	صفحہ
مصرع مطلع چشم نئی کی چاہ میں جو دل قہقہہ ہے۔	۱۰	۶۵	۸۵
دم لہلہ پر پھر میں اسے بادشاہ آئینہ کو ہے۔	۴	۶۶	۸۶
ریشک فردوس جہاں کوئے نئی۔	۲	۶۷	۸۷
نعت جناب شاہ ہد کس سے ہو سکے۔	۱۰	"	۸۸
ہم مدینے میں اگر رہتے تو کیا کیا کرتے۔	۴	۶۸	۸۹
قرب مدینہ راہ میں پیرو جان ہے۔	۱۳	۶۹	۹۰
نہر ارسل عاشق گئے جہاں سے دل و جگر کو جلا جلا کے۔	۸	۷۰	۹۱
مدح دن رات جو اس احمد مختار کی ہے۔	۲	۷۱	۹۲
عشاق سارے فضل خدا سے چلے گئے۔	۱۲	"	۹۳
غلاموں کی لاج اب نبھاتے بنے گی۔	۸	۷۲	۹۴
جو دیوانے ہیں ختم المکملین گے۔	۴	۷۳	۹۵
یاں جس کے دل میں ہو گی محبت درود کی۔	۱	۷۴	۹۶
کوئی خواہاں جنت ہے کوئی خواہاں سلا ہے۔	۹	"	۹۷
جنت میں حق شناسوں کی کیسی بہار ہے۔	۶	۷۵	۹۸

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون و تصاویر و لفظ وار
۹۹	۷۵	۱۲ مصرع - مطلع۔ قتا ہو کر چرکھا سب جہاں اللہ ہی اللہ ہے۔
۱۰۰	۷۶	۷ خیال مصطفوی میں جو آئینہ دل ہے۔
۱۰۱	۷۷	۱ ایک پل میں حل ہوں مشکلیں سب خاص و عام کی۔
۱۰۲	۷۸	۸ تسکین ہو کیونکہ مدح و تحسین خیر نام سے۔
۱۰۳	۷۸	۲ عجیب پر نور کھپ کی زمین ہے۔
۱۰۴	۷۹	۱۰ خلیل اللہ نے مکہ میں کہے کی بنا کی ہے۔
۱۰۵	۷۹	۲ کلام اللہ سے ثابت ہوئی کہیے کی عظمت ہے۔
۱۰۶	۸۰	۱۲ یار جلوہ سرا اور حسن و ضیا باقی ہے۔
۱۰۷	۸۰	۸ مسلمان اگر پوچھو محبت مصطفیٰ کی ہے۔
۱۰۸	۸۱	۳ روئے رسول پاک کا جس کو خیال ہے۔
۱۰۹	۸۱	۱۰ سب تبرک لے چلے اجزیا رت لے چلے۔
۱۱۰	۸۲	۶ بلایم احمد لقب آپ کا ہے۔
۱۱۱	۸۲	۱۳ دل سے ہر جس کو عشق رسول کریم ہے۔
۱۱۲	۸۳	۶ چھنا ہوا نفس کے نیچے میں شفقت سے چھڑا لیجئے۔

صفحہ	شمارہ	مضمون و قصاید و لیلی وار
۱۱۳	۸۴	۱ مصرع - مطلع - جب مہاں شوکت شان شہ ذیشان ہوئے -
۱۱۴	"	" " پہنچا دے حق جو روضہ الور کے سامنے -
۱۱۵	۸۵	" " لپٹی ہے عرش کو ترے روضہ کے سامنے -
۱۱۶	"	" " طاعت کے بھروسے نہ عبادت کے بھروسے -
۱۱۷	۸۶	" " چلو مدینہ چلو مدینہ فرار اطہر کو دیکھ لیں گے -
۱۱۸	۸۷	" " امید زلیت ہے کم یا محمد عربی -
۱۱۹	"	" " دلایہ کسکی آمد کا چمن میں آج چرچا ہے -
۱۲۰	۸۸	" " کیونکر زباں پر لاسکے معلوم ہے سوبات ہے -
۱۲۱	۸۹	" " کونین میں احمد کا جو رتبہ اعلیٰ ہے -
۱۲۲	"	" " کیونکر مدینہ پہنچے وسید نہیں کوئی -
۱۲۳	۹۰	" " آج حضرت پیر سید مصطفیٰ کا عرس ہے -
۱۲۴	۹۱	" " بغدادی سید مصطفیٰ یہ مصطفیٰ وہی تو ہے -
۱۲۵	۹۲	" " ناچنے والے سے مدینہ کی طرف جاتے رہے -
۱۲۶	۹۳	" " شکوہ ناز ہے نہ گلا ہے حضور سے -

مضمون و تصانیف و روایف وار	صفحہ	صفحہ	صفحہ
مصرع - مطلع افسانے سارے عشق و محبت کے ہو چکے ۔	۹	۹۳	۱۲۷
خمسہ برمناجات جناب شیخ سعدی علیہ الرحمہ ۔	۱	۹۴	
اخذ ماسع المناجاتی ۔	۳	"	۱۲۸
خمسہ برغزل حضرت مولانا جامی قدس سرہ ۔	۱	۹۶	
توبہ صحت الودہ و تا فرمانی ۔	۳	"	۱۲۹
خمسہ برقصیدہ حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ ۔	۱	۱۰۰	
یار رسول اللہ حبیب خالق کیا توئی ۔	۳	"	۱۳۰
خمسہ برامثال قصیدہ حضرت مولانا جامیؒ ۔	۶	۹۹	
یا محمد یمن بے سرو سامان ہر دے ۔	۹	"	۱۳۱
خمسہ برغزل قدسیؒ ۔	۷	۱۰۱	
مرحباسید کئی مدنی العربی ۔	۹	"	۱۳۲
مخمس برقصیدہ فیاض ۔	۴	۱۰۲	
آج ہر خوشن میلاد رسول اللہ ہے ۔	۶	"	۱۳۳
مخمس برغزل امیر محمد و رحمۃ اللہ علیہ ۔	۱	۱۰۸	





کتاب	صفحہ	صفحہ	قصاید و داستان و مثنوی و داستان وغیرہ
۱۲۲	۱۳۹	۳	مصرع - مطلع ہے جہاں میں آمد خیر الہی -
۱۲۳	۱۵۹	۹	مثنوی در فضائل در و در شریف -
۱۲۴	"	۱۰	رحمت کبریا در و در شریف -
۱۲۵	۱۶۳	۱۳	(داستان غشی حقیقی) نشویداے دوستان میں داستان -
۱۲۶	۱۶۹	۵	بیان معراج شریف و مسلمان شدن یہودی -
۱۲۷	"	۷	مصطفیٰ امی رحمۃ اللعالمین -
۱۲۸	۱۷۷	۳	حال شادی سرور عالم صلعم - یا ادب دل سے عزیز و ستے -
۱۲۹	۱۹۲	۳	مثنوی در بیان شادی سیدۃ فاطمۃ الزہراء -
۱۳۰	"	۵	یا ادب دل سے سنو یہ داستان -
۱۳۱	۲۰۲	۲	شان نزول سورہ منزل -
۱۳۲	"	۳	کون کر سکتا ہے حکم کبریا -
۱۳۳	۲۰۵	۶	داستان ایمان آوردن حضرت محمد رضی اللہ عنہ عم رسول صلعم
۱۳۴	"	۸	پہلو زبان دین مصطفوی -
۱۳۵	۲۲۱	۴	داستان در بیان اسلام آوردن حضرت عمر فاروق

تعداد و داستان و تنوی دیانات وغیرہ	صفحہ	تعداد	تعداد
مصرع - مطلع با ادب سندے سر کو نیچے تھکا۔	۵	۲۲۱	۱۵۰
چند اوراق شیشہ بر حالات اہل بیت کرام و شہداء اعظام و اصحاب رسالت	۱۱	۲۳۸	۱۵۱
جنتوں نے اپنی جانیں برضا اللہ وقف فرادے۔			
آغا زیان خلیگ شہداء و فتوحات بلاد برمانہ اصحاب کبار	۷	۲۴۱	۱۵۲
اُحد کے جنگ کا حال۔	۱۵	۲۴۶	۱۵۳
قلعہ بھنسا کی فتح کا حال۔	۱	۲۷۱	۱۵۴
یرموک کے جنگ کا مختصر حال	۱۱	۲۷۸	۱۵۵
روم کے جنگ کا حال۔	۱۱	۳۰۱	۱۵۶
شہر الظاکیہ۔	۱۰	۳۲۲	۱۵۷
فتح مدین کا مختصر حال۔	۱۱	۳۳۱	۱۵۸
فتح بیت المقدس کی تنوی۔	۱۲	۳۵۱	۱۵۹
مصرع - مطلع داستان در بیان ہجرت آنحضرت صلعم (دل و جان سے	۱۱	۳۶۷	۱۶۰
پڑھو درودِ سمیعی۔			
معجزہ - روئے اللہ یا نبی بدر الدجی ہے آپ کا۔	۱۱	۳۸۵	۱۶۱
تنوی در حال حضرت ام المومنین عالیثہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۸	۳۸۸	

صفحہ	نمبر	موضوع
۱۶۲	۳۸۸	۹ مصرع - مطلع مرحبا محمودیہ سالار دین۔
	۳۹۵	۹ علم دین کے فضائل۔
۱۶۳	"	۱۰ کیا بیان دھچپ ہے سنئے اسے۔
	۴۰۲	۱ کلمہ شریف کی فضیلت کا بیان۔
۱۶۴	"	۲ افضل الذکر ہے خدا کی پناہ۔
	۴۰۹	۸ ثنوی کلام اللہ کے فضائل میں۔
۱۶۵	"	۹ ہو مخاطب دل لگا کر دوستو۔
	۴۱۱	۶ خیرات کا بیان۔
۱۶۶	"	۷ دل لگا کر اس کو سنئے غور سے۔
	۴۱۵	۱۲ زکوٰۃ کا بیان۔
۱۶۷	"	۱۳ سن رکھیں اس داستان کو اغنیا۔
	۴۱۷	۲ ثنوی روزوں کے بیان میں
۱۶۸	"	۳ دوستو سنئے رکھ کے دل سے خیال۔
	۴۲۱	۸ الوداع ماہ رمضان شریف۔

صفحہ نمبر	صفحہ	قصاید و داستان و مثنوی و بیانات
۱۴۹	۲۲۱	۹ مصرع مطلع لے چلے تشریف اے ماہ صیام۔
	۲۲۳	۲ عید الفطر کی خوشی کا بیان۔
۱۵۰	"	۳ لکھتے ہیں یہ راویان خوشنحوں۔
	۲۲۵	۳ مثنوی در بیان تماز۔
۱۴۲	"	۴ روز محشر کے جاں گداز بود۔
	۲۲۸	۱ داستان در بیان حج و زیارت حرمین الشریفین۔
۱۴۴	"	۲ مومنو گر ہو دوسے زاد و راحلہ۔
	۲۲۸	۱۵ مثنوی در حال عشق و محبت حقیقی۔
۱۴۳	۲۲۹	۱ جھوٹے عشق رہبر چاہئے۔
	۲۵۱	۱۱ مثنوی در بیان حصول برکات از خدمت سادات اہلبیت
۱۴۲	"	۱۲ گر خدا کا دوست ہو ناہے تجھے۔
	۲۵۳	۷ مثنوی مستونِ حنا کے حال میں۔
۱۴۵	"	۸ ہر عبادت کا خلاصہ ہے یہی۔
	۲۵۶	۸ در سننیت چہار اصحاب کبار۔

تعداد	صفحہ	کتاب	تعداد
۱۷۶	۴۵۶	۹	مصرع - مطلع خانہ زاد چہار یار بہوں میں۔
	۴۶۸	۱	داستان در فضائل اصحاب رسالت۔
۱۷۷	"	۲	گوش دل سے سب سنیں یہ داستان۔
	۴۷۸	۱	عارفوں کی ریاضت کے حالات۔
۱۷۸	"	۲	سن رکھو اسے دوستو یہ داستان۔
	۴۸۲	۱۰	داستان در فوائد عجز و گریہ و نقصانات غرور۔
۱۷۹	"	۱۱	مشکبہ خالق غیور۔
	۴۹۱	۴	بیان وفات حضرت ابراہیم علیہ السلام فرزند رسول اکرم
۱۸۰	"	۵	مصطفیٰ میں سرور پیغمبر۔
	۴۹۲	۴	داستان در بیان شہادت حضرت امیر حمزہؓ۔
۱۸۱	"	۵	خون دل چشم سے بہاؤ بھی۔
	۵۱۱	۶	حال وفات حضرت نبی کریم صلعم۔
۱۸۲	"	۷	مرحبا اے خاتم پیغمبر۔
	۵۱۹	۱۴	بیان وفات سرور عالم صلعم۔

قصاید و داستانِ شنوی و بیانات وغیرہ	صفحہ	نمبر	نمبر
مصرع - مطلع مرحبا اے نوز وحدت مرحبا۔	۱۵	۵۱۹	۱۸۳
داستان در حالات وفات حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہراؑ	۱۰	۵۲۸	
انتخار و دو جہاں آل نبی۔	۱۱	"	۱۸۴
حال وفات حضرت فاطمہ الزہراؑ	۴	۵۴۴	
آنکھوں سے کر خونِ جگر کارواں۔	۵	"	۱۸۵
مال وفات حضرت امیر المومنین سیدنا جناب ابی بکر صدیقؑ	۸	۵۵۴	
دل لگا کر سنئے خاصانِ خدا۔	۹	"	۱۸۶
شنوی شہادت امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروقؓ	۲	۵۵۶	
اے محبوبِ شئے غم کی داستان۔	۳	"	۱۸۷
شنوی در حال شہادت امیر المومنین سیدنا حضرت عثمانؓ	۷	۵۶۰	
دم بدم دل سے کہو صلیٰ عمی۔	۸	"	۱۸۸
شنوی شہادت امیر المومنین حضرت سیدنا تقی علیؑ کرم اللہ وجہہ	۱۰	۵۶۴	
آنکھوں سے ہوتا ہے سنکر خوں رواں۔	۱۱	"	۱۸۹
بیان شہادت حضرت مرتضیٰ علیؑ شیر خدا۔	۱۴	۵۶۹	

نمبر	صفحہ	قصائد و داستان و مثنوی و بیانات وغیرہ
۱۹۰	۵۷۰	۱ مصرع - مطلع منظر ذات خدا شیر خدا -
	۵۷۵	۱۱ واقعہ شہادت جناب امام حسین علیہ السلام -
۱۹۱	"	۱۲ بزم جہاں میں دھوم ہے ماتم کے شن کی -
	۵۸۹	۱۴ داستان شہادت حضرت جناب مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ
۱۹۲	"	۱۵ خون آنکھوں سے بہا کر دوستو -
	۵۹۷	۱۶ واقعہ شہادت جناب امام حسن رضی اللہ عنہ
۱۹۳	"	۱۳ سرِ خطہ خاص حبیبہ عنایت خدا کی ہے -
	۶۰۶	۶ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر -
۱۹۴	"	۷ پنجتن کی ذات ہے نور خدا -
	۶۱۶	۵ مرثیہ بروایات صحیح و در بیان شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
۱۹۵	"	۷ میداں میں غل ہے سید ایراز آتے ہیں -
	۶۲۳	۲ کبفیت وفات بی بی سکینہؑ
۱۹۶	"	۴ چشم سے خون جگر کر کے رواں -
	۶۴۹	۸ داستانِ در حالات بی بی صغرا رضی اللہ عنہا



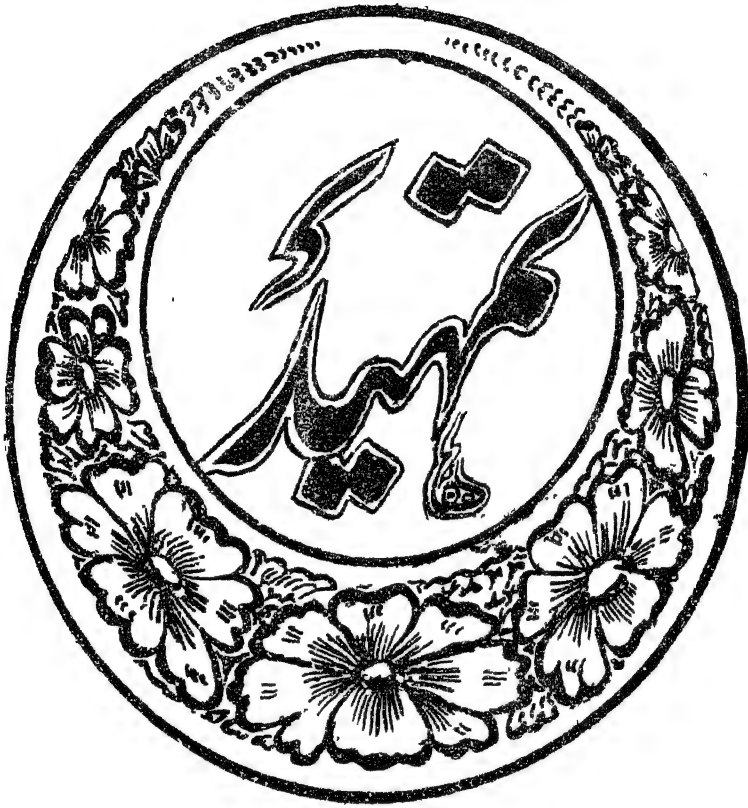
تصانیف و مثنوی و داستان و بیانات وغیرہ	صفحہ	نمبر	تصانیف و مثنوی و داستان و بیانات وغیرہ
مصرعہ - مطلع لکھتا ہے یوں راوی شیرین مقال۔	۹	۶۴۹	۱۹۶
کر بلا میں اہلیت کے خمیہ میں حضرت ام حسین شہادت کی خبر۔	۱۵	۶۵۳	
گھوڑا پہنچانے کا حال۔	۰	۰	۰
کچھ سنا دتگیہ غم کی خبر۔	۱	۶۵۴	۱۹۸
مثنوی در بیان معارف سرافقہ و جسم پاک بعد شہادت	۱۰	۶۵۵	
سید الشہدا۔	۰	۰	۰
سرور حضرت حسین ابن علی۔	۱۲	۶۵۵	۱۹۹
سلام - مجری کہتے تھے شہ سبط پیہر میں ہوں۔	۵	۶۶۷	۲۰۰
ملک شام سے مدینہ کو واپس آنا اہل حرم کا بعد شہادت	۱۴	۶۶۷	
امام حسین اور ملاقات فاطمہ صغریٰ۔	۰	۰	۰
فاطمہ حبیب مدینہ کو پہنچا۔	۱	۶۶۸	۲۰۱
مثنوی در حال قطب عالم غوث اعظم پیر دستگیر	۱۲	۶۶۹	
واقف سر خدا پیران پیر۔	۱۳	۰	۲۰۲
بعض فرق عادات حضرت جناب غوث الثقلین۔	۷	۶۸۱	
نوریدان غوث اعظم دستگیر	۸	۰	۲۰۳

صفحہ	نمبر	مضمون و تصاویر و داستان و بیانات و غیرہ
۶۸۹	۳	مصرع - مطلع مناجات در جناب غوث اعظم ع
۶۹۰	۴	المدو یا شاہ جیلان المدور
۶۹۱	۱۲	التجاصف
۶۹۲	۱۳	غوث اعظم بادشاہ بجزویر
۶۹۳	۱۳	رباعی - اسے دستگیر دل کا یہ مطلب حصول ہو۔
۶۹۴	۱	داستان در ثقیب جناب غوث اعظم پیران پیر
۶۹۵	۲	غزل سے سنئے اسے سر کو جھکا۔
۶۹۶	۱۵	قادر یہ اور حقیقتیہ طریق کے مریدین و مرشدوں کے آپس
۶۹۷	۲	کے جھگڑے۔ (ایک جھگڑا ان دنوں پھیلا ہے یاں)
۷۰۰	۹	حال ذفات غوث اعظم پیران پیر ع
۷۰۱	۱۰	اشک خونی چشم دل سے ہو رواں۔
۷۰۵	۶	مشنوی در حالات مرشدنا حضرت پیر مطلق قادری قدس
۷۱۰	۱۴	ہیں محمد الدین شاہ دوسرا۔
۷۲۲	۱	حضرت بی بی رابعہ بھری کا حال۔

صفحہ نمبر	صفحہ	مضمون و قصاید و داستان و بیانات وغیرہ۔
۲۱۱	۷۲۲	۲ مصرع ۔ مطلع سن رکھیں عشاق رب زد الحلال۔
	۷۲۵	۷ احوال جناب خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی شہنشاہ
۲۱۲	"	۸ اے غلام دستگیر خوش مقال۔
	۷۳۸	۱۵ قصیدہ۔
۲۱۳	۷۳۹	۱ عجب بے مثل ہے نقتہ معین الدین چشتی کا۔
	"	۸ نتموی شہادت کے کھانے اور لباس و ملک و املاک کے بیان میں
۲۱۴	"	۹ مومن کو چاہئے اکل حلال۔
	۷۴۳	۱۲ عورتوں کی سمیت کا ذکر۔
۲۱۵	"	۱۳ سن رکھیں اس کو بھی پیرو جواں۔
	۷۴۶	۲ داستان نماز جنازہ اور اہل قبور کے فاتحہ کے حاملین
۲۱۶	"	۳ ہے خدا اور مصطفیٰ دونوں کریم۔
	۷۴۸	۴ کا ملین کبالت استغراق و تجویدی کچھ فرمادیتے
	"	۵ ہیں وہ الفاظ اب کے بعض حضرات بلا لحاظ شرع پاک
	"	۶ خود ہی میں زبان پر لاتے ہیں ، انکی عبرت کیئے

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون و قصائد و مثنوی و بیان و داستان وغیرہ۔
۲۱۷	۷۲۸	۷ مصرع مطلع یا الہی یا الہی یا الہ
	۷۵۵	۱۵ بیان موت و سکرات۔
۲۱۸	۷۵۶	۱ رات دن بے خیر و دل کو خوف تھا۔
	۷۶۱	۳ احوال قبر کے فشار کا۔
۲۱۹	"	۴ انبیاء اور اولیاء فرما گئے۔
	۷۶۲	۱۵ مثنوی در حالات معرکہ قبر۔
۲۲۰	۷۶۳	۱ راویوں سے یہ حدیثیں مستحضر۔
	۷۷۰	۱۱ قرصنداری کی حالت میں مر جانیکا حال۔
۲۲۱	"	۱۲ دل و جاں سے دعا یہ ہر دم ہو۔
	۷۷۲	۱۳ مثنوی در بیان حالات اجسام بعد الموت۔
۲۲۲	"	۱۵ نماز و نعمت سے پالتے جسے۔
	۷۷۹	۱۰ در بیان احوال قیامت و شفاعت آنحضرت مسلم
۲۲۳	"	۱۱ حشر کا کیا سخت دن ہے سالام۔
۲۲۴	۷۸۸	۶ مثنوی حبیب بشر خوف جس کا کرتے تھے سب انبیاء۔

صفحہ نمبر	صفحہ	مضمون و قصائد و داستان و تنوی دیانات وغیرہ۔
۸۰۰	۹	مصرع مطلع تنوی مختصر در بیان حساب حشر۔
۲۳۵	۱۰	محرکہ ہے سب پہ اک دن حشر کا۔
۸۱۴	۶	حضرت سرور عالم صلعم کی شفاعت کا بیان۔
۲۳۶	۷	اے غلام دستگیر خستہ جاں۔



انجمن اللہ دیوان یادگار و سنگیری بزمانہ حیات قبلہ گاہی مستعد بار طبع ہوا تاحال  
 مقبول خاص و عام ہے چونکہ عرصہ دراز سے اس کے طبع ہونے کا موقع نہ ملا جس کو  
 تقریباً ۶۴ سال سے متجاوِ زمانہ ہو گا اس لیے ہر کہ وہمہ کی خصوصاً اور عوام کی علیٰ التعم  
 یہاں تک کہ صنائع و دیگر ممالک سے فرمائشات ہونے لگیں لہذا یہ پہلا مرتبہ ہے  
 جو کہ والدہ حضرت الحاج حکیم غلام دستگیر صاحب قادری چشتی نقشبندی بہروردی

کے وفات کے بعد یہ کتاب طبع کی گئی ہے۔ حضرت مغر عاشق رسول تھے آپ کو فن شاعری میں حضرت شمس الدین صاحب قبلہ تخلص ”بہ فیض“ سے تلمذ تھا۔ حکیم ہونے کی مناسبت سے استاد نے ارسطو تخلص رکھا تھا۔ مگر بعد میں خود اس کو بدل کر اپنا نام لکھنا شروع کئے؛ فرمائے کہ اصل نام گم ہو کر تخلص مشہور ہو جاتا ہے جیسا کہ سعدی، جامی، خضر وغیرہ، آپ سادھی اکثر غزلیات لکھا کرتے اور آپ کو بھی لکھنے مہر رہتے، مگر آپ جو اب فرماتے کہ جھوٹے مشوقوں کی تشریف سے کیا نتیجہ میں حمد و نعت کے ذریعہ اپنی نجات حاصل کیا چاہتا ہوں جو کہ خدا اور رسول کے پسند خاطر ہے۔ صوفی نواب خلف حسن منور خاں صاحب مرحوم برادر نواب وحید منور خاں مقرب الدولہ مرحوم معتمد صرف خاص مبارک ہجرت کر کے عرصہ تک مدینہ منورہ میں مقیم تھے ان کا بیان ہے کہ عشا کی نماز کے بعد ایک لڑکی جس کے چہرہ پر نقاب پڑا ہوا تھا۔ روضہ مقدس کی جالی مبارک کے رو برو دو در و دو تصائد پڑھی، میں بنظر استعجاب بغور سنا ایک تو شہید کا قصیدہ تھا اور ایک غلام دستگیر صاحب کا، اور فرمائے کہ مبارک بادی ہے اُن کے لیے اس سے بڑھ کر کیا مقبولیت ہو کہ حضرت خود سماعت فرماتے ہیں۔

حالانکہ وہ عرب کا ملک سب کی زبان عربی اور حضرت آقدس خود سید القوم عرب ہیں۔ دیگر میرے برادر حقیقی مولوی صدیق الدین صاحب مرحوم تحصیلدار

عادل آباد اور میرے ایک عزیز حاجی ڈاکٹر الین خاں صاحب یہ ہر دو مہر بغداد شریف  
 رہے مجھ سے کہے کہ حضرت پیران پیر کے دوضہ منظر کے دروازہ پر اپنے دیوان کا ایک شعر لکھا  
 دیکھ کر حیرت ہوئی جہاں عربی و عجمی زبان بولی جاتی ہے صاحب سجادہ نے فرمایا کہ  
 یہاں لکھنے ہماری مقدور نہیں خواب میں حضرت پیر کا ارشاد ہونے پر یہ مکتوب  
 ہوا ہے حالانکہ ایک معمولی شعر ہے مگر اس سے محبت و لگاؤ کی بو آ رہی ہے بشرعیہ  
 کیا مبارک ہے یہ نام دستگیر خود بخود دل ہے غلام دستگیر

حضرت موصوف کے تصنیفات میں پاس شریعت ہدیٰ حفظان مدارج  
 علی قدر مراتب اور حالات منظرہ سے عمدہ نتیجہ ماخذ کرنا چونکہ خود حکیم تھے ملحوظ  
 رہا ہے۔ اگر کسی موقع پر غلو و عتس و محبت میں کچھ تحریر وقوع پذیر ہوئی تو اس کو  
 نہایت فیلسوفانہ وضع سے پردہ شریعت فاش نہ ہونے دے احکام خدا و رسول  
 موافق اور روایات صحیح پر آپ کی تصنیف مبنی رہی ہے یہی وجہ ہر مذہب و ملت  
 کے لوگ نیز علماء کے نزدیک ان کا کلام محترم مانا گیا۔ جناب افتخار علی شاہ صاحب  
 وطن لکڑ فرماتے تھے کہ غلام امام شہید نے صرف دو مثنوی لکھیں ایک حضرت  
 بلالؓ اور ایک حوائی حلیمہ سعدیہ کے حال میں مگر حکیم صاحب موصوف نے کسی  
 اکابر بزرگ کے حالات نہ چھوڑے سب کو منظوم فرما دیا سلیس اردو میں۔ یہی وجہ



کہ تمامی طبقات ذکور و اناث عالم جاہل و اطفال سب کے سب اس کتاب کے  
 دلدادہ میں علاوہ ازیں آپ کے تصانیف سے اور کتب بھی ہیں۔ بستان شہادت  
 جسکی دس مجالس میں عاتورہ کے حالات درج ہیں۔ منقبت دوازده امام اس  
 کتاب میں حضرت بار امام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حالات ان کے  
 قصیلے و ملفوظات و مصاحح شہادت باوفات مندرج ہیں ہر ایک کا مختصر  
 بیان سلیس اردو میں منظوم ہے دس منٹ میں تمام کتاب پڑھ سکتے ہیں۔ بشت الاسلام  
 یہ نایاب کتاب خلقت انسانی کے تقدس کے بارے میں جو کہ آج تک ہر ایک  
 مع متقدمین کے نہیں جانا و مانا ہے بلکہ قدیم کتب کے دیہاچوں میں یہ طور عجیب و انکساری  
 اپنے نجاست اعلیٰ ہونے کا اعتراف حمد کے بیان میں لکھا ہوا ہے اس کی تردید  
 بعد بڑے مباحث علماء و دہریوں کے لکھی ہے مع ثبوت منقولات و محقولات  
 کے جز اہم اللہ خیر۔

اشارات دتگیری اسمیں اپنا ۴۴ سالہ تجربہ متعلق یہ اناث ان کے تولد سے لیکر  
 سن بلوغ و شادی اور حمل و زچگی و رضاعت و بچپن کی پرورش تک کے متعلق ہر ایک  
 حالات ان کے صلاح و معاج و غلطیاں اور یونانی و ڈاکٹری طریق علاجات و ہر  
 ایک کے نقائص و خوبیوں کا ذکر ہے۔ جس کے مطالعہ سے ہر ذہن بہترین رہبری حاصل ہو سکتی

تبیبہ المقلدین :- یہ مختصر سارا سالہ ہمیں جدید طرز معاشرت و لباس وغیرہ پر طبی مشورہ اور اس کے قباحتیں و خوبئیں سے وجوہ موجبہ منکشف کر دی گئی ہیں جنہیں ایک ذی فہم مصنف مزاج بے تعصب شخص ماننے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور عادتِ بات ہے کہ کسی شخص کی طرزِ عمل پر ریمارک کیا جاوے تو اس کو یقیناً ناگوار ہوتا ہے مگر خوبی و حسنِ کلام اس کتاب میں یہ ہے کہ مطالعہ کے بعد ذرا بھی کسی کو عقل سلیم ہے تو سنجوشی قائل ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہارٹ تمام ہندوستان میں لکچر دیتے ہوئے حیدرآباد و اردہوئے ایک روز ان کا لکچر مقرر ہوا۔ ڈاکٹر لاری صاحب زریڈنسی سرجن و ناظم طبابت نے ہم سب شاگردوں سے دورانِ لکچر سرجری میں فرمایا کہ ڈاکٹر ہارٹ جادو بیان ہے۔ مہتیں تعطیل دیتی ہے ضرور لکچر نہیں۔ یہ لکچر باغِ عام میں لوہے کے بنگلے کے روبرو شاندار وسیع مہتابی و شامیانے میں ہوا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم متضیق قادری صدر نشین مقرر ہوئے نواب سرفراز الامراء المہام اور آئریبل زریڈنٹ وقت و دیگر طلباء و علما و خاص گو شرکِ جلسہ تھے ڈاکٹر لکچر ارہنایت زود کو انگریزی زبان میں کہہ رہے تھے جس کا ترجمہ شمس العلماء رسولوی سید علی بگڑائی مستند تفسیرات و ریلوے و معدنیات فی البدیہی فرما رہے تھے دو طرفہ فوج مسلح و پولیس کا اہتمام تھا تاکہ کہیں مذہبی جوشِ بدظنی نہ پیدا کر دے مضمونِ بیان ڈاکٹر صاحب حج کی تکالیف و امراض پیدا ہونے پر پختہ ختم تقریر کی نے کچھ

نہ کہہ سکا البتہ لا عبد القیوم صاحب نے پرجوش احکام قال اللہ وقال الرسول سنا  
 مگر وہ ہر یہ نکتہ نظر سے دیگر اقوام کب مانتے ہیں والے بعضے کچھ داد دے اس حلیہ میں  
 حضرت حکیم صاحب قبلہ گا ہی موجود تھے۔ بے موقع گڑبڑ میں یہ حالت دیکھ کر وہاں تو  
 خاموش رہے دوسرے روز ڈاکٹر لاریا صاحب سے لکھ فرمائے کہ میں آپ کے مہمان سے  
 دیروزہ لکچر کے متعلق کچھ گفتگو کیا چاہتا ہوں۔ لاریا صاحب نجوشی اس کو پسند کیے  
 مگر والد نے فرمایا کہ آپ کے مہمان تری یورپین زبان وال ہیں اور میں اس  
 زبان سے نا آشنا پھر مکالمہ کیسے ہو سکے اس پر لاری صاحب سکون میں تھے کہ  
 والد نے فرمایا کہ نواب عماد الملک میرے بھی دوست ہیں اور عربی و انگریزی  
 کے ماہر انھیں مترجم رکھا جائے۔ اس کو لاریا صاحب نے بہت خوشی سے قبول  
 کر لیا اور اسی وقت ذریعہ فون نواب صاحب مقرر کو مطلع کیا اور انھوں نے  
 نجوشی حاضر ہونے کا وعدہ فرمایا بغرض روز مقررہ سب آگئے والد نے ہر ایک  
 اعتراف و نکتہ چینی کا جواب طباً و معقولاً ڈاکٹر صاحب لکچر ار کو دیا۔ اس کے دوسرے  
 روز ہی مہمان نے میزبان کو گڈ بائی کہہ کر چل دیا۔ جادو بیانی کا طلسم ٹوٹ گیا  
 موسیٰ و فرعون کا سامنا مل رہا بغرض اس سب کو بھی طبع فرمادے تھے اس کے  
 علاوہ بہت سارے مضامین ہیں جو طبع نہ ہوئیں۔

نواب تراب علی خاں سرسالا جنگ مختار الملک بہار جیسے فرس و مبصر و مدبر مدار المہام نے حیدرآباد کے طبقہ طبابت میں سے حکیم صاحب کا اسٹاف جتنی اعلیٰ حضرت عقران مکان کے لیے انتخاب فرمایا اور ایام طفلی مبارک سے سن بلوغ تک حضرت مدوح کے معالج رہے جن کا سرکار کو بہت یاس رہا ہے اور اسی دیوان کے قصاید بارہ سماعت ہمایوں میں آیا کئے اور ہزار ہا دہ پیہ جماعت مولود خوانوں کو پتہ لگا خسروی سے سرفراز ہوا کئے۔

بارگاہ غوثیہ سے حکیم صاحب کو خطاب و تنگیہ نواز الدولہ عطا فرمایا گیا جبکہ ذکر صاحب کتاب نے دیوان میں کیا ہے۔

عالیجناب مولوی شاہ عبدالحق محدث دہلی جن سے اقبال الدولہ کو بیعت تھی آئینہ خانہ میں ہر جمعہ کو وعظ فرماتے جس میں طالب العلم اور علما کے سوا عوام نہ رہتے تھے۔ والد کے مصنفہ قصائد پڑھتے تک مولوی صاحب موصوف پر عشق کی حالت طاری رہتی۔ آنکھوں سے آنسو جاری رہتے۔ ادب سے تخت سے اتر کر بیٹھ جاتے مولود خاں دوسرے قصاید شروع کئے تو منع فرما کے یادگار و تنگیہ میں سے قصائد پڑھنے ارشاد فرماتے۔ مولوی صاحب موصوف مدینہ شریف کے لیے ہجرت کر کے اثنائے راہ میں انتقال فرماے۔

حدیث شریف ہے جو شخص میں فعل میں رہے گا اسی میں مرے گا اور اسی میں  
 اسکا حشر ہوگا حکیم صاحب موصوف کے عمر کا اکثر حصہ حمد و ثناء کی تصنیف میں  
 گزرا آخری کلام جو آٹھ کان میں پہنچا وہ تولد مبارک کا توصیف شدہ قصیدہ  
 جو کہ انتہیت یاد الدلو کے مکالمے پر اجاڑا تھا اسی مجلس جلالت میں انیسرا پوٹکیسی یعنی فاج دہوی  
 کا اثر ہوا اور پے ہوش ہو گئے کوئی دنیوی بات نہ سنی تھینا بعد ۲ سال حلت  
 فرمے آپ کی تالیف حلت از حضرت جذبی صاحب شیخ <sup>۱۳۱۰ھ</sup> سہرے عجب کیا کہ حشر  
 میں مداح نبوی میں رہیں الہم العفو وارحم وانت خیر الراحمین حکیم صاحب مرحوم کا مزار  
 حضرت ادجالے شاہ صاحب کے درگاہ کے قریب سرراہ ہے حضرت قبلہ کو بیت  
 و خلافت حسینی و نقشبندی و سہروردی طریقوں میں حضرت میاں خواجہ اللہ بخش  
 صاحب قبلہ تونسوی نیہرہ و سجادہ حضرت شاہ سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 تونسوی سے تھی اور قادریہ طریق میں یار گاہ غوثیہ کے سجاد و اولاد حضرت پیر سید  
 مصطفیٰ صاحب قادری بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے بعد ادائی فریضہ حج و زیارت  
 یار گاہ بنوی صلعم حضرت مدوح نے مسجد و تنگیہ بہ تمام پنج محلہ اپنے مسکنہ  
 مکان کے دروازہ کے زوہر و تعمیر فرمائے تاکہ افراد خاندان نمازی بن جائیں  
 اور بانگ صلوٰۃ سے ہلیات دفع ہوتے جائیں و حاصل خیر و برکت جاری رہے

اس مسجد کی تاریخ ایسی کہی کہ جنبی بھی اگر پڑھ لے تو اس کو معلوم ہو جائے گا  
 کہ تاریخ کی تصنیف اور مسجد کی تعمیر غلام دستگیر صاحب نے ہی کی ہے۔  
 تاریخ مسجد

بانی مسجد غلام دستگیر      ملحق شد بہر تاریخ ازالہ  
 از حریم کعبہ دل شد ندا      ثانی بیت المقدس سجد گاہ

۱۳۰۶ھ ہجری

مکاترین ڈاکٹر محمد قطب الدین سول سحرین  
 خلف اکبر حضرت ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب شاف  
 سحرین اعلیٰ حضرت غفرال مکان۔

# بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## رویف الف

<p>             نہ ہوا حال فرشتوں پہ ہوا تیرا              ایک ایک ذرہ میں موجود ہے جلوہ تیرا              کوئی سانس ہے کہ ہمیں نہیں سودا تیرا              مثل و مانند نہیں وہم میں حقّا تیرا              نہیں معلوم فرشتوں کو ٹہکا تیرا              نام شہور ہے عفا رخسار تیرا              دستگیرِ حرج ہی حل ہوتا ہے عفا تیرا           </p>	<p>             کیا بیاں وصف کرے پندہ ادنا تیرا              معرفت جس کو ہو وہ دیکھے تماشا تیرا              کونسا دل ہے کہ ہمیں نہیں جلوہ تیرا              کھا کے ایاچی قسم کہتا ہوں جان دو              ہے توشہ رگ سے بھی انسانے نزدیک مگر              بخشہ میرے جو نصیب تو بڑی بات نہیں              واسطہ دیکھے مستد کا دعا کرتی سے           </p>
---	--

یا الہی تو مجھے شاد اٹھا حشر کے دن		عاصی بندوں میں ستر ایک ہوں ادنا تیرا
------------------------------------	--	--------------------------------------

## قصیدہ

جب ہوا وہ منہ الزم پیدا	شاہدانی ہوئی گھر گھر پیدا
عالم قدس میں یہ شہرت ہے	انبیا کا ہوا رہبر پیدا
یوں نہ کرتے تھے کہے چلیل	ہو گیا وارث ممیر پیدا
سجدہ خالق اکبر میں جھکے	ہوتے ہی بندہ داد پر پیدا
آمنہ کہتے ہیں رویا میں مرے	غیب سے ہو کے پمیر پیدا
کہتے تھے نام محمد رکھنا	تجھ کو جیب ہو دے یہ دلبر پیدا
تہنیت خوال تھے یہ جبریل مین	آج ہوتے ہیں ہمیں بر پیدا
نزع کی تشنگی مومن کو کہاں	ہوے جیب ساتی کو تر پیدا
دستگیر آج ہوے وقت سحر	رحمت خالق اکبر پیدا

## قصیدہ

جکے دل میں عشق شاہ سحر و بر ہو جائیگا		حال اسکا دونوں عالم میں دگر ہو جائیگا
---------------------------------------	--	---------------------------------------



<p>چشمِ نم سوزِ جگر ہو چھوٹ جائے آبِ و خور          جس سے یہ خوش ہیں خدا اس سے ہے تنِ روزِ قیام          ڈال دو چکر اسی صحرائیں یاں کیا علاج          یا بالیں یا نکالیں یا کہ رہنے دیں وہیں          گرزِ ماریں قبر میں مومن کو گر منکر نکیر          دستِ تگرِ نم کا بھی معروضہ ہو پناہِ ضرور</p>	<p>انجی رویت کا کہیں پیدا اثر ہو جائیگا          یہ حدسِ ہر ہو جائیگے حق بھی اوہر ہو جائیگا          ہے یقین چنگا وہیں زخِ سم جگر ہو جائیگا          ہے جو کچھ تقدیر میں پیش نظر ہو جائیگا          کہتے ہیں کلمہ محمد کا سپر ہو جائیگا          دوستو شربِ طرف جانا اگر ہو جائیگا</p>
---	--

### نقشیدہ

<p>قدت سے مصطفیٰ کا چہرہ وہی بنایا          ظلمت میں تھے عدم کی کیا جاتے تھے یہ          لیکتا کی اسکو زیبا بچوں و بیگیوں ہے          قل یا عبادِی سمجھو ہے قولِ صوفیہ کا          معشوق خود بنایا خود ہی بنا ہے عاشق          وحدت کا نقش اسکے علمِ قدیم میں تھا          ہیں دستِ تگرِ قطرے اس نور کے دو عالم</p>	<p>بے مثل و بے نمونہ نقشہ وہی بنایا          سب عاشقوں کے سر میں سوا وہی بنایا          پیغمبرِ خدا کو حکیت وہی بنایا          سب مومنوں کو ان کا بندا وہی بنایا          ہم رازِ اودِ محرم اپنا وہی بنایا          آخرِ صود میں جو کچھ سوچا وہی بنایا          نورِ محمدی کو دریا وہی بنایا</p>
---	--

## قصیدہ

<p>             آنکھوں سے درِ والا پہ جایا نہیں جاتا              دل میں ہے تصور مرے مَرگانِ نبی کا              قاصد یہ نشانی ہے شہ کون و مکانِ              دن رات چلے جاتے ہیں عشاقِ زیارت              سب چھوڑ کے ہم سر سے چلا جاتے مدینہ              مَکرایا کئے سر کو بہت عاشقِ مضطر              پہلے تو تڑپتے بھی تھے اے ہجرِ ہمیشہ              صدقے ہیں موتے ہیں خبر لیجئے شاہ              صورت سے ہے ظاہر تپِ فرقت کے حرار              گستاخی معاف اور ول کو بلواتے ہر شاہ              کر لیوں کوئی عیسیٰ و موسیٰ کی زیارت              آتے ہیں مدینہ کی زیارت سے جو عشاق           </p>	<p>             اور صد مہِ فرقت بھی اٹھایا نہیں جاتا              کیا کیجئے یہ قلب سے کھٹکا نہیں جاتا              پر تو میں کبھی آپ کے سایا نہیں جاتا              افسوس کہ ان آنکھوں سے دیکھا نہیں جاتا              کم سختِ شقی نفس بھی مارا نہیں جاتا              اے کا کلِ شکلیں ترا سودا نہیں جاتا              اب صنف سے بستر سے بھی اٹھا نہیں جاتا              کیا کیجئے اب روضہ تک آیا نہیں جاتا              دل پر جو گزرتی ہے وہ بولا نہیں جاتا              کیا یہ ہی غلاموں کو بلایا نہیں جاتا              جز کوئے محمد کے یہ بند نہیں جاتا              بس شرم سے منہ ان کو بتایا نہیں جاتا           </p>
---	---

بھجوائے خدا یا کہ بلا لیوں محمد  
 اس دستگیرِ آثم سے تو بھڑا نہیں جاتا

## قصیدہ

حال ہم کس سے کہیں جا کے خدایا اپنا  
اہلِ محشر بھی دکھیں گے تماشا اپنا  
ایسے آئیے تو اچھا تھا نہ آنا اپنا  
شافع روز قیامت ہے وسیلہ اپنا  
لکھنچا تقدیر نے کیا خوب سراپا اپنا  
یہ سہا پر بھی نہیں ڈالیں گے سایا اپنا  
ہے زہے طالع بنا لیجئے بند اپنا

نفسِ شیطان نے تصرف کیا کیا اپنا  
کل کے دن آگے پیہر کے کھلنے کے آنکھیں  
ہم اگر آئے تھے دنیا میں عبادت نہ کئے  
سر سے پانک ہیں گنہگار پر اک زخم بھی ہر  
ڈنگا تے ہیں قدم سر پہ ہے باعصیاں  
بے غیرض میں شہ والا ترے کوچہ کے فقیر  
دستگیر آیا ہے آنکھوں نے مدینے والے

## قصیدہ

اعلیٰ ہوا بس اس لیے رتبہ درود کا  
شاغل بنایا داہرے حصہ درود کا  
حور و ملک کے سر میں ہے سودا درود کا  
اگر واسطہ نہ ہوتا وسیلہ درود کا  
سمجھو نہیں گربار ہے نقشہ درود کا

دربارِ مصطفیٰ میں ہے تحفہ درود کا  
اللہ کو اور ملائکہ اور مومنین کو  
انسان اور جن ہی کیا آشفقت اسکے ہیں  
معروضہ عاصیوں کا پہونچتا نہ آپ تک  
دھوکا نہ دیگا نزع میں شیطانِ بدین

<p>کرنا ہے آخرت کا سفر ایک دن ضرور فرماتے تھے علی مجھے ہوتی نہ فکر ذکر تو لیں فرشتے جرم کوڑا اور اک درود ساری کئی کحد کا پھر اندیشہ کس لیے جب آفتابِ حشر کے گرمی کی تاب ہو آدم درود پڑھتے تھے جنت میں دنگیہ</p>	<p>سمراہ رکھ لو عاصیو تو شہ درود کا اک پل نہ چھوڑتا میں وظیفہ درود کا واللہ جھیک ہی جائے گا پلہ درود کا مومن کی قبر میں ہے اُجالا درود کا یارب ہمارے سر پہ ہو سنا یا درود کا خو اکا مہر ٹھہرا تھا گیا را درود کا</p>
---	--

### قصیدہ

<p>کچا ہے جبے آنکھوں میں مرقشہ مدینے کا مرے روزِ ازل سے سر میں ہے سودا مدینے کا مری آنکھوں میں ہے صبح و ساجلوہ مدینے کا ولی کیا اہلِ ظاہر بھی ہیں سا مستحقِ ہر صراطِ المستقیم اللہ فرماتا ہے اس رہ کو قسم اللہ کی خواہش نہ ہو پھر اسکو جنت کی گرمیاں مثلِ محبوں چاک کر لیتا ہوں جنت میں</p>	<p>نظر میں بنگیا تیر دوس ہر کو چاندینے کا مجھے ہٹیا رس کہتے ہیں دیوانا مدینے کا ہے نقشہ لوح پر دلکے مرے کنڈا مدینے کا ہے برعرشِ نکصیہ سے جو ہے آؤ مدینے کا خدا کے گھر سے بھی سید ہا ہے بس ستر مدینے کا نظر آجائے رویا میں جسے جلوہ مدینے کا تصور میں جیتا ہے مرے صحران مدینے کا</p>
---	---

<p>فلک کیا ٹر گیا کرسی سے بھی رتبہ مدینے کا          بنا ہے طائرِ سدرہ بھی پروانا مدینے کا          خدا عاشقِ محمد کا ہے اور کعبہ مدینے کا          وہ سرکٹ جائے جس سر میں سودا مدینے کا</p>	<p>مقرر ہو گیا چپ خواہ گاہ سرورِ عالم          ہوا ہے جیسے وہ نور الہی جلوہ گر اُس جا          مکین آئینہ اللہ مکانِ سجد و بیت اللہ          غلامِ دستگیر اپنے عقیدے میں ہے مستحکم</p>
--	--

### قصیدہ

<p>بندے نے میں شانِ خدا کی بتا دیا          موسیٰ جو دھوٹا لے تھے وہ جلوہ دکھا دیا          قرآن کو سب کتابوں کا نسخہ بنا دیا          لیل اور نہار دونوں کا جھگڑا مٹا دیا          آیا اگر آسمان پہ ترے آسرا دیا          اٹھا جنابِ باری میں سر کو جھکا دیا          ایلوے ہوؤں کو نام لے تیرے بنا دیا</p>	<p>احمد نے میم میں جو احد کو چھپا دیا          رُخ سے جب اُس نے پردہ وحدت اٹھا دیا          سب انبیاء کے دین کا دفتر مٹا دیا          وقت طلوع شمس رسالت کا ہے طلوع          بندے تو بندے جیسے خدا کا ہوا عتاب          محشر میں اور کیا کرے ہم عاصیوں کو دیکھ          آدم کی طرح تجھ کو پکارے ہیں سیکڑوں</p>
--	--

نعتِ رسول لکھ تو جہاں تک ہو دستگیر

ہر گز یہ کم نہ ہوئے گا اللہ کا دیا

## قصیدہ

<p>بندہ ہوں دل و جان سے آل بنی کا  ہر نرم میں اجلاس ہے میلاد بنی کا  سینے پہ رہے ہاتھ رسول عربی کا  اتنا کہ نہ کھلا بھید یہ نازک کمری کا  شکوہ نہ کیا بھوک کا نہ تشنہ لبی کا  ناخن نہ رہا دین کسی اور بنی کا  سر و ستگیر آٹم کا ہو دامن علی کا</p>	<p>نہ حور کا آشفتنہ عاشق ہوں پر لیکا  دل کمیوں نہ کرے عید مہینا ہے خوشی کا  تربت کے تزلزل سے جو گھبراؤں خلیا  پٹکے کے نکلنے کے تصور میں فنا ہوں  فانوں میں بندھے پیٹ پہ پتھر تہ دیں کے  دھوڑ الی سبھی اگلی کتابوئی سیاہی  خورشید قیامت کی گرمی سے بچا یارب</p>
--	--

## قصیدہ

<p>باغ حنت میں جو دیدار بنی کا ہوگا  کوئی دیوانہ نہ رخسار پری کا ہوگا  یہ یقین سمجھو کہ خالق بھی اسی کا ہوگا  وال بجز آپ کے کوئی نہ کسی کا ہوگا  حکم حب دار فنا سے طلبی کا ہوگا</p>	<p>وہی دن یار و محبوبی خوشی کا ہوگا  گرد بغلین مبارک کی چوڑھتی دیکھے  جس کی جائب کو عنایت سے بنی دھنکیے  حشر کا روز بہت سخت ہے یا شاہ امم  توشہ نام محمد کو ہی لیں گے ہمراہ</p>
---	---

<p>سایہ ہمر پر ترے نعلین غلی کا ہوگا</p>		<p>دستگیر اتنا قیامت کی نہ ڈر گئی سے</p>
	<p>قصیدہ</p>	
<p>تیر بھی نہ بیان و صف ہو اس شاہجہاں کا سامان اسی نور سے ہے ہر دو جہاں کا ملعون یہاں کا ہوا مرد و وہاں کا کچھ خوب نہ کر حشر کے دن سود و زیاں کا اے دستگیر اس سے ہو علاج خفقاں کا</p>		<p>گر کوثر و نسیم سے ہو غسل زباں کا ہے آئیے لولاک محمد کی ثنا میں حضرت کی شفاعت کا جسے شک ہو محبت کر کا کل شکنیمیمبر کا تو سودا عصیاں کے مرض کی ہے دوا خاک مدینہ</p>
	<p>قصیدہ</p>	
<p>تھا جو کچھ نہاں ہو پیدا ہو گیا یا محمد ہم پہ کیا کیا ہو گیا زلف احمد کا جو سودا ہو گیا اور بھی ناسورا چھپا ہو گیا جس نے دیکھا بس وہ شیدا ہو گیا</p>		<p>نور احمد حب ہویدا ہو گیا عاصیو تکی لیجئے جلدی خیر تھا مدینہ پر فدا روح الامین کب بچھا ہجر نبی میں زخم دل جلوہ قدرت ہے روئے مصطفیٰ</p>

کیا ہی چہرہ ہے رسول اللہ کا یا محمد یہ غلام دستگیر	خود محو تماشا ہو گیا آپ کا بس دل سے بند ہو گیا
---	---

### قصیدہ

حسن یوسف دم عیسیٰ دید بیضا دیکھا جن کی رفتار کی تاثیر سے مڑے اٹھے نور نور انئے احمد سے نہیں کچھ نسبت نظر آیا جسے رویا میں جمال الور خود بخود ہو گیا شوق سینہ ماہ تاباں اُس کو بے شبہہ ہوئی دولت دایں نصیب کہتے تھے روح امین ہو کے فدا حضرت پر رات دن رہتا ہے طیبہ کی زمین پر قرباں شب معراج یہ موسیٰ سے کہا حضرت نے	پر کہیں مہر نبوت سانسہ نقشا دیکھا ٹھوکروں میں ہے یہ اعجاز سبحا دیکھا تیرے یوسف کو کئی بار زلیخا دیکھا قسم ایماں کی ہے وہ ذات جلو ا دیکھا دم اعجاز جو انگلی کا اشارہ دیکھا جس نے مکہ کو گویا اور مدینہ دیکھا نہ بشر دیکھا میں ایسا نہ فرشتہ دیکھا جب سے اس روضہ کو ہے خوش منلا دیکھا آج بے پردہ میں اُس شاہ کا جلو ا دیکھا
---	---

دستگیر آئی نظر گلشن وحدت کی بہار

قلب کو زنگِ دہنی سحر جو مصفا دیکھا



## قصیدہ

<p>وہ افسر ہے شاہانِ روئے زمین کا  ہے صدقہ اسی گیسوئے غنبریں کا  تشنق ہے رقصاں کو بھی جس میں کا  ہے حوروں میں چرچا اسی ناز میں کا  خوش آیا جو احمد کو سونا میں کا  نصو رہے روئے سلطان دیں کا  اگر دیکھ لیتی جمال اس حسیں کا  وسیلہ تو ہے شافعِ مذنبیں کا</p>	<p>جو دل سے گدا ہے در شاہ دیں کا  سوطر جو خوشبو سے ہے ہفت جنت  اسی خاک میں خاک مل جائے اپنی  ملاحظتِ حضرت کے یوسف تھے گویا  اترتے ہیں چرخِ چہارم سے عیسیٰ  یہ نکتہ فقیرانہ کہہ دیتے ہیں ہم  نہ ہوتا زلیخا کو یوسف کا سودا  نہ کردستگیر آج فکرِ قیامت</p>
--	--

## قصیدہ

<p>دشت نے نہ دکھلایا صحرا بھی مدینے کا  قطرہ جو گرے رخ سے اس مہ کے پسینے کا  اب لطف اگر پوچھو مرنے میں جینے کا  احمد ہی نگہباں ہے بس اپنے سفینے کا</p>	<p>اس گل کے تصور میں صد چاک ہے سینے کا  دریا بھی کوثر ہو ہر ماہی میں غنبر ہو  آرام بہمیر کا جب نیچے زمیں کے ہے  محشر کے ظالم سے کیا نوح اماں دینگے</p>
--	--

<p>شربت بھی نہ پکانا ہاں نزع میں اے یارو اللہ ہی پر لا دے یہ آرزو بھی دل کی دن رات تپ فرقت ہے عشق محمد میں</p>	<p>ہے غم مجھے صفر کے پانی کے نہ پینے کا اک روز سرانا ہو اس شاہ کے زمینے کا اے دستگیر محروں کچھ حظ نہیں جینے کا</p>
--	--

### تقصید

<p>نتوا علم سے گرسینہ ہو مہمور بشر کا معراجی شب طائر سدرہ سے کھلا بھید کہتے ہیں ملک عرش پہ سن ام مبارک مولود سنو قصہ یوسف نہ سناؤ اے دستگیر اوصاف بنی لکھ نہیں سکتا</p>	<p>کیا دصف بنی لکھ سکے مقدور بشر کا ہوتا ہے فرشتوں سے گزر دور بشر کا ہے پردہ وحدت میں بھی مذکور بشر کا یہ نور کا ہے ذکر وہ مذکور بشر کا جب تک کہ نہ سینہ بنے پر نور بشر کا</p>
---	--

### تقصید

<p>جب خدا کے فضل سے کوہِ نظر میں آگیا نجومی نے کر دیا پیدا عدم کا بھی وجود لنترانی رہ گئی جب مہربانی تو نے کی</p>	<p>دل نظر میں آگیا سولا نظر میں آگیا اٹھ گیا پردہ تو بس عنقا نظر میں آگیا آگ کو موسیٰ گئے جلوہ نظر میں آگیا</p>
---	---

<p>انکو جو ڈھونڈا تو رخ اپنا نظر میں آگیا  منظرِ حق بر رخ کبیرا نظر میں آگیا  ہاں مدینے کا نقطہ رستہ نظر میں آگیا  بھولی سب ایجاد جو یہ نکتہ نظر میں آگیا  یہ کسی بے سائے کا سایا نظر میں آگیا  آنکھ کے امراض کا نسخہ نظر میں آگیا  خوب ہے میں کہ یہ سودا نظر میں آگیا  قطرۂ ناچیز کے دریا نظر میں آگیا</p>	<p>چشم وحدت نے کیا میں، تو کا قصہ فیصلہ  آپ کو دیکھا جو میں نے اس صنم کو دیکھ کر  پہنچے مکہ بھی تو کب مقصود مل حاصل ہو  مرکز وحدت بنا کثرت کا خود ہی دائرہ  سایا ہوتا مردم دیدہ کا بھی آمر و  جس کی بنیائی نہ ہو خاک مدینہ سرمہ  عشق گیسوے محمد جاں بہا میں دیکھے لو  خواجہ الدنخش کا صدقہ غلام دنگیر</p>
---	---

### قصیدہ

<p>کوئی دم اپنے تو محبوب کا روضہ دکھلا  کہنے میں کعبہ مدینے میں مدینہ دکھلا  اہلِ باطن کو جو دکھلا یا وہ جلا دکھلا  مت چھپا پائیں وہ یرزخ کبریا دکھلا  دور سے روح کو تو دال کا تماشا دکھلا</p>	<p>یا الہی مجھے گلزار مدینہ دکھلا  اہلِ تحقیق کی بنیائی عنایت ہوئے  نہیں خواہش درو دیوار کے نظار کی  تجھ میں اور ہم میں جو ایک واسطہ باطن  لایق مجلسِ حضرت نہ ہو کہ جسم کثیف</p>
--	--

<p>تجھ کو ہم دیکھ لیے سمجھیں گے واللہ رب العزت جسم میں جان ہے جب تک بھی مدینہ کھلیے یا الہی تو مدینے کے دکھا صاحب کو دستگیر آرزو رکھتا ہے جو اک مدت سے</p>	<p>خواب میں ہم کو محمد کا تو چہرہ دکھلا تجھ سے فریاد کرینگے ہمیں دکھلا دکھلا عرش دکھلا دے نہ فر دوس مٹھا دکھلا مرے مولا میرے صاحب مر آقا دکھلا</p>
--	--

### قصیدہ

<p>جب مدینے کی زمین کا سامنا ہونے لگا یا محمد جب تصور آپ کا ہونے لگا معفو دل سے یکایک گھٹ گئیں سب خوشی بہو گئی کا نور تاریکی دلوں کی یک بیک نور کی آب و ہوا ہے نور کی ہے سب غذا رنگِ فردوس بریں ہے سب مدینہ کی بڑی معصیت کے مورچے اڑنے لگے مثل ہوا ہجر میں اس رشک کے آسمان سے تازیں سید عالم کے صدقہ سے غلام دستگیر</p>	<p>سب کو دھوکا خلد کے گلزار کا ہونے لگا جلوۃ اللہ کا بس سامنا ہونے لگا یا الہی اکے اب میں کیا تھا کیا ہونے لگا جسم دجاں میں جلوۃ نور خدا ہونے لگا نفس شیطاں خواہشوں کو لے ہوا ہونے لگا صحرا صحر امر حبا وصل علی ہونے لگا دل کے آئینے پہ بہر دم مصقلا ہونے لگا جس طرف سننے تو شور احمد ہونے لگا ذکر دیواں کا ترے اب جا بجا ہونے لگا</p>
---	--

## قصیدہ

<p>ہم مدینے کی جو آئے راہ پر اچھا ہوا          جان کو راحت ہوئی آنکھوں کو ٹھنڈ ہو گئی          اس سفر کا مژدہ دیتے ہیں بھی حور و قصور          یاں کے آنے سے سنا دو جہاں کی ملکئی          فضل خالق ہو گیا تجھ پر غلام دستگیر</p>	<p>سب سفر گویا سفر تھے یہ سفر اچھا ہوا          داغ دل کا مٹ گیا زخم جگر اچھا ہوا          کہتے ہیں ہر بار سب جن و بشر اچھا ہوا          مارے پھرتے تھے جو ہم ہر دریدر اچھا ہوا          روضہ النور کے پرتو کا اثر اچھا ہوا</p>
---	---

## قصیدہ

<p>خ پر نور سر پر وہ اٹھا دیتے تو کیا ہوتا          ہوشاؤ جن آپ اور ہم گدا ہیں مانگنے والے          ملائک اور ولی ہیں دایاں آنے نہیں دیتے          یہ عاشق تشنہ دیدار ہیں اچان بحق تسلیم          بھلا یہ خانما کس واسطے برباد ہو جاتا          بھٹارے عاشقوں کے کان ہشتاق مدت سے          غلام دستگیر اپنے کو کیوں گم گشتہ کر دیتا</p>	<p>جمال بنا اگر سب کو دکھا دیتے تو کیا ہوتا          دراصل فقیر دل کو دلا دیتے تو کیا ہوتا          اگر مجلس میں آنکی رضا دیتے تو کیا ہوتا          اگر کچھ وصل کا شربت پلا دیتے تو کیا ہوتا          دل مردہ کو شفقت سے جلا دیتے تو کیا ہوتا          صد اکسرمی گاہ سنا دیتے تو کیا ہوتا          اگر اس کو بھی وہ بہت رسا دیتے تو کیا ہوتا</p>
---	--

## قصیدہ

<p>یہ دل ہے شیفۂ خواجہ معین الدین چشتی کا          لقب ہند الولی کا ہے رسول اللہ کا ارشاد          وَمَعْنٰی وَجْہِ رَبِّ سَمَّجَا کَلَامُ اللّٰہِ کی آیت          تھا خطِ نور سے پیشانی پر ہذا حیدر اللہ          غلام و تنگیہ آثم غریب و ناتواں خستہ</p>	<p>ہے شان احمدی جلوہ معین الدین چشتی کا          جسے دیکھو تو ہے شیدا معین الدین چشتی کا          میری آنکھوں میں ہے چہرہ معین الدین چشتی کا          فزوں کیا اس سے ہو رتبہ معین الدین چشتی کا          دل جاں سے ہے دیوانہ معین الدین چشتی کا</p>
--	---

## قصیدہ

<p>جان و دل سے ہوں فدا پیر سید مصطفیٰ          روئے روشن آیہ تطہیر کی تفسیر ہے          آنکھ جب دکاہے ولی اللہ کے کندھوں پر قدم          سچ تو یہ ہے اس کو اللہ بھی گاڑیگا نہیں          باخدا دیوانہ و بامصطفیٰ ہشیار بخش          گر انا محبوب کہہ دوں بخود کہیں کی عجب          یا الہی ہم کو تابِ آفتابِ حشر میں</p>	<p>حب احمد ہے ولایے پیر سید مصطفیٰ          نص قرآن ہے تنائے پیر سید مصطفیٰ          میرے سر پر ہوئے پائے پیر سید مصطفیٰ          بالیقین جس کو بناے پیر سید مصطفیٰ          جامی لکھتے ہیں تنائے پیر سید مصطفیٰ          میں سراپا ہوں فناے پیر سید مصطفیٰ          جا ملے زیرِ لواے پیر سید مصطفیٰ</p>
--	--

<p>آئے آئے آئے آئے پیر سید مصطفیٰ  کچھ نہ رکھ باقی سوائے پیر سید مصطفیٰ  سہم کو دکھلا دوضیائے پیر سید مصطفیٰ  خوب اپنے کو چھپائے پیر سید مصطفیٰ  بخش دے یارب برائے پیر سید مصطفیٰ  گوشِ دل میں ہے صد آ پیر سید مصطفیٰ</p>	<p>خواب میں بھی چونک کر کہتا ہوا انکی یاد میں  لوحِ دل سے ماسوالِ ذکر محو کر دے یا الہ  گر نہ آؤ مرقدِ تاریک میں آغوشِ پاک  فاش سرِ باطنی ہوتے ہی پیکرِ جامِ وصل  ہم مریدِ غوثِ ہر عامی ہیں روزِ نبوتِ نشتر  مخصوصتِ سرمدی ہونیں غلامِ دستگیر</p>
---	---

### قصیدہ

<p>روبرو ہے بس جمالِ پیر سید مصطفیٰ  ہے ہو آخرِ کمالِ پیر سید مصطفیٰ  میں ہوں مراقبِ جمالِ پیر سید مصطفیٰ  تہِ خالق ہے جلالِ پیر سید مصطفیٰ  دھونڈائے نادانِ صالِ پیر سید مصطفیٰ  یہ کلامِ حق ہے قالِ پیر سید مصطفیٰ  ہے ہی سالِ وصالِ پیر سید مصطفیٰ</p>	<p>جب سے ہوں محوِ خیالِ پیر سید مصطفیٰ  ابتدا سمجھو جو تفسیرِ ہوا لا اول پڑھو  حق نما ہوں اور پیغمبر نما ہوں دوستو  جس یہ رہنی ہوئے اس حذر رہنی ہوا  بے نشان کی فکر میں ضائع نہ کر عمرِ عزیز  لا وجودِ مصطفیٰ ہذا وجودِ مصطفیٰ ست  یترو سوچو ہجریِ ذالِ حج کی تھی ستائیں</p>
---	--

چھوڑتا ہے جسم خاکی جب غلام دستگیر	روح بنتی ہے مثالِ پیر سید مصطفیٰ
-----------------------------------	----------------------------------

### قصیدہ

کیا بشر سے ہو بیانِ پیر سید مصطفیٰ بالیقین محبوبِ جانی کے یہ محبوب میں قابِ توسین انکے جد کے جد کا ہوا نامقام کھو لکر آنکھیں تو دکھو کرتے ہیں کس تہ سے سب گنہگاروں کا نانا کے یہ دیتی میں جواب ہو گیا اے دوستو عینِ جوانی میں مال عرشِ منزل بھی ہوئی تو کیا غلام دستگیر	عقلِ کل ہے مدحِ خوالِ پیر سید مصطفیٰ اور کیا ہو وصفِ شانِ پیر سید مصطفیٰ لامکاں بھی ہے مکانِ پیر سید مصطفیٰ محلے شیر و نیرِ رگانِ پیر سید مصطفیٰ ہو اسی دن امتحانِ پیر سید مصطفیٰ کیا کہوں میں استانِ پیر سید مصطفیٰ چھوڑیوستِ استانِ پیر سید مصطفیٰ
---	--

### قصیدہ

قافلہ اور امتوں کا سب روانہ ہو گیا عاشقِ صادق نہیں ہوتا مگر تو ہیں یہ پار کرد و آلِ اطہر کے لصدق میں ذرا	ہم گنہگاروں کا عالم میں تماشا ہو گیا رحم کیجیے یا محمد ہم پہ کیا کیا ہو گیا بہرِ عصیاں کے بھنور میں یہ سفینہ ہو گیا
--	---



<p>یا محمد آپکا جودل سے بند ہو گیا جن کے رہنے کا مکان شہرِ مدینہ ہو گیا زیرِ تعلین آپ کے عرش معلّٰی ہو گیا ہند سے لیکر عرب تک بتو چرچا ہو گیا</p>	<p>ہم سنے ہیں اُسکو خالق بھی کجا ریکا ہنیر کیا وہ خوش طالع ہے مومن مر جیبا صد جبا پا برہنہ وادی امین تھا معراجِ کلیم تیری دیواں کا قصیدوں کے غلام دستگیر</p>
---	--

### قصیدہ

<p>ہو کر سہی عرشِ اعظم اور مکانِ لامکا ہونا نہ فردوسِ بریں ہونا نہ گلزارِ جنان ہونا مدینے میں مکان ہونا مدینہ میں مکان ہونا زبانِ عقلِ گل ہونا لسانِ غیب ہونا نشانِ بے نشان ہونا بنیا لایا ہونا نقطہٴ شکلِ خیالی ہونا تن ہونا نہ جا ہونا جگر میں داغ ہونا چشم سے انوار ہونا زمینِ بیزنگ و ہانگی اور بی رنگ آسمان ہونا نہ یاں ہونا نہ وال ہونا نہ وال ہونا بیجا ہونا</p>	<p>ہے مدحِ مصطفیٰ جلسے کی خاطر وہ جہا ہونا ترے محبوب کا کافی ہے ہلکوا آستان ہونا خدا یا یہ جہاں ہونا نہ ملکِ جاودا ہونا سہوختِ سرورِ عالم بغیر اس کے نہیں ممکن لکھا اس طرح جاوے نور کے درقونہ و صف چھپے اس برزخِ کبر کا نقشہ صفحہٴ دل پر نشانی ہے یہ قاصد عاشقان کو والاک مجھے اس شہر میں نورِ قدم دکھلا خداوند غلامِ دستگیر اپنا ہوندن و نشتِ شیریں</p>
---	--

## قصیدہ

<p>چل کے ان آنکھوں سے تو قبر پیمبر دیکھنا حوض بھردوں اشک سے ساقی کو تر دیکھنا میرے داغوں کی چمک خورشیدِ محشر دیکھنا حشر میں غلینِ مولا تیرے سر پر دیکھنا</p>	<p>گر نہ ہو قسمت میں اپنی روئے انور دیکھنا جامِ محشر میں نہ پاؤں ہاتھ سے گرا پکے چاک کر سینہ دکھا دوں عشقِ احمد کا اثر ہوئے گی شیعوں کو اک حیرتِ غلامِ دستگیر</p>
--	---

## قصیدہ

<p>تو پھر اس ماہ کو بھجوا یا ہو گا وہاں تسکین کے خاطر سایا ہو گا کبھی معراج میں بلوایا ہو گا وہ کیا تنہائی میں سمجھایا ہو گا متمیق معرفت پہنایا ہو گا خدا جانے وہ خود ہی آیا ہو گا لو اے مصطفیٰ کا سایا ہو گا</p>	<p>دلا سا پہلے کچھ فرمایا ہو گا ہوا معلوم جو بے سایہ تھے آپ کبھی تھا وصل کہ پیغامِ جبریل کھلا روحِ الٰہیں پر بھی نہ اتنک شفاعت کا رکھا ہو تاجِ سر پر چھپا کر میم کے پردے میں منہ کو غلامِ دستگیر اس روز سر پر</p>
---	---

## غزل

<p>دل بنا والد و شیدا تیرا          جم گیا آنکھوں میں نقشِ تیرا          کوئی ثانی نہیں حقِ تیرا          ناقہ کس جا پہ ہے لیسا تیرا          باعثِ امن ہے آنا تیرا          دیکھتی منہ جو زلفِ تیرا          رہے آنکھوں پہ کفِ پا تیرا</p>	<p>خواب میں دیکھ کے جلوہ تیرا          دیکھا جس دم رُخِ زیبا تیرا          کس پہ پھر آنکھ خدیجہ کی پڑے          ڈھونڈے ہے حشرِ دلِ مثلِ تیرے          سارے مکے میں پریشانی ہے          کوڑیوں کو بھی نہ کہتے یوسف          یہی حسرت ہے مروں میں جہنم</p>
---	--

### قصیدہ

<p>جسے دیکھو وہ ہے شیدا معین الدینِ چشتی کا          ازل سے دل ہے دیوانہ معین الدینِ چشتی کا          کہو لگا میں تو ہوں بندِ معین الدینِ چشتی کا          ریا پسِ خلد ہے کوئی نہ معین الدینِ چشتی کا          خدا جانے جو ہے ربِّ معین الدینِ چشتی کا          ہوا جس روز سے سودا معین الدینِ چشتی کا</p>	<p>عجیبِ ہمیشہ ہے نقشہ معین الدینِ چشتی کا          بہارِ ستانِ عالم میں نہ اروں اور بھی گل ہیں          فکیر و نکو کھدیں کوئی کچھ اور کوئی کچھ کہیں          ذرا چشمِ بصیرت سے نہ نکھیں بند کر دیکھو          رسول اللہ کے مرسل ہیں ملکِ ہند میں مثیل          اُسی کو ہم نے سمجھا آیہِ دلیل کی تفسیر</p>
--	--

تمنا ہے غلام و شکیر آئیم کی باللہ	نظر آجائے وہ چہر امین الدین حسینی کا
	رولف (ب)
	مقصودہ
تابِ فرقت تیری یا شاہ کہاں لائیں تغرب یا رسولِ عربی قبر میں متھ دکھ لانا سر سہ آنکھوں کا کریں نورِ بصیر ہو حاصل اے شہنشاہِ دکھا دیجے مدینہ اک یار مشتِ خاک پی بھی جا خاکِ مدینہ بچائے یا بنی دوری ستاتی ہے بلا لیجئے وہاں و شکیر ہی ہو پلا دیجئے کوثر شہ دیں	یوں ہی اگر در ترے ہجر میں مرجائیں تغرب کچھ تنہائی میں دہشت ہو گھبراہٹیں غریب خاک پائے شہ کو نین اگر پائیں غریب صدقے اس روضہ النور کے بھی ہوائیں تغرب یا الہی کہیں یاں کے ہی ہوں جائیں غریب نالے کر کر کے کہانیاں یہاں چلائیں غریب اعطش کرتے ہوئے حشر میں آئیں غریب
	مقصودہ
جس دن سے لی آتا جاہل بنے میں یارب طبا توئی ہمارا ماوا توئی ہمارا	ہم خود مقرر ہیں سکے سب سے برے میں یارب تو مارے یا جلا و بندے ترے میں یارب

<p>کس منہ سے نگیں تجھ سے مطلوب لکے اپنی تکلیف اور خوشی سب تیرے طرف سے ہے بھولے ہوئے ہیں تجھ کو طاعت نہ بندگی ہو ہم گر چھپائیں تو کیا نزدیک تیرے حقا ہے دستگیر مجرم بخش اس کو بہرا حمد</p>	<p>بیشک تو جانتا ہے جو ہم کہے ہیں یارب جب طرح تو نے رکھا رانی ہو کہے ہیں یارب پہنچیں نصیب بد کے بالکل بھٹنے میں یارب لاکھوں عمل کے دفتر لکھے ہوئے ہیں یارب اعمال مسکے بیشک سب سے بڑے ہیں یارب</p>
---	---

رولیف (ت)

نقصیدہ

<p>ہے عجب عالم بالا میں خوشی آج کی رات روشنی پھیل گئی ملک عرب میں بہر سو بشر و جن و ملک ماہ سے لے تا ماہ ہی قصر کمر کے گرے گنگرے رعب مشہ سے یہ ندا کرتے ہوئے پھرتے ہیں جبریل ہیں ہاں خبردار ہو میلاد کی گھر گھر شادی دہو بیدار دل و جاں سے دعائیں مانگو</p>	<p>پیدا ہوتے ہی رسول عربی آج کی رات رواق افروز ہیں مکی مدنی آج کی رات جشن مولود میں شاداں میں سہمی آج کی رات سرد فارس کی ہوئی آگ بھی آج کی رات آتے ہیں ہاشمی و مطلبی آج کی رات سارے عالم سے نکلائے غمی آج کی رات دستگیر آئے ہیں دنیا میں نبی آج کی رات</p>
---	--

## قصیدہ

<p>مفضل اس شاہ پہ کیا کیا ہو معراجی رات          احد احمد بنا احمد تھے احد میں فانی          رنگ وحدت نے احد میں جو لیا بیرنگی          اہل گئے جب وہ حدوث اور قدم کے دیا          روئے نورانی احمد پہ تھے شیدائے بار          ہم گنہگاروں کا پہنچا دئے اللہ کو سلام          دستگیر آجکی محفل ہے بڑی نورانی</p>	<p>خلعتِ خاص ملا وصل کا معراجی رات          پردہ میم جو تھا اٹھ گیا معراجی رات          قد بے سایہ کا عقدہ کھلا معراجی رات          فرق دونوں نہ کچھ اور تھا معراجی رات          پوچھو مولیٰ سے کہ کیا کیا ہو معراجی رات          قلق ان عاصیوں کا باقی تھا معراجی رات          شاہ دیں ہوتے ہیں رونقِ فخر معراجی رات</p>
--	---

## قصیدہ

<p>کس کو مہمان کیا عرش پہ حق آجکی رات          شبِ معراج پہ چھپ جائیں کیوں زیریں          بنگے احمد نے احد میم کا پردہ جو اٹھائے          ہوا مالک چہنم کے یہ حکم باری بڑے          یانمی رویت اللہ مبارک ہووے</p>	<p>رنگِ فردوس بنے چودا طہق آجکی رات          مہ و خورشید کا منہ بنگیا تو آجکی رات          بابِ توحید کا پڑھ آئے سبق آجکی رات          اہلِ دوزخ پہ ہنو کوئی خلق آجکی رات          کچھ غلاموں کو بھی بخشش ہوئی آجکی رات</p>
--	---

خواب میں بھی جسے جبریل میں نے نہ سنا دوستگیر آج ہر ایک دوست کے گھر پہ شادی	ٹلے کر آئے وہ مقامات ادق آجکی رات و دشمنوں کے ہیں جگر شکست شوق آجکی رات
---	--

ردیف (ص)	
قصیدہ	

غیب سے واجب و امکان میں پر وہ ہو کر ہم اُسے جلوہ حق سمجھیں گے محبوب خدا اُس شہنشاہ دو عالم کے ہیں ہم دلے غلام موسمِ ج میں بندھا گلشنِ نیر کا خیال مہوش بیگانوں کا کیونکر رکھے شیدا رنگ منظہرات میں اللہ کے معشوق ہیں یہ دور کے عاصیوں کا حال ہو کیا نشوونما کون اس نورِ کہسی کا سہرا پا کھینچے آج کل کا نہیں اس کا کلِ تمکین کا خیال قبض جاں ہو ملک الموت اس اقرار کیا تھا	شکلِ انساں میں حضور آئے ہیں کیا کیا ہو کر آجی شکل رہے آنکھوں میں نقشہ ہو کر سب خدائی کو سنوارا ہے جو بندہ ہو کر زخمِ دل آلا ہوا پھر مرا چنگا ہو کر خود ہی ہو جائے جو گم جو تماشا ہو کر کیا کرے گا تو دلا ایوں کا شیدا ہو کر آئے اکِ سخطہ میں جو عالم بالا ہو کر بجز وحدت سے جو آ یا دریکت ہو کر ایک مدت ہوئی سرکار یہ سودا ہو کر روح لیجا نامری شہرِ مدینہ ہو کر
---	---

ہم سیہ کاروں کو دنِ حشر کے بھٹانے کو یہ تو ممکن ہی نہیں آگے ترے نورِ خدا دستگیرِ آخرِ خستہ پہ کرم کی ہو نظر	ایسا غمخوار ہو محبوبِ خدا ہو کر دعویٰ یوسف کو بھی ہو حسن کا سایا ہو کر یہ نہ آوارہ ہو یا شاہ تمہارا ہو کر
---	---

### قصیدہ

خدا تھے رات دن شمس و قمر اس روئے نور پر کفِ پا آنکھ جو چومے کہاں یہ لب کی کہیں تعالیٰ شانہ کا قرب کیوں اسکو نہ حاصل اسی کا کل کے صدقہ میں بنے میں ختمِ آیت گدائے درگ والا میں فضل یاں کے شاہوں سے حسابِ حشر تہا نیکی کب طاقت ہے بندوں بجھا دوشتگی روزِ قیامت اسکی اکمولا	نہاروں دلیں قبراں تہا تی تھیں جسمِ مطہر پر اٹھائیں جنبی نسلین مقدس عرشِ نحر پر جبیں اکثر مکی روح الامین نے آچے در پر خطا ہے گزشتہ دارنوں اس زلفِ مغبر پر ہا کو کب فضیلت ہے مدینہ کے کبوتر پر تمہارا دستخط ہو یا نبی عصیا کے دفتر پر غلامِ دستگیر آجائے جبدم حوضِ کوثر پر
--	--

### قصیدہ

گماں ہے سبز گنبد کا فلک کو میرے سینے پر	بنا ہے حبیبِ دل پر و اماں شمعِ مدینے پر
---	---



<p>خدا کرتے ہیں جاں حور و ملک شہر مدینے پر میں تاج بیع حکم کا ہوں ڈر کے گوسیدہ نہیں کرتا جدید رونق فراہم کرتے مہک جاتا تھا وہ ستہ غلام دستگیر اکثر لکھا کر نعت پیغمبر</p>	<p>ہزار انوس ہے ہندوستان میں اپنی صفینے پر جہیں فریاد کرتی ہے رگڑوے رکھکے زینے پر گلاب اور عطر کو رتبہ کہاں انکے پسینے پر پھرے کا ایکٹن دست مبارک تیرے سینے پر</p>
---	--

### قصیدہ

<p>دیکھوں بنیاد و معلاد دستگیر تنگ ہو بس دشمنوں کے ہاتھ سے ہوتے ہیں دیش جہد مشکلیں جن و انساں ہی نقطہ قرار نہیں سر رکھوں چو کھٹ پہ جا بڑا کروں عمر بھر در پر نہ جاؤں غیر کے جب طبعیں ہم آفتاب حشر سے دو جہاں کی فکر سے پائی نجات کر غلام دستگیر اب التجا</p>	<p>ہے بہت دلیں تمنا دستگیر سوچتا ہوں آپ کو یاد دستگیر نام لیتا ہوں ممتا یاد دستگیر ہیں فرشتے تم پشیداد دستگیر آرزو دلیں ہے کیا کیا دستگیر میں گدا ہوں تیرے در کا دستگیر کیجیو داماں کا سایہ دستگیر آپ کے در پر جو آیا دستگیر خاتمہ ہو خیر ب کا دستگیر</p>
--	---

اس سے ٹر کھڑا ہو مجھ کو افتخار		میں غلام اور آپ مولا دستگیر
	قصیدہ	
کیا مبارک ہے یہ نام دستگیر دشمنوں نا جنہم سے ڈرو فرشتیاں تابع محی الدین کے ہیں اس گھرنے میں جو موتے میں مرید بھید اک ہے عاشق و موشوق کا مومنوں صلوات پڑھ لو بار بار چرخ چہارم تک ہے عیسیٰ کا گرز پاک ہوتا گر دہن تسنیم سے جال قدا ہو دے شہ جلیان پر		خود بخود دل ہے غلام دستگیر حشر میں ہے اہتمام دستگیر عرش پر ہے اہتمام دستگیر ان پر آتا ہے سلام دستگیر ہے کلام حق کلام دستگیر جب زباں پر لاؤ نام دستگیر عرش اعظم ہے مقام دستگیر فاتحہ پڑھتا بنام دستگیر دل سے حاضر ہے غلام دستگیر
	رولیف (منہ)	
	قصیدہ	

<p>دل بنا ہے بندہ بندہ نواز  بس ہے مجھ کو روضہ بند نواز  سہر طرف ہے شہرہ بندہ نواز  جس نے دیکھا جلوہ بندہ نواز  ہوں سراپا کشتہ بندہ نواز  حشر تک ہے دورہ بندہ نواز  تو بھی ہو جائیدہ بندہ نواز</p>	<p>حق بتا دے چہرہ بندہ نواز  تیرے روضے سے غرض فتوا نہیں  اک دکن میں ہی ہے کیا انکا ظہور  دونوں عالم سے ہوا وہ بے تجربہ  کیا ڈرائی ہے اہل تو بار بار  ہے حکومت انچی بیشک لازوال  جان و دل سے اے غلام دیکھ</p>
--	--

### روایف (ف)

### قصیدہ

<p>اے خدا پہونچا مدینے کی طرف  بھیجے کیا کیا مدینے کی طرف  لے چل اے سودا مدینے کی طرف  کعبے سے لانا مدینے کی طرف  ہو گزر تیرا مدینے کی طرف</p>	<p>عزم ہے دلکا مدینے کی طرف  لخت دل یا قوت موتی اشک ہیں  میں ہوں محبوں کی طرح صحرا الورود  لاش چکرا کر ہمارے دوستوں  اے صبا ہجور و نکا پہنچا سلام</p>
--	---

آنکھوں سے جانا مدینے کی طرف  
منہ بھرا دنیا مدینے کی طرف  
میں کروں سجدہ مدینے کی طرف

یا درسی کرتا اگر طالع میرا  
قبر میں رکھو جو مجھ کو دوستو  
گردئی مٹ جائے کہے کی قسم

رولیف (ل)

قصیدہ

منزل اول ہی سے گھبراتے ہیں ہم یا رسول  
منہ دکھانے آچو شرماتے ہیں ہم یا رسول  
وہ اس غیرت اب مر جاتے ہیں ہم یا رسول  
روزِ دفترِ جرم کا لکھواتے ہیں ہم یا رسول  
درد و غم اور بارِ عصیاں تلے ہیں ہم یا رسول  
عامی ہیں پراچے کہلاتے ہیں ہم یا رسول  
نام لیکر آپ کا بہلاتے ہیں ہم یا رسول

یا اب افسردہ خاطر جاتے ہیں ہم یا رسول  
عمر سب بیطاعتی میں عاصیوں کی کٹ گئی  
مجرموں کو گئے اکثر خلاف شرع کام  
ہے امید اگر دزد و دھکوا دیں گے حضرت جہنم  
پہلے جو پہونچے عبادت اور طاعت لگئے  
چھوڑ کر اس در کو پھیر کس در پہ جائیں سیدا  
سڑ پے ہے فرقت میں دیوانا غلام دستگیر

رولیف (ن)

## تقصید

<p>فدک روحیابی و امی ہے سدا قراں تری ثنائیں ہیں رحمتِ خلق ابتداء میں شفعِ محشر میں انتہائیں بجز گدائی کوئے واللہ نہیں ہر کچھ اور مدعائیں خدا ہے انکی رضا کا جو یا یہ جو میں ذاتِ کبریا میں کہاں وہ تاثیر ہے کسی میں شر ہے جو نامِ مصطفیٰ میں مزارین بھی تھی لبِ چمنِ لب بھی تکلیف میں عاب کسی بھی جا پر ہر وقت تیرا یہ روح پہنچو کی کر بلا میں</p>	<p>ہر شمع و دلیل زلفِ اللہ ہے رنکی تغیر و انجلی میں سبھی ہمیر و کہیں مژدہ خدا کا جلوہ ظہور انکا نہ فکر و نہ عشق و نہیاء حبِ جنت نہ خوفِ عقوبتی نہیں جدائی ہے اک سر ہو انھیں خدا سے خدا انکو اگرچہ آدم سے تا سحرا ہر ایک ہمیر میں برگزیدہ یہ عمر بھر حق سے التجا تھی ہمیں جنم سے سارِ عاصی وہاں لگا کیوں و تنگی غم ہے تو مدحِ حوائشہ اُمم ہو</p>
--	---

## تقصید

<p>ٹکڑے خورشید کے دو چار کروں یا نہ کروں جانِ قرباں پے دیدار کروں یا نہ کروں زلف کی مدح بھی سرکار کروں یا نہ کروں کیا ارادہ پس دیوار کروں یا نہ کروں جو دم کا تو وہ بھی پُر یار کروں یا نہ کروں</p>	<p>وصف روئے شہ ابرار کروں یا نہ کروں آپ محبوبِ خدا ہیں سو خیر ہے سب کو وہ تو فرما چکا و دلیل میں وصف گھیسو حکم ہووے تو بنالیں گے محد چھوٹی سی آپ نبشتائے کو موجود رہیں ڈر کیا نشانام</p>
---	--

<p>روح ان قدموں پہ ایتار کروں نہ کروں ملک الموت سے اقرار کروں یا نہ کروں سیدنا لہ اظہار کروں یا نہ کروں جان کو اپنی میں مسما کر دوں یا نہ کروں فخر اے طالع بیدار کروں یا نہ کروں جرم بھی اے میرے غفار کروں نہ کروں رحمت احمد مختار کروں یا نہ کروں</p>	<p>ہے یہ اندیشہ نہ ہو جائے خلاف آداب قبضِ جاں ہووے حضورِ میں میں خود حاضر ہوں ضبط کے کر نیسے دم گھٹتا ہے شوق دیدار انجی بخشش لے نہیں لائی عدم سیاں تک منزل آخر ہے نظر آیا مدینہ واللہ میں سنا ہوں تری بخشش کو بڑی وسعت ہے دستگیران کا لقمہ حق ہے بقائے عالم</p>
--	---

### تقصید

<p>تھک گونا چارواں سے کچھ کشش ہوتی نہیں صورتِ اصلی محمد کی کبھی دیکھی نہیں ایک میں کیا ہوں وہاں کی آرزو کی نہیں روضہ اقدس کی حشر دید کی جاتی نہیں یہ دل محزون مرا غم سے کبھی خالی نہیں غمزدہ عہد کی شاہا یا دکیوں مٹی نہیں</p>	<p>کیا زیارت اپنی قسمت میں مدینہ کی نہیں تا ابد بے ہوش رہتے حضرت جبریل نے جس کو دیکھو اس کے سر میں ہے مدینہ کا جنوں خدا میں سب گناہیں چھوڑا ہوا شکرِ خدا لاکھ پہلاتے ہیں دلوں کو کیا کریں زندہ نواز زائر و معروض نہ کرنا حاضر ہیں ابچ سال</p>
--	---

اضطرابی بے قراری ہے دلائے فائدہ جتنے ہجرت کر گئے اے شاہ ویں اچھے رہے شکوہ پہنچا دے گا اک دن وہ کریم کارنا	ہمراں سب جا چکے اب ماہر کوئی نہیں کیا غریبوں کے لئے جائے دہاتھوری نہیں نا اسیدی اے غلام دستگیر اچھی نہیں
---	--

### تقصید

عادلونکے خاص رہبر حضرت فاروق ہیں مرتبہ گر پوچھیے تو بعد یارِ غار کے اس طرح صدیق نے فرمایا روزِ انتقال حشر کے دن حق عمر پر پہلے بھیجے گا سلام مسجدیں اکثر بنیں توڑے ہزاروں بتکدے سرکشانِ شام اور فرمانروائے روم کو بارگاہِ مصطفیٰ میں اے غلام دستگیر	عدل گتر عدل پرور حضرت فاروق ہیں حضرت عثمان سے بہتر حضرت فاروق ہیں اب خلیفہ میری جا پر حضرت فاروق ہیں کیوں نہ ہو مقبول داد حضرت فاروق ہیں زینتِ محراب و نمبر حضرت فاروق ہیں روند ڈالے وہ دلاور حضرت فاروق ہیں تیرے حامی روزِ محشر حضرت فاروق ہیں
---	---

### تقصید

طمع نہ زر کی نہ نیم حجاب رکھتے ہیں بس اک مدینہ کے صحرا سے راہ رکھتے ہیں	
--	--

<p>زقن کی احمد سرل کی چاہ رکھتے ہیں گناہگار میں نامہ سیاہ رکھتے ہیں ہم اپنے مردم دیدہ گواہ رکھتے ہیں جو غوث پاک کو اپنے پناہ رکھتے ہیں تمام شہر ہم اس پر گواہ رکھتے ہیں</p>	<p>نہ سیبِ خلد سے مطلب نہ جام کوثر سے ہمیں ہیں قابلِ بخشائش اے شفیعِ اُمم جو انتظار میں روئے میں چشمِ والا کے وہ خوف کرتے ہیں کب معرکے سے محشر کے غلام میں کہ نہیں دستگیر کے پوچھو</p>
---	--

### قصیدہ

<p>یا محمد کوئی بھی شے قابلِ قرباں نہیں یہ دلِ عاصی اگرچہ قابلِ مہاں نہیں کیا کروں قابو میں تیرے دلِ بالاں نہیں ایک سخطہ چھوڑتی یہ گردشِ دوراں نہیں عاقبت کا عاصیو نکے پاس کچھ ساما نہیں پاس آنکھ کوئی نسخہ دافعِ عصیاں نہیں</p>	<p>دل نہیں اور جاں نہیں اسطرح کا ایسا نہیں فضل سے مولود کے رونقِ فزا مویا بنی صدقے اس رستہ پہ کرتا چیر کر پہلو مگر دل میں ہے شوقِ زیارت کیا کریں محبوبِ خوبیں رکھئے یہ معروضہ شفیعِ المذنبین ہو شیخا آسماں سے آئیں گر عیسیٰ تو کیا</p>
--	--

از طفیل سرورِ عالم غلامِ دستگیر  
کیا ترا ہر ایک مصرعِ ثانی دیواں نہیں



## نقشہ مدینہ طیبہ

جب سے نقشہ ہے مدینہ کا کھچا آنکھوں میں  
 متلا کون ترے پر ہوسرا سے فانی  
 ہے تصور حرم پاک کا جب سے مجھ کو  
 حرم پاک کے تذلیوں کا دیکھا جو فروغ  
 صحن اقدس میں کچھی دیکھ کے ریگِ حرم  
 خاک ہے کھل جواہر سے مدینے کی سوا  
 طرفتہ امین میں کیوں مجھ کو نہ ہو طوفِ حرم  
 سنگ مرمر پہ جو کندہ ہے مطلقاً قرآن  
 سبزِ قیّے کی کسی شے میں نہیں گنجائش  
 روبرو روضۂ اقدس کے ہے باغِ زمہرا  
 جھڈا خرچے کے مزین میں وہ سبحان اللہ  
 فرشِ قالین جو حرم میں ہے بچھا بویدار  
 مزومِ چشم نے دیکھی ہے منارِ وحیِ ضیا  
 سب کچھ چاہیں گے اسے نقشہ مدینہ دم مرگ

خار ہے گلشنِ حبت کی نضا آنکھوں میں  
 کوئے احمد ہے تو لیس ملک بقا آنکھوں میں  
 کعبہِ حق ہے مرے جلوہ نما آنکھوں میں  
 جب بے لذت ہے تار و کیضیا آنکھوں میں  
 ٹوڑے بجا میں یا قوت نما آنکھوں میں  
 روزِ لالا کے لگا بادِ صبا آنکھوں میں  
 مسجدِ والا کا نقشہ ہے چھپا آنکھوں میں  
 حافظہِ مزوم دیدہ نے کیا آنکھوں میں  
 جائے اللہ کرے اسکی عطا آنکھوں میں  
 رشکِ فردوس ہے بس اسکی نضا آنکھوں میں  
 جسکی طوبی کو کھٹکتی ہے ادا آنکھوں میں  
 آنکھیں حورِ وحی میں اور مومے ہما آنکھوں میں  
 یدِ بیضا سے سفیدی ہے سوا آنکھوں میں  
 توجی رہنا مرے بہرِ خدا آنکھوں میں

سب کو دیکھا تری برکت سے مدینہ والے عاشق دید ہے اللہ بھی جس روضے کا		بہر حق تو بھی تو کیا رسما آنکھوں میں دستگیر اسکو رکھا خوب کیا آنکھوں میں
---	--	---

### قصیدہ

سب بولتے ہیں آپکو سجدہ روا نہیں کس طرح پہنچیں روضہ اقدس تک احباب حامی حشر باعثِ ایما وکل ہیں آپ خاکِ قدم پاک کو ڈھونڈو متوسو پیغمبر ایک لاکھ ہوئے اور کئی ہزار اے آفتابِ روز قیامت کی دھوپ میں تاریخی لوح میں محمد کا منہ دکھا سب کوئی میں خدا کی خدائی میں دستگیر		کیا کیجئے یا نبی کہیں دل مانتا نہیں طالع کی یاد ہی نہیں بخت رسا نہیں کیونکر کہوں کہ آپے کچھ مدعا نہیں دنیا میں اس سے بڑھ کے کوئی کیا نہیں مردار امیا کوئی تم سا ہوا نہیں دانا مصطفیٰ کے سوا آسرا نہیں اللہ تجھ سے اور میں کچھ مانگتا نہیں احمد سا بادشاہ نہیں تجھ سا گدا نہیں
---	--	--

### قصیدہ

رخصت میں کعبہ سے لو پھر ہم کہا کعبہ کہاں		جی بھر کے اسکو کچھ لو پھر ہم کہا کعبہ کہاں
--	--	--

<p>گر وہ نہیں گھڑی سہی پھر ہم کہا کعبہ کہاں          کر لو طواف یا ان ہے پھر ہم کہا کعبہ کہاں          سمجھو اسے ایک بات ہے پھر ہم کہا کعبہ کہاں          ہے طوف و جبل میں سب پھر ہم کہا کعبہ کہاں          کر لو سلامِ نصستی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں          شاید کہ ملجاوے صنم پھر ہم کہاں کعبہ کہاں</p>	<p>خوش تھی اسکی دید کی جلوہ نہ دکھلایا کبھی          حیم ہے وہ جان ہے اسیں بھی اسکی شان          رختِ سیہ و نرات ہے دکھو یہ رنگ ذات          رب کے جُدا کعبہ ہے کب یہ بیت رب عینِ رب          ظاہر زیارت گر لی سیری نہیں حاصل ہوئی          اسے کتنی گلاب و سبدم نظارہ کر گردِ حرم</p>
---	--

### قصیدہ

<p>وہ ہے مشغول گویا رات دن تسبیح و اور میں          وہ سب حضرات ہیں موجود آغوشِ یسیر میں          مگر خالق نے جو جو کچھ دے دی ہے اس کی شرم میں          ہمارا ابتو دل اچھلے ہے اس زلفِ معنبر میں          نہ گلشن اس کو بھاتا ہے نہ اسکو صبر میں          پدیں ہے نہ خواہیں برادر میں مادر میں          بہت مدت سے سودا تھا مدینہ کا مگر سر میں</p>	<p>رہا کرتا ہے جو شام و سحر یا دیمبیر میں          نجف اور کربلا جلتے ہو کیوں رہ لومدینہ کی          مدینے کی ہیں نہروں وہ سارے ذائقے موجود          کہو سودائی یا محبتوں کہو حشی کہ دیوانا          دل حشی کو سودا ہے مدینے کے ہی صحر اکا          قسم اللہ کی جو مہر محبوبِ خدا کی ہے          کڑوڑوں شکرِ احساں ہے جو دکھلایا خداوند</p>
---	---

کراما کا بتیں بس پھینک نیگے دفتر عصیل جلادیں اگر مسیحا کیا عجیب انسان کمر دے کو غلام دستگیر اک دن دکھا دیں گے رخ احمد	مدینہ کی زیارت جب لکھی جائیگی دفتر میں محمد کا جو نام آوے تو جاں پڑ جائے پتھر میں رہا کرتا ہر اک سخطہ خیالِ ردِ حیدر میں
---	--

### فقیر

بہت در در پھرے ایشاہ دیک کے در پہ تے ہیں سب اچھے اچھے پہلے پہنچے اس دبارِ عالمیں رکھا ہے آنکھ قبضہ میں خدا نے سب ہشتون کو فلک نے گستاخ ہے خوشی کا وقت آیا ہے نہیں خالی پھر کوئی درِ سلطانِ عالم سے یہ در کو چھوڑ کر پھر اور کس کے در پہ جا دیں ہم انہیں عشاق کا حصہ جمالِ روئے والا ہے انہیں سے رہتے ہیں رشتی خدا اور مصطفیٰ و ولوں	چلو گھر سے خدا کے مصطفیٰ ہم کو بلاتے ہیں طلب ہے محرمونگی یا نبی عاوی بھی آتے ہیں وہ جو کجاوتے ہیں جنت الماد ادا لاتے ہیں شفیع المذنبین کو چلے سب کھڑے سنا ہیں جہیں زینہ پہ رکھ کر ہم بھی قسمت آؤں گے ہیں برے ہیں یا بھلے ہیں کچھ عاوی کہاتے ہیں جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جو جلاتے ہیں شکستہ دل نہ جو آنکھوں سے جو ہر دم بہا نہیں
--	---

غلام دستگیر اب کون ہم کو روک سکتا ہے

خدا بھیجو ارہا ہے اور رسول اللہ بلاتے ہیں

## قصیدہ

ہزار شکر ہے اور لاکھ لاکھ ہے احساں  
 کہاں وہ جائے مقدس یہ بفسیہ کہاں  
 بغیر حکم کے جاتے نہیں قسرتے جہاں  
 معاف کیجئے اے مالک زمین و سماں  
 ہو غسل پانی سے رحمت کے شافعِ عصیاں  
 قسم خدا کی حضور کی فکر تھی سہراں  
 وطن تھا قید کے مانند اور مکاں زنداں  
 یہ دین و ایماں ہر اسپر خدا ہے دل اور جاں  
 کدھر گدا سے حقیر اور کدھر در سلطان

بلاتے جو مدینہ میں وہ رسولِ زماں  
 وہ مہربانی سے اپنے طلب کئے دور نہ  
 بلاتے آپ نہ اُس جاتو جاتے ہم کیونکر  
 مقصور و ارہیں مدت کے غیر حاضر میں  
 نجس بنایا ہے عصیاں نے ہجو سرتاپا  
 ہزاروں تفرقے قیمت کے پیش آتے رہے  
 خیال رہتا تھا ہر دم مدینہ جانے کا  
 یہاں نہ آئیں تو پھر جائیں کس مکانِ نبیم  
 فقط کشش تھی جو حضرت کی دستگیر آیا

## قصیدہ

اسی اہم مبارک کو وسیلہ ہم بتاتے ہیں  
 یہ دیکھا چاہئے فرقت میں کتبک آنا نہیں  
 ترجمہ یا نبی اللہ نہ آتے نہ بلاتے ہیں

زباں پر وقتِ مشکل انبیا جو نام لگاہیں  
 غم و جوری سنا تار ہے جگر شعلے جلاتے ہیں  
 مدینہ میں بلالو یا کسی شبِ خوابیں آؤ

<p>جنابِ خضر کو سنبلہ مدینہ کا دکھاتے ہیں  جنابِ غوثِ اعظم یونہی مردوں کو جلاتے ہیں  دو ٹکڑے چاند ہوتا ہے یہ جیہنگلی اٹھاتے ہیں  سناہوں نزع میں صورتِ رسول اللہ دکھاتے ہیں  کیس کو لون ترانی حضرت موسیٰ سناتے ہیں  مدینہ کو چلو سر دار عالم پھر بلاتے ہیں</p>	<p>سکندرِ جاعے ظلمت میں غلامانِ رسول اللہ  مسیحا تم باذن اللہ کہے یاں تم باذنی ہے  کہا موسیٰ نے کیا وقعت عصا کی آگے احمد  نہ جھکو جانتی کا غم نہ عزرائیل کا ڈر ہے  ہے ربِ ارنی کا جلوہ ہر سو محیط و بکھو  کوئی یہ خواب میں کہہ دے غلام و تنگیڑ ٹھو</p>
---	--

### قصیدہ

<p>بہر محمد مصطفیٰ امیدوارِ فضل ہیں  عامی ہیں ہم اے کبریا امیدوارِ فضل ہیں  در کے ہیں یس تیرے گدا امیدوارِ فضل ہیں  یہ شانِ ہر تیری شہا امیدوارِ فضل ہیں  تو مہرباں ہو اے خدا امیدوارِ فضل ہیں  تیرے نبی کی آل کا امیدوارِ فضل ہیں  مقبول ہو جائے دعا امیدوارِ فضل ہیں</p>	<p>اے بادشاہِ دوسرا امیدوارِ فضل ہیں  یہ بے نیازی کس لئے تکتہ نوازی کیجئے  کچھ ناز طاعت پر نہیں تکیہ عباد پر نہیں  زاہد کو دوزخ عدل کر عاصی کو جنتِ فضل ہیں  نچ پر پھر دسہ کیا رکھیں روزوں کا تو شک کیا کریں  عامی ہیں در پر آئے میں اور اک وسیلہ لاریں  کیا شک غلام و تنگیڑ از حرمت پیران پیر</p>
--	--

## تقصید

<p>خدا ہی لگا کیا سوچا ہے انکو اپنی نہت میں          بحث لڑتے میں ظاہر میں ترتیبِ جلالت میں          وہ غیر اپنے سوار کھتے ہیں کب کیا میں غیر میں          کہو داغ طے رہ کعبہ ہے انسان کی صورت میں          زلیخا کیجی لی حسن ازل یوسف کی صورت میں          مشیہ میں وہ کثر میں منترہ میں وحدت میں          برآمد ہو وہ ہر خطہ میں ہر اک کی صورت میں          طریق معرفت سیدھا نظر یا شریعت میں          حواس باطنی بھی غیب میں غیب میں          فنا کا ہوش بھی تو عاشقو کے بدلتا ہے</p>	<p>نقاب اٹھائے اٹھیے میں دہلوت سے جلو میں          موصوفان دکھاتے ہیں شاہِ دلالت میں          ہر ایک نئے عین ہر لاریب عیاں سے ہر امانت          ہیں بند عشق کے رے صنم کا طوف کرتے ہیں          جو ہر عشق نجاوے مجازی میں حقیقت ہے          شہادت دیں گے ہم انکی مثال روح میں          عجیب صورت گری ہے سیمید گرسارے حیراں میں          دکھا یا ہر کمال نے جہین حقیقت سے          فنا فکر کمر میں ہوں الہی دل ہویا ہے          غلام دستگیر اپنے کو کیوں فانی سمجھتے ہو</p>
--	---

## تقصید

<p>سوں نہیں فقیر نہیں 'وہ ولی نہیں          اس دلگی سے بڑھ کے کوئی دلگی نہیں</p>	<p>جس کے کہ قلب پاک میں عشق بنی نہیں          دل میں خیال میں ہو تصور حضور کا بڑ</p>
--	--

<p>جیساں محبت اے شہ دیں آپچی نہیں  نکتہ ہے یہ فقیروں کا کچھ دلگی نہیں  آساں نہیں حدیث نبی ہے ہنسی نہیں  شیشے میں سہل اترے میاں یہ پری نہیں  دنیاے دوں کی آرزو باقی رہی نہیں  بحرِ کرم میں تیرے الہی کمی نہیں  اے دستگیر جس کو کہ حبِ علی نہیں</p>	<p>دوزخ کی آگ میں جلے وہ دل خدا کرے  بیکار ہے خدا کی طلب آپ کے نبیہر  دنیا تباہ ہوتی ہے عشق رسول میں دُ  برسوں میں دلیں جہتی ہے شکل محمدی  یا رب فنا کر عشق رسولِ انا م میں دُ  اک جرعمہ بخش شربت دیدار مصطفیٰ  حضرت کا اور صحابہ کا دشمن ہے وہ شہر</p>
---	---

### قصیدہ

<p>مسکن ہی کیا میں نے ہر صحرِ آفتق میں  میلاد کی ہے دھوم زمیں اور زمین میں  یہ مشورۂ دل کا ہے ہر ایک چمن میں  یہ معجزہ اس شاہ کے تھا آبِ ہن میں  کیا عطر کی نگہت تھی وہ سرور کے بدن میں  اک نام محمد ہے ہر تار کفن میں</p>	<p>اُبھا ہے جو دل گمبوعے سلطانِ زمین میں  ہے نور خداوندِ دو عالم کا ظہور اب  واہ تو تاپے گلزار رسالت کا وہ گل آج  میٹھا ہو اکھارا جو تھا آبِ چہہ تفسلا  جس رہ سے گرز لے تھے وہ ہوتی تھی معطر  کپڑا کوئی ایسا دو پسِ مرگ عزیزو</p>
--	---



یہ دنگیر آثم ہے غلام آپ ہی کا مولا	اسید ہے امداد کی شکل میں محسن میں
------------------------------------	-----------------------------------

## روایہ

### قصیدہ

یا شاہِ اُمم محبوب خدا کچھ دل پہ توجہ فرما دو اس دارِ فناء میں جو گزری سب آپ پہ روشن شاہ سبتی سو پریشانی ہو فردوسِ صحرایِ بری و جنت رو پہ سر رو تے میں شہرِ متہ ہے میں ہستے جن ملک ہر بزم میں نفسی نفسی ہو چھ کون بر دکا ہو خواہ لے جرم کے تو کمیز لاف کیا ہا کے کریں سرواں ہم ہم جو رو کو یو فرقت میں تر پاؤ نہ آکھو ب خدا یہ دنگیر مجرم ہے کونین کے سلطانِ موحضرت	جس صورت کا عاشق ہے خدا وہ ردِ منور دکھلا دو یا نکی تو بھلا نہ ہر طرح کئی وال آپ سہارا پنا دو اگر راہ کا مختصر مجھے ایک بار مدینہ دکھلا دو بہ طرح مقدر کچھ ہیں سرواں دو عالم سلجھا دو ہم عاجز و کمیس عا ہی ہیں پانی پانی کو چرین طا دو یا نیک عمل کچھ لکھو ادا یا دفترِ خصیاں دکھلا دو یا شہرِ مدینہ لکھو الو یا غوث کے در پر بھجوا دو ہاں ابنِ علی کے قصہ میں جنت اسکو دلوادو
--	--

### قصیدہ

ناموسِ منصب کی ہوتا خواہش جاگیر ہو کٹ رہی ہے گریہ دزاری میں اپنی زندگی	میری آنکھوں میں رسول اللہ کی تصویر ہو کیا نہیں اس بزم میں جب موت دامنگیر ہو
---	--

یا الہی جس کو سودا زلف احمد کا نہ ہو خاک پائے مصطفیٰ سر نہ ہے آنکھوں کا مر خاتمہ سجد ہیں بہتر ہے غلام دستگیر	بہتر ٹی ما تھو نہیں اسکے پاؤں میں زنجیر ہو ایک ٹھو کر خی نہ ماروں لاکھ من اکیر ہو تیری پیشانی ہو اور سنگ در شہیر ہو
--	---

### تقصید

یا رجو وقتِ نزاع کے کلمہ نہ یاد ہو عقدہ کتاب ہے نام شہنشاہِ دو جہاں حضرت کا عشق عشقِ الہی سے کم نہیں مشتاقِ ردے پاک ہوں یا منظرِ خدا امت کا مصطفیٰ کے ہے رتبہ بلند تر دل چاہتا ہے سجدہ کر دے آغیہ رب بیاسا نہ جائے یاں سے دم واپس کہیں	آنکھوں میں اشک بھر کے محمد کا نام لو سب انبیاء پکارے ہیں شکل میں آپ کو ہے دشمنِ خدا جسے حبِ نبی نہ ہو آنکھوں میں اس غلام کے آپ ہی کی شکل ہو یا دہنیں تو حضرت عیسیٰ سے پوچھ لو اللہ تم نہیں ہو تو نورِ ازلہ ہو یا نشاء دستگیر کو کوثر کا جام دو
--	--

### تقصید

لے چلو داغِ فراقِ کعبہ دل پر لے چلو اس غمِ دوری کو بھی پیشِ ہیمبر لے چلو	
---	--

ہاں کرانا کا تین اب دیکھو جائیں دق عاصیو بہتے رہیں اشکِ ندامت چشم سے جو دعا مانگو مدیتہ میں وہ ہوتی ہے قبول معصیت آلودہ عاجز ہے غلامِ دستگیر	تا مدینہ جرم کا ہمراہ دقت لے چلو نذرواں دینی ہے داماں بھر کے گوہر لے چلو حسرتیں جتنی ہیں دلیں سب کو کھیر لے چلو اس کو بھی شاہنشاہ عالم کے در پر لے چلو
---	---

## قصیدہ

جل کے اے عاشقِ ابِ شہرِ مدینہ دیکھو نور ہے مسجدِ والا کا تجھ دیکھو اشتیاقِ شہِ والا میں بہت سارے عمر بھر کرتے تھے جس جائے پر انکی دعا کرتی ہے سونا مس قلب کو خاکِ طیبہ ہند میں رہ کے غبت کرتے ہو قریاد و فتنہ دستگیر آمد والا کی لکھی کیونکر نعت	خواب اللہ کے محبوب کا روضہ دیکھو آنکھ میں رکھ لو جو وہ گنبدِ خضر دیکھو اب بیلو طالب و مطلوب کا جلو دیکھو آج اس جائے پر اللہ نے لایا دیکھو آگ میں ڈالو جو اکسیر کا نسخہ دیکھو دوستِ وحل کے ذرا شربِ بطحا دیکھو آفتاب دو جہاں دیکھو یہ ذرہ دیکھو
--	--

## قصیدہ

<p>شراب و خمر سوست ہو کر حیا خیر الورا کو دیکھو          مرید غوث الورا کے ہو کر آقا غوث الورا کو دیکھو          اسی شہاد سے غیب تک ہے عروج اپنا نزول اپنا          ہونی دونوں جہان کی لایں الہ سبحانہ وجود اللہ          صفائی کی فکر ہو کہ ہر دم نہ ذات کی فکر ہو شہ کو          تقاریر شد میں ہر دم کے فانی جب آپ کو تم نے          میں دنگیر حُر میں ہو کمتر غریق نہیں بحر معیت کا</p>	<p>قسم خدا کی بستر نہیں مرجع انکو دیکھو خدا کو دیکھو          عجیب نہیں ہر عجیب نہیں ہر اس اُمید میں کو دیکھو          اس انتہا میں فنا کر اپنی کو ذات میں ابتدا کو دیکھو          رسول کو اس میں کر کے شہاد فنا کو چھوڑو بقا کو دیکھو          تجلی ذات دیکھنا ہو تو محو مصطفیٰ کو دیکھو          پھر اے کیا ہے علی کو دیکھو نبی کو دیکھو خدا کو دیکھو          یہ لامکا کے مکین کا دامن ہو میری طبع رسا کو دیکھو</p>
--	--

### قصیدہ

<p>یا نبی آئے میں دروازہ پہ عامی دیکھو          سر سے پانک میں سب دیکھ لیا عالم نے          تحت دل کھلتے ہیں اور جن جگر پیٹے ہیں          ہم یونہی جائیں نہ اس دارِ فنا سے حضرت          دل شکستہ بھی ہیں رہبر نہ وسیلہ کوئی          ابنِ مریم یہ پکار اٹھیں گے روزِ محشر</p>	<p>اشک آنکھوں میں بھرے ہاتھ میں خالی دیکھو          سوزش اے شاہِ اُم آپ یہ دلکی دیکھو          آپ کے عشق کی بیماری یہ کیا کی دیکھو          بندگی ہے نہ عبادت ہے نہ نیکی دیکھو          کوئی دیکھا نہ غریبوں کو پس آپ ہی دیکھو          جڑ محمد نہ کوئی اور مَسرتی دیکھو</p>
--	--

دستگیر آیا ہے سر پر لئے بارِ عصیاں	مرے آقا مرے صاحبِ مروت والی دیکھو
------------------------------------	-----------------------------------

## سراپا حضرت پیرِ مصطفیٰ قادری رضی اللہ عنہ کا

مصطفیٰ پیر کا جلوہ دیکھو اسی آئینہ کو رکھ پیشِ نظر نورِ وحدت اسی آئینہ میں ہے مصطفیٰ پیری عراقی کا میں میرے آنکھوں میں وہی صورت ہے سرِ سیراۓِ تطہیر میں آپ قابِ قوسین کا عقدہ ہی ہی سرِ مہ آنکھوں میں ہے مازِ اعظم سورہ دہر کی لہم میں دوشم لام واللیل ہے زلفِ مشکیں ہے تفسیرِ حسینی کا سبق	قدرتِ حق کا تماشا دیکھو غوثِ اعظم کا سراپا دیکھو اس ہی میں ذات کا جلوہ دیکھو آئینہ ہوں مرا چہرہ دیکھو پتلیوں کا میرے نقشہ دیکھو رشتکِ طوبی قدرتِ عباد دیکھو ان کی ابرو کا اشرا دیکھو نازنین زگس شہلا دیکھو سرِ ہر ایک عینِ علی کا دیکھو رخ ہے و الشمس کا آیا دیکھو مصطفیٰ پیر کا چہرہ دیکھو
---	---

<p>دُردِ دندال میں ہے شانِ حسین  بنی حجت ہے خدا بینی کی  ہے دہن رازِ حدیثِ قدسی  نورِ وحدت کی صراحیِ گردن  دست گیر آچے ہیں دونوں ہاتھ  اس میاں کی ہے کمرِ دہمِ خیال  مردے زندہ کرے انکی ٹھوکر  دستیگیر آیا ہے جاں نذر لے</p>	<p>لب میں عجاظِ سیما دیکھو  شاغلو یہ ہے نصیرِ دیکھو  مَنْ رَأَى كَامُتًا دیکھو  سینہ گنجینہ ہے حق کا دیکھو  اس سے کہہ دو جسے گرتا دیکھو  ہوگیاں کھینچ کے پٹکا دیکھو  بادل میں ہے یہ کرشمہ دیکھو  میرے آقا میرا ہدیہ دیکھو</p>
--	---

### نقصیدہ

<p>نہ دنیا کی فضا دھونڈِ حقہ حبت کا خزانہ  مرض وہ لادلو ہے جرم کا کیا ہو میاں سے  نہیں ہے دیکھو یہ میں نہ عرش اور لامکا  عبادت لعلِ عابدش زابد زہد پر تازاں  بہت بچاؤ گریباں حبِ دنیا دورِ روزہ میں</p>	<p>کر اپنے کو غلامِ تشگیر اسکی رمتا دھونڈو  یہ چھوڑو رنج کی خواہشِ مدینہ کی ہوا دھونڈو  سکایا وہ دل ہی میں اسکو جابجا دھونڈو  گنہگار ان امت چلے کوئی مصطفیٰ دھونڈو  غلامِ تشگیر اب دامنِ آلِ عبد دھونڈو</p>
---	---

## قصیدہ

<p>شیطان سے بچوں پر مرارہ تما ہو آنکھوں میں محمد رہے اور لب پہ خدا ہو اے شاہِ اُمم آپ اگر جلوہ فزا ہو پلہ جھکے یاں نیکی کا داں راہ صفا ہو وال بہر شفاعت نہ کوئی آپ سوا ہو جب تک ہو دل و جان سے ادا حمد و ثنا ہو</p>	<p>اے بارِ خدا جسم سے جیب روح جدا ہو محبوب کی صورت کا ہو بس دلیں تصور ہم نزع کی سختی سے لحد سے نہ دریں گے میزان پہ اور پل پہ مدد کیجئے ثنا ہا جب بیش خدا پرش اعمال کی ٹھہرے اے دستگیر اک روز تو مرنا ہے مسلم</p>
---	--

## رباعی

<p>نماز جمعہ عاشورہ کا دن سجدیں خم سر ہو محمد کا تصور دلیں تیرا ذکر لب پر ہو</p>	<p>شہادت گر نہویا رب تو موت ایسی میر ہو نظر میں دستگیر اور چشمِ غم میں شاہ کے تر ہو</p>
--	---

## قصیدہ

<p>چھپایا اپنے کو ظاہر کیا محمد کو جو بولتے ہیں خدا با خدا محمد کو</p>	<p>عجیب رتہ خدا نے دیا محمد کو میں جانتا ہوں وہ یا نہ خود ہی ہے بیشک</p>
--	--

<p>شب عروج میں حق نے بلا محمد کو  سب انبیاء میں مقرر کیا محمد کو  خدا سے ملنا جو تھا ملکِ محمد کو  بیمیروں میں کیا بارشِ شاہِ محمد کو  نہ صین قبر میں اتناک ملا محمد کو  کبھی سنائیں گے ہم مرثیہ محمد کو  یہ دستگیر کا قصہ سنا محمد کو</p>	<p>دکھا دیا ہے ان آنکھوں سے نشانِ بچوئی  رکھا ہے تاج شفاعت سرِ مبارک پر  بنیں گے قاسمِ نار و جہاں قیامت میں  انہیں کے نور سے دونوں جہاں منور ہیں  فرشتے کہتے ہیں امت کی فکر کے قرباں  جو بچیں روضے پہ رو کر حسین کے غم کا  صبا گزر ہو مدینہ میں وقت جاں سوز</p>
--	---

### قصیدہ

<p>سر میں ہے اس ستر میں کی آرزو  رہ گئی دل میں مکیں کی آرزو  تیرا چشمِ سر میں کی آرزو  رحمتِ عالمیں کی آرزو  آسمان کو ہے زمیں کی آرزو  رہ گئی جاںِ آفریں کی آرزو</p>	<p>کیا کریں خلدِ بریں کی آرزو  مار ڈالی روضہ اقدس کی دید  ایک تجلی میں جلایے طور کو  کی ہے بدتر زلیت اب تو مرگے  تیرا دفن دیکھ اے نورِ خدا  جان چلی ہے جانِ جاںِ ہجر میں</p>
--	--



<p>اب نہیں ہے انگلیں کی آرزو تیرے زلفِ عنبریں کی آرزو آپ کے دینِ متیں کی آرزو صبح کرتی ہے حبیب کی آرزو اس شفیع المذنبین کی آرزو</p>		<p>سُن چکے ہیں شہرِ حُسنِ ملیح کی پریشاں حوروں کو فروں میں آج تک بھی موسیٰ و عیسیٰ کو ہے شام کرتا ہے وہ گیسو کا خیال دو جہاں میں بس غلامِ دستگیر</p>
	رباعی	
<p>کہلاتا ہوں غلامِ غلامی قبول ہو ارلاد ہو قبول کی آلِ رسول ہو</p>		<p>اے دستگیرِ دل کا یہ مطلبِ حصول ہو برائیں کیوں نہ مطلبِ دارین آئے</p>
	قصیدہ	
<p>وہ مہربمِ زلیت کٹی جاتی ہے تلو اکیسا تھ تو جو بدلا کرے اس عاصی گنہگار کیسا تھ گور کیا کیا نہ کر گئی یہ خطا و اکیسا تھ جب محمدؐ میں ہر ایک گنہگار کیسا تھ</p>		<p>مبتلا دل ہے کسی ابروِ خمدار کے ساتھ کیسی غفاری ہو معلوم تری ربِ غفور سوئیں گے جا کے اندھیر میں اکیلے حدم سہل کیو تھرتہ ہو مومن کا صاحبِ محشر</p>

<p>مارڈو الامرض عشق خبر لو شاہا  کون دوزخ میں لئے جاتا ہے دیکھیں واللہ  حب احمد ہے دنیا میں خدایا ہر دم  نوح و آدم وہاں ہمراہ رہیں جن کے  عشق دندانِ مبارک میں یہ ابرنسیاں  دستگیر آرزو رکھتا ہے شہ ہر دوسرا</p>	<p>رات ہجور و نچی کشتی ہے تپ حاکمیتا  ہم تو لپٹے ہیں گے دامن سرکار کیساتھ  حشر بھی ہووے مرا احمد مختار کیساتھ  ہم بھی پہنچیں گے اسی قافلہ سارا کیٹھا  کیا مقابل ہو مرے چشم گہر بار کیساتھ  روح تن سے ہو جدا شربت دیدار کیٹھا</p>
--	--

### قصیدہ

<p>مدینہ ہے ادب سے ہو کلام آہستہ آہستہ  ملا یک سر جھکا دیتے ہیں دلیز مبارک پر  نہیں چل سکتے ہیں سلن ہزار سجا پہ سرعت  لگا دے سر تو پہلے چلکے دلیز مبارک پر  زباں سے گرنے بولا جائے ضوضاع میں کلہ  شفیع حشر اکدن وہ بھی ہو گا خلد میں عامی  غلام دستگیر اپنی مدینہ بھیج یہ عرضی</p>	<p>کلام آہستہ آہستہ سلام آہستہ آہستہ  جہاں حیرل کا ہے اہتمام آہستہ آہستہ  صلح آہستہ آہستہ تو شام آہستہ آہستہ  تیرا ہو جائیگا ایدل قیام آہستہ آہستہ  دل و جاں سے محمد کا لو نام آہستہ آہستہ  چلیں حضرت کے چھپے شاو کام آہستہ آہستہ  کہ حاضر سر سے ہو تلے غلام آہستہ آہستہ</p>
--	--

## تقصیدہ

دل ہے کئی دن سے مرا بیمار مدینہ  
 غیرت وہ طوبیٰ میں سب اشجار مدینہ  
 انسان تو کیا کہتے ہیں یہ جلیہ عوام کو  
 حوروں کی تنہا ہے کہ فردوس کو چھوڑیں  
 میدان قیامت میں بڑھینگے نہ اولوالعزم  
 ہاں عاصیوں نے جس گنہ پہنچو بہر طور  
 منصور نہ رکھتا کبھی سردار پر اپنا  
 پھیلانے مجبوجلو دامان دے گا کو  
 ہے شوق حبیب سائی کا ہر ایک نبی کو  
 کہنے کی قسم بوسہ نہ لوں سنگ سیہ کا  
 موسیٰ کو نہ ہوتا شہر طور کا سودا  
 اس دستگیرِ انجم کی صبا خاک اڑا کر

دکھلا دے خدایا کہیں دیدار مدینہ  
 اور رشک گلستان جنال خار مدینہ  
 مختار خدائی کہے ہیں مختار مدینہ  
 ہاتھ آئے اگر تختہ گلزار مدینہ  
 جیت تک نہ ہیں سامنے سالار مدینہ  
 سرگرم شفاعت کا ہے بازار مدینہ  
 ہوتی نہ اگر تہمت سردار مدینہ  
 الطاف سے معمور ہے دربار مدینہ  
 خالق جو ہوا طالب دیدار مدینہ  
 ہاتھ آئے اگر رنگ دریا مدینہ  
 آتا جو نظر جلوۂ رخسار مدینہ  
 لے جا کے چھپرک دے پس دیوار مدینہ

## تقصیدہ

<p>فروغ کر سنی حق آستان بیت اللہ مگر یہ مکہ ہے بیشک مکان بیت اللہ شرف جو رکھتا ہے ہر داربان بیت اللہ خدا نے دل میں بنایا نشان بیت اللہ جو ابرہائے کیا استحان بیت اللہ بلند عرش سے ہے آستان بیت اللہ رسول پاک ہی بس رتبہ دان بیت اللہ مگر مدینہ میں ہے دیکھو جان بیت اللہ یہ دستگیر کرے کیا بیان بیت اللہ</p>	<p>ضیاء عرش الہی ہے شان بیت اللہ میں لامکاں کو بھی اللہ کا گھر نہ بولوں گا وہ افتخار ملے گا کبھی نہ منوال کو یقین کر کے جو دیکھو ہر ایک مومن کے عیان اکم تر سے ہے کہ بن گیا ماکول زمین مکہ کی ساتوں جہاں سے افضل ہے کمال اس تھا ہجرت کی رات توتھے مجھے جو چاہو سو کہہ لو فقط یہ قالب ہے خدا کے نور سے دیوار و درمختور میں</p>
--	---

### قصیدہ

<p>نشان محمد شان خدا ہے احمد اللہ الحمد للہ یہ کب جدا ہے وہ کب جدا ہے احمد اللہ الحمد للہ مرقد میں زندہ رونق فنا احمد اللہ الحمد للہ ظاہر میں ہے پروا ہوا احمد اللہ الحمد للہ</p>	<p>نور الہی جلوہ نما ہے احمد اللہ الحمد للہ حضرت کا روضہ حقیقی ہو قدر کعبہ کی عظمت اسکی اسکی حدیثیں ہی میں کثر سردار است محبوب و اور پڑہا و سلام اور کر لوزیاں سنتے ہیں سبکی ختم رسالت</p>
---	--

یہ فخر ہے اے شاہ والا کہتی ہے خلقت عامی کو کھلا	یہ دستگیر اس در کا گدا ہے الحمد للہ الحمد للہ
---	---

### قصیدہ

جس دلیں کہ حُبِ شہِ دلیشان ہے، واللہ تفسیر میں آیا ہے رُخِ سیدِ کونین توحید کے جامے میں کہا احمدیہ میم محاب سے یا آلِ نبی سے ہو جیسے نغض اس امت مرحومہ پہ افضالِ الہی اگر لیوے پیہر کے خلاف اور کوئی راہ گلزارِ دو عالم میں اسی نورِ خدا کا ہوتا ہے جو اہلِ مہتی موہوم پہ مسرور آتا ہے جو اہلِ سمت سے اہلِ دارِ فنا میں بارش نہیں آنکھوں سے میرے ہجرِ نبی میں یہ تیرے قصیدے نہیں اے دستگیرِ اشم	ایمان ہے ایمان ہے ایمان ہے واللہ قرآن ہے قرآن ہے قرآن ہے واللہ کیا شان ہے کیا شان ہو کیا شان ہو واللہ شیطان ہے شیطان ہے شیطان ہے واللہ ہر آن ہے ہر آن ہے ہر آن ہے واللہ نقصان ہے نقصان ہے نقصان ہے واللہ فیضان ہے فیضان ہے فیضان ہے واللہ نادان ہے نادان ہے نادان ہے واللہ مہمان ہے مہمان ہے مہمان ہے واللہ طوفان ہے طوفان ہے طوفان ہے واللہ عرفان ہے عرفان ہے عرفان ہے واللہ
---	---

### قصیدہ

## روایف دی

کلمہ دی ہے حج وہی روزہ نماز ہے  
اینا بنی رحیم ہے بندہ نواز ہے  
احمد میں اور احد میں جو پوشیدہ از ہے  
ہجر گتہ میں غرق ہمارا جہاز ہے  
عاجز ہوں میں غریب ہوں تو لیہ نیا ہے  
گٹھری گنہ کی سر پہ ہے نمن زن راز ہے  
عشق بنی حقیقی ہے باقی مجاز ہے

دل گر کسی کا عشق بنی میں گداز ہے  
سب مرسلوں سے عاصیوں کو کچھ غرض نہیں  
سوچنا بہت پر اس کا محاکمہ لائیں  
اوتا خدا کے کشتی عصیاں سنبھال لے  
یار میری خطا کو نہ دیکھ اپنا لطف رکھ  
بے توشہ ہوں عدم کے سفر میں محسوس  
کس فکر میں ہے زلیت دور روزہ ہر دستگیر

## قصیدہ

کوثر ہے اس کے واسطے اور سلسیل ہے  
پاؤں کے نیچے ان کے پر جبریل ہے  
لافتنطو کی حشر میں کافی دلیل ہے  
جن کے لئے شفیع قیامت کفیل ہے  
اس کو برانہ سمجھو یہاں جو دلیل ہے

چشم بنی کی چاہ میں جو دل قتل ہے  
امت کو مصطفیٰ کے ہے کیا در صراط کا  
قرآن گوہی دے چکا بخشش کی عاصیو  
بے فکر ہیں وہ خوف سے قبر اور حشر کے  
واں خاکسار آگے ہیں پیچھے ہیں اغنیاء

عقبتی کی فکر چاہئے اناں کو ہر گھڑی یا شہ کبھی تو لیچو خبر دستگیر کی	دنیا کی زندگی کا بکھیرا قلیل ہے اب تو بہت گنہ کے مرض علیل ہے
--	---

### قصیدہ

دم لیوں پر سچ میں اے بادشاہ آنیکو ہر دھوم مچتی حوروں میں آگے بڑکے چوں گے قدم شور ہو گا حشر میں آنکھیں کریں سب اپنی بنا ہو چکا نوح و خلل موسیٰ و عیسیٰ کا دور وائے اے شوق مدینہ لوجوانی بھی چلی بال حوروں کے بسنے کے جنناں میں دھوم دہلا گرمی محشر میں حضرت سے کہیں گے جبریل حکم حق ہو گا نکالو عصیوں کو نار سے دقت فتح مکہ کیسے میں بتوں کا تھا یہ شور	یا محمد تائیکے فرقت قصا آنے کو ہے ہے شب معراج محبوب خدا آنیکو ہے اب سواری جناب سید آنے کو ہے صورت احمد میں نور کبریا آنیکو ہے اب ضعیفی اے مرے بار خدا آنیکو ہے بوئے گل شیرب سے لے باد صبا آنیکو ہے یا نبی آدم بھی اب زیر لو آنیکو ہے سر دھو جائے گی دوزخ مصطفیٰ آنیکو ہے روح قالب میں نہیں شیر خدا آنیکو ہے
--	---

ننت لکھتا جا ہمیشہ اے غلام دستگیر  
آل احمد کی طرف سے مر حبا آنیکو ہے

## قصیدہ

موجبِ راحتِ جاں کوئے نبی  
نورِ حقِ جانِ جہاں کوئے نبی  
کھول آنکھیں ہے یہاں کوئے نبی  
ہم کہاں اور کہاں کوئے نبی  
ہے عیاں راجہ بیاں کوئے نبی  
سمجھے ہیں دارِ اماں کوئے نبی  
مرحم زخمی دلاں کوئے نبی

رشتِ فردوس جہاں کوئے نبی  
سجدہ گاہِ ملک و جن و انس  
خواب میں کوئی سناوے مژدہ  
تا بچِ نفسِ گرفتار بلاؤ  
ساتوں جنت سے بھی افضلِ اکمل  
بالیقیں روزِ ازل سے عاصی  
دستگیر آئے جو وہاں پائے شفا

## قصیدہ

انجی ثنا بغیرِ خدا کس سے ہو سکے  
یہ دیدِ جزِ جیبِ خدا کس سے ہو سکے  
جس کو خدا ملا یا جدا کس سے ہو سکے  
حق کے سوا نبی کی ثنا کس سے ہو سکے  
پہچان اس کی بعد فنا کس سے ہو سکے

نعتِ جنابِ شاہِ ہدا کس سے ہو سکے  
قرماتے تھے کلیمِ تجلّی بے حجاب  
کونین میں ہے نامِ نبی تامِ حق کیساتھ  
قرآن بھی انھیں کے صفت کی کتاب ہے  
عالم بھی ہے منظرِ حق کے سمجھنے کا



پر تو انہیں کے نور کا سب کا مینا ہے کیا فکر مدحِ پاک میں کرتا ہے دستِ گمر	مدح و ثناء تیر و را کس سے ہو سکے عاجزِ نلک ہیں وصفِ ادا کس سے ہو سکے
--	---

### قصیدہ

ہم مدینے میں اگر رہتے تو کیا کیا کرتے قبۂ پاک کا دن رات نظارہ کرتے سرِ مجھ کا دیتے کبھی بارگراں سے رو کر مینرا اور روضہ کے ہے بیچ ریاضِ حنت بابِ جبریل کبھی دیکھ کے ہوتے گریا بیٹھتے سرورِ عالم پہ کبھی دل سے سلام ملے آنکھوں کو کبھی زینہ شاہِ دیں پر حلقوں سے جالی کے آنکھوں نے لگاتے حلقے دل سے پڑھتے کبھی خاتونِ قیامت کا سلام آبِ شیریں کا کنواں رو بہ روضہ کج ہے ریت کا صحنِ حرم کے کبھی کرتے بستر	کچھ نہ کرتے تو چپ اس روضہ کو دیکھا کرتے دل و جاں جالی پہ اس شاہ کے صدا کرتے رو بہ قبلہ کبھی مسجدے کا بہانہ کرتے اس میں پڑتے ہو قرآن کبھی بیٹھا کرتے بابِ رحمت میں کھڑے جرم پہ رویا کرتے گاہ صدیق و عمر دونوں کا مجر کرتے خاکِ دہاں کی کبھی ان آنکھوں کا مٹر کرتے ندیانِ اشکِ ندامت کے بہایا کرتے غمِ حسین ابنِ علی کا کبھی برپا کرتے جرم کی پیاس دہ پانی سے بجھایا کرتے باغِ زہرہ کو کبھی رورو کے دیکھا کرتے
--	--

<p>والہر اک تجھے پہ حسرت سے تماشہ کرتے جان و ایمان کو وہ دہلیز کا صدقہ کرتے دور سے پڑتے سلام آنکھوں پہ پردا کرتے والہ کھڑے رہ کے بسا دایہ مہر کرتے جان و ندانِ مبارک پہ سے صدقا کرتے پھولوں سے روضہ حمزہ کو بسایا کرتے دفعِ عصیاں کے مرضِ کلیئے لٹا کرتے ہمکو والہ سب مدنی کہنے بلایا کرتے قبلتیں اپنا کبھی قبضہ و کعبہ کرتے مختصر نذر درو و آپ کی بھجیا کرتے خواب میں دولتِ دیدار کو لٹوا کرتے ٹکٹکی باندہ کے اس روضہ کو دیکھا کرتے</p>	<p>دیکھ لیتے کبھی آنکھوں سے بقیعِ جنت اہل بیتِ نبوی کا جو ہے گنبد پر نور سنگوں دیکھتے ازواجِ نبی کا قُتہ اور جس قتی میں میں دفنِ بناتِ احمد گاہِ روتے ہوئے صحرائے اُحد میں جا کر فجر سے پڑتے وہاں سارے شہید و نپہِ سلام خاکِ صحرا کو جہاں خاکِ شفا کہتے ہیں یہ لقب اپنا نہ مندی کوئی باقی رہتا دیکھ آتے کبھی آنکھوں سے قبا کی مسجد اور کیا عاجزوں سے اس کے سوا ہو سکتا رات دن رکھتے اسی روئے متور کا حیا دستگیر آپ بھی لا رہی تو رہے ہوا لگ</p>
--	---

### قصیدہ

<p>ہندو کن میں روتے ہیں اتواں رہے</p>	<p>قربِ مدینہ راہ میں پیرو جواں رہے</p>
---------------------------------------	---

<p>ہے کون بکیوں کا جو پہنچائے حال را  مکے سے ہوئے قافلہ سب کو سچ کر گیا  عالم بُرا کہے جسے در سے نکال دے  اعد کی بد نظر سے بچا حافظا اے  کیا ہم نہ سمجھیں عرش خدا بزرگ تر  شغل اور ذکر سارے بکھیرے میں تسکیر</p>		<p>محبوب حق وہاں رہے عاصی پہا رہے  یا شاہِ غریب پس کار رواں رہے  کوئچے میں آچکے نہ رہے تو کہاں رہے  شاہِ ادب باغِ شاہ اُمم جاوداں رہے  جس سرزمین پہ روضہ جان جہاں رہے  روئے رسول میں ہو فقا جاوداں رہے</p>
--	--	--

### قصیدہ

<p>نہراؤ عاشق گئے جہاں سو دل جگر کو جلا جلا  کبھی تو لیجئے خبر نہ دیں اسی تمنائیں کر کے نال  کفن کا احرام کر چکے میں صد لبیکِ قلب میں  اہل کی تلاش کر رہی میں نہراؤ عشاقِ حورو  جو یادِ حضرت میں جاگتے تھے فنا و فریاد کر کے شب  اگر پہنچنا سو تیرا قصہ صدورِ اقدس کی بارگاہ  چلے ہو تو کو تار و زخ جلائے کیا و شکرِ اسد</p>		<p>قدوم والا نظر نہ آئے سدھار صد اٹھا اٹھا  بنائے نہیں غمِ جدائی میں شکِ خونی بہا بہا  نہ کھینچ کچے طرفِ علم یہ مار میں زلفِ مصطفیٰ کے  وہ قابعینِ روح بجا گتے نہنھانپا اُسو چھپا چھپا  لحد میں بفکر ایسے سو گئے قرشتے جگا جگا کے  سرِ پازنیہ پہ رکھکے رونامہ میری عینی ستا سنا  ہے شعلہ عشقِ رسولِ احمد نے مار ڈالا جلا جلا کے</p>
--	--	---

## قصیدہ

<p>ہاں پرش نوک قلم میں مکتواری کی ہے          رو برو آنکھوں کے نقویر میری کی ہے          ہاں خبردار یہ امت شہ ابرار کی ہے          کیا ہے الفت مجھے اس ابرو خمدار کی ہے          خالص عادت یہ محبوب میرے سرکار کی ہے          حالت اب غیر حضور اچھے بجار کی ہے          فکر عاصی کو بہت جرم گرانبار کی ہے          اس خطا پوشی کی عادت اسی تار کی ہے          عرض یا شافع محشر یہ گنہگار کی ہے</p>	<p>مدح دن رات جو اس احمد مختار کی ہے          نزاع میں بھی ہے مدینے کا تصور مجھ کو          حشر کے معرکے میں ہو گا یہ حکم باریؐ کا          شغل تو سین میں دل اور جگر میں ٹکڑے          غربت و فاقہ کشی پیٹ سے پتھر کسنا          عرض یہ کوئی خدا کے لئے حقارت کریں          یا نبیؐ آپ سوا کون سبکدوش کرے          عفو فرماتے ہیں لاکھوں ہی غلاموں کی خطا          و شکیر آتم خستہ کو یہ بھولیں اس دن</p>
--	--

## قصیدہ

<p>دیدارِ مصطفیٰ کے تھے پیا سے چلے گئے          ہندو دکن کے کرب و بلا سے چلے گئے          اچھے میں وہ جو دارِ فنا سے چلے گئے</p>	<p>عشاق سارے فضلِ خدا سے چلے گئے          طالع تھا جنکا نیک مدینے میں جا رہے          بندے پہ رنج و غم اسی دنیا دو نہیں ہے</p>
--	--

<p>یاں ہم ٹڑپتے رہ گئے دنیا سنوار تے حضرت بھی عاشقوں کو مدنیوں میں رکھتے ہیں نیکو الوجلہ شہر مدینہ محمدیہ یہ بغیر دل کو بھی شبِ معراج وجد تھا عشرت رہی تو کیا مدنی مل گیا خطاب کیا دستگیر خوفِ عدم کے سفر سے ہے</p>		<p>جنکو بکائے فضلِ خدا سے چلے گئے وہیں ہو جو یاں سے ریا سے چلے گئے ہم سایہ میرے آہ و بکا سے چلے گئے محبوب بک اسی ادا سے چلے گئے اچھے ہے جو ضعیف سے آئے چلے گئے ایسے نبی کے پیارے نواسے چلے گئے</p>
---	--	--

### قصیدہ

<p>غلاموں کی لاج اب نبھاتے بنیگی کہاں چھوڑتے ہیں گنہگار دامن کہیں کیا تکمیل کو ہم لمحہ میں نہ نکلے گی جاں آپ جیت تک نہ آئیں سید کار دنیا ہوں عقیقی کا مجسم ہیں سنگیں گناہوں کے اعمال نامے پھسلتے ہیں پل پر قدمِ عاصیوں کے</p>		<p>برے میں اچھے بنانے بنے گی میاں کل کے دن بختواتے بنے گی حضور آپ تشریف لاتے بنے گی وہ روئے منور دکھاتے بنے گی یہاں بھی وہاں بھی بچاتے بنے گی جناب آپ ہی کو تکتے بنے گی رسول خدا واں بچاتے بنے گی</p>
---	--	---

نہشتہ جہنم کے کھینچیں گے جس دم اگر دستگیر عشق احمد ہو ہے	بنی مکرم چھوڑاتے بنے گی یہ فرقت کے صدمے اٹھاتے گی
---	--

### قصیدہ

جو دیوانے ہیں ختم المرسلین کے عجب رتبہ ہے نعلین بنی کا محمد کا گرز ہے اُس سے برتر نہیں سمجھو گے بندہ مصطفیٰ کو ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر بجہ اللہ شامل ہوں ازل سے فلک کہتا ہے دیکھ احمد کا مدفن خداوند اگنہ کیا کیا کئے ہیں اگنہ بخشائے محشر میں حضرت	وہی بندے ہیں رب العالمین کے کہ سر پر تھیں دھری عرش بریں کے جہاں پر جلتے ہیں روح الامیں کے اگر دیکھو گے دیدہ سے بقیں کے یہی ہیں رکن چاروں بنو دیں کے علاموں میں جناب محی الدین کے یہی ہیں عرش سے رتبہ زمیں کے بھروسے پر شیعہ المذنبین کے علامہ دستگیر دل حسیں کے
--	---

### قصیدہ

یاں جس کے دلیں ہوگی محبت درود کی ہو کپ ادا بشر سے فضیلت درود کی بھولو نہ مومنو کبھی غفلت درود کی جو لوگ نام پاک پہ حضرت کے میں تبار پیرِ تور جن کے قلب میں رازِ الہ سے مقبول بارگاہِ خدا ہیں درود خواں ہے عرضِ دستگیر کی خالق سے بعد مرگ	جانے گا قدر روز قیامت درود کی کوئین سے دو چند ہے قیمت درود کی یہی نیکی بہشت میں الفت درود کی ان کو نصیب ہوگی سعادت درود کی وہ خوب جانتے ہیں حقیقت درود کی قرآن سے کم نہیں ہے فضیلت درود کی آدے نظر مزار میں صورت درود کی
--	--

### مقیدہ

کوئی خواہاں جنت ہو کوئی خواہاں ہولاء خدا کا نور ہے مطلق وجود احمدی یارو معلمین تھے محرکِ شیبِ عرشِ اعظم پر حسابِ آخرت کی عاصیوں کو ہے پریشانی خدا یا رحمتہ اقدس محمد کا تو دکھلا دے ملک جنِ شہرِ قریاں نہ وہیں کیوں شہرِ دین پر	اے شفقہ لکھیوئے محمد کا ہی سوا ہے مثالی ہے نہ خاک کی ہے نہ وہ روحِ منتر ہے جو رتبہ ہے محمد کا ہے پھر الیا کا رتبہ ہے بدل دو یا نبی سب دفترِ اعمال کا لارہ بہت دن سے مرے دلیں مدیو کی تمنا ہے عجب لوئے منتر ہے کہ خود خالق ہی سنا ہے
--	--

<p>حدادند احمد کی فحجہ امت میں کر دخل جو ہونا ہو سو ہو آپ ہی کے حشر میں یا قرشتے آکے حبیب چھپیں کے تیرا کون کے خالق نہ گھر تو گناہوں نے غلام دستگیر اپنے</p>	<p>بہت دن سے عیسیٰ ابن مریم کی تمنا ہے کہ جاویں رو برو حق کے کہاں منہ ہمارا ہے کھد میں بھی کہوں گا میں یہ بندہ مصطفیٰ کا ہے وسیلہ حشر کے دن شافع روز جزا کا ہے</p>
--	--

### قصیدہ

<p>جنت میں حق شناس تو کجی کسی بہار ہے یار بچائیں آکے کس کس بلا سے ہم دشت فنا میں کس کو بھر دسا ہر زلیٹ لیجا صبا سے بھی ذرا کوئے یار تک ہر چند سارے خلق سے بدتر ہوں دستگیر</p>	<p>ہم عاصیوں کے واسطے اللہ یار ہے میرا ن ہے صراط ہے دوزخ ہے نار ہے اک روز مرغ دم بھی اہل کاشکار ہے بے زاد و راحلہ ہے غریب الدیار ہے تیرا غلام ہوں سو بڑا افتخار ہے</p>
---	--

### قصیدہ

<p>فنا ہو کر جو دیکھا سب جہاں اللہ ہی اللہ ہے حرم اور دیر میں کیا ہے جو دیکھو چشم حق بین ہے</p>	<p>زمین و آسمان کون و مکان اللہ ہی اللہ ہے یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے</p>
---	--



<p>تو ہم اعتباری ہے وہی ہے سب ہی سب  دوئی چھوڑی تو پایا ایک ہی سار زانی کو  عبث ہے شادی غم بلبو نیرنگی گل پر  ہوید ہے ہوا ظاہر ہوا لیاطن کے معنی  تصور کہ غلام دستگیر آنکھوں میں احمد کا</p>	<p>کیس اللہ ہی اللہ ہے مکان اللہ ہی اللہ ہے  خودی چھوڑی تو دیکھا سب جیسا اللہ ہی اللہ ہے  بہار اللہ ہی اللہ ہے خزاں اللہ ہی اللہ ہے  عیال اللہ ہی اللہ ہے نہال اللہ ہی اللہ ہے  جو پوچھے کوئی تو کہہ دے کہ ہاں اللہ ہی اللہ ہے</p>
--	--

### قصیدہ

<p>خیال مصطفوی میں جو آئینہ دل ہے  شب عروج یہ فرماتے تھے رسول کریم  رفیق میرے تڑپنے کا کچھ نہ پوچھو حال  پناہ لے چلو محشر میں نام احمد کی  قسم خدا کی رسول خدا بھی ہے بے مثل  کہیگا حشر میں دوزخ کہ مجھ میں آ پہلے  کبھی تو حشرم ترحم ہو دستگیر پہ بھی</p>	<p>خدا کی دید یہ عالم میں مجھ کو حاصل ہے  جو لطف خاص ہے وہ لطف آج حاصل ہے  یہ دل نگاہ شفیق ام کا گھائل ہے  ہماری عرض سنے گا خدا بھی عادل ہے  اوتار اے کف پا کا جو ماہ کامل ہے  ارے نبی کے نواسے کا کون قاتل ہے  عیال ہے آپ کو جو اس کا مطلب دل ہے</p>
--	---

### قصیدہ

<p>ایک پل میں حل ہوں مشکلیں بر خالص تمام  یہیچے جو عرش پرستہ والاشب عروج  بد نظریں بس رخ و گیسوئے مصطفیٰ  زہرا و مرتضیٰ کا یہ روزوں میں عرس  جو مصطفیٰ کہیں وہی حکیم الہ ہے  ہے دستگیر کی یہ دعا روزِ حشر تک</p>		<p>برکت ہے ایسی ہونو احمد کے نام کی  سب مسلوں میں دعومِ محیِ اسلام کی  واللہ مجھ کو فکر نہیں صبح و شام کی  اس واسطے بزرگی ہے ماہِ صیام کی  ہم کو سترِ بری ہے خد کے کلام کی  قائم رہے الہی ریاست نظام کی</p>
--	--	---

### نقصیدہ

<p>تسکین ہو کیونکہ مدحتِ خیرِ انام سے  واللہ رشکِ خور میں کف پائے مصطفیٰ  حضرت کا بھی کلامِ کلامِ الہ ہے  کعبے کو بھر مدینے سے ہرگز خدانہ لائے  پڑہ کر درود کہتے تھے آدم ہزارِ شکر</p>		<p>آقا کا وصف ہو نہیں سکتا غلام سے  با در نہیں تو پوچھ لو ماہِ تمام سے  معلوم ہو گیا ہیں حق کے کلام سے  وہ گھر مجھے عزیز ہے بیتِ الحرام سے  مشکل ہماری حل ہوئی احمد کے نام سے</p>
--	--	---

ہوئے نصیبِ شہرت دیدارِ مرتضیٰ

کیا کام دستگیر کو کوثر کے جام سے

## قصیدہ

<p>عجب پر نور کیے کی زمیں ہے فلک پر عظمتِ عرشِ بریں ہے لبھا لیتا ہے دل کو عاشقوں کے طوافِ کعبہ حضرت کی زیارت ہمارے ساتھ خود ج میں ہیں موجود قبول اب حج نہ ہو کیوں کر ہمارا غلام دستگیر اب فکر مت کر بڑ</p>	<p>جسے دیکھو تو لیس ملتا جہیں ہے قسم حق کی یہ مٹی واں نہیں ہے سیہ پوشی میں کس درجہ حسیں ہے یہی اسلام اپنا اور یہ دیں ہے مدینے میں ہی کچھ وہ شہ نہیں ہے وسیدہ رحمۃ للعالمیں ہے شعاعت کو شفیع المذنبین ہے</p>
--	---

## قصیدہ

<p>خلیل اللہ نے مکے میں کعبے کی بنا کی ہے رسول اللہ اور صحابہ ہاتھوں سے بنا کیے جو ہے فرق اسمیں اور اسمیں مجبوراً لو اسکو کہیں ہم فرق دادا اور پوتے کی عمار کا غلام دستگیر اب بحث کرنی اسمیں بے جا</p>	<p>جو عظمت اُسکی کرتے ہیں وہ حکم کبریا کی ہے مدینے کے حرم میں جو کہ مسجدِ مصطفیٰ کی ہے یہ ابراہیم کا کعبہ وہ مسجدِ مصطفیٰ کی ہے وہ تجویزِ ابتدا کی ہے یہ تجویزِ انتہا کی ہے وہ کعبہ بھی خدا کا ہے وہ مسجد بھی خدا کی ہے</p>
--	---

## قصیدہ

<p>شرف اسکو نہ ہو کیونکر یہ بیت رب عزت          ہمیں گردن جھکانی فرض ہے واجب سنت کے          کریں ہم بھی طواف اسکا تو خالق کی عنایت ہے          وہاں لب لباب پہنچے لاکھ لاکھ اشک نغمہ ہے          گنہگار دھیلے آویہ بے شک باب حمت کے          مدینے میں ہیں مدفن خجکے کیا انکی حقیقت ہے          سب کے آچے بس واسطے ان سب کے فرحت کے          بھلا اُنکے لیے کیا کیا تری درگاہ سے نعمت سے          جواب اسکا ملا بس واسطے ان سب کے راحت سے          جواب اسکا ندیں گے ہم جو انکے حق میں ہر شے          یہاں بھی باب حمت ہے وہاں بھی باب حمت سے</p>	<p>کلام اللہ سے ثابت ہوئی کیجے کی عظمت          ذبیح اللہ نے سر رکھ دیا ہے عجز سے جس جا          رسول اللہ کرتے تھے طواف اس بیت کا اکثر          نبی اور آل اطہر اور صحابہ جس کو چومے ہیں          سر فکڑکھو لکھو روئے ہوئے گردن کو خم کر کے          کیا تھا ایک دن حضرت نے خالق سے یہ عرض نہ          جواب آیا مدینے میں مسلمان دفن میں جتنے          یہ کی بھر عرض بیت اللہ میں مرقہ میں جن خجکے          ہوا ارشاد تمہارے اپنے آپ پوچھے تھے          مرے ہمسائے کا حال ہے محمد پوچھتے کیوں تو          غلام دستگیر اب سر سے چل کے مدینے کو</p>
--	--

## قصیدہ

<p>بارجلوہ ترا اور حسن و ضیا باقی ہے</p>	<p>خاک سے میری ذرا دیکھ کہ کیا باقی ہے</p>
--	--

<p>میں کہاں ابہ رہا مٹ گئی مہستی میری  چاغِ خضر سے کیا عشق کی سوزش نے جُدا  کر چکا یار کی تصویر میں اپنے کو فنا  لاکھوں عشاق کو کشتہ کیا یا مال کیا  مر مٹے خاک ہوئے داغِ الست نہ گیا  دستگیرانِ دنوں کا کارہ اگر جرم سے ہے</p>	<p>کچھ نہیں باقی فقط نامِ خدا باقی ہے  جاں سراسر ہوں کہاں رنگِ صفا باقی ہے  مر چکے مر چکے اک نامِ قضا باقی ہے  یار کو میرے ابھی شوقِ حنا باقی ہے  سولوی کہتے ہیں اک اور بلا باقی ہے  غوث کے فضل سے اک دستِ ثغلا باقی ہے</p>
---	---

### قصیدہ

<p>مسلمانی اگر پوچھو محبتِ مصطفیٰ کی ہے  خدا کو سو نہ پتہ ہیں عملِ جنکے کہ میں اچھے  شفاعت کیلئے من رازِ قبری سے ہوا ثابت  اشد کافر نہ اراں اک نظر میں تنگئے مومن  تو دل آپ ہوتے ہی ہو اکسرِ تختِ اندھا  سبھی کو تھسا لیا دنگا روزِ حشرِ حنیت میں  ابوہلِ اشد اندھا کہاں دیکھا محمد کو</p>	<p>خدا کی عینِ طاعت ہے جو طاعتِ مصطفیٰ کی ہے  بُروں کو آپ لیتے ہیں یہ عبادِ مصطفیٰ کی ہے  مقدم سا رکشوں کی زیارتِ مصطفیٰ کی ہے  ہے بیشک فیضِ ربانی جو محبتِ مصطفیٰ کی ہے  سلاطین کا نہ اٹھے سارے یہ بیتِ مصطفیٰ کی ہے  گنہگار اک نچھوڑ گیا یہ نیتِ مصطفیٰ کی ہے  جو صد تقویٰ نے دیکھی ہے وہ صورتِ مصطفیٰ کی ہے</p>
--	--

غلام دستگیر اکثر لکھا کرتے پیغمبر	خدا کا حمد ہے بیشک حمد مصطفیٰ کی ہے
-----------------------------------	-------------------------------------

### قصیدہ

<p>روئے رسول پاک کا جبرک خیال ہے          دامن پیارے اُسے میں بھردیکے یا رسول          طاعت کہاں جوش کریں یا شہ اسم          کچھ سلسلہ رہائی کا جلدی ہو سیدا          ہے زندگی ہماری بس اب اس امید پر          ہو شاہ دیں شفا کی نظر دستگیر پر</p>	<p>واللہ اس کے آگے خدا کا جمال ہے          کیا مانگیں ہم فقیر کی صورت سوال ہے          شرمندگی ہے جرم ہے اور انفعال ہے          اٹھا ہوا گنہ میں ہر ایک بال بال ہے          حضرت کو عاصیوں کا بہت کچھ خیال ہے          بیماری گنہ سے بہت سخت حال ہے</p>
--	---

### قصیدہ

<p>سب تبرک لیچلے اجر زیارت لے چلے          روح پر دانا نبی ہے جسم کے فانوس پر          کب چلے روضے سے ہم خالی رسول اللہ کے          بے کش مشوق و عاشق میں برابر عشق کی</p>	<p>ہم فقط اس یار کی آنکھوں میں تصور لے چلے          ہم جو روشن سینے میں وہ شمع تربت لے چلے          دلیں سینے میں جگر میں داغِ حضرت لے چلے          لیچلے حضرت کو ہم اور سبکو حضرت لے چلے</p>
--	---

<p>پوچھتے ہیں لوگ کیا لیجائے ہو نذر حضور بیچ ڈالے جنس ناکارہ حضور مصطفیٰ دل نہیں ہر جاں پہنچ روح اور ایسا نہیں یہیہا اچھا کئے حاجی غلام دستگیر</p>		<p>روکے ہم کہتے ہیں ہاں اشک نہ ڈالے چلے معصیت لے آئے تھے نقد شفا لے چلے گرنبا ہر آپسے کچھ دن کی رخصت لے چلے رحمت عالم کے صدقے میں جمع رحمت لے چلے</p>
--	--	---

### تقصید

<p>بلاہم احمد لقب آپ کا ہے نہیں قبر کرتا ہے ہم پر جو خالق فقط توڑ مطلق ہے ذاتِ مظهر کسی اور رسل کو ہرگز نہ آیا خدا سے بھی اصل ہونید کے مثال وہاں دستگیر آتی ہے روح الطہر</p>		<p>بلا عین نام عرب آپ کا ہے رسولِ خدا یہ سب آپ کا ہے نظامِ ہر قرشی آپ کا ہے شیعہ قیامت جو دھبہ پکا ہے یہ بزرخ محمد عجیب آپ کا ہے بیان جس جگہ باادب پکا ہے</p>
--	--	---

تقصیدہ تصنیف محمد قطب الدین ابن حکیم غلام دستگیر صاحب قبلہ

<p>دل سے ہوں کو عشق رسول کریم سے</p>		<p>اُس کو نہیں ہے خوفِ خدا لایم سے</p>
--------------------------------------	--	--

<p>اللہ ہے گواہ کہ حزبِ اہل بیت  اللہ کے حبیب کا دروازہ بس مجھے  محبوب کا کبھی مدینے کے گلشن سے لا ادھر  ہر اک بلا سے یا شہ دیں قطبِ سین کو</p>	<p>کچھ اور میں نہ مانگوں خدا علیم سے  کیا کام ہے خلیل و مسیح و کلیم سے  ہر صبح یہ گلارہا بادِ نسیم سے  دارین میں بجائیے فیضِ عمیم سے</p>
---	--

### قصیدہ

<p>پھنسا ہونفس کے پنجے میں شفقت سے چھڑا لیجے  بہت درد رہے ذلت اٹھانفس کے ہاتھوں  ہجومِ معصیت کی آگ نے چھڑ کا یا دل اور جا  خبر اس کو چہ اقدس کا ان شرکاں کے چھڑ نکا  خوشیِ محشر میں یہ ہوگی جو ردِ کرم پکاریں گے  نقدِ مہر ہا ہے زلفِ پیمان محمد کا  غلام و متگیر اب با عصیاں لے کدھر جاؤ</p>	<p>اگر تارِ باموں یا رسول اللہ بچا لیجے  محبت اپنی دیکر دل کو دنیا سے اٹھا لیجے  بس اب سسائیں اپنے یا محمد مصطفیٰ لیجے  بہت دل تنگ ہوں شاہِ مہینے بلا لیجے  گنہگاروں کا حشر آج محبوبِ خدا لیجے  اچھ کر دل یہ کہتا ہے کہ سنبل آج کھا لیجے  برہمنوں مٹی ہوں آپ حرمت بجا لیجے</p>
---	--

### قصیدہ



<p>             میرے چلیے کیلئے تختِ سلیمان ہووے              اور جبریل ملائیک لئے دربان ہووے              جبکہ نعلین کی پرتو میں بدخشاں ہووے              کوئی دن کامل الہی مرایاں ہووے              یوسفِ مصری اسیرِ چکنیاں ہووے              گلشنِ عالم ہستی اسے زنداں ہووے              ہاتھ میں حضرتِ شبیر کا داماں ہووے              حامی روزِ جزا شافعِ عصیاں ہووے              سن لے کافر بھی تو اکبارِ سماں ہووے           </p>	<p>             جب بیاثتِ نوکِ شائستہ زلیخان ہووے              کوئی شب وہ شہِ شاہاں مرا جہاں ہووے              لب کو دہلِ صلِ سحر اس ماہ کے کیونکر تشہہ              اہلِ اطہر یہ محمد کے کروں گا قرباں              بوئے سیبِ قن احمدِ مرسل بہیں بس              جس کے سر میں نہ ہو دُکّے مدینے کا جنوں              ہم گندہ گار مل کو جب جشمِ مری لاویں یا              دلیں کچھ اور نہیں عاصیو تھے اس کے سوا              دستگیرِ ایسا ہے اعجازِ قصیدِ نہیں تیرے           </p>
--	--

### قصیدہ

<p>             کر لیں گے عرضِ حالِ پیمبر کے سامنے              کیا رو سیاہ جائیں گے دادر کے سامنے              پیاسے نہیں غلام نہ کوثر کے سامنے              جب چاند آگیا مرے سرور کے سامنے           </p>	<p>             پہنچا دے حق جو روضہِ انور کے سامنے              فیصل ہو عاصیو نکالیں آپ ہی کے روبرو              محشر کی آتش میں مدد کیجئے یا علی              رخ کا جلال دیکھ کے ڈکڑے ہو گیا           </p>
---	--

چمکا دوں تا شعلہ سحر رسول سے	برق آوے میرے گردِ مضطر کے سامنے
نبیوں کا یوں افرغ تھا حضرت کے روبرو	تاروں کی جوں ضیاءِ نور کے سامنے
دنیا کی حرص وین کی خواہش تھی دستگیر	تدبیرِ بنائے آئی مقدر کے سامنے

### قصیدہ

بستی ہے عرش کو ترے روضے کے سامنے	کھا کر نسیم کہو لگائیں کیسے کے سامنے
آتا ہے دلیں یہ کسی عارف سے پوچھنا	ملے کو کیا بڑھاؤں مدینے کے سامنے
ظاہر میں فرق ہے یہ خدا اور رسول میں	پردیچے چھپے وہ ہے یہ پردیکے سامنے
پر تو پڑا ہے جب سے شہ کا کائنات کا	سمجھیں ہیں ہما میرے سائے کے سامنے
حکمِ نبی ہوا جو امامت کے واسطے	صدیقِ رور ہے تھے مسئلے کے سامنے
کتا ہے یہ غریب درِ دستگیر کا	پڑھنا ہی ہمارے جنازے کے سامنے
کیا غم ہے دستگیر کو آسیب دہر سے	گھر ہے میرا حضور کے تنگلے کے سامنے

### قصیدہ

طاعت کے بھر دے نہ عبادت کے بھر دے	ہم جیتے ہیں حضرت کی شفاعت کے بھر دے
-----------------------------------	-------------------------------------

<p>محشر میں نہ شرمندہ کرانے حرمت عالم حضرت کی حمایت کے گنہگار ہیں مشتاق خاصانِ خدا سیرِ حبانِ تم کو مبارک ہر چند بڑا عقد ہے محشر کے دن کا اک بار مدینے میں بلا لیں گے شہ دیں کیوں دستگیر اب طالبِ عقبہ، تو بنائے</p>	<p>کیا کیا کئے ہیں ہم تری رحمت کے بھروسے زادہ کو مبارک ہو ریاضت کے بھروسے عامی جی پہنچ جائیگے حضرت کے بھروسے ہم آلِ نبی کی ہیں حمایت کے بھروسے نازائے ہوں بہت اپنی میں غربت کے بھروسے مولا کی طلب چھوڑ نہ جنت کے بھروسے</p>
--	---

### قصیدہ

<p>چلو مدینہ چلو مدینہ مزارِ اطہر کو دیکھ لیں گے گنہ کی مہنے جو کی ہر عادتِ شقا الدن کر نیگے حضرت رضائی گرم اور نرم تو شک یہ بنیایا بھول چکی الہی نیجا دیمیری عمری بیارگاہ بول اکرم ہے رنگیر بے شرابِ حُب بولِ حُرمت اور بخور</p>	<p>مذہبِ زندہ ہر شاہ والا چلو ہمیر کو دیکھ لینگے اسی ہائیں روزِ محشر شفیق محشر کو دیکھ لینگے گر اسیا کھلیں گی آنکھیں جاکے اس گھر کو دیکھ لینگے ضرور کو اٹینگے مدینہ جو حالِ مضطر کو دیکھ لینگے ابھی چلا جا دور اسکا پتھر لگے کوثر کو دیکھ لینگے</p>
---	---

### قصیدہ

<p>امید زلیت سے کم یا محمد عربی  ہے انتظاری میں حال یقیم عاشق کا  بغیر و کچھ حال حضور اقدس کے  سہیں جدائی میں کب تک فراق کئے  نہ قاصد سے نہ پیام سے نہ مرغ نامہ برے  سب اچھے جائیں حضور میں غامی منہ بچیں  جو دستگیر کی آنکھوں سے ٹپکے خون بنکر</p>	<p>نظر نہ آئے قدم یا محمد عربی  کبھی تو ہووے کرم یا محمد عربی  تکل نہ جائے یہ دم یا محمد عربی  یہ درد و رنج و الم یا محمد عربی  گزر رہا ہے ستم یا محمد عربی  رلا رہا ہے یہ غم یا محمد عربی  دل و جگر ہے ہم یا محمد عربی</p>
---	---

### فقیدہ

<p>والایہ کی آمد کا چین میں آج چرچا ہے  یہ شہرہ دیتے ہیں روح الامین منوان جنت کو  زمین نورانی ہے نور قدم کے آج پر تو سے  یہ ہے شمس الضحیٰ شیک سپر ملک وحدت کا  ہوئی ہے خاک تاباں جلوہ افروز ہے اس کے  کلید معرفت ہر یا حقایق کی ضرورت ہے</p>	<p>ہر نعمتہ ملیو نہیں گل نہیں پھولیں سنا رہے  جناب آراستہ ہویں ربیع الاول آیا ہے  بہار گلشن فردوس صحرائے مدینا ہے  اسی سے عالم اسکن میں رخشاں فروزا ہے  قلک کرتا ہے جھک جھک کر زمین کو آج حُجرا ہے  ہو اظہار ہے یا یہ گنج مخفی کا سُبّا ہے</p>
--	--

<p>دم عیسیٰ یدِ بصیاء ہے حسنِ ماہِ کفانی  جو حدتیں احد کو دھونڈتے تھے طالب اللہ  ظہورِ فردہ لاقضو ہے عاصیو بے شک  انہیں کی غنیمتیں زلفوں کا سودا بنیا کو تھا  یہ میلاد مبارک کی خوشی ہے نرم عالم میں  مقیم کنزِ مخفی ہے کہ ہے تقدیرِ مطلق کی  ملا یک تہنیتِ خوال ہونو نگلی محفلوں میں  یہی نورِ محمد ہے خدا کے دیکھنے والو  طوافِ قلب کرتا ہے غلامِ دستگیرِ آرم</p>	<p>سراپا آیہِ رحمت ہے قامتِ رشکِ طوبیٰ ہے  وہ خود ہی جلوہ افزا ہے جو پنچاٹھا مو پیدا ہے  یہی ہے ساتی کو تر ہی بخشانے والا ہے  یہی ہیں عاشقِ مولانا خدا عاشقِ انہیں کا ہے  ہر اک ہون کا دل شادی سے گلِ کسیرِ چھوٹا ہے  گلِ بے رنگ ہو واللہ کیا کیا رنگ لایا ہے  کر دو مولود کا سماں خوشی کا وقت آیا ہے  نہ دھونڈو عرشِ عظیم پر ہر اک ملیں سما یا ہے  قسم ہے ربِ کعبہ کی اسی کے گھر میں کعبہ ہے</p>
---	---

### قصیدہ

<p>کیونکر زباں پر لاسکے معلوم ہے سو بات ہے  بچوں ہے وہ بمثلِ بے برتر گمانِ دوہم سے  گم ہو تو اسکی ذاتیں اور جان اُسکی ہر حصا  ہستی اگر تیری ہستی تو کب ہا وہ ہی رہا</p>	<p>اور کیا نشانِ تبدل اسکے معلوم ہے سو بات ہے  کیوں ملیں نقشہ اسکے معلوم ہے سو بات ہے  بے اسکے کیسے پاسکے معلوم ہے سو بات ہے  یہ عقل میں کب اسکے معلوم ہے سو بات ہے</p>
---	---

فانی ہو تو باقی نما باقی ہے ذات اسکی سدا ہو جسم دل دل روح ہو ہر جہ میں اسکی صفت کہدے غلام دستگیر احمد میں ہے نشان احد	پائے اُسے گریا سکے معلوم ہے سو بات ہے اُسدم زباں پر لایکے معلوم ہے سو بات ہے بے ان کے کیا تبتلا سکے معلوم ہے سو بات ہے
---	--

### قصیدہ

کونین میں احمد کا جو رتبہ اعلیٰ ہے ہے معجزہ حضرت کا اعجاز خلیل اللہ آدم کی خطا بخشی حضرت کے سبب حق تے نوسید نہیں چاہی دربار الہی سے نا بودی کے قلمت میں معدوم تھا علیا چمکا کر گامحشر میں خورشید قیامت کو گھر حق کا بتاتے ہیں ارباب ظواہر سب	واللہ علیم اس کا اللہ تعالیٰ ہے نمرود کی آتش سے آپ ہی نے نکالا ہے اور نوح کی کشتی کو طوفان میں نبھالا ہے محشر میں شفاعت کو شاہنشاہ والا ہے اے نور احد یہ سب تیرا ہی اُجالا ہے فرقت کا محمد کے جس سینے میں چھالا ہے یہ دستگیر اس باعث مسجد ہی نبھالا ہے
--	--

### قصیدہ

کیونکر مدینہ پہنچے وسیلہ نہیں کوئی	قریاد کر رہے ہیں پستائیں کوئی
------------------------------------	-------------------------------

<p>سارے ہوئے ہیں یہ دیکھا نہیں کوئی انساں سوا یہ بوجھ اٹھا یا نہیں کوئی جنیں خدا کی ذات میں پروا نہیں کوئی گرمی حشر میں ہیں سایا نہیں کوئی اس سے بلند عرش معلّا نہیں کوئی انوس ہے کہ ساتھی ہمارا نہیں کوئی</p>	<p>رویت خدا کی صاحب معراج کے سوا عرش اور کرسی بارِ امانت سے ڈر گئے ایسے نبی کو اپنا بنائے میں ہسم شفیع پیران پیر جھنڈے کے نیچے بلائیے گر حق کو دھونڈنا ہے تو قلب لی میں صفا اکدن اکیلے سوئیں گے مرقد میں دستگیر</p>
--	---

### قصیدہ

<p>غوثِ عظیم حمی الدین کے دلربا کا عرس ہے عاشقِ مشوقِ مشوقِ خدا کا عرس ہے رہبرِ انِ راہ دیں کے رہنما کا عرس ہے عارفِ اس آفتابِ اولیا کا عرس ہے کیوں نہ ہو محبوبِ محبوبِ خدا کا عرس ہے یا محمد پیرِ سیدِ مصطفیٰ کا عرس ہے آج اقلیمِ صفا کے بادشا کا عرس ہے</p>	<p>آج حضرت پیرِ مصطفیٰ کا عرس ہے صدقِ دل سے لایئے تشریفِ نرمِ پاکیں مصطفیٰ کا تختِ دلِ زہرا علی کے نورِ عین فضلِ حق سے پیرِ الدین تھا حینِ کلقب صفوۂ عالمِ منور نورِ سبحانی سی ہے عرض کرتے ہیں ملائک آج لیجا کر درود فاتحہِ اخلاص سے پڑھتے ہیں سارِ اولیاء</p>
---	--

<p>یہ وہ بحرِ معرفت کے آشنا کا عرس ہے  اس دلی نائِبِ غوث الورا کا عرس ہے  کٹ رہے ہیں قلب کیسے دلربا کا عرس ہے  یہ کہ یہ آلِ شہیدِ کربلا کا عرس ہے  درومند و آویاں مشکِ لکنا کا عرس ہے  آج کس جا پیرِ سیدِ مصطفیٰ کا عرس ہے  آئے یہاں حامی روزِ جزا کا عرس ہے  غمزدہ ہے کیونکہ آج اس کے میاں عرس ہے</p>	<p>تھکانا سو داگر کا جو دریا کے طوفانیں جہاں  دیلے کی طغیانی کو جس نے مہیا چو ش سے  آج شمشیرِ الم سے ساکنِ بغداد کے  چاند عشرہ کا شہادت دیر ہا ہے موقرین  یہ جن کے سخت دل خمیر شکن کے پوتے ہیں  دُھونڈتے پھرتے ہیں حورانِ بشتی ہر طرف  خوفِ عقبی ہوا اگر ہو شر گیس رو تے ہو  قافیہ بھی بھول جاتا ہے غلامِ دستگیر</p>
--	--

### تقصیر

<p>اور نائِبِ غوث الورا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  جبلہ رقابِ اولیا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  قرآن میں دیکھو ذرا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  کوئی نہیں ہے دوسرا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  کنے کہا اتنی انا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے</p>	<p>بغدادی سید مصطفیٰ یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  کس دبدبہ سو دم دم چھکنے لگے زیرِ قدم  اول وہی آخر وہی باطن وہی ظاہر وہی  جو گنج میں مخفی کے تھا وحدت میں اکثریت بنا  نادا الکت کا ہوا اور وہی صداقِ اولیٰ</p>
---	---



<p>موسیٰ کلیم اللہ بنے جو نیدہ تھے انوار کے  بنکر خلیل اللہ کبھی آتش میں جانم و دی  شکل فریج اللہ ہوا غیچے چھری کے سر رکھا  کس شعل میں آتش تکیہ کو سمجھ پیران پر</p>		<p>خود طور پر جلوہ کیا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  فرحت کا گلشن کر دیا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  کرتا ہو حمد خدا یہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے  ہوا نیکے برزخ میں تقایہ مصطفیٰ وہ ہی تو ہے</p>
--	--	--

### قصیدہ

<p>حاجی مکے سے مدینے کی طرف جا رہے  ہاں چلیئے ہاں چلیئے اب نہیں تو ایک سال  کیا بتائیں زلیست کسی ہجر والا میں کٹی  ایک بھی تدبیر و اں جاں کی بن آئی نہیں  رومی اور شامی زیارت کر چلے یا مصطفیٰ  جانے والے اور نہیں سنیں گریہ ناشاد و نکود</p>		<p>خون بنکر سخت دل آنکھوں میں لیا ہوتے رہے  عمر بھر یہ کہلے ہم اپنے کو بہلاتے رہے  خون دل پیتے رہے اور سخت دل کھاتے رہے  سینکڑوں منصویہ دلیں بارہا آتے رہے  ہندو یوگے دل قنطنیوں کے مرجھاتے رہے  آتش شوق نبی سے خوب بھڑکاتے رہے</p>
---	--	---

شوق دیدار پیمیر میں غلام دستگیر  
مثل سادک کے چھری آنکھوں سے برساتا رہے

### قصیدہ

<p>شکوہ ہے ناز ہے نہ گلا ہے حضور سے یوسف اگر حسیں میں ملاحت کہا نصیب وہ ایک دم جلا یہاں جلتا ہے روز و شب دشمن و انجمن تری عارض کی شان ہے زیر زمیں بھی زندہ ہیں محبوب کبریا واں بھی رہے تصور خیمان شاہ دیں کہہ یہ حدیث شایقوں سے زر کے دستگیر</p>	<p>قسمت کو رو رہے ہیں یہ مہجور دور سے کیا خاک کا مقابلہ اللہ کے نور سے نسبت ہمارے دلو کہا کوہ طور سے تشبیہ میں نہ دوں کبھی رخسار حور سے باد نہیں تو پوچھ لو اہل قبور سے کس کو غرض ہے غمزدہ حور و قہو سے دنیا حصول ہوتی ہے مکر اور زور سے</p>
--	--

### نقصیدہ

<p>افسانے سارے غمت و محبت کے ہو چکے رویا میں بھی قدم نہ نظر آئے شاہ دیں اب خاک سونے دیں گے فرشتے مزار میں ہے عاصیو مٹی لاج اب آپ ہی کے ہاتھ میں ارشاد ہے کہ اہل کبابیر کا ہوں شفیع یا شاہ دستگیری ہو کچھ دستگیر کی</p>	<p>جی بھر کے ہم فراق پیمبر میں رو چکے اب کیا امید باقی ہے بس ہم تو ہو چکے بیداری کے جو دن تھے پہا خوب سو چکے کشتی یہ عمر بھر کی گنہ میں ڈبو چکے بخشش کے مستحق یہ گنہ گار ہو چکے جو نقد عمر نقد لائے تھے غفلت میں کھو چکے</p>
--	--

# خمسہ بر مناجات جناب شیخ سعدی علیہ الرحمہ

<p>جاں ہے بے طاعتی سے شرماتی کوئی تدبیر بن نہیں آتی</p>		<p>مہویت سے ہے روح گھبراتی احدا سامع المُنَاجَاتِ</p>
	<p>صَدَلْ كَافِي الْمُهَيَّمَاتِ</p>	
<p>کٹی بے طاعتی میں عمر رواں تجھ سے کیونکر چھپائیں اے سجاں</p>		<p>کئے چھپ چھپ کے سنیکڑوں عصیاں بیچ پوشیدہ نیت از تو نہاں</p>
	<p>عَالِمُ السِّرِّ وَالْخَفِيَّاتِ</p>	
<p>شرک میں رات دن ہے غلطانی ہوں حد نبض و کیر کا بانی</p>		<p>مکر و غیبت امورِ نفا فی جرم من بے عدو تو میدانی</p>
	<p>عَافِرُ الذَّنْبِ وَالْخَطِيَا تِ</p>	
<p>تو نے پید کیا نہاں کو نہفت</p>		<p>کیا گل سے ہزار گل کو شگفت</p>

تو نہ تعفت ہو تخت و فوق سے مفت		زیر دیا لا سنی تو انم گفت
خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ		
دور دنیا کے ہودی رنج و دم		ہوئے تو بہ نصیب مرتے دم
سامی مشرموں شفیعِ امم		حاجتِ خویش از تو می خواہم
زَا نَكَ قَاضِي جُمْلَةِ حَاجَاتِي		
ز مہریر عدم میں سب تھے سرد		تو نے بخشا وجود ہر ہر سرد
پھر دیا عاقبت کا خوف اور درد		شکرِ فضلِ تو کے تو انم کرد
حَافِظًا فِي جَمِيعِ حَالَاتِي		
ہے وہ بے شک کریم اور غنی بڑ		عرض کر تو بھی دستگیر یہی
حرمتِ نامِ احمدِ عربی		ہر دعائے کہ می کنت سعدی
اَسْتَجِبْ يَا عَجِيبُ دَعْوَاتِي		

## خمسہ برغزل حضرت مولانا جامی قدس سرہ

کیوں دلا ایک نصیحت بھی نہ تو نے مانی  
تو بعد معصیت آلودہ و نافرمانی

ہم نہ کہتے تھے کہ بد میں عمل نفسانی  
موت مرہ پر ہے اسے خود غلطی کے بانی

شرم بادت ز خدا تا کے ازیں نادانی

دلکے آئینے میں بھیجی نہ کبھی صورت دوست  
ہمہ شب خفتہ و غافل شدہ از رحمت

حُبِ دنیا نے بھلایا ہے ز بس الفتِ دوست  
بتلا جرم کا ہے چھوڑ کے بس طاعت

روز ہا در طلب عشرت و ہم عصیانی

بندگی شرط ہے بندہ کے لیے اسے ہدم  
چند گوئی کہ یہ پیری رسم و تو یہ کنہم

ہے حبابِ اپنی حیات اسکا بھر دیا کسم  
سبائے کی طرح جوانی کا ڈھلیگا عالم

چھپکنی گر یہ جوانی یہ اجلِ درمائی

موت نے کر دیا ان سب کو زمیں کا پیوند

کیسے کیسے تھے ترے بزم میں گلر و خورشید

<p>آخوابِ غفلت میں یہ آرام کرے گا ناچند</p>		<p>ہمیشہ نشانِ توبہ زیرِ کھد تھاک شد مند</p>
	<p>چشمِ عبرت بکشا خواجہ اگر انانی</p>	
<p>گور کی فکر نے کی قلب کی وحشت دونی چل دیا گورِ غریباں پہ صبرِ مخزنونی</p>		<p>ساری دنیا نظر آنے لگی سونی سونی برسرِ قبر بچے رقتسم و گفتسم چونی</p>
<p>گفت احوال چہ پرستی چو تو آئی دانی</p>		
<p>ہنسکے ہستی پہ مرے اہلِ فنا نے پوچھا عالم فانی پہ بے فکر ہے کر کے تکیہ</p>		<p>عیش و آرام میں اللہ کو کیا بھول گیا اگر اڑا ذائقۃ الموت خبرِ نصیبت ترا</p>
<p>کہ تو بے ہوش دریں عالم سرگرائی</p>		
<p>دستگیرِ الفتِ دنیا کا نہ رہ لیوں پابند کیسے عارف نے پکا سا ہے باوازا بلند</p>		<p>پاسِ انفاس کے پہنچا دے سرِ عرشِ کمند جا میا واقف دمِ باش عزتِ زیاں رفتند</p>
<p>ترکِ دنیا کین آخر کہ تو ہم مہمانی</p>		

## خمسہ برقصیدہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ

یا محمد جلوہ شامشہ والا توئی خلق و خالق میں ازل واسطہ ٹھہرا توئی	روح و جاں نوح آدم موسیٰ و عیسیٰ توئی یا رسول اللہ صیب خالقِ کیتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے مہتا توئی	
حضرت شبلی جنید و یازد نیک ذات متفق سارے ولی اللہ کہتے ہیں یہ بات	غوث اعظم اور حسین الدین جن والا صفات نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات
نور چشم انبیا چشم چراغ ما توئی	
رحمۃ للعالمین اللہ نے نجات خطاب شان کیا تیری سواری کی تباؤں اینجاب	بولتے ہیں مذنبیں ہے شافع روزِ حساب در شب معراج بودی جبریل اندر رکاب
باہنہادہ بر سریر گیند حضرت توئی	
یا محمد در پڑائے ہیں تھاک درد مند	لیجے جلدی غریبوں کی خبر عاجز پسند

یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجزانہ	خوف سے عصیاں کبے کانپتا ہے بند بند
	عاجز ال رار نہا و پیشوا کے ماتوئی
نشان میں اس شاہ کے لولاک آیا ہے مگر شمس تبریزی چہ داند نعت پیغمبر زبر	ہے مفضل ذات حضرت نور بیچوں سر بسر دست بستہ ہو غلام دستگیر اب عرض کر
	مصطفیٰ و محبتی و سید اعلیٰ توئی
<p>یہ قصیدہ حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ کے دیوان میں دیکھتے ہیں</p> <p>ہیں یا مگر جماعتوں میں شہور ہونے سے خمر کیا گیا</p>	
سید حلیہ نبی مقبل یزداں مددے یا محمد بہ من بے سر و سماں مددے	اے شہنشاہ اُمم منظر ہر سجاں مددے سر در جن و لبشر رشک سلیمان مددے
	قبلہ دیں مددے کعبہ اکیاں مددے



<p>بچھنا سب کو ہے اک روز عطشِ محشر کی انبیا سا رک پکار اٹھیں گے نفسی نفسی</p>		<p>لڑیں گے مہیتِ تہار سے غوثِ اوردلی لیس لی غیر ک یا سید علی مدنی</p>
	<p>سو کیم انگنِ نطربے برمن جیراں مددے</p>	
<p>نہ عبادت ہوئی طاعت نہ ہونی کوئی دم معصیت سے نہ نکلنے دیا نفسِ اظلم</p>		<p>عمر سب بے خبری ہی میں کئی دوائے ستم عاصیم پر گنتہ ام سختِ غریبِ زارم</p>
	<p>حسَمِ فرما بہ غریبی ز غریباں مددے</p>	
<p>آپ ہم عاصیوں کے حامی نبی روزِ نعت سب گنہگاروں کا آپ ہی ہوا کامِ دست</p>		<p>اور شفاعتِ کلیئہ باندھی کمرِ انبیِ حُست یانبی کشتی امت یہ کفِ مہمتِ توست</p>
	<p>اندریں ورطہٴ عمِ صدمہ طوقاں مددے</p>	
<p>گنجِ مخفی میں تھا نورِ آپ کا مخفی مخفی آپ کی روحِ نبی روحِ سب ارواؤں کی</p>		<p>آیا وحدتِ میتوں کثرت کی نمائش ٹہری از احدا احمد و محمود و محمد شدہ</p>
	<p>منظرِ نورِ خدا مرشدِ پاکاں مددے</p>	

<p>مہر کی شان بھی دکھلائیگا اگلا وہ غنی انبیاء سے فریاد کریں گے یہ سبھی</p>	<p>صاف بدلی نظر آجائیگی چتون اسکی ماگد انیم تو سلطان دو عالم شدہ</p>
<p>شاہ شاہاں مددے شاہ گدایاں مددے</p>	
<p>بد کو نیکیوں کے سبب بننے گاربت عزت دستگیر آٹم خستہ بھی ہے حامی حضرت</p>	<p>حق کا اور آپکا درد توں میں بابت بار عصیاں لبہ آدوہ و جامی بدست</p>
<p>یا رسول عربی شافع عصیاں مددے</p>	
<p>خمہ بر غزل قدسی رحمۃ اللہ علیہ</p>	
<p>شب معراج سواری کی ادا خوب بھیجی حوریں کرتی تھیں ستم زمر نہ نسیم شبی</p>	<p>طرقا طر قوا کہتے تھے ملک اور نبی مرتب سیدہ کی مدنی الغریبی</p>
<p>دل و جاں باد قدایت چہ عجب خوش لفتی</p>	
<p>چرخ پر پہنچے جو معراج میں سردار اُمم</p>	<p>محو تھے سارے نبی و کچھ کے وہ نور قدم</p>

اور فرماتے تھے نچو دہو جناب آدم	من بیدل بحال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ حال است بدیں بوا الجبہی	
جلوہ گر صورتِ انسانیں ہوئی شانِ خدا لوز ہے لوز ہے اللہ کی قسم سرتاپا	حوریں ہے نہ ملک میں یہ اندازِ تیرا نسبت نیست بذات تو نبی آدم را
یر تر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبہی	
شبِ اسرار کی ضیافت میں بعدِ شوقِ تمام ہر شجرِ خلد کا کہتا تھا کہ اے شیریں کام	عازمِ گلشنِ فردوس ہوئے شاہِ اتمام تخلِ لبثانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زال شدہ شہرہٴ آفاق لبشیریں ربطی	
حشر میں ساتی میں کوثر کے وہ عالی درجہ انبیاء بھی یہی فرمائیں گے اے نیک صفات	خاص اور عام سبھی آئیں گے کرتے ہیہات بائبرہ شہنہ لبانیم توئی آبِ حیات
لطفِ قمر ما کہ ز حد میگذرد تشہ لبسی	

<p>کاش ہو جاتا وہ کوچے کے سگونیں ہم نسبت خود بگت کر دم و بس متغصم</p>		<p>حالت جذب میں تھی تھیں عائن بلچم ہوش آیا تو لرزتا ہوں بصد خوف و الم</p>
	<p>زانکہ نسبت بہ سگ کوئی تو شد بے ادبی</p>	
<p>نہ فقط کفر کی ظلمت تھی مٹانی منظور ذاتِ والا تو در ملکِ عرب کرد ظہور</p>		<p>شش جہت میں تیرے اقدم سے احمق کے نور یہ بھی منشا تھا کہ منسوخ ہوں انجیل و زبور</p>
	<p>ز اس سبب آمدہ قرآن بہ زباں عربی</p>	
<p>قدم اس شاہِ دو عالم کے لئے کندھوں پہ چشمِ رحمت بہ کٹا سوئے من اندازِ نظر</p>		<p>شبِ معراج کہیں عرشِ کا زینہ بن کر عرض کی یہ محی الدین کی روحِ اطہر</p>
	<p>اسے قرشِ یقینی ہاشمی و مطلبی</p>	
<p>خضرِ ریامیں اور الیاس پھر دشتِ بدشت شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت</p>		<p>ہوا موسیٰ کے لئے وادیِ انجمنِ گلشت آفتابہ بنا خورشیدِ ترا ماہِ کا پشت</p>
	<p>بہ مقامیکہ رسیدی نہ رسد ہر سچ نبی</p>	

<p>لا دوا ہے یہ مرضِ جرم کی ہے بیماری دستگیرِ انجمِ دلِ خستہ کی لیکرِ عرضی</p>	<p>کچھ سچا ہے بن آتی نہیں تدبیر اس کی سیدی انت حبیبی و طیب قلبی</p>
<p>آمدہ ہوئے تو قدسی پئے درماں طلبی</p>	
<p>نخس برقصیدہ فیاض</p>	
<p>آج عالم میں ظہورِ سیدِ دیجاہ ہے غیرتِ کوہِ کلیم اللہِ برگِ کاہ ہے</p>	<p>فیضِ عکسِ حسن سے تابندہ ہر ایک راہ ہے آج ہر خوشنِ میلادِ رسول اللہ ہے</p>
<p>تہنیتِ کاشور و غلِ ماہی سے لے تا ماہ</p>	
<p>مشگلی لوحِ جہاں پر سے سیاہی نکلی آج بیجِ دین ہی ٹوٹ جائے یا الہی غمکی آج</p>	<p>رحمۃ للعالمین نے کی تباہی غم کی آج ہے جہاں محوِ مسرت ہے منا ہی غمکی آج</p>
<p>دل ہر ایک شادی کدہ ہر سینہ عشرِ تگاہ ہے</p>	
<p>حبیبِ ہوا بزمِ جہاں میں مولدِ نجاتِ سعید</p>	<p>شرشیں کو عرشیاں ہر دم یہ دیرِ تھکتے نوید</p>

دیکھو اے اہل زمیں نوز الہی ہے پدید		عرشِ حق چرشن ہے اور اوج گرد و پیر عید
ہیں ملک خورند آج اور شاہِ مال اللہ ہے		
ہے قزول شمس و قمر سے بیت والا کی جھلک یک نظر دیکھے تو بس جل چکا بخم کی پلک		رات دن دروازہ عالی پہ قہر بایں فلک بوسہ زن ہیں آستانِ پاک چربن و ملک
بیتِ عبد اللہ گو یا رشکِ بیت اللہ ہے		
مصطفیٰؐ کی زمیں پر حبیبِ ہوئے رونقِ فزا نوز سے گھر آمنہ خاتون کا روشن ہوا		شور تھا چاروں طرف سے مر حبا صد مر حبا گو میں لیکر محمدؐ کو صلیہ نے کہا
حسن تو ایسا نہیں دیکھا خدا آگاہ ہے		
قامت والا ہے رشکِ سر و بیتانِ جہاں نشتِ پائے ناز نہیں ہیں مسجدِ گاہِ انوار		روئے روشن سے تجلی ذلتِ حق کی ہے عیاں ناخنِ پائیں درختاں یا ہلالِ آسماں
یہ کفِ پائیں کہ روشن چو درہوں کا ماہ ہے		

عاشق و شہرہ پہلو پر وہ لقیں کا ہوا تھا دل بنا آشفۃ حوا مریم و بلقیس کا	اب جہاں میں احمدیہ میم ہی ظاہر ہوا آج آتی ہے یہی گور زلیخا سے صدا
دید کی اب حضرت یوسف کی کس کو چاہی	
ہے در والا محمد کا محبوبیہ عدیل جلوہ گر ہے ہر طرف نور خداوند جلیل	بہر طرف آتے ہیں ہر دم آدم و نوح و خلیل آستان بوسی کو یاں آتے ہیں سر جبریل
کیا بزرگ اللہ کے محبوب کی درگاہ ہے	
واہ انگشت مبارک میں ہے کیا نور خدا زنگ و شہت سے ہوا ہے زرد و شل کہر با	اس لئے مثل کتان تکرے جگر ہے چاند کا کر کے شوق اس کو جو دکھلائیں گے اک دن معجزہ
حق اسی خاطر ابھی سے دیکھو روئے ماہ ہے	
حق فقط یوسف کی آشفۃ زلیخا ناتواں یہ حقیقی وہ مجازی یہ کہاں اور وہ کہاں	احمد والا کا عاشق ہے خدائے اسلم جاں احمد اور یوسف میں ہے فرق زمین و آسمان
ہر یہ شیرب کے میں کنعان کا وہ ماہ ہے	

<p>جاتے ہیں خاندان انکا سکتے تاسماک ابرہا کی فوج کو اکدم میں کر ڈالا ہلاک</p>		<p>عرب ہاشم سے جگر میں دشمنوں کے چاک چاک وہ امیر کعبہ عبدالمطلب ہیں جد پاک</p>
	<p>آمنہ ماں انکی ہیں اور باپ عبد اللہ ہے</p>	
<p>اہل دانش اہل منہش یوں رقم فرما رہیں پاس اپنے گاہ اہل عرش کو بلو آ رہیں</p>		<p>گاہ فرش حق پہ سر دارم خود جا رہیں چاہتے ہیں جنت وال جاتے ہیں یہاں آ رہیں</p>
	<p>عرشوں کو لٹے ان کو ان سے ایسی راہ ہے</p>	
<p>یاں کے والی کو سلامت رکھے خدا گرد گارا یا الہی ارفعہ فی سید عالی وقار</p>		<p>اس کے دشمن پر گرے حضرت علی کی ذوالفقار رکھے سلامت اسکو یا رب اور دفر زند چار</p>
	<p>میر محبوب علی خاں جو دکن کا شاہ ہے</p>	
<p>گروش افداک نے ایسا کیا ہے خستہ حال اسے غلام دستگیر اتنا ہے کیوں دل پر لال</p>		<p>بیخبر بول کس طرح کتے ہیں مجھ پر ماہ و سال قافیہ کا بھی نہیں فیاض کو دیتا خیال</p>
	<p>لو پریشاں خاطر اتنا آپ کا مداح ہے</p>	



# مختصر بن غزال میر حمزہ و رحمت اللہ علیہ

حیرالہے رخسے آچے آئینہ اسکندری  
اسے چہرہ زیبائے تورشک بتان آزی

سیدھی الدین جیلاں مہر برج حیدری  
لوز خدا ہو سرسبز یا غوث اعظم قادری

ہرچند وصف می کنم در حسن زلال زیبا تری

ہر اک دلی کے دلیں ہے پاکو کی حشر بھی  
تواز پری چاکیر سی واذ برگ گل ناز کتری

عجب تہم سا کون ہے کھکھہ تہے ہمسری  
سب سفینہ میں حسن چرخ و لبشر حور و پری

وز ہر چہ گویم برتری حقاً عجائب دل بری

یا اس رُخ پر لوز میں ہے لوزیوں جلوہ گر  
ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر

کیا نشان ہے صلی علی شمس الضحیٰ رشک قمر  
شام و طلب چین و عرب جھونڈوں اگر بارگد

شمسی نہ انم یا ممت قرقر زند آدم یا پری

کدھے پر اپنے فخر سے رکھا ہے جب تیر قدم

جو عاشق درگا حق گردن کو اپنے کر کے خم

وہ وصل حق بنگیا اور کہہ اٹھایوں دمدم	آفتاباگر دیدہ م مہر تباں ورزیدہ ام
بسیار خواباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری	
حور گے تیرے آئے تو صورت پر ہی دکھلائے	جن وہ کرشمہ لائے تو وہ قربانسا پائے
جبریل وال تک جائے تو خود شفیقہ سولا کے تو	عالم ہمہ غنائے تو خلق و جہاں شیداے تو
ابن زکریا غنائے تو آور وہ ہم کافری	
خانی ہوا ہوں جیسے میں اسے شمع چھوٹی کے دہنی	سوج شمع ایشیت سے یا تک ہوئی ہے بخودی
اپنے سے جہدم بے خبر ہوتا ہوں کہتا ہوں یہی	من تو شدم تو من شدم من تن شدم تو جانشدی
تاکس نکوید بعد ازال من دیگر م تو دیگر م	
اے جانشین مصطفیٰ وے رازدار مرتضیٰ	اے پیشوائے اولیا وے دستگیر بے نوا
پلکوں سے اپنے جھاڑتا کوچہ ہر ایک بغداد کا	خمر و غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوسے غریباں بنگری	

# مخمس بر شعر لا علم

<p>لیکے معراجی شب کدھے پ احمد کا قدم چوم کر پائے مبارک کو تھے کہتے ہر دم</p>		<p>فخر سے پھولوں سماتے نہ تھے غوثِ اعظم سر بزیرِ قدمت می نہسمومی نازم</p>
چشم بد دور کہ امشب شبِ معراج من است		
<p>جب چلا سوئے خدا مہرِ عرب ماہِ عجم وجد کے حال میں فرماتے تھے غوثِ اعظم</p>		<p>دوش پر اپنے نظامی نے اٹھالی جا جم سر بزیرِ قدمت می نہسمومی نازم</p>
چشم بد دور کہ امشب شبِ معراج من است		
<p>طہر تو حضرتِ جبریل تھے کہتے یہ ہم سر جھکائے ہوئے کہتے تھے یہ قطبِ اکرم</p>		<p>بوسے فرزند کے لیتے تھے جبین کے آدم سر بزیرِ قدمت می نہسمومی نازم</p>
چشم بد دور کہ امشب شبِ معراج من است		
<p>پوچھا حقرت نے یہ ہے کلنِ سیرِ زیرِ قدم</p>		<p>غوث نے عرض یہ کی اکیرے جِدِ اکرم</p>

محی الدین ہوں کرم کچھ اے بہر کرم	سر بزیرِ قدمت می نہسم و می نازم
چشم بد دور کہ امشب شبِ معراج من است	
اے مرے تانا بنی فخرِ خبابِ آدم من بے دل بجال تو عجب حیرانم	آپ کے نور کا پر تو ہے تمامی عالم سر بزیرِ قدمت می نہسم و می نازم
چشم بد دور کہ امشب شبِ معراج من است	
آج ہماں خدا آپ ہیں اے نورِ قدم مستحق روزِ ازل سے ہیں اسی فضل کے ہم	لنمیتیں لاکھوں ہی بجھے گا خدا کا عالم سر بزیرِ قدمت می نہسم و می نازم
چشم بد دور کہ امشب شبِ معراج من است	
دستگیر آرزو رکھتا ہے یہ اے شاہِ احم فخر سے سر پہ رکھوں عرض کروں یوں ہر دم	کسی زوار کا بغداد کے مل جائے قدم سر بزیرِ قدمت می نہسم و می نازم
چشم بد دور کہ امشب شبِ معراج من است	

## مخمس برقصیدہ یوسف

<p>اور کھینچیں گے فرشتے حکم خدا مجھے یا مصطفیٰ نہ بھولیو روز جزا مجھے</p>		<p>جب آفتاب حشر میں گرمائے گا مجھے بنارس قمر سے ہو گیا پھر سامنا مجھے</p>
	<p>تیرے سوا کسی کا نہیں آسرا مجھے</p>	
<p>موتی ملے یہ کس کے خزانے سے میں تجھے رویا ہوں جب تصور دنیا میں آچکے</p>		<p>محشر کے روز مجھ سے ملائک جو پوچھیں گے حضرت کا کراٹھارا کہوں گا فرشتوں سے</p>
	<p>حاصل ہوئے میں سلکِ در بے بہا مجھے</p>	
<p>دارا ہے داربان سکندر ہے پاسپاں اللہ رے میری شان کہہتے ہیں النور جاں</p>		<p>میں کیوں نہ سمجھوں اپنے کو اسمِ شہِ جہاں جمشید چو بدار ہے فقہور نغمہ خواں</p>
	<p>اس بادشاہِ کون و مرکاں کا گدا مجھے</p>	
<p>خود خالقِ کریم ہے شیدا بنا ترا</p>		<p>وہ لوز ہے سراپا کہ ہمر نہ تھا ترا</p>

یوسف بھی بولتے تھے کہ میں ہوں گدا تیرا	تو ہے وہ بے نظیر کہ ہم مرتبہ ترا
اب تک نظر نہ آیا کوئی دوسرا مجھے	
یادِ صبا تو کہہ دے یہ ہر ایک دوست کو	شعیر کو وسیلہ دارین سوچ لو بڑ
قبلہ کی سمت ہاتھ اٹھایہ دعا کرو	یا بے حق شاہ شہیدال نصیب ہو
دیدارِ پاک حضرت خیر الورا مجھے	
کس سے کہوں میں جا کے یہ فقرت کا اجڑا	رونے کا میرے ہو گیا چرچا ہر ایک جا
دل ہو کے خون دیدہ گریاں سے یہ گیا	نزدیک اپنے رومنے اقدس کے لو بلا
دوری بس اب ستاتی ہے بے انتہا مجھے	
روزے کا زعم ہے نہ بھر دسانا ت کا	صلی علی ہے روزِ باں نام مصطفیٰ
دل سے ہوا ہے دور قیامت کا وغدقہ	جیسے سنا ہے نام شفیع الاعم ترا
مطلق رہے نہ نہشتِ روزِ جزا مجھے	

اے یارو لیکے چشمہ حیاں کو کیا کروں آوے اہل جوتی ہے پیاسا ہی جانوں	دیدارِ حسنِ چاہِ زرخندِ ال کا تشنہ ہوں بدلے میں آپ ہر مدینہ کے میں نہ لوں
دیویں اگرچہ خضر بھی آپ بقا مجھے	
آدمِ صغی نے نام سے پائے ترے اماں ترے سبب خلیل پر آتش ہوئی جناب	طوفان کے وقت نوح کا تھا توہی پاسبان ہے یہ اکام عقدہ کشائی دو جہاں
کیجیو نہ رنجِ غم میں کبھو مبتلا مجھے	
طیبہ پہ ہوں نثار جناب کا نہ نام لوں اللہ کی قسم ہے وہیں جا کے مر رہوں	فردوس کو نہ دیکھوں میں وہ خاکسار ہوں جنت میں رہنے کی نہ کبھی آرزوں کروں
مل جائے گردِ مدینہ میں تھوڑی سی جا مجھے	
شیر کے فراق نے رکھا ہے اشکبار کہتا ہے ہستگیر جو لیے ساختہ پکار	حسرت ہے جا کے ہوں اسی تربتِ پینِ نثار یوسف یہی ہے دل کی تمنا کہ ایک بار
لبوئیں کر بلا میں شہ کر بلا مجھے	

## محکم دوا

گنہوں نے کیا حیوان سے بدتر تجھے رسوا  
گئی بازی میں طفلی اور جوانی میں رہا ستوا

جگہ دویا رسول اللہ کہاں جاوے یہ بیچارہ

دانت ٹوٹے کھر گھسے پیٹھ بوجھ نالے  
ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بہس دے  
ہوا تھا حکم موسیٰ کو کہ جو مخلوق بدتر ہو  
حضور می میں ہمارے جلد لا حاضر کرو اسکو

اکلیم اللہ نے کئی عرض رو کر اسے میرے مولا

یہ دم کے آتشنا میں اقر با سب خویش اور ببر  
بُرا جو دھوٹن میں چلا بُرا ملا نا کوئی  
جو میں دیکھوں آپکو تو مجھ سے بُرا نہ کوئی  
نہ روزِ حشر کام آوے سپہِ زن اور پدِ مرد

الگ ہو جائیں گے اس روز سارے چھڑ کر تنہا

جھوٹے جگ میں سارے جیتے دم کے ناتی دا  
ساتی کوئی نہ میں جب کام پڑے دربار  
جودن دیکھو تو غفلت میں گزر جاتا ہے غفلت  
جو شب آتی تو سنو نہیں ہی کھجاتی ہے راحت



مگر پھر پھر کے ہر دم دل میں آتا ہے ہی کھٹکا	
بندگی جگ میں کرنے آیا رہا اگھانا سوئے جو نقد عمر لایا تھا سو کھو یا ساری عفت میں	جب پوچھے پوچھیں ہمارا تب واں کیسا ہوئے جلاہوں جنس عصیاں لیکے بازار قیامت میں
نیک ہی ہے نہ طاعت ہے کہ جس پر اب کردں تکیہ	
جگت ہائیں آن گنویا لایا تھا جو ساتھ نصیحت اپنی امت کو یہ کی ہر وقت عیسیٰ نے	کیا کھ لیکر جاؤں میرے خالی دونوں ہاتھ بھلوں سے اب کے بہتر ہیں برے آخر زمانے کے
محمد کے سبب سے حشر ان کا ہو لگا اچھا	
روپا مونگا اُجلا جانے توٹ نہ پاوے کھوٹ سوئے پر زرت کا م آوے نہ دولت تھسا آتی ہے	برسی تار جیسی رہی بھلے قسم کی ادھ بدی نیکی جو کرتے ہیں اسے سمجھو کہ ساتھی ہے
غزیر دیا در کھ لویہ بجا ہے قول حضرت کا	
فریدا کن ایسا ہو لگا کہ بگل ہو گا بس کوئی اولاد پر صدقے کوئی ماننا پ پر قرباں	چھاتی پر دوہل پھیریں اور ڈھور چرن گئے کھائیں کوئی محبوب کے سوئیں کھو یا دیں اور ایکاں

نکمے ہیں یہ سارے بھول ہی اللہ کی جیبا	
دو دنوں میں سو بچھڑیں گے تب ساتھ کر لگا کون وہ خالق اپنا صاحب ہے جو چاہے بخشد جسکو	یک دن ایسا ہو یگا کہ سانس مٹگی پون نہ طاعت کی اسے خواہش نہ پروا جرم کی ہکو
	غلط سمجھو زمانے میں جو یہ شہور ہے دو ہا
جیسے والی چاکری ہو ویسا وا کو دے نصیحت ہکو کرتے اور خود دنیا پہ مرتے ہیں	سائیں جھرو کے بیٹھ کر سب کا حجرا لے ہمیشہ طعن ہم رند و نپہ یہ واعظ جو کرتے ہیں
	کبیرہ انکھ حق میں حق کہا ہے اسیں شک مٹا
آخر اک دن نصیحت ہوں گے سائیں کے دربار برا ہے یہ غلام دستگیر اور خواہستہ ہے	کہتے ہیں پر کرتے نہیں جھوٹے بڑے لبار اے مرے غوث اعظم چو طرف بس یہ پکارا ہے
	میں کہتا ہوں برا ہوں پر مر آتا تو اچھا ہے
اب سوری پت را کہو ہاتھ پکڑی لاج	مون میں تو وہ گن بھرے تم گن بھرے حجاج

# مختصر تصنیف فیض الدین خان بندہ در شان سید پر مصطفیٰ قادری قدس سرہ

وصف قرآن میں لکھا ہے آپ کا جد شہر دوسرا ہے آپ کا	اور سراپا حق نما ہے آپ کا اسم والا مصطفیٰ ہے آپ کا
قاصد اس میں یہ بتا ہے آپ کا	
اُن کے واصل میں زمین و آسماں ملک اور ملکوت میں پیدا نہاں	ہیں انہیں کے قبضہ میں ساتوں جہاں قاصد اروزا زل سے بے گناں
ایک چرچا ہو چکا ہے آپ کا	
ہیں یہ بے شک قرۃ عین بنی کیوں نہ ہو راحت دل خاتون کی	نور میں سبطین کے شانِ علی قاصد اولیوں کے ویسے ہیں ولی
ایک وہ چہرہ انیا ہے آپ کا	

کشتی عصیاں کے ہیں وہ ناخدا ہے جہاز اپنا بھنور میں ڈوبتا پو	ہم کو طوفاں سے بچالیں شک ہو کیا بھولناست قاصدا بہر خدا
کیوں کہ چرچا ہو چکا ہے آپ کا	
ان میں ہے علمِ لدنی کا اثر آئی ہے وان شان وحدت کی نظر	سترِ مکنوں کھولتے ہیں سرِ بر جا چلا جا قاصدا اس چاٹ پر
جو سخن ہے یا مزا ہے آپ کا	
روئے نورانی سیدِ مصطفیٰؐ جس نے دیکھا بول اٹھا صلِ علی	بالیقین شانِ رسولِ کبریا یا تو میں وہ نورِ حق کا آئینہ
نورِ حق یا آئینہ ہے آپ کا	
ہد ہدِ خوش یاد یہ ارشاد رکھ ان کا ہو جاشقِ دل بعباد رکھ	رازِ باطن سن لے اور دل شاد رکھ کان میں کہتا ہوں ترے یاد رکھ
قاصدا عاشقِ خدا ہے آپ کا	

عشق میں رضواں ہے آشفتمہ بنا حورا و غلمان ہیں محو لقا ؛	ہر طرف روح الامیں ہے دھونڈتا کیا پتا دوں مصطفیٰ کا قاصدا
---	---

جس کو دیکھا مبتلا ہے آپ کا
----------------------------

عاصیوں سے ظاہر پر وہ کیا لے چکے خلدیری کا راستہ ؛	کیا کہوں اس شاہ کا میں ماجرا کیا پتا دوں مصطفیٰ کا قاصدا
--	---

جس کو دیکھو مبتلا ہے آپ کا
----------------------------

چشم غوث پاک کے جو نور میں ؛ کب غلام دستگیر اب دور میں	خواجہ کونین وہ مشہور میں ؛ اس شہ بغداد کے منظور میں
--	--

جو ملا بندہ ہوا ہے آپ کا
--------------------------

مسدس بر شعر جامی علیہ الرحمہ

گل اور رنگ سے بنا بیت احرام ہے	پیغمبر خلیل کا سب انشام ہے
--------------------------------	----------------------------

<p>دل پر نظر کرو یہی دارالسلام ہے دل را طواف کن کہ عجب جاک باصفاست</p>	<p>حق کہہ چکا مراد لبِ مومن مقام ہے جامی مرو بہ کعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>پر تو اسی کا جلوہ نما بحر و بر میں ہے شکل خیال ہے وہ جو کچھ تیرے سر میں ہے دل را طواف کن عجب جاک باصفاست</p>	<p>موسوم ہے جو یار کی صورت نظر میں ہے تو جس کو دھونڈھتا ہے وہ دگے نگر میں ہے جامی مرو بہ کعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>ارشاد کر چکا ہے وہ خود رب عالمیں حال نہ عرش و کرسی نہ افلاک نہ زمیں دل را طواف کن کہ عجب جاک باصفاست</p>	<p>ہاں ذات پاک مرے مسکن نہیں کہیں مومن کے دل سوا مجھے و سوا میں نہیں جامی مرو بہ کعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>عارف جو جانتے ہیں تو اسی جگ کو جانتے ہیں مردہ صفا کی دوڑ نہ عفات آتے ہیں دل را طواف کن کہ عجب جاک باصفاست</p>	<p>احرام باندھتے ہیں نہ وہ عمر لاتے ہیں کعبہ کے رب کو آئینے میں دیکھ پاتے ہیں جامی مرو بہ کعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>کعبہ کو ایک تجلی میں ہے اجنگ سرور</p>	<p>مومن کے قلب پاک میں اللہ کا جلوہ</p>

<p>ستر ہزار اس میں تجلی کا ہے ظہور دل را طواف کن کہ عجب جا با صفاست</p>	<p>تعلیم اس کی چاہئے ہر دم اے ذلیخدا جانی مرو کیعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>مفلوک حال کہڑے پٹھے جب گرز ہیں بیت الحرام کی سمعی عظمت پہ مرتے ہیں دل را طواف کن کہ عجب جا با صفاست</p>	<p>صاحبہ لان بھی ہیں ملک جن ڈٹتے ہیں کون ایسے خاکساروں کی تعلیم کرتے ہیں جانی مرو کیعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>جاتے تھے با زید کو خواہش جو ج کی تھی واپس کئے یہ کہلے وہ اللہ کے ولی دل را طواف کن کہ عجب جائے با صفاست</p>	<p>رستے میں اہل دلسے ملاقات ہو گئی میرا طواف کر لے ہے مقبول حج یہی جانی مرو کیعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>ہے اہل دیکے ساتھ خداوند کردگار انکا طواف کرتا ہے کعبہ تر اہل بار دل را طواف کن کہ عجب جائے با صفاست</p>	<p>سمجھو اسی کے میں سمجھی قدرت کے کار بار طالب خدا کے آویں یہاں ہو کے شرمسار جانی مرو کیعبہ کہ دل خانہ خداست</p>
<p>ہر وقت شغلِ دل میں رہا کرتا تو دستگیر</p>	<p>دعواتِ طوفِ طلب کیا کرتا تو دستگیر</p>

دل میں خودی کو اپنے فنا کر تو دستگیر دل راطوف کن کہ عیب جائے صفات	جانی کا راز دل سے سنا کر تو دستگیر جانی مرو بکعبہ کہ دل تخانہ خداست
--	--

چند قصاید عربی اور عربی مولود شریف تولد مبارک کے بیان میں  
پڑھ کر اس ہندی تولد مقدس کے بیان کو شروع کرنا۔

دل کے کانوں سے سنو یہ داستاں نور کا چھڑکا وہ ہے اب جا بجا مومنوں کے دل پہ ہے فرحت نمود جو مسلمان آپ کے ہیں امتی پڑ مصطفیٰ کی دوستی ایمان ہے جس کے گھر ہووے تولد کا بیاں لیکن اتنا چاہئے ہر دم خیال ایسی باتوں سے بہت کا فر ہوئے اشقیہ را دیدہ ہمیشہ نہ بود	ہے شہ دیں کے تولد کا بیاں ذکر ہے اس شاہ کے مولود کا پڑ قدسیاں پڑھتے ہیں احمد اور درود ان پہ واجب ہے تولد کی خوشی شاہد اس پر آیت قرآن ہے اس کو ہے دارین میں امن و اماں سمجھیں حضرت کو نہ اور دل کشاں شنوئی میں حال ان کا دیکھئے نیک و بد دروید پڑشاں یکساں بنو
--	---



ہمسری یا انبیا پر داشتند؛  
 گفت اینک ما بشر ایساں بشر  
 ایں نہ داشتند ایساں از عی  
 اب سنو لوز محمد کا بیاں  
 جب نہ تھا کونین کا بالکل پتا  
 محو اور بے خود تھا جس عالم میں رہا  
 یہ خیال اس ذات میں پیدا ہوا  
 بس حقیقت ہے محمد کی وہی ہو  
 پھر کیا وحدت نے کثرت کا خیال  
 پہلے وہ نور محمد سر و سا  
 پھر مجھ کا واں سے تو حمد رب کیا  
 پھر بنا منظور نور کبریا ہو  
 ایسا اس پانی میں تھا اک منظر ار  
 ہو گئے دشل حصے نور پاک کے  
 معرشی۔ اور کرسی۔ قلم اور افتاب

اولیا را همچو خود پنداشتند  
 ما و ایساں بستہ خواہیم خود  
 مہت فرقتے درمیاں بے منتھا  
 کس طرح پیدا ہوئے دونوں جہاں  
 محو اور تنہا تھی ذات کبریا  
 گنج مخفی بولتے ہیں اس کو سب  
 دکھیوں اپنے کو اک آئینہ بنا  
 اس کو وحدت بولتے ہیں سب دلی  
 نور احمد بن گیا بے قیل و قال  
 پردہ عظمت تک اونچا ہو گیا  
 اور لاکھوں سال سجدے میں رہا  
 ذات کی مہیت سے پانی ہو گیا  
 کوئی دم اس کو نہ آتا تھا قرار  
 سب نبی اکوان نون تقسیم سے  
 دن۔ ملائک۔ لوح و حبت۔ مہتاب

ایک حصے سے بنی روح نبی

سالہا ذکر الہی میں رہی

حکم حق جبریل پر صادر ہوا  
اس نے لائی وال سے وہ خاک لطیف  
خاک میں تسنیم کا پانی ٹپا  
وہ جو موتی کی طرح روشن بنا  
بحر و بر کوہ و فلک سے یوں کہا  
حق نے فرمایا قلم کو اے قلم  
مرسلوں کی لکھ بھراست کا بیاں  
حضرت آدم سے تا عیسیٰ نبی  
یہ تمامی امت ان مرسلان  
حق کی نافرمانی اُن سے ہو اگر  
اپنے حضرت کی جب امت کے لئے  
جیسے اعمال ان کے ویسے خط اٹھائیں  
حق نے فرمایا تاؤب یا قلم

جامدینے کی زمیں کی خاک لا  
اب جہاں حضرت کی ہے قبر شریف  
گر خمیر اس نور سے کی ایک جا  
سب بہشتی نہروں میں غوطہ دیا  
یا در کھو ہے یہ جسم مصطفیٰ  
پہلے توحید الہی کر قسم  
خیر اور شر کا منتخب کر عیاں  
یہ حقیقت کلک قدرت نے لکھی  
گر کریں طاعت تو پاویں گے جنان  
دیکھیں گے بے شبہ و شک نارِ سقر  
چاہا خامے نے کہ یہ مطلب لکھے  
اچھے جنت میں بُرے دوزخ میں جائیں  
کر ادب احمد کا یوں مت کر قسم

اس عتابِ حق سے خامہ شوق ہوا  
 پھر یہ قدرت نے قسط اس پر دیا  
 گر کرے امت محمد کی قصور و  
 پھر یہ قدرت نے آدم کو بنا  
 یوں ہوا حکم الہی روح کو  
 روح نے پہلے بہت انکار کی تو  
 راگ نے مدبوش اس کو کر دیا  
 گر نبودے ذاتِ ادا اندر وجود تو  
 روح نے آدم کو حین زندہ کیا  
 حمد کر کے یوں کیا حق سے کلام  
 تب ہوا ارشاد ذاتِ پاک سے  
 ہم نہ کرتے نوز گرانِ کا عیاں  
 اب جو پیشانی میں ہے تابندہ نوز  
 عہدِ یہ حق نے لیا آدم سے تب  
 یعنی یہ نوز شہنشاہِ انام تو

اور تہ ارون سال تک اتھا کانپتا  
 اور کہا یوں کھڑے تو کلک پڑ ضیا  
 ان کی ہے بخشش کو بس رب غفور  
 نور پیشانی میں احمد کار کھا  
 دخیل اب تو قالبِ دم میں ہو  
 نور احمد دیکھ راضی ہو گئی  
 یوں ملا یک ہو گئے نغمہ سرا  
 آب و گل را کئے ملک کر دے سجد  
 عرش پر دیکھے محمد ہے لکھا  
 ساتھ تیرے نام کے کس کا ہے نام  
 تم انھیں کے نور سے پیدا ہوئے  
 یہ نہ پیدا کرتے ہرگز دو جہاں  
 ہے تری اولاد میں اس کا ظہور  
 کی فرشتوں نے گواہی اس پہ سب  
 کھونہ دنیا کر کسی زن سے حرام

صَلْبِ آدَم سے وہ نورِ مصطفیٰ  
نقل کرتا نوح ابراہیم سے  
یعنی عبد اللہ تک آدم سے لے  
تھے بہادر قائم اپنے دین پر  
نقل جن جن میں کیا نور شریف  
عہد نامہ صبیحا آدم نے دیا  
پھر تو عبد اللہ تک آدم سے لے  
ہو گئی آدم صفی سے جب خطا  
انتاروئے حضرت آدم نبیؑ  
جب محمد مصطفیٰ کا نام لےؑ  
یا الہی از طفیل مصطفیٰؑ  
التجایہ سن کے خالق نے کہا  
سب کے سب اولاد کے عصیاں تری  
تھانہی کشتی نوح کی اس نور نے  
پاس اسمعیل کے یہ نور تھا

بی بی حوا کے جسم میں جا چھپا  
آیا ہے حصّے میں عبد اللہ کے  
جتنے جد سلطانِ عالم کے ہوئے  
بی بیوں بھی ان کی عابد باخبر  
صلب پاک ان کے رحم آنکھ لطیف  
ویسا ہی خالق نے ہر اک سے لیا  
نور نے لاکھوں دکھائے معجزے  
حق نے جنت سے انھیں باہر کیا  
اشک سے جنت میں سبزی ہو گئی  
الحب آ آدم نے کی اللہ سے  
بخشدے مجھ غم زدے کی تو خطا  
آج اے آدم جو ہم سے مانگتا  
بخشدتے ہم طفیل اس نام کے  
اور ابراہیم اتش سے بچے  
ان کے بدلے میں قدا دنیہ ہوا

پس عبدالمطلب کے نوز تھا  
 آیا عبد اللہ میں جب نور رب  
 اب زمانہ آیا حضرت کا قریب  
 بس یہودی سارے دشمن ہو گئے  
 جاتے تھے حضرت کہیں بہر شکار  
 قتل کرنا چاہے عبد اللہ کو  
 سب سواروں کے وہی ٹکڑے کئے  
 مصطفیٰ کا نور جو مستور تھا  
 تھے جبین روشن مثال آفتاب  
 سنیکڑوں عاشق تھیں ان پر عورتیں  
 اور جس رستے سے حضرت جاتے تھے  
 جس کو دیکھو وہ یہ کرتی تھیں دُعا  
 راوی لکھتا ہے کہ ایک زن مالدار  
 وہ کتابیں آسمانی تھی پڑھی پڑ  
 واعظہ تھی ناصحہ تھی وہ حسین

اب ہا کی فوج کو خستہ کیا پڑ  
 ہو گیا چرچا پہی مکے میں سب  
 اب تولد ہوئیں گے حق کے حبیب  
 قتل کی تدبیر میں دن رات تھے  
 وال یہودی لے گئے نوڈ سوار  
 غیب سے پہونچے فرشتے روبرو  
 معجزہ دکھلایا نور پاک نے  
 جسم عبد اللہ کا پر نور تھا  
 جسم تھا رخشندہ حبیب ہاتھاب  
 جان دیتی تھیں ہزاروں عشق میں  
 بیٹھتی تھیں عورتیں وال شوق سے  
 ماں محمد کی بنا اے کبریا  
 عشق عبد اللہ میں تھی بے قرار  
 جمع ہوتے تھے ہزاروں آدمی پڑ  
 اس پہ عاشق تھے ہزاروں مہربین

اس نے پایا تھا کتابوں سے پتا  
 ایک دن حضرت کو اس نے گھر بلا  
 عرض کی لو ہندی کو شاداں کیجئے  
 آپ نے فرمایا وصل بے نکاح  
 عقد کرتی ہے اگر اے بے حجاب  
 اس زنِ آشفستہ کا یہ ماحصل  
 بس اسی دن ہو کے فضل کبریا  
 جو حبیب میں نور عبد اللہ کے تھا  
 صبح پہونچے آپ اس عورت کے گھر  
 دیکھ ان کو روئی وہ زہرہ حبیب  
 میں نے کل چاہا تھا کر کے سودغا  
 کل جو پیشانی تری پر نور تھی  
 سچ بتا اس دم مجھے بے باوفا  
 آسنہ کا نام سن کر یوں کہی  
 اب شکم سے تیرے اے رشک نہا

ہے حبیب میں ان کے نورِ مصطفیٰ  
 وصل کی درخواست کی بے ساختہ  
 مال و زر جو کچھ ہے صاحب لیجئے  
 دین میں اپنے نہیں ہرگز مباح  
 پوچھ کر بابا سے کل دوں گا جواب  
 عرض عبد المطلب سے کر دیا  
 آمنہ سے عقد ٹھہرا آپ کا  
 وہ جسم میں آمنہ کے آگیا  
 بولے اب حاضر ہوں اے رشکِ قمر  
 اور کہی تم سے غرض اب کچھ نہیں  
 پیٹ میں بھر لو نجی نورِ مصطفیٰ  
 آج وہ جاتا رہا نورِ نبی  
 رات کس کے ساتھ تیرا خواب تھا  
 یہ مبارک بادوے اس کو ابھی  
 ہوئیں گے پیدا نبی آخر زماں

جمعہ کی شب تھی وہ نورِ کردگار  
 جمعہ کی ہے رات افضلِ ترقیوں  
 لوسلمانو مبارک باد ہے دُ  
 سامعین ہر دم کہو صلِ علی  
 آسنہ بی بی ہوئیں جب حاملہ  
 آسمانوں کے فرشتے شاد ہو دُ  
 جب یہ شادی کا ہو اسب کو سرور  
 آج اے جبریل طاعت چھوڑ دے  
 لے علم سبز احمدی اب یا آ جا  
 بولدے سب ساکنانِ فرش کو  
 یوں ہوا رضوان کو حکم کیسریا  
 بحر و بر برگ و شجر سے بھی سدا  
 چارپائے خوش پرندے شاد کام  
 واہ اس امت کے ہیں کیا خوش نصیب  
 جنگی برکت سے ہوا سب کا نکال

آسنہ کے پیٹ میں پایا قرار  
 لیلۃ القدر اس کے آگے کچھ نہیں  
 نام اس شب کا شبِ میلاد ہے  
 ہے بیان میلاد کے سامان کا  
 تہنیت کی دی منادی نے ندا  
 اور بشر جن کو مبارک باد ہو  
 یوں ہوا جبریل کو حکم غفور  
 اور ملائک کو اب اپنے ساتھ لے  
 سقف پر کعبے کے کراس کو کھڑا  
 سب خوشی میلاد احمد کی کرو  
 سب مکاں جنت کے گمراستہ  
 اب محمد کا زمانہ آگیا  
 سب کے سب آپس میں کرتے تھے کلام  
 ان کے پیغمبرِ نبی حق کے حبیب  
 قہر اور آفت غضب طوفان و کال

جالوز دریا کے مل آپس میں سب  
 جب ہوئی آہد شہ ذمی شان کی  
 دوست مشاواں اور عمدہ پر غم کا بار  
 گر گیا دریا میں تخت اہلیس کا  
 کنگرے نوشیرواں کے قصر کے پڑ  
 تخت کسرا کا الٹ اوندھا ہوا  
 تخت الٹے بادشاہوں کے سبھی  
 ہو گئے کاہن منجم بے عمل پڑ  
 چڑھتے تھے شیطان جو افلاک پر  
 اہل مکہ کے دلوں پر تھی خوشی  
 جو ہوئی اس سال عورت حاملہ  
 آمنہ بنت رہب حضرت کی ماں  
 مجھ پر شمارِ حمل ظاہر نہ تھے پڑ  
 خواب میں آک فرشتے نے کہا  
 میں کہی اس کی خبر مجھ کو نہیں

کہتے تھے آیا خوشی کا وقت اب  
 ساری دنیا زلزلے میں آگئی پڑ  
 روتا تھا اہلیس سر کو مار مار پڑ  
 کوہ کے دامن میں شیطاں جا چھپا  
 خاک پر ہیت کے مارے گر پڑے  
 ساحر دلسے سحر سب جاتا رہا  
 نور کی تھی ہر مکاں میں روشنی  
 بت گرے سارے زمین پر سر کے بل  
 ہو گیا موقوف داں اُن کا گزر  
 پانی برباشک سالی سب گئی  
 معجزے سے آپ کے بیٹا ہوا  
 یوں حل کا اپنے کرتی میں بیاں  
 نہ شکم میں بوجھ تھا بالکل مرے  
 کون ہے تیرے شکم میں آمنہ  
 وہ کہا میں رحمۃ للعالمیں پڑ



جب تولد ہو دیں یہ اے آمنہ  
 خواب میں آتے تھے پیغمبر تمام  
 دے مبارک باد کہتے تھے مجھے  
 پیٹ میں تیرے جو رشک ماہ ہے  
 جب تول ہوئیں یہ عالی مقام  
 دہینے کا حمل جس دم ہوا  
 رُو رو کہتے تھے فرشتے اے کریم  
 دی یہ خالق نے فرشتوں کو خبر  
 چاہتے ہیں ہسم کہ یہ درتیم پڑ  
 آمنہ سے یہ روایت ہے عجیب  
 پھر وہی آیا فرشتہ روبرو پڑ  
 چاہتی ہوں میں پناہ اللہ سے  
 دیکھ تنہائی کو اپنی آمنہ پڑ  
 اے خدائے مالک دنیا و دیں  
 کس طرح زچگی ہو اب حیراں ہوں

نام رکھیو بس محمد مصطفیٰ  
 بھیجتے تھے سب محمد پر سلام  
 کیا مبارک بخت میں بی بی ترے  
 رحمت عالم ہمارا شاہ ہے  
 شاد ہو رکھیو محمد انکا نام  
 باپ کا حضرت کے پیالہ ہو گیا  
 پیٹ میں ماں کے ہوا احمد یتیم  
 ہے بزرگی باپ کی اولاد پر پڑ  
 بے پدر دنیا میں ہو بے خوف و بیم  
 وقت جب آیا تولد کا قریب  
 اور کہا مجھ سے یہ کہہ اے نیکو  
 حاسدوں سے تو بچا دا اور مرے  
 مانگی خلاق دو عالم سے دعا  
 پاس اب میرے کوئی عورت نہیں  
 گھرا تد میرا اور بے سماں نہیں

اتنی حوریں آئیں اس جا با ادب  
 مادرِ عثمان بن ابوالعاص سے  
 وقتِ زوجگی کے میں حاضر تھی وہاں  
 سارے سارے شوق میں دیدار کے  
 وہ زمیں پر ٹھکتے تھے بہرِ سلام  
 آمنہ کو در دجیب ہونے لگے  
 آمنہ کہتے ہیں سن کر یہ صدا  
 اب سنو صلوٰۃ پڑھ کر بار بار  
 بخاریع الاول حسن تھی گھڑی  
 جب تولد کا ہوا وقتِ سعید  
 اپنا بازو پیٹ پر میرے ملاؤ  
 ایک حسین وہ مرغ اس دم بن گیا  
 دودھ سے اس کی سفیدی تھی فنون  
 مجھ سے وہ بولا کہ اس کو نوش کر  
 تین بار اس نے بڑی تکرار سے

بھر گیا گھر آمنہ بی بی کا سب  
 یہ روایت کی ہے ہر اک خاص نے  
 دیکھتی کیا ہوں فلک پر ناگہاں  
 اتنے نزدیک آسماں سے آگئے  
 میں ڈری مجھ پر نہ گرجائیں تمام  
 ایک مہیب آواز آئی غیب سے  
 دل مرادِ مشت سے بھڑانے لگا  
 کہتی ہیں یہ آمنہ عالی وقار  
 صبح صادق بارِ صویں تھی پیر کی  
 آیا اک آگے مرے مرغِ سفید  
 خوف و اندیشہ مرا جاتا رہا بڑا  
 لایا اک پیالہ شرابِ پاک کا  
 شہدِ شیرینی میں اس سے سرنگوں  
 پی گئی جب پھر کہا پی پیٹ بھر  
 وہ شرابِ پاک پلائی مجھے

وہ جواں اس دم مرے نزدیک آ اور نگا کہنے کہ اظہر یا نبی	بیٹا میرا ہاتھ سے ملنے لگا پڑ ابن علی مکی قسری ہاشمی پڑ
--	--

### قصیدہ

یا رسول اللہ ہو رونق فزا گھر خدا کا آج تک تاریک تھا ہو چکیں باتیں کلیم اللہ سے ابن مریم کا زمانہ جا چکا منتظر کونین ہے دیدار کا پڑ	انبیا کے شاہ ہو رونق فزا شمع بیت اللہ ہو رونق فزا اب حبیب اللہ ہو رونق فزا ابن عبد اللہ ہو رونق فزا مر ظہر اللہ ہو رونق فزا
ہو گئے ظاہرِ شہ دنیا و دیں سرورِ پیغمبراں پیدا ہوئے کیا رہا اب فخر سیر طور کا آیتِ لا تقنطروا کا ہے ظہور بکیسی اب بھاگتی ہے دُور دُور	سہ ظہر حق رحمت للعالمین ہادی ہر دو جہاں پیدا ہوئے شہسوارِ لامکاں پیدا ہوئے ہو شفیع غاصیاں پیدا ہوئے غمر زوں کے مہر ہاں پیدا ہوئے

داسطے تعظیم کے اے مومنوؤؑ  
 اسلام اے منظرِ ذاتِ خدا  
 اسلام اے باعثِ کون و مکاں  
 حق کی رحمت ہوئے نازل آپ پر  
 یا محمد عاصیوں کے مہرباں  
 عرض کرنے مشرم آتی سے مگر تو  
 آج تک یہ بھی نہ سمجھے جہل سے  
 زندگی فکرِ معیشت میں کٹی ہوؤ  
 ہم سے کچھ ہوتی نہیں طاعت ادا  
 ہر نصیبت میں یہاں والی ہیں آپ  
 خیر دنیا کٹ گئی ہر حال سے تو  
 ایک دم رونق فزا ہو جائیے

اٹھ کھڑے ہو کر سلام اس دم سنو  
 اسلام اے پیشوائے انبیا  
 اسلام اے موجبِ امن و اماں  
 آل اور اصحاب پر شام و سحر  
 طول ہے ہم بکیوں کی داستاں  
 ہے ہمارا حال روشن آپ پر  
 کون میں ہم کس لئے پیدا ہوئے  
 اور جوانی ساری غفلت میں کٹی  
 مانگیں پھر کس منہ سے خالقِ سو دُعا  
 معرکے میں حشر کے حامی ہیں آپ  
 بھولے مت وقتِ آخرِ نزاع کے  
 مصحفِ رُخ آپ کا دکھلایئے

اس جائے عربی سلام پڑھنا چاہئے

يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيكَ

يَا ابْنِي سَلَامٍ عَلَيكَ

پھر بیٹھ کر یہ باقی اشعار پڑھنا

<p>سارے تھرائے یہودی پارسی          وجد میں ہلتا تھا کعبہ تین دن          پارسیوں کی سچ گئی آتش تمام          واہ کیا حمام کا سماں ہوا          فقری لٹا تھا سارہ نے لیا          عطر حنیت ہا حبر کے ہاتھ تھا          آب کو شرلے کے ساری بی بیاں          اور دے آغوش مادر میں لٹا          وقت زچگی کے میں واں موجود تھی          چودھویں کے چاند سے بڑھ کر تھا نور          پہلے خالق کا کیا سجدہ ادا ہو          اُستی اور اُستی کہنے لگے ہو          تم سبھی اس بات کے شاہد ہو          اپنی امت کو ذرا بھولے نہیں</p>	<p>کیا عظیم الشان کی آمد ہوئی۔          ترزلہ ایسا تھا بر پائین دن۔          ہل گئے نوشیرواں کے قصور بام          جب تولد دین کا سلطان ہوا          پانس حوا کے طبق سونے کا تھا          ایک عمامہ آسیہ کے ساتھ تھا          بی بی مریم اور حوران جناب          اس شہ لولاک کو نہلا دھلا          ایسا فرماتی ہیں حضرت کی چھوپی          جب ہوا نور الہسی کا ظہور ہو          پیدا ہوتے ہی وہ فخر انبیاء          عجز سے توحید کا کلمہ پڑھے          حق نے فرمایا فرشتہ دیکھ لو ہو          ہوتے ہی پیدا شفیع المذنبین</p>
---	--

آج نہیں امت پر ایسے مہسرباں  
 ایسی پیدائش کسی کی کب ہوئی  
 جسم تھا ملبوس سے ڈھانکا ہوا  
 کی ہوئی خستہ تھے تن خوشبو بھرا  
 میں نے چاہا غسلِ دولِ آئی ندا  
 آمنہ کہتے ہیں آگے سے میرے  
 ابر نورانی فلک سے آگیا  
 شور تھا احمد کو سب جا لیکے جاؤ  
 مولدِ پیغمبروں میں لے کے جاؤ  
 اور دکھلا دو سب ارواحوں کو بھی  
 دو نبوت کی انھیں سب کنجیاں  
 دو خزانے ان کو سب عالم کے اب  
 بعد یک ساعت کے پھر حضرت کو لاکے  
 دکھیتی کیا ہیں کہ اس دم آمنہ  
 صوف کا جامہ تن نازک پہ تھا

حشر کے دن ان کو بھولیں گے کہاں  
 یہ نئی ترکیب تھی مولود کی پڑ  
 تانہ دیکھے ستر کوئی آپ کا  
 کچھ رطوبت تھی نہ انزلِ نال تھا  
 حق نے ان کو پاک ہی پیدا کیا  
 یک بیک پوشیدہ حضرت ہو گئے  
 اُس شہِ لولاک کو لے کر اوڑا  
 سیرِ مشرق اور مغرب کی کراؤ  
 جانور انسان ملک سب کو دکھاؤ  
 دیکھ رکھیں تاس بھی روئے نبی پڑ  
 فتح و نصرت ان کی ہووے پاسباں  
 دو انھیں پیغمبروں کے خلق سب  
 مادرِ والا کی گودِ می میں لٹائے  
 بریں ہے یک رشکِ ماہِ چارِ رہ  
 شکِ اذفر کی مہک تھی مرجبا

<p>تھی صدا احمد خدا کے لاڈ لے          آمنہ نے شکر خالق کا کیا          ربنا از فضل مولود نبی پڑ پڑ          یا نبی جب قبر کے ہوں معر کے          اتنا فرما دو جو ہو جاؤں اسیر</p>		<p>دو جہاں پر اب مقرر ہو گئے          گودی میں اس دلر با کو لے لیا          مومنوں کے مقصدیں بر لا سبھی          پُل صراط اور زلزلہ میں حشر کے          یہ ہمارا ہے غلام دستگیر</p>
--	--	---

### قصیدہ

<p>مولود پڑھاتے رہوتا امن و امان ہو          منظور یہ تھا حق کو نہاں تھا سوعیا ہو          اللہ کا ہے حمد محمد کی ثنا میں          کس دھوم سے آئے قدم اس نیرم جہاں          شادی اسے کہتے ہیں خوشی کہتے ہیں اسکو          ہر جہاں پڑھا جائے سنا عربی میں          شغاق میں سننے کے ملک ہم سے زیادہ          بس ہے یہ وسیلہ تجھے اسے دستگیر نام</p>		<p>مولود وہی ہے کہ تولد کا بیاں ہو          وہ مہر دل افروز وہاں تھا سو پہاں ہو          اوصاف شہنشاہ زمیں اور زماں ہو          میلاد کی عظمت شدہ والا کی غیاں ہو          ذکر آتے ہی اشک آنکھوں سے غاشق کے روان ہو          پر عام سمجھ کے لئے ہندی بھی زبان ہو          آتے ہیں وہ بس شوق سے مولود جہاں ہو          جب تخت عدالت پہ خداوند جہاں ہو</p>
--	--	--

## جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تولد مبارک کے وقت کا تھوڑا سا حال در حضرت کی رضاعت شریف کا بیان

<p>عرش کو قلمت ملے نور کا بھاگتی پھرتی ہے ظلمت دور دور انکے ظاہر ہو نیک وقت آیا جب تہنیت کا غل زمین تھا تمام ہو گیا سو قوف دوزخ کا عذاب جتنے بت تھے منہ کے بل اوند گرو کعبہ اپنی جائے میں جنبش کیا اس طرف سجدہ کیا بیت الاحرام اور بھی رب محمد مصطفیٰ نور کی تھی ہر مکاں میں روشنی یک بیک ہیبت سے اوند گرو تھا چمکتا ہر طرف اللہ کا نور</p>	<p>ہے جہاں میں آمد خیر الورا انکا آنا نور حق کا ہے ظہور دو جہاں پیدا ہوئے خلیے سبب عالم بالامید تھے سب شاد و کام حکم حق کھل گئے جنت کے باب رزے جنات اور شیاطین کا نپٹ دیکھے جدِ حاضر تک اس شب ماجرا ہے خلیل اللہ کا جس جا مقام آتی تھی اللہ اکبر کی صدا تحت اٹے بادشاہوں کے سبھی تھا ہل بت کعبے میں سب بڑا دوسرے بت ہو گئے بس گر کے چور</p>
---	---



تھی صدائے غیب کی قسم  
 کعبہ کہتا تھا کہ وہ رب العِلا  
 اور سماوے کی جندی خشک تھی  
 ساوی کا تالاب سوکھا غیب سے  
 اس زمانے میں عرب سے تاجم  
 آگ تھی فارس کی دس سو سال کی  
 کا نپتا تھا بید سا کر ا کا گھر  
 قاصی القضاں جو کر ا کا تھا  
 پارو جلے کے ہوئے سرش شتر  
 اور کہا تعبیر اسکی ہے شہا  
 ہو گیا ملک عجم اس سے خراب  
 الغرض کی عرض سب حکام نے  
 گوشت کا مٹھنہ تھا سب ہم سلیط  
 سینے پر سر تھا اُسے گردن نہ تھی  
 جب ضرورت پر کہیں لیجا تے تھے

کعبے کو مسکن کیا وہ ذی کرم  
 پاک اب مجھ کو بتوں نے کر دیا  
 خشک دس سو سال کی جاری ہوئی  
 آسماں پر جانے سے شیطان رُکے  
 قبضے میں تھے شاہ فارس کے ہم  
 شہ کی آمد سے یکایک بچھ گئی پو  
 کنگرے چودہ گرے ہیں ٹوٹ کر  
 خواب دیکھا معرفتہ اس سے کیا  
 لے گئے گھوڑے عرب کے کھینچ کر  
 حادثہ ملک عرب سے ہوئے گا  
 سن کے کسرے کو ہو ابس پیچ قباب  
 پوچھتا اس کو سلیط شام سے  
 عمر چھ سو سال کی تھی اور نصیح  
 انگلیاں ہاتھوں کی اسکی گوشت کی  
 شل کپڑے کے اُسے لپٹے ہوئے

چاہتے جو غیب کی اخبار سے  
تھا وہ کامن غیبی کرتا تھا کلام  
وہ کہا دنیا سے اب میں تو چلا  
ادر کسریٰ کے محل کے کنگرے  
پشت چودہ تک رہیگا اسکاراج  
بس یہ کہہ کر وہ اسی دم مر گیا  
پھر کہا کسریٰ نے اس کے واسطے  
سومنو کیسا ہی شانہ نشہ رہے  
چار ہی سال اس پہ گزرے باقیں  
وقت آیا جب عمر فاروق کا پڑ  
چو دھواں تھا نیز دجر بھاگا ہوا  
دوستو عرفے میں ستر سال کے  
زلزلہ تھا ساری دنیا میں یہی  
تھا سماوی سب کتابوں میں لکھا  
بولتے تھے سب نصارا اور یہود

خوب ہی اس کو ہلا کر پوچھتے  
اس کو پہنچائے ہیں کسریٰ کا پیام  
مہر چکے پیدا محمد مصطفیٰ  
ٹوٹ کر اس رات جو چودہ گرے  
پھر مسلمانوں کا ہے وہ تحت و تاج  
سن کے یہ کسریٰ نہایت ڈر گیا  
چودہ پیری تک زمانہ چاہئے  
قدرت حق کے مقابل کیا کرے  
مر گئے دس بادشاہ مسند نشین  
ملک پر اسلام کا قبضہ ہوا پڑ  
عہد میں عثمان کے وہ مارا گیا  
بادشاہ چودا برابر ہو گئے  
پیدا ہونے والا ہے اب اک نبی  
کا ہنوں کو امر یہ معلوم تھا  
آنے والا ہے وہ معشوق و دودو

دھونڈتے پھرتے تھے دشمن کو بکو  
 تھا وہ نیسیاں کا مہینا با صواب  
 تھا ظفر طالع ستارہ آپ کا  
 آبدیشہ کو لسنے سنہ میں ہوئی  
 ستارہ بیج اول احسن تھی گھڑی  
 ایسا فرماتی ہیں بی بی آمنہ  
 شب تولد کے تھی سب دنیا میں مہم  
 اک بچا دیباچ کا کپڑا عیاں  
 یہ صد اٹھی ہو تولد جس گھڑی  
 چند شخصوں کو میں دیکھی دور سے  
 ایک تکرپی ہے پرندونچی بڑی  
 بازوان کے سرخ تھے یا قوت کے  
 مشرق اور مغرب گھلے مجھ پر تمام  
 آسمان سے تین لائے ہیں نشان  
 اک کئے مشرق کی جات میں کھڑا

کیا تولد ہو گیا وہ ماہر و بڑ  
 اور حمل کے برج میں تھا آفتاب  
 اور مہینہ عیسوی اپریل کا بڑ  
 پالنہ پر تھا اکہتر عیسوی بڑ  
 صبح صادق بارھویں تھی پیر کی  
 کس طرح حضرت ہوئے رونق فزا  
 تھا فرشتوں اور ملائک کا ہجوم  
 آسمان کے اور زمیں کے درمیاں  
 ہو حفاظت آنکھ سے مخلوق کی  
 آفتاب لے ہوا میں ہیں کھڑے  
 چونچ تھی جن کی زمر و سبز کی  
 ڈھانچے میرے پیٹ کو ا طرف سے  
 روید و میرے تھا سار ا ملک شام  
 چھت پر اک کعبے کے گارے میں نشان  
 نصب مغرب میں کئے ہیں تیسرا

ہو گئے ظاہر شہنشاہِ انامؑ	موقع ہے تعظیم کا بہرِ سلامؑ
یا بنیٰ سَلَامٌ عَلَیْکَ	
ایسا فرماتے ہیں بی بی آمنہ پہلے مسجدے میں گئے ہیں عجز سے ایسے میں اک آ کے تکر ۱۱ بر کاؑ یہ صدا تھی شش جہت میں لیکے جاؤ پھر نظر آیا جو وہ نذرِ تضرؑ نیچے اک پھالی بھی تھی سہِ فام تین کوئنجی ہاتھ میں موتی کی ہے فتح اور نصرت کی ہیں دو کوئنجیاں ایسے میں تکر ۱۱ پھر آیا ابر کاؑ سنسناٹ تھی پرندے اڑتے کی تھی صدافِیِ روحوں کو دکھلائیں آ دیکھا میں نے ابرجِ فائز ہوا	جب ہوئے پیدا وہ نذرِ کبریا انگلیاں دو ہاتھوں کے اوپر کئے آنکھ سے میری چھپا کر لے گیا جاؤ انساناں ملک سب کو دکھاؤ صوف کا کپڑا تھا جسم پاک پرؑ اس پہ ہے لیٹا ہوا ماہِ تمام اکہنے والا کہہ رہا ہے پے پے ایک کوئنجی ہے جو میں باریکیاں ہنہانے کی تھی گھڑیوں کی صدا اور صدائے انسانوں کے باتوئنجی تھی انبیاء کے دیں کمالات ان کو سب ہے حریری کپڑے ہیں وہ مہ لقا

اس سے پانی تھا ٹپکتا بار بار  
 واہ رے فضلِ جناب کبریا  
 دیکھی میں لیٹا ہے بریں مہ لقا  
 تھا سحرِ مشک میں وہ نازنین  
 ہاتھ اک کے آفتابہ چاندی کا  
 اور لایا تیسرا شخص سعید  
 طشت میں اس مہ کو دھویا سات با  
 لپٹا اس گل پر حریری پار چہ  
 بعد پھر میرے حوالے کر دیئے پڑ  
 یہی سہی ہے روایت معتبر  
 اک یہودی صبح دم ہو بے قرار  
 جمع سارے ہو گئے تو یوں کہا  
 اس کا چمکا تھا ستارہ رات بھر  
 دونوں شانوں میں نشان ہے مہر کا  
 یوں کہے سن کر قریشی یہ صدا

کہنے والا کہہ رہا تھا یوں پکار  
 سب جہاں پر ان کا قبضہ ہو گیا  
 چاندگو یا چوندھویں کے رات کا  
 تین شخص آئے ہیں ایسے میں ہیں  
 اک کے ہاں طشت زمرہ سبز تھا  
 اک حریری کپڑا نوزانی سفید  
 مہر کی شانوں میں اسنے خوش نگار  
 ساعت ایک اپنے کھوٹو نہیں رکھا  
 آسماں کے سمت وہ تمبول اڑے  
 جب تولد ہو گئے خیر البشر  
 قوم کو اپنی پیکارا بار بار پڑ  
 آج وہ لڑکا تولد ہو گیا پڑ  
 اس کی پیدائش قریشیوں کے ہے گھر  
 وہ اس امت کا سیمبر ہوئے گا  
 رات عبد اللہ کے گھر لڑکا ہوا

وہ کہا مجھ کو بھی دکھلا دو ذرا  
 بولا یہ آخر نبی بھیجے گی  
 مشرق اور مغرب میں ہو گا ان کا نام  
 دل لگا کر اب سنیں پیر و جوان  
 راوی لکھے ہیں کہ وہ روشن ضمیر  
 بولہب کی اک ثویبہ تھی کنسیر  
 دودھ جس دائی کا حضرت نے پیا  
 بستی جس جا تھی حلیمہ رہنے کی  
 دودھ والی عورتیں بچوں کو لے  
 اور حلیمہ کو بھی سٹوہر لے چلا  
 اک گدھی تھی اور اک تھی اونٹنی  
 دودھ فاقوں کے سبب آتا نہ تھا  
 الغرض مکے میں جب داخل ہوئے  
 کرتیبی پر نظر اس شاہ کی پڑ  
 پیٹ میں تھے والدہ کے مصطفیٰ

دیکھا غش کھا کر زمین پر گر پڑا  
 دین ان کا سب پہ غالب آئے گا  
 حشر تک اسکی رہے گی دھوم دھام  
 مصطفیٰ کی ہے رعایت کا بیاں  
 سات دن ماں کا پتہ ہیں اپنے شیر  
 چندے شیر اسکا پتہ ہیں وہ عزیز  
 نام ہے ان کا حلیمہ سعدیہ  
 خشک سالی سخت تھی بارش نہ تھی  
 مکے کی جانب چلیں اس گاؤں سے  
 شیر خوارہ ایک لڑکا ساتھ تھا  
 یہ سواری راہ میں دونوں کی تھی  
 رات بھر روتا تھا اس کا دلربا  
 مالداروں کے سبھی لڑکے لئے  
 ایک بھی اتنا نہیں راضی ہوئی  
 کر گئے تھے آپ کے والد قصاص

اپنے شوہر سے حلیمہ نے کہا  
 یہ جو لڑکا آمنہ کا ہے یتیم  
 سن کے شوہر اس کا رخصتی ہو گیا  
 دیکھی کپڑا صوف کا ہے جسم پر  
 حسن کیا کہئے سراسر لوز تھے  
 خواب میں تھے سرور بہر دوسرا  
 نمیند سے بیدار ہو وہ مہ لقا  
 آنکھوں سے اک لوز کی نکلی جھلک  
 گود میں لے کر وہیں لے ساختہ  
 ایک ہی پستان کا دودھ اُس دم پئے  
 ہے حلیمہ سے روایت معتبر  
 تھی یہ عادت وہ رسول بے نظیر  
 دوسری پستان کبھی پیتے نہ تھے  
 شاد و فرحان گود میں کر کے نہاں  
 اوٹنی لاغر تھی کچھ چار ا نہ تھا

کوئی لڑکا اپنے حصے میں نہ تھا  
 لے چلیں گے اس کو ہم بے خوف و بیم  
 پاس حضرت کے گئیں جب سعدیہ  
 نیچے اک بچھالی بھیجی ہے سبز تر  
 مشک کی بو آرہی تھی جسم سے  
 ہاتھ سینے پر حلیمہ نے رکھا  
 مسکرائے دیکھ کر سٹھ دائی کا  
 اک اوجالا تھا زمیں سے تافلک  
 دودھ حضرت کو حلیمہ نے دیا  
 دوسری پستان نہیں منہ میں لئے  
 بچنے سے عدل تھا مد نظر  
 پیتے تھے بس ایک ہی پستان کا شیر  
 چھوڑ دیتے دودھ بھائی کے لئے  
 ٹھیری تھی جس جا حلیمہ لائی وال  
 صبح جا کر دیکھا شوہر دائی کا

کا سے اس کے دودھ سے میں یہ گئے  
 پھر یہ شوہر نے حلیمہ سے کہا  
 فضل اور برکت سے اس دلدار کے  
 ایک شب دیکھا حلیمہ دائی نے  
 سبز پوشاک اک کوئی پہنا ہوا  
 اپنے شوہر کو جگا کر منید سے  
 وہ کہا چپ رہ یہ ہے امر گراں  
 دشمن جانی ہے اس کے سب یہود  
 جب سے یہ پیدا ہوا ہے نازیں  
 وہ کئی دن مکے میں ٹھیرے رہے  
 راہ میں بی بی حلیمہ کی گد ہی  
 پوچھتے تھے یہ حلیمہ سے سنبھی  
 وہ یہ کہتیں تھیں کہ ہاں یہ ہے وہی  
 الغرض پہنچی حلیمہ اپنے گھر  
 اس کے گھر آیا جو نور کبریا

زن و شوہر پیٹ بھر کر پی لئے  
 کیا مبارک لایا تو نے دلربا  
 رات بھر ہم سو گئے آرام سے  
 نور گیر ہے اوہیں اطراف سے  
 شکل نورانی سر ہانے ہے کھڑا  
 وہ عجائب سب دکھائے غیب کے  
 مت کسی سے بول یہ راز نہاں  
 ہے نگہاں اس کا وہ رب و دود  
 کھانا پینا اُون کو خوش آتا نہیں۔  
 یکے حضرت کو پھر اپنے گھر گئے  
 قافے سے سب کے آگے رہتی تھی  
 سعدیہ کیا یہ سواری ہے وہی  
 اُون سبھوں کو سُن کے حیر ہوتی تھی  
 ساتھ تھے وہ بادشاہ بحر و برہ  
 نور سے سب گھر منور بن گیا



آستان اس کا بنا فضل اللہ پڑ  
 خشک سالی ہو گئی تھی ایسی واں  
 اور حلیمہ کے جو آتیں بکریاں پڑ  
 سب وہ چرواہے پہ ہوتے تھے تھا  
 وہ یہ کہتا تھا چراتا ہوں وہیں  
 شیرخواری کے زمانے کا بیاں  
 بات جو پہلی کئے وہ شاہ دیں  
 ہاتھ جس نشے کو لگاتے تھے حضور  
 حلیہ پڑھتے تھے وہ شاہ سحر و بر  
 اکھیل سے حضرت کو نفرت تھی بڑی  
 دوسرے لڑکوں سے یوں فرماتے تھے  
 آپ ضد کرتے نہ روتے تھے کبھی  
 روز آ کر دو پرندے خوش ادا پڑ  
 یہ روایت ہے حلیمہ سے لکھی پڑ  
 ایک دن غافل تھی میں لڑکی میری

تھا ملک بن دبشہر کا سجدہ گاہ  
 بھوک آتیں شب کو سب کی بکریاں  
 بیٹ بھر کھائی ہوئیں تازہ توں  
 یہ جہاں چرتے ہیں واں تو بھی چرا  
 کیا ہے بھید اس کا خبر ٹھک ہو نہیں  
 اس کی راوی ہے حلیمہ مہرباں  
 کہتے تھے اللہ اکبر بالیقین  
 منہ سے بسم اللہ فرماتے ضرور  
 دو برس ہیں آئے چوسا لہ نظر  
 منع کرتے دوسرے بچوں کو بھی  
 کھیلنے کو ہم نہیں پیدا ہوئے  
 کوئی بذلتی طبیعت میں نہ تھی  
 غیب ہو جاتے گریباں میں وہ جا  
 دور حضرت کو نہ جانے دیتی تھی  
 دور تک حضرت کو ہمراہ لے گئی

دھمکیاں لڑکیوں کو دیں غصے میں ہو  
 وہ کہی صدمہ کہاں تھا دھوپ کا  
 ایک دن فرمائے حضرت دائی سے  
 دودھ بہائی روز جاتے ہیں جہاں  
 کنگی کر بالوں میں پہنائی لباس  
 اوس کے یہاں جبرعیانی کا تھا ہار  
 ڈالی حضرت کے گلے میں لا اوسے  
 ہے نگہیاں وہ مہر پروردگار  
 الغرض وہ بادشاہِ دو جہاں  
 تھا پسر زمرہ حلیمہ دائی کا  
 بولا ہم جس جا کھڑے تھے اماں جاں  
 کوہ پر لے کر محمد کو گیب  
 دوڑیں یہ سنتے ہی وہ بے ساختہ  
 آئیں بھرتی جاتی تھیں وہ جانگداز  
 آسمان کو دیکھتے ہیں سراوٹھا

دھوپ میں کیوں لے گئی اس ماہ کو  
 ابرسر پر اس کے تھا سایا کیت  
 بکریاں ہم بھی چرانے جائیں گے  
 ساتھ اُون کے جاؤنگا میں بھی نہاں  
 سر مہ آنکھوں میں بھی دی وہ خوش اس  
 بد نظر کے واسطے وہ جان نثار  
 توڑ کر پھینکا اوس کو فرمانے لگے  
 کیا نگہبانی کرے میری یہ ہار :-  
 جب چرانے کو گئے ہیں بکریاں  
 دو پیر کو آیا گھر روتا ہوا پٹ  
 غیب سے ایک شخص آیا ناگہاں  
 وہاں لٹا کر چاک سینہ کر دیا  
 ساتھ اُون کے اُنکا شوہر سو گیا  
 کوہ پر آئے نظر بندہ نواز  
 مسکرائے دیکھ کر منہ دائی کا

بولے تین اشخاص آئے تھے یہاں  
 اور تھا طشتِ زمرہ ایک کیساتھ  
 ایک نے آہستہ وہاں ٹھک کوٹا  
 آنتیں دھویا اوسنے میری برقعے  
 دیکھتا تھا میں جو کچھ وہ کرتے تھے  
 دوسرا اوس سے کہا ہٹ جا ذرا  
 اوس نے سینہ چاک کر کے دل لیا  
 وہ نکالا دل میں ایک شے بھر دیا  
 ہو گیا بس ای حبیب اللہ وہ دُور  
 تیسرے نے پھر کہا اول دونوں سے  
 ہاتھ پھیرا اوس نے میرے رخصم پر  
 ساتھ دس شخصوں کے تو لے پھر مجھے  
 ساتھ سب امت کے تو لینگے اگر  
 ایک اونیں سے کھڑا مجھ کو کہا کیا  
 اے حبیب اللہ کسی سے دُر نہیں

آفتابہ چاندی کا تھا ایک کے یہاں  
 کوہ پر لائے مجھے وہ اپنے ساتھ  
 پیٹ میرا چاک اوس دم کر دیا  
 کچھ نہیں ایذا ہوئی اوس سے مجھے  
 اوس کی خنکی باقی ہے تن میں میرے  
 وہ کیا تو نے جو تھا حق نے کہہ  
 اوس کو چیرا نقطہ کالا اوس میں تھ  
 اور کہا حصّہ تھا وہ شیطان کا  
 کر دیا بس دل پہ میرے مہرِ نور  
 تم کو جو حق نے کہہ تھا کر چکے  
 رخصم میرا مل گیا با یک دگر  
 بڑھ گیا میں جب وہ یہ کہنے لگا  
 جب بھی بڑھ جائیگا یہ رشک تہ  
 میرے سر کو چوما اور کہنے لگا  
 تیرا حافظ ہے وہ رب العالمین

تیرے حصے میں جو کچھ میں خوبیاں  
 آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اسکے سننے سے  
 آپ کو لائی حلیمہ اپنے گھر  
 لوگ کہتے تھے کہ کاہن کو بتا  
 آپ فرماتے تھے ہوں اچھا بھلا  
 پھر تعجب سے یہ ہر ایک نے کہا  
 پاس کاہن کے حلیمہ لے گئی پڑ  
 پھر وہ کاہن نے کہا تم چپ رہو  
 وہ جو گریزی تھی حقیقت بر ملا  
 وہ اچھل کر گر پڑا بے ساخت  
 سب مل اس لڑکے کو مارو ہاتھوں ہاتھ  
 دن برائی کے اب آئے اے عرب  
 جھوٹا ٹھہرائے گا یہ دینِ سلف  
 سن کے یہ باتیں حلیمہ ہو خفا  
 بولی بچے کو نہ ماریں گے مگر پڑ

وہ اگر تجھ سے کریں گے ہم بیاں  
 یہ کہے وہ آسماں پر اڑ گئے پڑ  
 دلیں گھبرائی ہوئی تھی سر بسر  
 تا علاج اس کا ہو جلدی سعدیہ  
 کوئی بھی مجھ کو نہیں رہے عارضہ  
 اس کو رہے شیطان کا سایہ ہوا  
 سب حقیقت کی بیاں گریزی ہوئی  
 مجھ کو اس لڑکے کے منہ سے سننے دو  
 آپ نے کاہن سے سب فرما دیا  
 حسیخ مارا اور یہ کہنے لگا پڑ  
 مار ڈالو مجھ کو بھی اس کے ہی ساتھ  
 تم کو ٹھہرائے گا حق اے غضب  
 کھینچے گا تم کو نئے رب کی طرف  
 چھین لیں کاہن سے اپنا دلربا  
 اپنے مارے جانے کی فکر اور کر

لے لیا کاہن سے جب اس ماہ کو  
 میں سمجھتی گرتی یہ بدزباں پڑ  
 شہ کو لے جاتی حلیمہ تھی جہاں  
 اور کہیں ذوالسبحار ایک بازار تھا  
 اسکو دکھلائیں حلیمہ آپ کو  
 جسم سے دیکھا ہے کرتا کھینچ کر پڑ  
 یوں کہا چلا کے اے قوم عرب  
 طفل ہے جس دم جواں ہو جائیگا  
 بس اسی دن سے حلیمہ خوش اس  
 اک نجومی ایک دن خود آگیا  
 مصطفیٰ گھر سے کہیں باہر گئے  
 آپ نے انکار جانے سے کیا  
 ہے بس اس لڑکے کے بشرہ سے عیاں  
 تب تو لوگوں نے حلیمہ سے کہا  
 اس کے دشمن ہیں سبھی نزدیک دور

اور کہی اے وہ موسیٰ چل دور ہو  
 لاتی اس بچے کو ہرگز میں نہ یاں  
 شک سے ہوتا مسطر وہ مکاں  
 واں نجومی ایک رہتا تھا بڑا  
 سُرخی دیکھ آنکھوں کی وہ حیران ہو  
 شانوں میں مہرِ نبوت کا اثر  
 مار ڈالو جلد اس لڑکے کو اب  
 یہ تمہارے دین کو جھٹلائے گا  
 لے نہ جاتی تھی کسی کاہن کے پاس  
 دیکھا سب لڑکوں کو اس جا کے بلا  
 آپ کو بھی وہ بلا یا پیار سے  
 دیکھا حضرت کو یہ لوگوں سے کہا  
 ہوئے گا بیشک نبی آخر زماں  
 اس کی ماں کے پاس اسکو چھوڑا  
 کچھ نہ کچھ آجائے گی آفتِ ضرور

سُن کے مکے کو حلیمہ لے چلی  
 گھوڑ کر دیکھے وہ سارے حبشیاں  
 پوچھے دائی سے حقیقت آپ کی  
 بولیں تب ان کو حلیمہ خوش مقام  
 سن کے یہ بولے وہ سارے حبشیاں  
 لکھتے ہیں دائی حلیمہ خوش نصیب  
 آپ حاجت کو کسی جانب گئی  
 پھر جو آئی تو نہ پائی شاہ کو  
 آہ و نالے کر رہی تھی خستہ حال  
 پوچھا اک بوڑھے نے اس سے عجب  
 بولیں لڑکا گم ہوا ہے یاں مرا  
 اکی ماں کے گھر سے لے جاتی تھی  
 وہ کہا اک شخص کے یاں چل ذرا  
 سُن کے بولی جاؤں میں قمر ماں ستر  
 وہ کہیاں اک پہل بت ہے بڑا

حبشیوں کی ایک صف رہ میں ملی  
 سُرخ چشم رسول اس و جاں  
 کیا کوئی بیماری آنکھوں میں ہوئی  
 آنکھیں پیدائش سے اس کے ہل  
 ہے یہی پیغمبر آخر زماں بڑ  
 پہنچی ہے جس وقت مکے کے قریب  
 بیٹھے تھے تنہا محب ایزدی  
 دھونڈتی روتی تھی بس ناشادہو  
 روتے روتے بن گئی محبوبوں مثال  
 کسی خاطر ہو رہی ہے جاں بلب  
 دودھ کا تھا وہ مرا پالا ہوا بڑ  
 کھوئی ہوں یاں کہلے پھر رونے لگی  
 وہ بتا دے گا تجھے اس کا پتا  
 کون ہے وہ لے چل اس کے سامنے  
 بول دے گا ہے جہاں لڑکا ترا

بولیں اس لڑکے کے پیدا ہونے سے  
 جبر سے لیکر گیا اس بُت کے پاس  
 اور چلائے ہمارے سامنے  
 ہو گئے اس کی بدولت ہم تباہ  
 پھر حلیمہ کی وہی حالت بنی یو  
 شعر کچھ اس جانشہید منہ کے  
 حالت ابتر ہوئی اس شید کی  
 کہتے تھے ہائے کدھر جاؤں میں  
 ہائے کس ابر میں وہ چاند چھپا  
 کیا ہوا دودھ کا پالامیرا  
 کیا ہوا وہ گلِ باغِ خوبی یو  
 کیا ہوا سرِ دگلستانِ کمال  
 میرے یوسف کا پتا دو لوگو یو  
 کبھی کہتی تھی کہ اے ماہِ لقا  
 میں نے کیا اس لیے خدمت کی تھی

بُت سبھی دنیا کے اوندھے گر گئے  
 نام سن گر پڑے بت بدحواس  
 اے ضعیف اس لڑکے کا مت نام  
 ہے وہ لڑکے کا نگہیاں وہ الہ  
 دوڑتی تھی چو طرف روتی ہوئی  
 میں نے برکت کے لئے یہی لکھ دئے  
 سر تھا اور خاک تھی بس صحرا کی  
 موت آجائے تو مرحباؤں میں  
 چھا گئی دل پہ مرے غم کی گھٹا  
 کیا ہوا گیسوؤں والا میرا  
 کیا ہوا نورِ دل محبوبی یو  
 کیا ہوا شمعِ شہستانِ جمال یو  
 جس نے دیکھا ہو تباہ و لوگو یو  
 اپنی دانی سے یہ کی تو نے دعا  
 کہ تیرے غم سے کڑھے میرا جی

دیکھ تکلیف تو مجھ بے کل کی  
 کچھ ترے دل پہ اثر ہے کہ نہیں  
 کچھ تجھے میرا خلق ہے کہ نہیں  
 معجزہ اپنا یہ دکھلا مجھ کو  
 گر سلامت نہ تجھے پاؤں گی  
 شاق ہے دل پہ جدائی تیری  
 پالنے کی جو گنہگار تھی میں بڑ  
 بس نہیں چلتا ہے بے بس ہونیں  
 کیا کہوں عشق کی بیماری ہے  
 بن ترے گھر میں نہ جاؤں گی میں  
 میں نے محنت سے تھا پالا تجھ کو  
 ہائے وہ چاند سی صورت افسوس  
 بن ترے مکے میں جاؤں کیونکر  
 تیرے دادا نے مجھے سو نپا تھا  
 گرد اس کے ہو خلقت کا ہجو م بڑ

چھانتی خاک ہوں اس جنگل کی  
 کچھ تجھے میری خبر ہے کہ نہیں  
 کچھ میرے دود کا حق ہے کہ نہیں  
 آپ سے آپ تو مل جا مجھ کو  
 میں تو جنگل ہی میں مرجاؤں گی  
 دیکھ مر جائے گی دائی تیری  
 اس سزا کے نہ سزا رتھی میں  
 کوئی ساتھی نہیں بے کس ہونیں  
 دل سنبھلتا نہیں لا چاری ہے  
 خاک جنگل کی اڑاؤں گی میں  
 سمجھی تھی گھر کا آب لا تجھ کو  
 ہائے وہ لوز کی مورت افسوس  
 سوں تری ماں کو دکھاؤں کیونکر  
 مجھے شرمندہ نہ کیجیو بیٹا بڑ  
 پوچھتے جاتے تھے سب کائے منوم



کیا ترانام ہے کیوں روتی ہے  
 بولی اک گاؤں سے آئی ہو نہیں  
 مجھ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام  
 کھو گیا دشت میں جانی میرا  
 اس لئے روتی ہوں یا حال سقیم  
 اصل میرا گہر کیتا ہے  
 سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہے سجا  
 گال اس گل کے ہیں گورے گورے  
 سر پہ ہیں بال جھنڈورے ایسے  
 اسکی زلفوں کے گھنگروالے بال  
 قد ہے بڑا سا قیامت پایہ  
 سرگیں آنکھ خرد کی رہزن بڑ  
 سامنے اس کے اگر آتا ہے بڑ  
 خیم ابرو سے مہ نوہی خجل  
 نوز ہے نوز ہے اس کا کھڑا بڑ

جان کس کے لئے یوں کھوتی ہے  
 مصطفیٰ پیارے کی دانی ہوں میں  
 میرا اس بن میں ہوا کام تمام  
 گم ہوا یوسف ثانی میرا بڑ  
 نہیں ملتا ہے میرا ورثہ تقسیم  
 بچہ بن باپ کا اکلوتا ہے  
 تن پہ ہے ننھا سا جامہ زیبا  
 لال ہیں آنکھوں میں اس کے دورے  
 گل پہ سنبل کا ہو جھڑٹ جیسے  
 دل شیدا کے لیے ہے حبیبال  
 خواب نے جس کا نہ دیکھا سایا  
 آفتِ جاں ہے غضب وہ چتوں  
 آفتاب ابر میں چھپ جاتا ہے  
 تیر مڑگاں سے دل و جاں سبل  
 غیرت حور ہے وہ تامِ خدا

جلوہ افزا جو وہ دلیر ہو جائے  
 جب کلام اسکا یہ لوگوں نے سنا  
 یوں تو قدرت ہے خدا کی معمور  
 لیکن اس حسن کا اس صورت کا  
 الغرض دشت میں جیسا اس کو پتا  
 ہو کے مایوس کلیجے کو تھام  
 پہنچی جب آمنہ خاتون کے گھر  
 رو کے چلائی دہائی لوگوں  
 بے کلی دیکھ کے اس مقطر کی  
 آمنہ بی بی نے اس سے پوچھا  
 میرا بچہ تو ہے اچھا دانی  
 روتی یوں آئی ہے کیوں خیر تو ہی  
 بولی قابوس نہیں جی میرا  
 اپنے جانی کو جو کھو بیٹھی ہوں  
 سُنکر اس خستہ محروں کا کلام

راہ خوشبو سے مسطر ہو جائے  
 کر کے افسوس جواب اس کو دیا  
 خود کرے قالب التساں میں ظہور  
 آدمی ہم نے تو دیکھا نہ سنا  
 یوسف گمشدہ کا کچھ نہ ملا  
 روتی ملے کو حلی وہ ناکام  
 گر پڑی خاک پہ وہ خاک بسر  
 لٹ گئی میری کمائی لوگو  
 جان جاتی رہی سارے گھر کی  
 کہ تجھے میری قسم سچ بتلا  
 چھوڑ کر آئی ہے کیسا دانی  
 ایسی گھبرائی ہے کیوں خیر تو ہے  
 لاڈ لاکھو گیا بی بی تیرا  
 ہاتھ اب جینے سے دھو بیٹھی ہوں  
 شور ماتم سے تھا گھر میں کہرام

کچھ نہ پوچھو آمنہ خاتون کا حال  
 دل نشیدا کا ہو حالِ سقیم  
 یہ کہا اور ہوا غش طاری پڑ  
 میں سہلی مجھ کو سنبھالو لوگو  
 الغرض جد اس شہ کو نین کے  
 کوئی بھی پایا نہ حضرت کا پتا  
 کر طوافِ کعبہ معروض کیا  
 دی صدا ہاتف نے اے وہ بقیار  
 عرض عبدالمطلب نے پھر یہ کی  
 پھر صدا ہاتف نے دی سیدھی سچا  
 دیکھے عبدالمطلب والی باسُرور  
 پتے اس کے چن رہے ہیں بیٹھ کر  
 دیکھ کر جد کو وہ محبوبِ خدا  
 نام عبد اللہ مرے بابا کا ہے  
 جد نے لیکر گود میں مول چوم کر

تھر تھرتا تھا بدل جی تھا ندھال  
 کہہ اٹھی ہائے میرا درِ قیم  
 یوں لگی کہنے یہ آہ وزاری پڑ  
 اس کے دادا کو بلا لو گو پڑ پڑ  
 بھیجے سارے اقربا کو ڈھونڈنے  
 جد والے ارادہ خود کیا  
 یا الہسی دے پتا فرزند کا  
 ہے وہ لڑکے کانگہیاں کر دگار  
 دے پتا جس جا ہے وہ یار بھی  
 ہے تھا ما کے بیاباں میں وہ ماہ  
 موز کے ہیں جھاڑ کے نیچے منصور  
 آپ پوچھے کون ہے تو اے پیر  
 نام فرمائے محمد ہے میرا  
 نام عبدالمطلب دادا کا ہے  
 اونٹ پر لائے بٹھا کر اپنے گھر

<p>زندگی پائیں دوبار آمنہ آپ کی طفلی میں خدمت کرتی تھی صبح زمزم ایک پیالہ پیتے تھے دوستو درویشی کا یہ ڈھنگ ہے مومنوں کا دو جہاں میں ہو بھلا عاصیوں کا تم سوا کوئی نہیں خوف اس عاصی کو اس کا ہے بڑا یہ ہمارا ہے غلام دستگیر پو</p>	<p>اونٹ اور سونا بہت صدقہ دیا اُمّ امین لونڈی عبد اللہ کی وہ روایت کی ہے مالک دین کے شام تک کھاتے نہ تھے پھر کوئی شے یا الہسی از طقیل مصطفیٰ حشر میں اب رحمۃ للعالمین یا محمد سخت ہے دن حشر کا اتنا فرما دو جو ہو جاؤں اسیر</p>
---	---

## مثنوی در فضائل درود شریف

<p>ہدیہ انبیاء درود شریف باعث مغفرت درود شریف دافع ہر بلا درود شریف مومنوں کے لئے یہ رحمت ہے</p>	<p>رحمت کبریا درود شریف توشہ عاقبت درود شریف درد و غم کی دوا درود شریف اس کی قرآن میں فضیلت ہے</p>
--	--

اس کے پڑھنے سے دل منور ہو  
 اس کا کونین میں سید ہے  
 تولے جائیں گے جب عمل اپنے  
 درد اکثر جو اس کو دل سے رکھے  
 کہا قرآن میں حق نے باعزت  
 اور فرشتے بھی عجز سے اکشر  
 میرے پیارے حبیب پر خوش ہو  
 دوست و حبیب خدا درود پڑھے  
 اے محبوب سن ان فضائل کو  
 اور درود آپ پر دل و جاں سے  
 اس مسلمان پر وہ رب و دود  
 پاوے جنت میں درجے دس اعلیٰ  
 کر دیا گو یا دس غلام آزاد ہو  
 صدق اور عجز سے جو اس کو پڑھے  
 گھر درود آپ پر پڑھیں سو بار

بوئے جاناں سے جاں معطر ہو  
 قبر میں بھی یہ کام آتا ہے ہو  
 نیکوؤں کے جھکائے گا پلے  
 وہ پیمبر کو خواب میں دیکھے  
 بھیجتا ہوں نبی پہ میں رحمت  
 بھیجتے ہیں درود احمد پر  
 تم بھی اے مومنو درود پڑھو  
 کس کی قدرت ہے اس کا اجر لکھے  
 اس شہنشاہ پر درود پڑھو  
 کوئی مومن گرا ایک بار پڑھے  
 آپ دس بار بھیجتا ہے درود  
 دس گنہ اس کے بخشا ہے خدا  
 راہ حق میں کیا وہ میں جہاد  
 حج مقبول کا ثواب ملے ہو  
 رحمت حق ہو اس پر ایک ہزار

<p>مومنو یہ بڑی عبادت ہے حق کی رحمت جو مصطفیٰ پر ہو کیا خدا کو یہ نام پیارا ہے ایسا فرمایا شاہِ والا نے ذکرِ حیات تک زباں پہ ہومیرا</p>	<p>کوئی اہل سے بڑھ کے طاعت ہے وہی رحمت نصیب ہو تم کو بڑ اہل کے عاشق پر آپ شید ہے مجھ پہ حیات تک کوئی درو پڑھے ذکر کرتا ہے اس کا رب علما</p>
---	---

	<p>کار دنیا ہے رات دن یارو کوئی ساعت تو ذکر احمد ہو بڑ</p>	
--	--	--

<p>اس کے پڑھنے سے ہو قبول دُعا دوست اس کے بنیں رسول اللہ یاں نصیب آپ کی زیارت ہو ہاتھ سے ہاتھ مل کے حضرت کا جب فرشتے درود لے جا کر یہ فلاں شخص اور این فلاں اس سے خوش ہو کے وہ شفیعِ انام بچتا ہے پڑھتے والا آفت سے</p>	<p>حاجی حشر میں رسول خدا ہوئیں گے روز حشر اس کے گواہ قربِ حاصل ہو حشر میں اس کو حشر کے دن مصافحہ ہو گا بڑ عرض کرتے ہیں مقدسہ پر تحفہ بھیجا ہے اے رسولِ زماں آپ بھیجاتے ہیں جوابِ سلام نخستے جاتے ہیں سب گتہ اس کے</p>
---	---

اس کے حاجات سب برآتے ہیں  
 غالب آئے وہ دشمنوں پہ تمام  
 عرش کے نیچے حشر میں ہوگا  
 برکت اولاد و مال میں ہو بڑی  
 پلیر آسانی ہو قیامت میں  
 حشر کے روز اس کو پیاس نہو  
 نزع کی سختیوں سے پاوے نجات  
 خیر کرنے سے صدقہ دینے سے  
 دور دنیا کی سب مصیبت ہو بڑ  
 اور فرشتے بھی اس کے پڑھنے سے  
 ایک اک حرف کے لیے اک گھر  
 حشر کے دن خدا کی قدرت سے  
 اک ولی شب کو پہلے سونے سے  
 ایک شب خواب میں رسول خدا  
 جن لبوں سے درود پڑھتے تھے

اس کے افلاس سارے جاتے ہیں  
 خلق میں اس کا ہووے روشن نام  
 سایہ ہوگا لوائے احمد کا  
 ہووے حامل صفائی باطن کی بڑ  
 حوری اکثر ملیں گی جنت میں  
 اب کوثر نصیب ہو اس کو بڑ  
 اس کے دل کے برائیں سب حاجات  
 اجر بڑہ کر لکھا ہے بعضوں نے  
 اس کے گھر ہر طرح کی راحت ہو  
 تین دن تک گنہ نہیں لکھتے  
 اس کو جنت میں دیوے گا داور  
 چاند کا منہ ہو جو دھویاں شب کے  
 شاہ دیں پر درود پڑھتے تھے  
 لب کا اس شیخ کے لیے بوسہ  
 اس کو چوہے شفیع حشر نے

آدمی صدقی سے درود پڑھے  
 نہیں کرتا قبول رب درود پڑ  
 نہیں کھلتے فلک کے دروازے  
 دیکھتے ہی اسے درود پڑھو  
 تم پہ رحمت کریں فرشتے تمام  
 ختم کر دے بس اس روایت پر  
 عقد خوا کے ساتھ باندھا گیا  
 میرے احمد پہ دس درود پڑھو  
 مہراں کا درود جب ٹھہرا  
 عاقل و رکھ لو بس یہ نکتہ یاد  
 بھیجا کر بس درود کا ہدیا پڑ

اول آخر سب اچھے کاموں کے  
 جس دعا کے نہ ساتھ ہووے درود  
 جو دعائیں درود کے پہونچے  
 تمام حضرت کا جس کتاب میں ہو  
 رہے جیت تک لکھا ہوا وہ نام  
 طول اے دستگیر سے مت کرا  
 جب بہشت بریں میں آدم کا پڑ  
 محفل کا حکم آیا آدم کو پڑ  
 سب کی دادی ہیں حضرت خوا  
 سب کی ٹھہری درود سے بنیاد  
 روح اظہر پہ دستگیر سدا

## داستان عشق حقیقی

پر حقیقت نقد حال ماستاں

بشنوید اے دوستانِ این داستان



تازہ قصہ عشق کا ہے - و سنو پڑ  
 گرسے فرہاد اے غبنوں نے پڑ  
 ذکر ہے عشقِ حقیقی کا یہاں  
 یہ حدیث قدسی اس پر دال ہے  
 گنجِ مخفی میں تھی ذاتِ ذوالجلال  
 نہ صفات و ذات کا تھا کچھ ظہور  
 عشق جب اس نور کو جنبش دیا  
 آئینہ کیا تھا محمد کا ہے نور  
 ناظر و منظور ظاہر تھے برابر  
 مظہر نور خدا میں مصطفیٰ پڑ  
 وال جو کچھ احمد احمد میں راز تھا  
 آئے اس عالم میں جب حضرت نبی  
 عاشق و مشوق میں تھا کب قرار  
 کب خدائی اس طرح منظور تھی  
 قصہ کوتاہ آئینہ کے پیٹ پر

ہوش رکھ کر دل کے کانون سنو  
 قیس سنگِ عشق سے سر پہچاڑے  
 وصل ہے عشقِ مجازی کو کہاں  
 کُنْتُ کُنْتُراً مَحْفُوباً کا حال ہے  
 ہے وہ عالم غیب کا : قیل و قال  
 بے خودی کے حال میں اس وہ نور  
 دیکھا اپنے کو اک آئینہ نیا  
 اس کو وحدت کہتے ہیں اہل شہود  
 پر حقیقت میں وہ ایک ہی نور تھا  
 مُنْبَدَہ ہر دوسرا میں مصطفیٰ پڑ  
 عشق بچھا تھا نہ ظاہر ہوسکا  
 بن گئی کچھ اور حالت عشق کی پڑ  
 بے قراری تھی قیرون و اضطراب  
 یہ نقطہ فرقت تھی ترستہ سال کی  
 رحمتِ للعالمین پیدا ہوئے

راوی کہتے ہیں رسولِ خوشحال  
 کرتے ہیں بی بی خدیجہ یوں بیاں  
 غارِ حرّہ ہے جبل میں نور کے  
 میں یا پچیس دن کو آتے تھے  
 ہجر میں دن رات حق کی یاد تھی  
 عاشقی کے ہو گئے ظاہر اثر و اثر  
 ایک دن حمزہ چچا اس شاہ کے  
 رنجش از صغرا و از سودا نہ بود  
 دید از زارِ نیش کو زارِ دل است  
 عاشقی پیدا است از زارِ دل  
 علتِ عاشق ز علتِ ہا جد است  
 عاتکہ بی بی سے پوچھا اے بہن  
 یا کسی بیماری میں ہیں مبتلا  
 عاتکہ نے رو کے حمزہ سے کہہ  
 کیونکہ بچپن سے ہیں ان کے یارِ غار

ہجر میں روتے رہے چالیس سال  
 ہو گئے آثارِ فرقت جب عیاں  
 آپ دن رات سہیں جا کر رہتے تھے  
 کچھ توقف کر کے واپس جاتے تھے  
 عاشقانہ زاری اور فریاد تھی و  
 رنگِ زرد و آہِ سر و چشم تر  
 حالِ حضرت دیکھ کر رونے لگے  
 بولے ہر مہنم پدید آید ز دو  
 تن خوش است دادِ گرفتارِ دل است  
 نیتِ بیماری چو بیماریِ دل و  
 عشقِ امطرِ لب اسرارِ خداست  
 دیکھتا ہوں کچھ محمد پر محن  
 یا کسی کے عشق میں ہے دل بھنسا  
 پوچھئے صدیق سے یہ ماجرا  
 ان پہ ہے سب رازِ پنہا آشکار

<p>حال پوچھے سید کو نین کا بڑا          بولے استفسار کرتا ہوں ابھی          یوں دیا رو کر جواب اس شاہ نے          ہنچو بیماری کہ دور است از طبیب          ایں زماں بگزار تا وقت دگر          مجھ سے میرا حبیبے چھوٹا ہے رفیق          ہے بسرِ غم میں جوانی کیا کہوں          دردِ فرقت نے کیا ہم کو تمام          خونِ دل آنکھوں سے ہر دم جاری ہے          تھا او دہر شتاق رب دو احوال          بے خودی کے شعر کہہ روشن ضمیر</p>	<p>جا کے گھر صدیق کے حمزہ چپا          چھاتی بھر آئی یہ سن صدیق کی          حال جب پوچھے رسول اللہ سے          آگفت اے دور افتادہ از حبیب          شرح ایں ہجراں و ایں خونِ جگر          کیا سناؤں حال اپنا اے رفیق          تلخ ہے بس زندگانی کیا کہوں          نامہ میر ہے اور نامہ نہ پیام          کیا بتاؤں عشق کی بیماری ہے          یہاں کی یہ حالت تھی وہاں کا اور حال          اس محل پر اے غلامِ دستگیر</p>
--	---

### قصیدہ

<p>تو پھر اس ماہ کو بھجوا یا ہوگا          وہاں تسکیں کی خاطر سایا ہوگا</p>	<p>دلا سا پہلے کچھ فرمایا ہوگا          ہو معلوم جو بے سایہ تھے آپ</p>
---	--

کبھی تھا وصل کہ پیغام جبریل پڑ  
 کھلا رُوح الامیں پر بھیجی اب تک  
 شفاعت کا رکھا ہو تاج سر پر  
 چھپا کر میم کے پردہ میں منہ کو  
 غلام دستگیر اس روز سر پر  
 چھ مہینے تک جناب مصطفیٰ  
 سال جب چالیس پورے ہو گئے  
 اک فرشتہ ہے بڑی ہے جلی شان  
 غار سے جرّہ کے دیکھا آپ نے  
 سورہ اقرعہ کا لایا ہے پیام  
 اس سے تب بولے شہنشاہِ انام  
 پھر تو اس نے اپنے سینے سے لگا  
 وحی جاری ہو گئی اس روز سے  
 تھا حصول مدعا معراج میں  
 اتنا سب کچھ ہو کے کب آرام تھا

کبھی معراج میں بلوایا ہو گا پڑ  
 وہ کیا تنہائی میں سمجھایا ہو گا  
 تمیص معرفت پہنایا ہو گا پڑ  
 خدا جانے وہ خود ہی آیا ہو گا  
 لوائے مصطفیٰ کا سایہ ہو گا  
 خواب سچے دیکھتے تھے بر ملا  
 وحی بھیجی تو درِ عِلام نے  
 ہے زمین اور آسماں کے درمیان  
 حضرت رُوح الامیں میں آکھڑے  
 آپ سے کہتا ہے پڑہاے نیک نام  
 پڑ مٹا لکھنا عشق میں بھولے تمام  
 اس پیام حق سے آگاہ کر دیا  
 رات دن رُوح الامیں آنے لگے  
 وصل جاناں ہو گیا معراج میں  
 درد و فرقت اور دو ٹوٹا ہو گیا

جاگنا طاعت میں تھا ہر رات کا  
 پڑھتے یا سنتے کلام اللہ جب  
 اور نمازوں میں بھی اکثر روتے تھے  
 عالیشانہ کہتے ہیں اک شب شاہ دیں  
 میں جو مچلی دھونڈتے ہر سمت سے  
 رو کے اس دم عرض کی جا کر قریب  
 پاک خالق نے کیا سب جرم سے  
 آپ نے تب عالیشانہ سے یوں کہا  
 کب وہ باہر ہووے اس کے شکریں  
 جب زمانہ عشق کا پورا ہوا پڑ  
 آگیا جس وقت ہنگام وصال  
 راوی کہتا ہے کہ حضرت کے قرین  
 ہو رہی تھی روح جب تن سے جدا  
 تھے کھڑے روح الامین منہ پھیر کر  
 کیا میری حالت جو اس دم غیر ہے

دونوں پاؤں پر درم پیدا ہوا  
 عشقِ حق میں روتے تھے محبوب  
 ہوتی تھی تریشِ اقدس اشک سے  
 دیکھتی کیا ہوں کہ بستر پر نہیں  
 دیکھا قبرستان میں روتے ہوئے  
 ہے یہ زاری کس کے خاطر اے حبیب  
 آپ پھر روتے ہیں کس کے واسطے  
 جس پر ایسا فضل ہوا اللہ کا پڑ  
 کیوں نہ اس کے عشق میں زاری کرے  
 کر گئے سب سے کتنا مصطفیٰ  
 لائے عزرائیل پیغامِ وصال  
 نزع کی حالت میں تھے روح الامین  
 تھا رفیقِ الاعلیٰ ذکرِ مصطفیٰ پڑ  
 ان سے تب کہنے لگے خیر البشر  
 منہ پھراتے کیوں ہو بھائی خیر ہے

<p>ایسا کس کا سخت دل ہے یا بنی ایسے غم میں حال دیکھے آپ کا نور جا کر مل گیا پھر نور سے السلام اے واصل حق السلام خیریت سے ہووے سب کا خاتمہ</p>	<p>رو کے تب روح الایں نے عرض کی روح ہووے جسم اظہر سے جدا بس وہ عاشق رونق افزا ہو گئے ہم سے پردہ کر گئے خیر الانام کر غلام دستگیر اب التجا</p>
---	---

## بیان معراج شریف و مسلمان شدن یہودی

<p>مصطفیٰؐ میں قبلہ دنیا و دیں پر مصطفیٰؐ میں مالک ہر دو جہاں شافع روز جزا میں مصطفیٰؐ حال سے معراج کے واقف میں سب کچھ یہ عاصی نے لکھا ہے مختصر سرتابی اسرائیلی بولتے تھے بارہا دیکھنا ممکن نہیں اللہ کو پر</p>	<p>مصطفیٰؐ میں رحمتہ للعالمین پر مصطفیٰؐ میں باعث کون و مکان بادشاہ انبیا میں مصطفیٰؐ پر جو مسلمان میں عجم سے تا عرب برکت دارین اس کو جان کر شوق موسیٰ کو ہوا دیدار کا حکم آیا تم کلیسم اللہ ہو۔</p>
---	--

بس منزرا ہے لقائے کبریاؔ  
 ہوگی نازل اک تجبلی کوہ پرچ  
 اک تجلی طور سینا پر ہوئیؔ  
 دیکھ سکتے کیا لقائے کبریا  
 وادی امین ہے ایک جنگل کا نام  
 حکم تھا تعلیم واد ہرگز نہ لائیں  
 سن چکے موسیٰ نبی کے داستاں  
 حضرت روح الامیں کو بھیج کر  
 شب تھی ستائیسویں ماہ رجب  
 خاک پر لیٹے تھے اس شب وہ امیر  
 اُتہانی کے تھے گھر میں شاہ دیں  
 کر دیا بیدار منہ پر پر ملا پو  
 بولا کیا شب ہے یہ اسے محبوب رب  
 اب جلو میں آپکے اسے شہسوار  
 ہیں مزمین نور سے ساتوں فلک

دید کے قابل ہے چشم مصطفیٰ  
 چاہئے نظارہ اسے موسیٰ ادھر  
 ایک بیک بیہوشی موسیٰ پر ہوئی  
 طور کا بھی دیکھنا شکل ہوا  
 واد خدا کرتا تھا موسیٰ سے کلام  
 وادی اقدس ہے تنگے پاؤں میں  
 اب سنو معراج احمد کا بیاں  
 حق تعالیٰ نے بلایا عرش پر  
 کچھ شکر خوانی میں تھے محبوب رب  
 نہ بچھونا اور نہنا تھا نہ حصیر  
 لے براق آیا وہیں روح الامیں  
 اور سلام اللہ کا پہونچا دیا  
 حشر تک پھر آئے گی ایسی نہ شب  
 یہ فرشتے آئے ہیں ستر ہزار  
 ہیں تمام آراستہ حور و ملک

لے چلو تشریف اے نورِ خدا  
 ساتوں جنت آج ہیں آراستہ  
 نہریں جنت کی ہیں جاری ابکام  
 حکم ہے خورشید پر یہ یانہی یو  
 یانہی یہ ذکرِ سحر و بریں ہے  
 کر کے کوثر سے وضو یا شاہ دیں  
 جسم پر ملبوس پہنا آپ نے  
 دیکھ حضرت نے براق برق دار  
 یوں کیا معروضہ تب روح الائیں  
 عرض کی حضرت نے اے پروردگار  
 کل کے دن محشر میں اے بارِ خدا  
 تیز اس کی گویا تیغ آب دار  
 میری امت کے ضعیف و ناتواں  
 قرطالفت سے یہ بات اب دور ہے  
 آیا حکم ایسا براق پر چشم

پیشو آکر کھڑے ہیں انبیاء  
 بچھ گئی ہے نار دوزخ جا بجا  
 اہل دوزخ پر ہے آج آتش حرام  
 طول سب راتوں سے مہورات آج کی  
 آج ہمانی خدا کے گھر میں ہے  
 اب پہنئے حُلّہ خلد بریں  
 اور سبحانوری علامہ آپ نے  
 رو دئے یکبارگی بے اختیار  
 وقت شادی کا ہے رونیکا نہیں  
 آج کی شبِ آؤں میں اس پر سوار  
 پل رکھیں گے قعر دوزخ پر لے آ  
 طول میں منزل برس ستر ہزار  
 باز عصیاں لے چلیں کیونکر وہاں  
 انکی غمخواری مجھے منظور ہے  
 قبر پر بھجوائیں گے ہر اک کی ہم



بس یہ سن کر ہو گئے حضرت سوار  
 و اس امامت انبیا کی کراوا  
 جس گھڑی پہونچے میں سدرہ کچہ قریب  
 میرا مفدہ آگے بڑھنے کا نہیں  
 آجکی شب وہ خداے بے نیاز  
 یا محمد حکم گر اس کا میں پاؤں  
 تاکہ آسانی سے امت آپ کی  
 ہو کے رفرف پر غرض حضرت ہوا  
 جب خراماں عرش پر حضرت ہو  
 عرش کو ہے شوق اس بغلیں کا  
 لامر کاں پر پہونچے جب فخر عرب  
 دو دنوں نزدیک جا ہوئے صل علی  
 وال ملاحظہ سے کیوں کر ذوالجلال  
 نعمتیں کر لاکھوں حضرت کو عطا  
 پھر کہا خالق نے اے میرے نبی

لے گیا بیت المقدس برق دار  
 عرش کی جانب چلے شاہ ہدا  
 عرض کی جبریل نے بس اے حبیب  
 لیکن اتنا یاد رکھیں شاہ دیں  
 نعمتیں لاکھوں کرے گا سہ فہراز  
 حشر کے دن پل پر اپنے پر کھچاؤں  
 جلد اس پل پر سے گزرے یا نبی  
 عرش پر تشریف لائے باوقار  
 یہ صدا بھٹی اے خدا کے لاڈ لے  
 پاؤں سے نعلین مت کیچو جدا  
 کہتے ہیں اس جا ہوا ہے وصل رب  
 فرق احمد اور احد میں کچھ نہ بھٹکا  
 عارف کامل ہی جانے اس کا حال  
 حکم حق نے سیر حنت کا کیا  
 عرض بھولی آپ نے جبریل کی

کہدو اس سے روزِ حشر اے باخبر  
سیرِ حنت کر کے حضرت خوش موئے  
مالکؑ دوزخ سے پوچھا اے جو اُل  
عرض کی مالک نے اسدم آپ سے  
پہلے درجے میں تھا سب سے کم عذاب  
لاکھوں گھر آتش کے والے آئے نظر  
پھر یہ اس مالک سے پوچھا آپ نے  
شرم سے مالک نے سر اپنا جھکا  
بولے حضرت جلد کہہ اے نیک خو  
بو لاجبر لی اے شفیع اس وجہاں  
بس یسٰن کر اتنا روئے مصطفیٰ  
یہ خطاب آیا وہی اللہ سے بڑا  
سر جھکائے مصطفیٰ ہو اشک بار  
تو ہے غفار اور بڑی تیری جناب  
یہ ترے بندے میری امت کہائیں  
حق نے فرمایا اے سالار دیں

پر بچھا دے تو صراطِ حشر پر  
دیکھو کہ دوزخ بہت ہی منہموم تھے  
کتنے ہیں دوزخ کے درجے کربیاں  
سات درجے اسکے ہیں آتش بھرے  
اُنکا حضرت نے کیا کچھ اک حساب  
آگ کے لاکھوں تھے دریا المہذر  
ہے یہ درجہ کس کی امت کے لیے  
حال کچھ روح الامیں سے کہدیا  
شاید اسکا کچھ تدارک آج ہو  
آپ کے ہیں عاصیوں کے یہ مکاں  
جوش میں دریائے رحمت آگیا  
کس لیے روتے ہو اے نہاں مرے  
کی مناجات اے مرے پروردگار  
شافع روز جزا میرا خطاب  
میں رہوں جنت میں یہ دوزخیں طائیں  
آجکا دن آکچے غم کا نہیں

اتنے بخشوں کا سبب آپ کے  
 عرض پھر کرنے لگے شاہِ اُممؑ  
 ایک بھی عاصی اگر دوزخ میں جاوے  
 کی دعا خالق نے مقبول آپ کی  
 دیکھ سیرِ عالم بالاتمام پڑو  
 آگے سنئے کان رکھ کر یہ بیاں  
 راوی لکھتا ہے وہ حق کے لاڈلے  
 سب سے فرمائی حقیقت رات کی  
 ایک یہودی سُن اُسے جھٹلادیا  
 ایسویارویہ تادر ماحیرا  
 عرش پر معراج کی شب بھر رہے  
 اک کُنوے پر ایک عورت بقیار  
 بھر رکھی تھی آگے پانی کا گھڑا  
 وہ کہی میں ہوں یہودی کی کیتیر  
 راستے میں سر سے گر بھوٹا گھڑا

حشر کے دن آپ خوش ہو جاؤ گے  
 میں نہ جنت میں رکھوں جب تک قدم  
 میں نہ راضی ہوں گا بے اسکے چھڑائے  
 شافع محشر ہوئے حضرت بنی  
 گھر میں داخل ہو گئے خیر الانام  
 ہے سماعت کے یہ قابل داستان  
 جب نماز صبح سے فارغ ہوئے  
 سُن صحابہ بولے سچ ہے یا نبی  
 وہ ستر پا کر سلماں ہو گیا  
 خلق کیسا سرورِ عالم میں تھا  
 صبح پیدل جانبِ صحرا چلے  
 کھینچتی تھی آہ رو کر زار زار پڑ  
 بولے حضرت کیا ہے تیرا مدعا  
 مجھ سے منگوایا تھا پانی وہ عزیز  
 میں لگی کرنے کو تب آہ دُجکا

ایک جواں وارد ہوا دال ناگہاں  
 یہ گھڑا ہے بوجھ اس سے آغرب  
 آپ نے فرمایا تو گھبرا نہ جا  
 فخر کچھ اپنی نہ شاہی کا کیا  
 گھر کی جانب اس یہودی کے چلے  
 بولتے تھے واہ رے خلقِ نبیؐ  
 صبح کا نادر ہے دیکھو سانحہ  
 قدسیاں دوڑے کہ ہم کو دیکھئے  
 کہتے تھے روح الامیں یا مصطفیٰ  
 آپ کہتے تھے یہ میرا کام ہے  
 لے گھڑا آخر کو وہ حق کے حبیب  
 وہ کینزک کو جو اندیشہ ہوا  
 چاہ پہ روتی تھی لے بارگراں  
 جم کر کے مجھ پہ مردِ با خدا  
 باہر آکر اس نے لوٹندی سے کہا

یہ گھڑا دلوا دیا جو مہرِ مہرباں  
 مجھ سے اٹھ سکتا نہیں ہے ہے غضب  
 میں لئے چلتا ہوں اب تیرا گھڑا  
 وہ گھڑا حضرت نے سر پر لے لیا  
 حلالِ عرشِ برونے لگے  
 رات کو لذت میں تھے معراج کی  
 ہے یہودی کا گھڑا سر پر دھرا  
 بوجھ یا حضرت نہ سر پر لیجئے  
 میں لئے چلتا ہوں سر پر یہ گھڑا  
 رحمتِ عالم ہمارا نام ہے  
 اس یہودی کے گئے گھر کے قریب  
 اس یہودی سے یہ بولی گھر میں جا  
 ایک عرب وارد ہوا دال ناگہاں  
 آپ لایا ہے گھڑا سر پر اٹھا  
 یہ محمدؐ میں رسولِ کبریاؐ

وہ گھڑا حضرت کے سر سے لے لیا  
 پاؤں پر سر رکھ کے بولا اے حبیب  
 ضبط کرنے کا نہیں یا راجھے مجھے  
 میں نے یہ تورات میں دیکھا چال  
 خاتم پیغمبروں میرے نبی  
 ہوئے گا معراج جس شب عرش پر  
 سر پہ لاویں گے یہودی کا گھڑا  
 آپ برحق دین کے سلطان ہیں  
 لاجپکا میں تم پر ایماں یا نبی پڑ  
 آپ نے کلمہ یہودی کو پڑھا  
 اے مسلمانو کرو شکر خدا  
 منصفو ہے غور کرنے کی یہ جا  
 باپ ماں بڑے کے تھا امت پہ پیار  
 فکر امت میں تھے ہر دم شاہ دیں  
 ایسے پیغمبر پہ جاں قربان ہے

اشک بھرا آنکھوں میں نیچے رکھ دیا  
 آج یہ نعلین تھے میرے نصیب  
 اب مسلمان کیجئے آقا مجھے  
 اسمیں فرماتا ہے رب ذوالجلال  
 ہونیں گے پیغمبروں کے آخری  
 یہ کریں گے صبح وہ خیر البشر  
 یہ تپا توریت میں حق نے دیا  
 میرے ماں باپ آپ پر قربان ہیں  
 کیجئے جلدی مسلمان یا نبی  
 حلقہ اسلام میں داخل کیا  
 ایسا پیغمبر ہمیں حق نے دیا پڑ  
 کیا ترختم ہے رسول اللہ کا  
 اور کئے پیارے نواسوں کو تثار  
 کوئی جا معراج میں بھولے نہیں  
 جان کیا شئے ہے فدا ایمان ہے

یا محمد آپ میں بندہ نواز آپ کی امت میں مسکین اور حقیر حشر اس کا شاہِ دیں کے ساتھ ہو	کامینات آپ ہی سے ہے سب سرفراز ہے غریب ادا تا غلامِ دستگیر آپ کے نعلین اس کے ہاتھ ہو
---	---

## حَالِ شادیِ جنابِ سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

با ادب دل سے عزیز و شئے کچھ عجب ذات ہے حق کی غیور اچھے اچھے ہیں اسی حیرت میں ابھی احمد نہ ہوئے تھے پیدا پرورش کرتے تھے جدا مجد جبکہ حضرت پہ یہ نوبت گزری فقرو فاقہ تھیں اعمیاں قدرت کے ان مصائب کا تھا اصلانہ خیال دل و جاں یادِ الہی میں ملول	بیاہ کا حال ہے شاہِ دیں کے اس کے ادراک میں سب ہیں مجبور عقل کا دخل نہیں قدرت میں آگئی والدِ مشفق کی قضا پڑ وہ بھی آرام کئے زیرِ سحر تھے خبردار چپا اور پھوپھی پیٹ بھر کھانا نہ کھایا شہ نے ہجر خالق کا صدا دل پہ طال روز و شب طاعت حق میں مشغول
--	---

نرگسی چشم تھی ترچہ سرہ زرو  
 ہجر میں یار کے آنسو جاری  
 مضطرب کیوں نہ ہو نورِ اقدس  
 یہاں چندے جو بچھڑ کر آیا پڑ پڑ  
 ہر گھڑی کرتے تھے خالق سے دعا  
 کچھ خبرِ داں کی نہ یاں آتی ہے  
 وحی آئے کے ہے آگے کا چال  
 ہوا بچپن پر بس کا جب بس  
 خطِ نمودار ہو قدرت کا  
 رشکِ طو با تھا قد بے سایہ  
 دن کو شرماتا تھا حورِ شید جہاں  
 ہے تفسیر سے روایت مشہور  
 یوں وہ فرماتی ہے اس بیباکِ حال  
 تھ عبادت میں وہ نورِ رحاں  
 عاقلہ نام تھا اس بی بی کا پڑ

سوز دل سے تھی عیاں آہِ سرود  
 لوگ کہتے تھے یہ ہے بیماری  
 رو برو حق کے رہا لاکھوں برس  
 مرضِ حیر نمودار ہوا پڑ پڑ  
 جلد عاشق کی غیبِ دل پہ مولا  
 جانِ فرقت میں مری جاتی ہے  
 پھر تو سب دور ہوا دل کا طال  
 اور دونا ہوا حسنِ باطن پڑ  
 نورِ تابندہ ہوا رحمت کا  
 جس نے دیکھا وہ کہا صلِ علی  
 شب کو تھراتا تھا ماہِ تاباں  
 رہنے والی ہے خدیجہ کے حضور  
 ہو آغازِ جو بچپنِ اں سال  
 بیاہ کی فکر بھوپے کو ہر آں پڑ  
 مشورہ اپنے یہ بھائی سے کیا

جلوہ افرور ہے مہر و جہاں  
 نوجواں ہو گیا احمد پیارا  
 ابوطالب ہوئے سن کر گریاں  
 حال روشن ہے تجھے سب گھر کا  
 فقر و فاقے کی ہے نوبت و نرات  
 ہم قریشی ہیں عرب کے سردار  
 عاتکہ نے کہا تب بھائی سے  
 اندنوں بی بی خدیجہ کبیری  
 مال و اسباب کو محفوظ رکھے  
 گر محمد کو وہ کر لے منظور پڑ پڑ  
 رو کے فرمایا ابوطالب نے  
 خادم کصیہ میں سب سے اعلیٰ  
 گرزے دنیا کے جودل میں خطرات  
 میں ہو اس امر میں بالکل مجبور  
 الغرض بھائی سے رخصت لے کر

اس کے پہلو میں ہو ماہِ تابیلاں  
 ہو دیے پہلو میں کوئی مہ پارا  
 کہے ہمیشہ سے با آہ و فغاں  
 بیاہ کس طرح سے ہو دلبر کا  
 بن نہیں آتی کچھ اے نیک صفات  
 مانگنا قوم میں ہے اپنے عار پڑا  
 اس طرح آیا ہے سننے میں مرے  
 شام کو بھیجتی ہے مال اپنا  
 ایسے دار و غہ کی خواہش ہے اُسے  
 اس میں ہو جائے گا وہ کار ضرور  
 اے بہن یہ تو نہ ہو گا ہم سے  
 عیب مزدوری کا ہے ہم میں بڑا  
 کہی ہمیشہ سے رو کر یہ بات پڑ  
 شرم پابند ہے شادی بھی ضرور  
 چلی وہ بی بی خدیجہ کے گھر



حال مشتاقوں نے دولہ کو سنا  
 جس کو کہتے ہیں خدیجہ کی پری  
 تھی قبیلے میں قریشوں کے شریف  
 شک اگر ہووے کسی کو اس جا  
 حق کا ارشاد ہے ہاں تم کو نبی  
 کیوں نہ اس بی بی کی ہو و غرت  
 اپنے معشوق کے خاطر جوڑا  
 مرتبہ کیوں نہ ہو اعلیٰ ان کا  
 حق نے بخش تھی اسے عقل سلیم  
 حسن میں طاق تھی وہ رشکِ حور  
 آتے تھے شاہوں کے اکثر پیغام  
 ایک شب خواب میں تھی وہ مدہوش  
 بر سے نکلا جو وہ ماہِ رخشاں  
 صبح جاگی جو وہ بختِ بیدار  
 ایک راہب کا بھیرا تھا تام

اب سنیں ذکرِ دلہن کا بھی ذرا  
 وہ رُسیہ تھی بہ شہر مکہ پڑ  
 جس کی قرآن میں لکھی ہے تعریف  
 واضعہ میں ہے اشارہ اس کا  
 ہم کئے ند سے خدیجہ کے غمی پڑ  
 دو جہاں کی ملی جس کو دولت  
 لاکھ عورات سے خالق نے چنا  
 ماں ہے سادات کی اُم زہرا  
 تھی طبیعت کی حلیم اور کریم  
 مال و زر سے تھے خزانے معمور  
 کرتی انکار تھی وہ نیک انجام  
 چاند کو دیکھی ہوا ہسم آغوش  
 کر دیا سارے جہاں کو تاباں  
 دل سے کہنے لگی کیا ہے اسرار  
 تھا وہ نصرائیوں میں عالی مقام

اس سے پوچھوائی جو اسکی تعبیر ہو  
 عقد احمد سے ترا ہو گا ضرور  
 تیرے گھر آئیں گے جبریل میں  
 ہونے کی تو ہی مسلمان پہلے  
 جیسا وہ نور ہوا تھا تاباں ہو  
 سن کے تعبیر ہوئی وہ حُرم  
 منتظر تھی کہ وہ آجائے گھڑی  
 پیشوا جا کے لے آئی اُن کو ہو  
 اُن کے گھر آنے سے عزت سمجھی  
 عرض کی اے شرفِ قوم عرب  
 جو ہوا ارشادِ سجا لاؤں گی ہو  
 عاتکہ بی بی بلا میں لے کر ہو  
 آج کل سننے میں یوں آتا ہے  
 مستعد ہے کوئی تجھ کو منظور  
 ہے محمد میرے بھائی کا پسر

وہ ٹرپ کر کہا اے خوش تقدیر  
 آئے گا بر میں وہ اللہ کا نور  
 وحی اُترے گی نبوت کی وہیں  
 لائے گی سب سے تو ایمان پہلے  
 دین میں آئے گا ویسا ہی جہاں  
 کرتی تھی شکر الہی ہر دم ہو  
 پہنچیں ایسے میں پھو پھی حقہ تکلی  
 اپنی مسند پہ بٹھائی ان کو ہو  
 بڑی تنظیم سے مہمانی کی ہو  
 کیجے ارشاد اب آنے کا سبب  
 اُس میں بے شک ہے سعادت میری  
 بولی اُس مہ کو دعائیں دے کر  
 قافلہ تیرا کہیں جاتا ہے  
 میں لے آؤتی ہوں یک منظر نور  
 جس کے مانباپ گئے دونوں گزر

اس کو بھجوائے جو اے جانِ جہاں  
 دل میں کچھ سوچ کے بولی اچھا  
 مال و زر کی ہے حفاظت مشکل  
 ہے عیان سب میں دیانت اُنکی  
 عائدہ ہو کے مخلصِ واں سے  
 سب حقیقتِ شہِ والا سے کہی،  
 یاں طلبِ گاری تھی اس دلبر کی  
 الغرض کر کے پھو پھی نے اصرار  
 اس کی قدرت ہے اسی کو زیبا  
 یعنی کونین کے سلطان کا ہنر  
 جلوہ گر جب ہوا نورِ نیرِ واں پڑ  
 آمد اس شہ کی محل میں جو موئی  
 آپ کو مسند شاہی پہ بٹھا  
 ہو گیا اور ہی عالمِ والدہ  
 پردہ یار یک تھا یک دالے کا

ہم سبھوں پر ہو تمھارا احساں  
 اپنے ہمراہ انھیں بھی لانا پڑے  
 ایسے کاموں کو ہو مردِ عاقل  
 ہم بھی دیکھیں گے لیاقت اُن کی  
 لائی تشریفِ مکاں میں اپنے  
 چپ ہوئے سن کے رسولِ عربی  
 شوقِ شادی کا نہ خواہش زر کو  
 لے چلی آپ کو باعزت و وقار  
 سلب ہو جاتی ہے اِن عقل پر  
 امتحاں ہووے خدیجہ کے گھر  
 گھر خدیجہ کا ہوا سب تاباں  
 بڑی تعظیمِ خدیجہ نے کی پڑ  
 روید و چھوڑ کے بیٹھی پرواہ  
 ایک جا ہو گئے جب مہر و ماہ  
 نظر آتا تھا عیاں نورِ خدا

مصحفِ دَآرِ سِی یک جاتھے ہم  
 لیکے بیٹھی تھی خدیجہ تورات  
 صفحہٴ نعت جو پڑہ کر دیکھا  
 ہو گئی تیرنگہ کی مائل پڑ پڑ  
 رشکِ مہ صورتِ الوز دیکھی  
 سرنگیں چشم وہ ابرو دیکھا  
 لب سے ظاہر تھا کہ جنبشِ اسکی  
 رعبِ ہاشم کا اثر شاہی کا  
 انگلیوں کے سجھا اشار دیکھیں اثر  
 پاؤں تھے رشکِ سیما ایسے  
 شیفۃ بن گئی دیکھا جو جمال  
 دل میں کہتی تھی کہ پردہ کو اٹھاؤں  
 ضبط کہتا تھا ابھی فاش نہ کر  
 عاتکہ سے کہا لے جاؤ اچھا  
 صاف ظاہر ہے دیانتِ ان کی

پڑھتے صلوات تھے حورانِ ارم  
 دیکھتی آپ کی تھیں اس میں صفات  
 حُسنِ آثار برابر دیکھا پڑ پڑ  
 طائرِ دل ہوا پہلے سبل پڑ پڑ  
 سرسبز قدرتِ داور دیکھی  
 غنبریں دوش پہ گلبو دیکھا  
 موجبِ جنبشِ امت ہو گئی پڑ پڑ  
 طور ہاتھوں میں یدِ اُتلی کا  
 ایک شب ہودیکا شوقِ مہرے قمر  
 ایک تھوکر سے اٹھیں سب مڑے  
 بولی سچ خواب تھا سمجھا تھا خیا  
 قدِ بے سایہ پہ قمر باں ہو جاؤں  
 وقت آنے دے نہ ہو یوں مضطر  
 حیب چلے قافلہ بھجوا دینا  
 دو شتر دیں گے ہم اُجرتِ انکی

گھر شہ دیں کو بھوپنی نے لایا پڑ  
 قافلے میں کیا لیجا کے گھڑا  
 معتمد ایک تھا اس مہ کا غلام  
 ایک خلعت دیا اس کو بھاری  
 گوش زد کر لے جو کہتی ہوں کلام  
 لے کے آرام سے جانا ان کو  
 ان کو پہونچا کے کسی جا پہ ضرر  
 اک شتر پر لگا شاہی سامان  
 یاں سے جب نکلے گا وہ عالیوتقا  
 شہر سے قافلہ جب ہووے دور  
 اسی ناقے پہ کرا حسد کو سوار  
 لینے اور دینے کے کام نہیں سمجھی  
 وال سے پھر آنے پہ تو ہوگا شاد  
 اس میں کچھ تفرقہ ہووے گا ذرا  
 الغرض قافلہ جب کوچ کیا

رو کے ملبوس سفر پہنایا  
 اب سنو حال خدیجہ کا ذرا  
 مسیرہ خلق میں تھا اس کا نام  
 اور تقید سے یہ فرمانے لگی  
 آج سے تو ہے محمد کا غلام  
 پھر حفاظت سے لے آنا ان کو  
 مجھ کو سب قوم میں شرمندہ نہ کر  
 کر محمد کے حوالے اس آن پڑ  
 اس کے کاندھے پہ شتر کی ہونہار  
 ان کو خلعت تو یہ پہنا نا ضرر  
 اپنے کاندھے پہ تو رکھ لینا ہونہار  
 بے محمد کے نہ دے دخل کوئی  
 مال و زر دے کے کرو گئی آزاد  
 یاد رکھ اس کی سزا پائے گا  
 مسیرہ نے وہ لے آیا ناقہ

تھا نہی حضرت نے جوہی اسکی  
 بھوپا قراتی تھیں اے عبداللہ  
 قافلہ والوں کے خوش و رفقاء  
 اقرار دوتے تھے حضرت تھے بت نام  
 روکے فرماتے تھے اس دم سب کو  
 خوشی معشوق کی عاشق گریاں  
 پہونچا افلاک پر اس غم کا غبار  
 عرض کرتے تھے اے دانائے غیب  
 قرب میں تیرے تھا وہ نور پاک  
 دیکھے تو آج تماشا اس کا  
 حکم آیا میں ملک کیوں مضطر  
 سچ ہے یہ رمز کوئی کیا سمجھے  
 الغرض رہ لیے جانے والے پڑ  
 قافلہ مکے سے جب دور ہوا  
 بیش قیمت تھا وہ زریں خلعت  
 میرہ کا ندھے پہ رکھ اپنی مہار

رودے دیکھ چپ اور بھوپا  
 کیجئے قبر سے بیٹے پہ نگاہ پڑ  
 رسمِ خیمت کی لگے کرنے ادا  
 خود بھی غمگین تھے سردارِ انام پڑ  
 میری غربت کو نہ بھولو یا راو  
 غم تھا احمد پہ خدیجہ شاداں  
 رودے سارے ملائیک کیبار  
 وہی احمد ہے یہ تیرا محبوب  
 شان میں جس کے ہے آیا لوک  
 مارڈالا ہیں رونا اس کا پڑ  
 میرے بھیدوں کی کہاں نکو خبر  
 یہ تو غمغزے تھے دو معشوقوں کے  
 آئے پہونچا کے سب آئیوا لے  
 میرہ نے وہ لے آیا جوڑا  
 پہنا حضرت نے اسے باشوکت  
 اسی ناقہ میں کیا ان کو سوار پڑ

جب ہوا ناقہ پہ سرور سواہد کو  
 عقبہ و شبیہ و جوہل اس جا  
 کیوں یہ خلعت دیا اس کو بھاری  
 پھر شرارت سے پہ بولے وہ للیم  
 آج پہنا کے تو مونے کپڑے  
 میسرہ خشم سے بولا ان سے  
 زر خرید ایس خدیجہ کاہوں  
 رشتہ داروں سے خدیجہ کے کوئی  
 بس وہ حضرت پہ فدا رہتا تھا  
 دیکھتا جاتا تھا فردوسِ اقل  
 شجر و رنگ یہ کرتے تھے کلام  
 عکس نور شید جب آیا سر پر  
 مختصر کرتا ہوں راوی کا کلام  
 شاہ والا جو شتر سے اترے  
 خشک تھا ایک زمانے سے وہ

سب نظر آنے لگے خدمت گار  
 میسرے کہے کیا تجھ کو ہوا  
 اس کے قابل نہیں یہ سواری  
 یہ ہے مفلوک غریب اور یتیم  
 اپنے خداموں میں رکھنا تھا اسے  
 کچھ سرور کار نہیں تم سے مجھے  
 اس کا فرمان بجا لاتا ہوں  
 قافلے میں تھا خذیمہ نامی بڑ  
 ایک لحظہ نہ جبار رہتا تھا  
 معجزے ہوتے تھے منزل منزل  
 یا رسولِ عربی لیجے سلام  
 ابرنے کر دیا سایا سر پر  
 قافلہ کا ہوا بصرے پہ مقام  
 نیچے ایک سو کھے شجر کے بیٹھے  
 ہوا سبز آپ کے آنے سے وہ

بوستان بن گیا دشتِ پر خار  
ایک راہب کا اسی جا پہ تھا گھر  
دیکھا حضرت کو جو اس راہب نے  
کہتا تھا شکر ہے تیرا معبود پڑ  
دیکھ انجیل میں سارے آثار پڑ  
بولایا آگے پیہر ہو گا پڑ  
حال اس سے جو حذیمہ نے سنا  
یہ خیال آگیا دل میں اس کے  
ڈر کے کوٹھے پہ چڑھا منظور  
ارے انجیل میں لکھا ہے پتا  
ختم پیغمبری ہو گی بس پر  
آگ میں جائیں گے اس کے دشمن  
یانِ مینا کر میں عبادت خانہ  
زندگی میری اگر کرتی دف  
ہے حذیمہ تجھے الفت الہیہ سے

بھولا قدرت کا وہاں یک گلزار  
تمام منظور الحبیرا کا پس  
گھر سے باہر ہوا انجیل لیے  
آج حاصل ہوئے دل کے مقصود  
ہوا حضرت پہ یصدق کہی بار  
بلکہ سب نبیوں کا انس ہو گا  
کر علم تیغ وہ راہب پہ گیا  
کہیں گستاخی نہ حضرت سے کرے  
بولامیں دوست ہوں دشمن نہ بنا  
نیچے اس جھاڑ کے وہ بیٹھے گا پڑ  
آگے ہو گا نہ کوئی پیہر پڑ  
دوستوں کو ملے جنت کا چمن  
منتظر آپ نے آنے کا تھا  
جب نبی ہوتے میں ایماں لاتا  
میں جو کہتا ہوں نصیحت سن لے



ان کو ہرگز تو نہ لے سو شام  
خوف بتلانے سے اس راہ کی  
شام کے جانے میں دیکھی نہ صواب  
فائدہ دو تا ہمیشہ سے ملاؤ  
پھر ہوا قافلہ مکے کو رواں پڑ  
راوی لکھتا ہے کہ باغزو جاہ  
میرہ سے کہا اس صادق نے  
اس نے سن کر کیا فرماں منظور  
ہے یہ دستور عرب کا مشہور پڑ  
پہلے قاصد کو بھیجا دیتے ہیں پڑ  
بولا بوہل انھیں مت بھیجا  
شاو بو بکر تھے بوہل کو غم  
راوی لکھتا ہے وہ شب کا اخبار  
مشہ کو شیطاں نے جو سوتا پایا پڑ  
چھوڑی اس ناقہ نے جو یہی راہ

وال یہودی ہیں عدوان کے تمام  
میرہ اور خذیمہ کانپے پڑ پڑ  
جا کے سب بھرے میں بیچے اسباب  
یہ طفیل احمد والا کا تھا  
راہ کا سنئے یہ تار ہے بیان  
تھے ابو بکر بھی سب کے ہمراہ  
تو محمد ہی کو بھیجا پہلے  
بھیجا خط دیکھے خدیجہ کے حضور  
رہے جب قافلہ کچھ شہر سے دور  
کیفیت وانکی سنا دیتے ہیں پڑ  
یہ نہ پہنچے گا بھٹک جائے گا  
اونٹ دوڑا کے چلے شاہ اُحم  
ننید کا آگیا حضرت کو خمار  
اونٹ کو اور طرف بہکایا پڑ  
لی بس یک بھول کے جنگل کی راہ

<p>دور شیطان کو وہاں سے پھینکا  در پہ لا چھوڑ دیا مکے کے پڑ  ایک ہی شب میں سواری پہنچی  کیا بے چین اسے فرقت نے  دھیان چوٹی کا نہ کنگھی کا خیال  ہر گھڑی بام کے اوپر جاتی  کبھی کہتی تھی مسافر میں کدھر  ہو گئی عشق کی بس بیداری  ایسے اشار پڑھی بام پہ جا</p>	<p>آ کے جبریل پہ حکم مولا پڑ  لے مہار آپ چلے اس جا سے  راہ تھی تین شہار روزی کی  پھر خدیجہ کا فسانہ سنئے  اور ہی بن گیا اس مہ کا حال  تو سوتی نہ تو کھانا کھاتی  سرد ہو جاتی کبھی آہیں بھر  نیرِ شرگانِ نبی تھا کاری پڑ  ایک دن دل جو بہت گھرایا</p>
---	--

## غزل

<p>دل بنا والہ و شہید اتیرا  جم گیا آنکھوں میں نقشا تیرا  کوئی ثانی نہیں حق اتیرا  ناقہ کس جا پہ ہے لیل اتیرا</p>	<p>خواب میں دیکھ کے جلو اتیرا  دیکھا جس دم رُخِ زیبا تیرا  کس پہ پھر آنکھ خدیجہ کی پڑی  دھوٹے ہو دشتِ دل مثلِ تیس</p>
---	---

<p>باعث امن ہے آتا تیرا دکھتی منہ جو زلفیں تیرا رہے آنکھوں پہ کف پاتیرا</p>	<p>سارے مکے میں پریشانی ہے کوڑیوں کو بھی نہ بچے یوسف یہی حسرت ہے مروں میں حیدم</p>
<p>آگیا دور سے محبوب نظر ابر سایہ کئے سر پر دیکھا چال اس مہ کی ترالی سب سے آئی احمد کی سواری دیکھو کئے خط دیکھے دعا اور ثنا فائدہ دوتا ملا اب کے سال باقی حال عرض کروں گا آکر پڑ لکھ دیا تھری جواب اس خط کا جو روانہ ہوا نامہ لیکر چھوڑا اس قافلے کے لاکے قریں میرہ خوش تھے ابو بکر تھے شاد میں جو بلو لاکھا سودہ آیا پیش</p>	<p>انتظار میں تھی وہ رشک قمر ایک اسوار شتر پر دیکھا شوکت و نشان تھی عالی سب سے سب خواصوں کو پکاری دیکھو پہنچے دیوڑھی پہ جو محبوب خدا میرہ لکھا تھا عرضی میں یہ حال یہ محمد کا سبب ہے انظر پڑ کیا ضبط اور نہ کچھ فرمایا پڑ پڑ سمت اسی قافلے کے وہ سرور سارباں پھر بنا جبریل امیں پڑ تھری خط دیکھ کے سب ہو گئے شاد کہا ابو جہل نے اے نیک اندیش</p>

تو نے اس لڑکے کو جو بھجوا یا پڑ  
 میرہ یو لاکھ سُن اے بد خو  
 الغرض بھلے وہاں سے خوشی  
 میرہ کی وہی برائی مسرود  
 معجزے جو جو ہوئے تھے رہ گے  
 احمد والا گئے اپنے گھر پوکا  
 تاب و طاقت گئی صبر و آرام  
 شرم سے کچھ نہ کہا جاتا تھا  
 تھی نفیہ جو جلسوں میں بڑی  
 ایک دن ہو کے خدیجہ مضطر  
 کیا ہی اچھا تھا جو وہ رشک قمر  
 دے دلا سا کہی غمگین مت ہو  
 بن کے مشاطہ نفیہ نکلی پڑ  
 اے محمد عربی دین کے شاہ  
 جنس کے قہر پایا کہ ہوں بے مقدور

کل گیا آج بھٹک کر آیا پڑ  
 یہ تو ہے راست کجی پر ہے تو  
 آ کے داخل ہوئے کے میں سبھی  
 مال و زر لیکے ہوا بس آ زاد  
 سب خدیجہ نے حرمیہ سے سُننے  
 یاں خدیجہ کا ہوا حال دگر  
 بے دلارام ہوا خواب حرام  
 سارا انسو کا بہا جاتا تھا  
 اس سے پوشیدہ نہ تھی بات کوئی  
 یوں نفیہ سے کہی شرما کر  
 اپنی لونڈی مجھے کر لیتا اگر  
 راضی کر آتی ہوں میں احسد کو  
 عرض آداب سے حضرت سے یہی  
 آپ کس واسطے کرتے نہیں بیابا  
 کون مغلّس کو کرے ہے منظور

عرض کی قوم سے گر حضرت کے  
مال اور زر میں بھی جو کیتا ہو  
پوچھا حضرت نے وہ ہے کون بتا  
پوچھا داں کون وسیلہ ہے مرا  
داں سے بس جلد نفیسہ دوڑی  
فکر میں بیٹھے تھے دیں کے سردار  
پوچھا کچھ فکر ہے بشرے سے عیاں  
سن کے بوبکر نے گھر میں جا کر  
تین جوڑے تھے بہت ہی اعلیٰ  
عرض کی عقد خوشی سے کیجئے  
اس لیے نام بتایا جد کا  
یک خدیجہ نے بھی جوڑا بھیجا  
جوڑا صدیق کا پہننا میں نے  
الغرض نکلا جو گھر سے نوشہ  
ملکہ کے جوہر کاں پر پہونچے

خوب رو کوئی جو اشرف ملے  
کیا قبول آپ کریں گے اس کو  
عرض کی بی بی خدیجہ کبریٰ  
عرض کی لونڈی کا اس میں ذما  
دی خدیجہ کو مبارک بادی  
آئے صدیق ادھر سے یک بار  
سارا قصہ کیا حضرت نے بیاں  
یک ہزار اشرفی رکھ دی لا کر  
آگے حضرت کے رکھے وہ بھی لا  
آپ کے جد کی امانت لیجئے  
شاید اس حیلے سے لیں گے مولا  
اس کو رکھ چھوڑ کے حضرت نے کہا  
کس کا جوڑا ہے جو فخر اس پہ رکھے  
اقربا ساتھ چپا تھے ہمراہ  
حوریں قرباں ہوں غلماں صدقے

گھر سب آراستہ تھے مثلِ جناب  
 کشتیاں زرد و جامہ ہر کی دو چار  
 پہننا دلہن نے عروس سی جوڑا پڑ  
 ہو کے ایجاب و قبول اور گواہ  
 از بس اس روز خدیجہ تھی شاد  
 عرض آداب سے حضرت سے یہ کی  
 مجھ کو کچھ کام نہیں اس گھر سے  
 یہ قدم بس ہے سعادت میری  
 کیوں نہ اس بی بی کا رتبہ ہو بڑا  
 کیوں نہ جو تم بزرگی ان پر پڑ پڑ  
 واہ کیا فخر خدیجہ کو ملا پڑ پڑ  
 اور وہ مال بھی کیا اچھا تھا  
 پڑھا جاتا ہے بیانِ عشرت  
 فضل و برکت سے تو اس شادی کے  
 یہاں جو حاضر ہیں سوائے مقصد

جلوہ افترا ہوئے سلطانِ زماں  
 کئے لالا کے خواصوں نے نثار  
 اور جو ابھر سے سجا ستر تاپا پڑ پڑ  
 عقد باندھے گئے وہ مہر و ماہ پڑ  
 سب کمینروں کو دریں کی آزاد پڑ  
 آج سے آپ کی میں ہوں لونڈی  
 آپ مختار ہیں مال و زر کے پڑ پڑ  
 مرحبا سید مکی مدنی پڑ پڑ  
 جس کے شوہر بنے محبوب خدا  
 فاطمہ زہرا ہو جن کی دختر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 حق کی ہی راہ میں سب صرف ہوا  
 یارب اس دم ہے تزلزل رحمت  
 دور کر رہے سمجھوں کے دل سے  
 جلد بر لایہ طفیل احمد

دستگیر ادنا ہے تیرا غاصی پڑ	اس پہ ہر دم ہو نظر رحمت کی پڑ
حال شادی کا ہوا اب اتمام	دو طحا دو دلہن پہ پڑھو دسے سلام

## مثنوی در بیان شادی سیدۃ النساء فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

با ادب دل سے سنو یہ داستاں	فاطمہ کی ہے یہ شادی کا بیاں
یہ وہ شادی ہے کہ جس کے فضل سے	مذنبین نارِ جہنم سے بچے پڑ
نورِ عینِ مصطفیٰ ہے فاطمہؑ	رحمتِ سرِ دوسرا ہے فاطمہؑ
دو جہاں میں کسکی یہ توقیر ہے	کس کی چادر آیتِ تطہیر ہے
اے محبوبِ سرورِ جنبت میں آپ	عورتوں کی عزت اور عصمت ہیں آپ
گرچہ صاحبزادیاں تھیں اور بھی	فاطمہ حضرت کی گویا جان تھی
معرفت کے سب وقایق اور مہول	ہو گئے تھے فاطمہ کو سب حصول
ہو گئی تھی نورِ وحدت میں فنا	فرق کچھ نہ رہا میں احمد میں نہ تھا
کبریا کو بھی تھا پیاری فاطمہؑ	حکم آتا تھا ہماری فاطمہؑ

مال و زر زینت ہے قاروں کی بجا  
دوست رکھتے زرجو سلطانِ زماں  
ہجو دولتِ مقبلوں کی پیروی  
بندہ یک مرورِ روشن دل شوی پو  
کیا کمی تھی مصطفےٰ کو مال کی پو  
جتنے دنیا میں خزانے مال کے  
سوچکر دیکھو کہ اس دنیا کے شاہ  
فاطمہ بنتِ نبی کی بیاہ کی  
گر تکلف چاہتے شاہِ انا م پو  
زر جو اہر گر چہ سب قبضہ میں تھا  
دن جو آیا فاطمہ کے عقد کا  
شادی بیٹی کی سلیمان نے جو کی  
زر جو اہر کا نہیں تھا کچھ شمار  
دیو اور پریوں کا تھا سب اہتمام  
کی جو ایک داماد کو ٹوپی عطا

بھاگتے تھیں اس سے خاصانِ خدا  
اُمّی بن جاتے سب فرعونیاں  
مولوی نے مثنوی میں ہے لکھی  
یہ کہ برفرقِ سرِ شاہاں روی  
ساری دنیا آپ کے قبضہ میں تھی  
مالک ان کی کنخیوں کے آپ تھے  
کس تکلف دھوم سے کرتے ہیں بیاہ  
تھی جنابِ کبریا کو بھی خوشی  
باہر آ جاتا زمین سے زر تمام  
پر بہت حضرت کو تھا خوفِ خدا  
بولے یاروں کو سن کر مصطفےٰ  
ایسی دنیا میں نہ پھر ہوگی کبھی  
ساری دنیا کا تھا ان کو اختیار  
جہیز لیا جاتے تھے سر پر جن تمام  
نعل تھے سترنگے بس بے بہا



ماہ کو بھی جس سے ہو شرمندگی  
 یہ جو قمر مایاست کو نین نے  
 پوچھا حضرت نے کہ اے شیر خدا  
 کی علی نے عرض اے سالار دیں  
 اک زرہ اک اسپ اک تلوار ہے  
 آپ نے فرمایا اے شیر خدا  
 ہے ضرورت اسپ اور شمشیر کی  
 سنتے ہی حضرت سے بس شیر خدا  
 دیکھ قیمت اس کی عثمان غنی  
 چار سو درہم دے عثمان نے  
 وہ درہم اور وہ زرہ لے باسرور  
 دیکھ حضرت نے وہ درہم اور زرہ  
 ایک ٹٹھی بھر دم لے آپ نے  
 فاطمہ کا عقد جب ہونے لگا  
 فاطمہ سے کہدے بد لے مہر کے

سات دنیا قیمت اک اک لعل کی  
 مرتضیٰ بھی حاضر اس مجلس میں تھے  
 کیا رکھا سا ماں ہے تم نے بیاہ کا  
 جز خدا اور مصطفیٰ کے کچھ نہیں  
 لیجئے اس میں سے جو درکار ہے  
 کام پڑتا ہے ہمیشہ جنگ کا  
 پر زرہ کو بیچ ڈالو یا علی  
 بیچے عثمان غنی کو وہ زرہ  
 وہ زرہ بھی کر دے نذر علی  
 وہ روپے ستر پہ چھپیاں کہہوئے  
 رکھ دئے لاکر شہ دیں کے حضور  
 حق میں عثمان غنی کے کی دعا  
 جہیز کچھ منگوائے زہرا کے لیے  
 حکم یہ جبریل پر حق کا ہوا  
 مہر بی بی کا سلیمان کی بندھے

تب یہ زہرانے فرشتے سے کہا  
 یوں کہا روح الامیں نے ہاتھ جوڑ  
 عرض کی زہرانے حق سے انگھڑی  
 مہر میرا زرد سے گر باندھا گیا  
 مہر میرا فضلِ مولا چاہئے  
 ایک حریری پرچہ کا غذا کا لکھا  
 کی وصیت فاطمہ نے تپ پکار  
 اپنے بازو پر رکھوں گی عمر بھر  
 حشر میں خالق کو یہ دکھلاؤں گی  
 سر جھکا کر با ادب اسے دیندار  
 دین و دنیا کے تھے مالک مصطفیٰ  
 راوی کہتا ہے کئی پیوند کی  
 جب نبی دلہن وہ بنتِ مصطفیٰ  
 اس میں خوشنودی تھی خالق کی مگر  
 جہیز اور کپڑے غریبوں کے مثال

مہر کیا ٹھہرا تھا ان کے دُخت کا  
 اشرفی باندھی گئی لاکھوں کروڑ  
 میں ہوں بیٹی سید کونین کی  
 فرق مجھ میں اداں میں کیا رہا  
 بخشنا امت کا باندھا چاہتے  
 بی بی کو روح الامیں نے لادیا  
 عاصیوں کی ہے یہ بخشش کا قرار  
 جب مردوں رکھنا کفن میں سینے پر  
 باپ کی امت کو سب بخشاؤنجی  
 اب سنو پڑھ کر دروپیے شمار  
 انجی شہزادی کا جس دن عقد تھا  
 چادر اس دن فاطمہ کے سر پہ تھی  
 مثلِ مسکینوں کے سب سامان تھا  
 رونا آتا ہے دلہن کے حال پر  
 چیم کے تکیوں میں تھی خرّمے کی چھال

لے چلے صدیق چکی اپنے سر  
ایک لکڑی کا پیالہ فخر سے  
دیکھ اس شادی کے سارے کاروبار  
فاطمہ زہرا کھڑکی پر پہن کر  
جو یہ شادی کو متک سبھی بشر  
عیش دنیا کی ذرا سن لو مثال  
ایک دن حضرت عمر عالی صفات  
رحم کر کے وہ غلام باوق  
رکھ کے اس پانی کو اس دم خاک پر  
عاقبت کا خوف ہے مجھ کو بڑا  
حفظ دنیا جو اٹھاتے ہیں یہاں  
واں کی نعمت اسکے بدلے ہونے خار  
طالب مولا ہیں بس خاصان ہیں  
شکر خالق کا ادا کر باخوشی  
لائیں مب تشریف وہ فرخندہ فال

بوریا سو اک تھا بنے تھے عمر  
حضرت عثمان لیے ہمراہ تھے  
رودے صدیق اکبر زار زار  
بے سواری آئیں ہیں مولا گھر  
ہے وہ مردود اس کی جانا ر سقر  
آگے پھر آتا ہے اس شادیکہ حال  
پانی منگوائے کسی خادم کے ہاتھ  
شہد پانی میں ملا کر لادیا بک  
بولے اس خادم سے یوں حضرت عمر  
قول ہے یہ حضرت سبحان کا  
دین کی نعمت انھیں حاصل کہاں  
میں نہ یہ پانی پیوں گا زیتہار  
ذلت دنیا کی کچھ پر دہنیں  
آئے ہیں مولا کے گھر نبی بنی  
شیر حق کے دل میں آیا یہ خیال

وہ سیماں نکلی بھی اک دامادی تھی  
 میں خدا کے دوست کا داماد ہوں  
 زر سے نفرت تھی خدا کے شیر کو  
 ایک دن گھر میں نہ رکھوں گا کبھی  
 یہ روایت ہے عجائب دوستو  
 مرتضیٰ حج کو گئے جو ایک بار  
 کھینچ کر پردہ حرم کا وہ گدا  
 بولے اس گستاخ سے اُردم امام  
 دین مانگ اس جانتہ کر دنیا طلب  
 چاہئے دنیا را ب اربع ہزار  
 آپ بولے تو مدینے میں جو آؤ  
 بس وہیں کہئے کو چھوڑا وہ گدا  
 بولا جو فرمائے تھے دلوا بیئے  
 باغ اک مولا کے تب قبضہ میں تھا  
 کر کے مولانے جو بیچے اضطرار

جس کو ستر لعل کی ٹوپی ملی  
 جہیز اپنا دیکھ کر ہوں سرتنگوں  
 تھی یہ تیت گر حصول مال ہوؤ  
 راہ میں حق کے ٹنادوں گا سبھی  
 ہے سعادت گوش دل سے تم سنو  
 اک گدا آیا نظر گستاخ دار  
 کہتا تھا خالق سے کچھ دینا رلا  
 یاں ادب کرتے ہیں پیغمبر تمام  
 سن کے مولا سے وہ بولا باب ادب  
 کون دے گا اے عرب جز کردگار  
 تجھ کو مل جائیں گے گر چاہے خدا  
 آ کے مولا سے مدینے میں ملاؤ  
 کہتے ہیں اس دن علی فائق سے تھے  
 تھا شہنشاہِ دو عالم کا دیاؤ  
 اس کے دنیا آ گئے بارہ ہزار

اس نے جو دنیا رمانا گئے دیدیئے  
 لائے جب تشریف گھر میں مرتضیٰ  
 باغ احمد بیچ بھوکوں کو دے  
 چھوڑ کر بچوں کو بھوکے بے قرار  
 فاطمہ دامن پکڑ لی آپ کا ہر  
 کہتے تھے بیجا بیوں باغ مصطفیٰ  
 بنی بنی کہتی تھی بہت اچھا کئے  
 ایسے میں روح الامیں پروانہ دار  
 عرص کی کہہ کر سلام کبریا پڑ  
 یا نبی بیٹی کے گھر اب جائیے  
 مصطفیٰ دورے یں بیٹی کے گھر  
 ہاتھ میں پکڑی ہے دامن علی  
 مصطفیٰ کو دیکھ کر تعظیم کی پڑ پڑ  
 بولے حضرت ہے یہ حکم کبریا  
 فاطمہ رو کر علی سے عذر کی

باقی سنجے راہِ حق میں آپ نے  
 ہاتھ خالی دیکھ زہرا نے کہا  
 کچھ خبر فاقے کی ہے حسنین کے  
 کر کے خیرات آئے ہیں بارہ ہزار  
 مرتضیٰ بیٹھے بہ صدمہ و رونا پڑا  
 باغ حینت میں خریدا ہوں نیا  
 کچھ تو لے آنا تھا بچوں کے لیے  
 مصطفیٰ کے پاس آئے بے قرار  
 حکم ہے یہ خالق سبحان کا  
 فاطمہ کے قیدی کو چھوڑ دائیے  
 فاطمہ زہرا کو دیکھے چشم تر  
 اور خفا بھیڑی ہے کچھ بنت بنی  
 دوں ہی دامن تمام کر تسلیم کی  
 چھوڑ دو قیدی کو اپنے سدا  
 میرے قیدی ٹھیرے داں تم یا علی

بچوں کے فاقے کا مجھ کو غم نہیں  
 دیکھے خواب اس شب کو شیر کبریا  
 ایک بی بی تخت پر یا قوت کے  
 نور کی تصویر ہے سرتابا  
 مورچل سر پر اوڑا اک ماہ رو  
 مرحبا اے بنت احمد مرحبا  
 آپ پوچھے کون ہے یہ رشک حور  
 بولے بی بی سے علی روشن ضمیر  
 باغ بیجاہم نے سبھو کوں کو دیا  
 تخت سے اٹھی وہ بنت مصطفیٰ  
 آپ اس بی بی سچا نے حضور  
 رشک جس کے بیاہ کا تھا آپ کو  
 آرزو برائی اس کے باپ کی  
 مرحبا کیا مرتبہ زہرا کا ہے۔  
 کچھ عجیب اس کو نہ سمجھو دوستو

بخشہ کیجیے یہ خطا اسے شاہ دیں  
 باغ اک جنت میں لاقیمت ملا  
 بھیجی ہے اعزاز اور اکرام سے  
 حور سب خدمت میں ہیں آراستہ  
 یوں ثنا کرتی ہے ہر دم باد صنو  
 مرحبا نور محمد مرحبا۔  
 بولی حوریں فاطمہ ہے اے حضور  
 حق نے بخشا باغ جنت بے نظیر  
 یہ بدل اس کا ہے اے خیر النصار  
 مورچل والی کو دکھا لا کر کہا  
 یہ سیلماں کی ہے پیٹا رشک حور  
 یہ وہی دلہن ہے اس کو دیکھ لو  
 مورچل کی میری جو خدمت ملی  
 واہ کیا رتبہ میرے مولا کا ہے  
 حشر میرا اگر علی کے ساتھ ہو

کیا عجب ذرّہ بنے نہرِ منیر	وہ مہیا مولا میں غلامِ دستیگر
----------------------------	-------------------------------

## شانِ نزولِ سورہ مزل

<p>کون کر سکتا ہے حمدِ کبریا          ہے عنایتِ ہم پہ خالق کی بڑی          عاصیوں کو خوفِ دوزخ پھر کہاں          یہ روایت معتبر ہے دوستو          ایک دن روح الامیں از حکمِ رب          کر ادا پہلے سلامِ کبریا          دیکھتے کیا ہیں وہ شاہِ بحر و بر          فاسق اور فاجر کوئی ترانی کوئی          کوئی سارق اور کوئی بدعتی پڑ          دیکھ کر اعمالِ امت شاہِ دیں          ایسا اسدن روئے حضرت زازار</p>	<p>ہوا داکس منہ سے لغتِ مصطفیٰ          بھیجا اپنے واسطے ایسا بنی          جب خدا اور مصطفیٰ ہو مہرباں          باادب ہو کر دل و جاں سے سنو          مصطفیٰ کے پاس آئے باادب          آپ کو بطحا کی جانب لے گیا          آئے سب اعمالِ امت کے نظر          کوئی ملحد شرک کا بانی کوئی          کوئی خلقِ آزار کوئی رشتوئی          ہو گئے بے ہوش اور اندوگہیں          جیسے ماں بچوں کی خاطر بے قرار</p>
--	--

ایسے مشفق مہرباں پر عاصیو  
 بولتے تھے اے خدائے ذوالجلال  
 عرض کی جبریل نے تب یا بنی  
 رو کے تب روح الامیں کیوں کہا  
 جو مصیبت ہو سہوں گا بھائیجاں  
 حکم آیا اے محمد مصطفیٰ  
 اس کا ذمہ لیجئے شاہِ اُمم  
 پاؤ امت کی جو بخشش چاہئے  
 آدھی امت کی جو بخشش چاہئے  
 پون امت کی جو بخشش چاہئے  
 ساری امت کی جو بخشش چاہئے  
 عرض کی حضرت نے اس دم غفور  
 رحم کر یارب تو ان کو بخش دے  
 بس اسی دن سے وہ سردارانِ ام  
 نیند کے ڈر سے رسولِ کبریا

ایک ماں کیا لاکھ ماں قرباں کرو  
 ان کو مگر اسی شیطاں کے نکال  
 کیجئے کچھ تدبیر ان کے عفو کی  
 میں ہوں حاضر ہو جو حکم کبریا  
 پھر یہ بیچاروں پہ ہو امن و اماں  
 تم اگر لیتے ہو بوجھ ان کا اٹھا  
 سب کی مشکل کرتے ہیں سانِ ہم  
 اک پر شب آپ ہر شب جاگئے  
 دو پر شب آپ ہر شب جاگئے  
 سہ پر شب آپ ہر شب جاگئے  
 صبح تک یا شاہ ہر شب جاگئے  
 مجھ کو سب امت کی بخشش ہے ضرور  
 صبح تک جاگوں گا ان کے واسطے  
 صبح تک طاعت میں رہتے تھے مدام  
 کرتے تھے طاعت کھڑے ہو کر ادا



اس ریاضت میں جو اک مدت رہی  
 سحانہ اس تکلیف کا بالکل ملال  
 جاگنے سے دیکھئے قرآن میں  
 حکم آیا ہے شہنشاہِ احم کو  
 واسطے امت کے یوں ایذا اٹھاؤ  
 جاگنا محبوب میرے کم کرو پڑو  
 آپ کو بلو ا کے شبِ معراج کی  
 دیکھو اے احمد مکاں سب خلد کے  
 رحمتیں اسی اٹھا کر مصطفیٰ کو  
 وقت اب پہنچا ہے رحم و فضل کا  
 یا محمد بابِ رحمت کھول دو  
 سنتے ہیں محشر میں اے شاوِ بُدا  
 نوح و آدم موسیٰ و عیسیٰ خلیل  
 ایسے ایوں کا یہ نقشہ ہو جہاں  
 مصیبت ہے یا کہاں ہے بندگی

سوچے دونوں پاؤں از بس آچکے  
 رات دن رستا تھا امت کا خیال  
 سورہ منزل آ یا شان میں  
 اس لیے بھیجے نہیں دنیا میں ہم  
 رات بھر جاگو نہ کچھ آرام پاؤ پڑو  
 رات جب تھوڑی ہے بیدار ہو  
 حق تعالیٰ نے تشفی کی بڑی پڑو  
 نعمتیں کیا کیا ہیں امت کے لیے  
 امارِ دوزخ سے دے ہم کو بچا  
 ہاتھ اٹھا کر مومنو مانگو دعا  
 بکیوں کے اب خرید آ آپ ہو  
 قہر میں آ جائے گارَبِّ العِلا  
 نفسی نفسی بول اٹھیں گے یا حلیل  
 حال ہم بیچاروں کا کیا ہو وہاں  
 روسیا ہی سے ہے بس شرمندگی

<p>کون پوچھے ہے یروں کو تم سوا  کس کے در پہ جائیں بولو یا بنی بڑ  عمر چھوٹی جسم لاغر ناتواں  ہم گنہگاروں کا داں کوئی نہیں  ہو شفاعت اس کی بھی روز قیام</p>	<p>بہر کوئی خواہاں ہے اچھی جنس کا  منہ کسے دکھلائیں بولو یا بنی  سر پہ لاکھوں جرم کا بار گراں  تم سو اے رحمۃ للعالمین  ہے غلام دستگیر ادنیٰ اعظام</p>
--	---

## داستان ایمان آوردن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ صحبہ وسلم

<p>پہلوانان دین مصطفویؐ  شیر حق ہیں وہ عم پیغمبر  ماہ تاباں سے لیکے تا ماہی بڑ  پہلوانی کا ان کے ذکر جو آئے  ہوتا خطیہ میں جن کا ہے مذکور  یہ بڑے مہرباں تھے حضرت کے</p>	<p>داستان ہے امیر حمزہ کی  پوتے ہاشم کے مطلب کے سپر  جاتے ہیں شجاعت انکی سبھی  روح رستم کی گور میں گھیرے  رضی اللہ عنہ کہتا ضرور  ڈرتے سب انکے تھے حمایت سے</p>
--	---

ان کے اسلام لانے کا ہے بیاں  
 جن دنوں کافروں کا بلوا تھا  
 جب نہ تھا زور اپنے دین میں عیا  
 بندگی حق کی چھپ کے کرتے تھے  
 راوی لکھتا ہے احمد والا  
 جمع اس جا پہ تھے بہت کفار  
 قُولُوا يَا مَعْشَرَ الْفَاسِقِينَ بجاہ  
 تب ولیدِ مغیرہ ہو کے کھڑا  
 آج دیتا ہوں ان کو وہ ذلت  
 بولا بوجہل اس میں دیر نہ ہو  
 تب ولیدِ مغیرہ بد اختر  
 بولا حضرت سے دیکھو میرا خدا  
 آپ فرماتے ہیں کہ میرا رب  
 کیوں وہ سب کو نظر نہیں آتا۔  
 تب ولیدِ مغیرہ بُت سے کہا

کان رکھ کر سنیں ضعیف و جواں  
 دیتے تھے مومنوں کو بس ایذا  
 تھوڑے اصحاب لائے تھے ایماں  
 ظلم سے کافروں کے ڈرتے تھے  
 گئے ایک روز سمت کوہِ صفا  
 کیا حضرت نے ان سے یہ اظہار  
 کَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 بولا بوجہل کے یہ کان میں جا  
 پھر نہ اسلام کی کریں دعوت  
 جلد شرمندہ کر محمد کو  
 رکھ کے اک بُت کو اپنی گردن پر  
 میری گردن پہ ہے سوار ہوا  
 اپنی شہ رگ سے بھی قریب اب  
 کچھ جواب اسکا آپ نے نہ دیا  
 لب کچھ اب شانِ مصطفیٰ میں ہلا

گیا اس بُت میں دیو شیطانی  
 قہقہے مار کر ہنستے وہ تمام  
 تنہا روز ایک جن آیا پڑ  
 بطن بت سے جو یہ کلام کیا  
 دے یہ مژدہ وہ جن ہوا قرباں  
 ہو مسلمان عرض کرنے لگا پڑ  
 نام اہم تھا پہلے اس جن کا  
 فکر کچھ دشمنوں کی دلیں نہ کی  
 ابن مسعود حضرت عبداللہ  
 پہونچے حضرت قریب کوہ صفا  
 کر کے تعریف پہلے اس بت کی  
 جن جو اسلام آ کے لایا تھا  
 پر رسول اس بُت کے پیٹ میں تھا شقی  
 ریزے ریزے کیا ہوں اسکے تمام  
 تم کو شیطان نے کیا گمراہ

کی مذمت رسول اکرم کی پڑ  
 آئے گھر میں ملول خیرا نام پڑ  
 کر کے آداب عرض کرنے لگا  
 نام منحصر تھا آج قتل ہوا  
 لایا اس شاہ دین پر ایمان  
 کل چلیں آپ پھر بہ کوہ صفا  
 شہ عبداللہ اس کا نام رکھا  
 راہ کوہ صفا کی صبح کو لی پڑ  
 کہتے ہیں میں تھا آپ کے ہمراہ  
 پھر ولید مغیرہ ہو کے کھڑا  
 منتظر تھا جواب کا وہ شقی پڑ  
 داخل اس بُت پہ ہو کے ایسا کہا  
 شانِ دالامین کی تھی بے ادبی  
 میں مسلمان مصطفیٰ کا غلام  
 سمجھو برحق ہیں یہ رسول اللہ

تب ولیدِ منیرہ بد اختر  
 اور بوجہل کافرِ ازلی  
 منہ سے بد بولا ہاتھوں سے مارا  
 سخت تکلیف دیتے تھے کفار  
 ظالموں میں رسولِ ہوں حق کا  
 کچھ تو اللہ کے غضب سے ڈرو  
 ایک کافر نے پرچھی ہاتھ میں لے  
 سوکھ کر ہاتھ اسکا بن گیا شل  
 ہو کے غمگین جنابِ منیر ہو  
 یہ خبر سن خدیجہؓ الکبریٰ  
 پارا پارا بنا دلِ نالاں ہو  
 آگ بھڑکی تھی جان اور تن میں  
 کرتی فریاد دھتیں خداوند  
 دیکھ اس منہ کے گرد پھرنے لگی  
 تھے اسی دن شکار میں حمزہ

توڑا اس بت کو مار پتھر پر  
 کیا حضرت کے ساتھ بے ادبی  
 گلِ رخسارِ حوں سے لال کیا  
 رسم سے کہتے تھے شہِ ابرار  
 مجھ کو اس طرح سے نہ دو ایذا  
 دیکھو گے عنقریب دوزخ کو  
 چاہا حضرت کے پیٹ میں مارے  
 گرزے اس جائے احمد مرل  
 بیٹھے مسجد میں کہنے کے جا کر  
 جستجو میں چلیں بہ شور و بگا ہو  
 اشک جاری تھے بال تھے عریاں  
 دھونڈھا کوہِ صفا کے دہن میں  
 میرے صاحب کو دشمنوں سے بچا  
 زلفِ مشکیں کی گرد سب بھاری  
 پیچھے بہرنی کے ڈالے تھے گھوڑا

چاہا اس کو جو تیر سے مارے  
 جو بھتیجے ہیں آپ کے احمد  
 تیر حیواں پہ کیا چلاتے ہو  
 غیرت آکر ملٹ گئے حمزہ  
 اشک جاری تھے ایک بی بی کے  
 عرض کی غم ہے مجھ کو احمد کا  
 کیسے عالی نسب ہیں والا حسب  
 پہلوں تم چچا سو حاصل کیا  
 رو کے حمزہ نے پوچھا بی بی سے  
 کہی باہر وہ جا کے مکے کے پڑ  
 پوچھا حمزہ نے تھے کہاں عباس  
 گرد پھرتے تھے مثل پروانہ پڑ  
 بولے حمزہ ابی لبیب تھا کہاں  
 مثل پوچھل کے ہیں وہ بھی چچا  
 جا دو گرہے نبی نہیں یا رو پڑ

عرض کی یوں پلٹ کے ہر فی نے  
 آج ظلم ان پہ ہو گیا بے حد  
 دشمنوں سے تو ان کے بد لا لو پڑ  
 گھر میں جا کر طلب کئے خاصہ  
 وجہ رونے کی پوچھی حضرت نے  
 آج ظلم ان پہ ہو گئے کیا کیا  
 یہ مٹی یہ جو رہائے غضب  
 وہ یتیم آج ہیں تن تنہا  
 کیا ابوطالب اس جگہ پہ نہ تھے  
 تھے بہائم کی فکر میں اپنے  
 عرض کی تھے وہ مصطفیٰ کے پاس  
 کہنا ان کا کسی نے بھی نہ سنا  
 عرض کی وہ شقی ہے دشمن جاں  
 اور بد ذاتوں سے یہ کہتا تھا  
 خوب بے کس یتیم کو مارو پڑ

آئے یہ سن کے غیظ میں حمزہ  
 کہتے ہیں آئے جب شرکار سے تھے  
 لے کے تیر و کمان اور شمشیر  
 ہو کے فارغ طواف سے پہلے  
 میرے احمد کے جسم نازک پر  
 بڑھ کے بو جہل نے کہا اس دم  
 یہ سخن سن کے وہ امیر دین  
 سات جا پر پھٹا شقی کا سر  
 پھر شہ دیں کو ڈھونڈتے نکلے  
 منہ تھا کعبے کی سمت حال ملول  
 جا کے حمزہ نے اسلام کہا  
 پھر دوبارہ سلام کر کے کہا  
 نہ دیا آپ نے جواب سلام  
 دل سوزاں کو کیوں جلاتے ہو  
 نہ چچا مجھ کو نہ برادر ہے

اٹھ گئے ہاتھ کھانے سے کھینچا  
 تین دن کے امیر بھوکے تھے  
 ڈالے گھوڑا صفا کی سمت امیر  
 کا قروں سے یہ پوچھا غصے سے  
 صدمے پہونچا یا کون بد اختر  
 آج میں نے کئے ہیں جو رستم  
 مارے سر پر کمان اس کے وہیں  
 خوف سے کانپے سارے بد اختر  
 ایک گوشے میں کعبے کے پائے  
 رکھے تشریف میں جناب رسول  
 نہ دیا آپ نے جواب اس کا  
 ہووے قربان آپ پر یہ چچا  
 اشک آنکھوں میں بھر کئے یہ کلام  
 چھوڑو بے کس کو کیا ستاتے ہو  
 باپ زندہ ہے اندر نہ مادر ہے

<p>نہ مددگار ہے نہ مجھ کو نصیر  نگھسار ایک ہے نہ کار گزار</p>	<p>نہ ہے مولس رفیق اور نہ وزیر  نہ میں رکھتا ہوں صاحبِ اسرار</p>
<p>ہیکس رازِ حالِ من غم نیست  از کسم چون امیدِ مرہم نیست  کہ کسم نگسار و محرم نیست  با کہ گویم کہ ہیچ محرم نیست</p>	<p>آہ کاندِ زمانہ محرم نیست  بایم ساخت با جراحِ دل  دم نیارم ز دم ز سوزِ دروں  قصہ غصہ کہ منِ دایم</p>
<p>کہا حمزہ نے اے میرے فرزند  بد لالیتا ہوں اشتیاقوں سے  کیا ارشاد امیرِ حمزہ سے  اسی مہبود کی قسم ہے چچا  سارے کفاروں کے اڑا دیں سر  خون میں گر نہائیں آپ ان کے  اک سر موٹے نہ راہِ خدا</p>	<p>لا تَعِزِّي اِلكي كَها كَے تب سو گند  آیا ہوں آپ کی کمک کے لئے  اکھولی معجز باں شہ دیں نے  جس نے مجھ کو رسول کر بھیجا  کر کے میری حمایت آپ اگر  آپ کا جسم وہ کریں پُرزے  صدق جیت تک نہوے کلمہ کا</p>



سن کے حمزہ نے پھر یہ کی تکرار تیری نصرت پہ آج باندھ کمر شہ نے فرمایا لائیں گرا میاں ایسی خوشتریزی سے وہ ہے بہتر اوج پر تھا جو طالع حمزہ ہے یہ سارے قریش میں چرچا جس کے سنتے سے میرے راحت جا وہ کلام آپ سیکھے ہیں کس سے آپ بولے وہ ہے خدا کا کلام	کیا کہا تم نے اے مرے دلدار شوق ابو جہل کا کیا ہوں سر حق تعالیٰ پہ اسے چچا اس آں پڑ مجھ کو سمجھو جو حق کا پیغمبر کفر سے دل کو پھیر کر پوچھا کوئی تم پاس ہے کلام اچھا لوگ تم پر لے آتے ہیں ایاں میں ہوں مشتاق کچھ سنا دیجے مجھ کو سکھایا قادر علام
--	--

ہو کے شاداں وہیں وہ خوش باطن

کہتے آغاز سورہ مومن

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَم - یعنی حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے۔ مراد حاسے حکم حق ہے

کہ کسی کے پھیرنے سے نہیں پھیرتا اور ہم سے اشارہ ملک اس کے کا ہے کہ اس کو زوال و فنا نہیں اور اس قسم کا یہ جواب ہے۔  
 تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔ یعنی اوتارنا کتاب  
 یعنی قرآن کا اللہ غالب جانتے والے سے ہی کہ وہ قادر ہے  
 اوتارنے پر اور عالم ہے کہ کس وقت میں کس پر اوتاری غافِرُ الذَّنْبِ  
 وَقَابِلُ التَّوْبِ شَدِيدُ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ یعنی بخشنے والا گناہوں  
 کسی کا کہ تصدیق دل سے کہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قبول  
 کرنے والا توبہ کا کلمہ تو حید کہنے والے سے سخت کرنے والا عذاب  
 کا اس کسی کو جو کلمہ تو حید سے پھرے۔ صاحب بخشش اور انعام کا۔  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ یعنی نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ  
 طرف اس کے ہی پھرنا سب بندوں کا واسطے جزا کے۔

محجزہ ہے رسول اکرم کا  
 دل پھر کتاب سے سننے سے  
 لطف کا اس کے کس سے ہو ویاں

مرحبا مرحبا کلام خدا  
 ہم جو مطلب سمجھ نہیں سکتے  
 نہیں محجزہ پڑ ہیں رسولِ زماں

<p>پوچھا حمزہ نے روکے حضرت سے جرم بخشے گا اسکے آپ کا رب ہے شدید العقاب اس پہ عذاب یوں ہی فرماتا ہے مرا مولا یو اور کچھ پڑھئے احمد عربی سورہ طہ کا شاہ دیں گے پڑھا</p>	<p>جب الیہ المصیر تک پہنچے پڑھے جو شخص کلمہ طیب جو نہ کلمہ پڑھا بس آیا عتاب شہ نے فرمایا راست ہے یہ چچا عرض حمزہ نے پھر یہ شوق سے کی دیکھ حمزہ کو والدہ شیدا یو</p>
---	---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طہ یہ اسم الہی بھی ہے اور تام قرآن کا بھی ہے اور اسم  
پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ یعنی حضرت جو شب کو  
عبادت بہت کرتے تھے جس سے پائے مبارک درم کر جاتے تھے  
ایک روز ابو جہل نا اہل نے کہا کلام شریف کیا ان پر نازل ہوا کہ  
ایک مصیبت پڑ گئی اس لیے یہ نازل ہوا طہ یعنی اے مرو کسی نے  
ماند تیرے قدم میدان مروی میں نہیں رکھا مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ  
لَتَشْتَبِيْهُنَّ اوتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن کہ رنج کھینچے تو اور

راتوں کو نہ سوئے تو یہ سبب قیام نماز کے الم اور درم پائے  
محترم تیرے کو پہنچے **اَلَا تَدْرِكُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ** یحتمل مگر اوتارا ہے قرآن کو  
اوپر تیرے بہ جہت پسند دینے کے واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے  
سمجھ لیجئے کہ قرآن نصیحت عام ہے تحقیق ڈرنے والے واسطے قطع لینے  
اس کے کہ ہے اس سے **تَنْزِيْلًا مِّنْ خَلْقِ الْاَشْرَافِ وَ السَّمٰوٰتِ  
الْعُلٰی** اوتارا گیا اوتارنا کر کے اس شخص کے طرف سے جس نے پیدا کیا  
زمین کو اور آسمانوں بلند کو **الدَّجَمْنَ عَلٰی الْعَرَشِ** سُتَوٰی وہ رحمن ہے  
اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے لیکن ہم جانتے ہیں کہ نہ وہ محتاج  
مکان ہے نہ عرش اٹھانے والا عرش کا ہے وہی رحمن ہے۔ ابیات

لامکاں ہے وہاں مکاں ہی نہیں  
ہر زمان میں ہے اور زمان سے پاک  
سب سے پس منترہ و برتر

وہ جہاں ہے وہاں جہاں ہی نہیں  
ہر مکاں میں ہے اور ہر مکاں سے پاک  
یہ ہے مخلوق اس کی وہ داور

**لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی**

واسطے اس کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور جو کچھ کہ نیچے گیلی مٹی کے ہے سمجھ لیجئے کہ ثریٰ طبقہ ہے نیچے سب طبقات زمین کے روایت میں آیا ہے کہ سات زمینیں دوش فرشتے پر ہیں اور قدم فرشتے کے صحرہ پر اور صحرہ شاخ گاؤ فر دوسی اور پائے گاؤ پشت ماہی حوض کوثر پر اور ماہی بحر پر اور بحر جہنم پر جہنم رنج پر رنج حجاب طلعت پر حجاب ظلمت ثریٰ پر اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثریٰ کے آگے نہیں جاتا اور جو کچھ نیچے ثریٰ کے ہے اس کو سوائے اللہ تعالیٰ کے نہیں جانتا۔

کی یہ حمزہ نے عرض یا سرور  
سب میں مجبور و ناتواں تا چار  
حکم اک گز زمیں پہ چلتا نہیں  
سب زمیں آسمان کا ہے مختار  
میرے خالق کی ملک ہے دو جہاں  
ہو نیگا لطف حاصل اس دیں کا

پہنچے تخت الثریٰ کے کلمے پر  
یہ جو کلمے میں بُت میں دیر ہزار  
لاکھ پوچیں ملیں ہزار جہیں  
آپ کا حق تعالیٰ اسے دلدار  
بولے حمزہ سے دین کے سلطان  
حق پر ایمان جو لائیں آپ چچا

کہی حمزہ نے صدق سے یہ بات  
 آئے حمزہ یہ کہکے گھر شاداں  
 رکھے تشریف تھے رسول زماں  
 کر کے سب نے سلام عرض یہ کی  
 ہو جوارشاد آپ کا اس دم  
 ان فرشتوں سے پوچھا حضرت  
 اک ملک نے یہ عرض کی بڑھکر  
 حکم فرما کے اے شفیع محمدؐ  
 نوح کے وقت کا اٹھے طوفاں  
 عرض کی دوسرے نے یا سرور  
 ابھی سب کو ہوا سے یا حضرت  
 عرض کی تیسرے نے اے مولا  
 حکم ہو تو انہیں پہاڑوں سے  
 کیا چوتھے نے تب یہ معروضہ  
 ابھی سورج قریب سر کے لاؤں

سوچ لیتا ہوں پھر میں آجکی رات  
 صبح کل آ کے لاؤں گا ایماں  
 چار ماہ پہلے فرشتے وہاں  
 حکم رب ہے یہ اے خدا کے نبی  
 وہ بجا لائیں جان و دل سے ہم  
 تم کو خدمات کیا ہیں خالق سے  
 میں سوکل ہوں سارے دریا پر  
 دیکھو دریا کا آج جوش و اُلم  
 غرق پانی میں ہووے سارا جہاں  
 میں سوکل ہوا کے ہوں اوپر  
 عادی قوم سا کروں غارت  
 میں سوکل ہوں سب پہاڑوں کا  
 دشمنوں کے اکھی کروں پُرزے  
 حکم ہے آفتاب پر میرا  
 مغر گر می سے کافروں کے پکاؤں

ان ملائک سے شاہ دین نے کہا  
 حکم میرا جو ہو وہ لائیں بجا  
 عرض تب حق سے شاہ دین کی  
 قوم میری جو دیتی ہے ایذا  
 راہ بتلا انھیں ہدایت کی  
 یہ دعا کی جو آپ نے حق سے  
 پھر فرشتوں نے عرض کی اسدم  
 اپنے پیغمبروں پہ کی ہے جفا  
 کیا ان مسلوں نے حکم اسدم  
 ہم بجالائے جلد حکم ادا کا  
 کھینچیں ایذا میں آپ نے اکثر  
 تپ فرشتوں سے اپنے یہ کہا  
 قہر کرواؤں کس طرح ان پر  
 ان فرشتوں نے سن مقال سول  
 سر کو سجدہ میں رکھ رسول خدا

اتم کو بھیجا یا اس لیے مولا پڑ  
 کہہو آمین میں مانگتا ہوں دعا  
 یا خدا ذات ہے کریم تری  
 نہیں بچا نے مرتبہ میرا  
 تیرا ہی نام پاک ہے ہادی  
 کہا آمین ان فرشتوں نے  
 اگلی امت نے اے شفیع امم  
 واں بھی بھیجا تھا ہم کو حل و علی  
 جلد غارت ہو قوم کے ظلم  
 ہوئے غارت یک آن میں اعدا  
 پھر رعایت ہے کس لیے ان پر  
 رحمۃ العالمیں ہے نام مرا  
 بد دعا مجھ سے ہوئے گی کیونکر  
 عرض کی جا کے حق سے حال سول  
 رات بھر مانگتے تھے حق سے دعا

<p>میرے حمزہ چچا کو دے ایماں درِ اقدس پہ آئے ہیں کئی بار جا کے حمزہ نے السلام کہا کل کا وعدہ چچا وفا کیجئے پھر سنا دو مجھے کلامِ آلہ ۛ کئے آغاز سورہٴ رحمان</p>	<p>ربنا مالکِ زمین و زماں شب کو حمزہ بھی تنگے عاشق زار لکھتے ہیں صبحِ پیش شاہِ ہدا کہا دے کر جواب حضرت نے کہا حمزہ نے اے شہِ ذکیہا شاد ہو کر وہی رسولِ زماں</p>
---	---

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفسیر میں آیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو ہر ایک  
خبرِ رحمان کے نام سے دیتے تھے انھوں نے کہا ہم نہیں پہچانتے رحمن کو  
اور کے والے طعن کرتے تھے کہ فلاں فلاں محمد کو سکھلا کر جاتے  
ہیں حق تعالیٰ نے یہ سورہ نازل کیا۔ الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ یعنی  
رحمن نے سکھایا قرآن کو اپنے حبیب کو اور نہ کسی نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ  
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ پیدا کیا اللہ نے جنس آدمیوں کو سکھایا اس کو  
دل کی بات کا ظاہر کرنا زبان سے یا لکھنے سے چنانچہ خود سرورِ عالم



فرماتے ہیں کہ مجھ کو علم اولین اور آخرین کا حق تعالیٰ نے عطا فرمایا  
 الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اور سورج اور چاند کرشمے ہیں۔ سات خزا  
 معلوم کے یعنی جس طرح حق تعالیٰ نے سیران کی مقرر کر دی ہے رُجوں  
 اور منترلوں میں پھرتے ہیں اور اس سے تفصیل اور وقت پہچانتے  
 ہیں وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ بل بڑا چھوٹا اور بڑا سجدہ کرتے  
 ہیں اللہ کو لیکن ہم نہیں معلوم کرتے جیسے ان کی تسبیح ہم نہیں سمجھتے۔

عرض حمزہ نے کی کہ فخر عرب  
 شجر و خبم بلکہ شمس و قمر بڑے  
 پوجنا ان تہوں کا ہے بجا  
 ہاں چچا میرا رب ہے سب کا خدا  
 کہہ اُسٹھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 شکر حق کا ادا کیا سجدہ بڑے  
 ڈر گئے سارے اشیقان سے  
 حق تعالیٰ کے آپ ہو مقبول

پہنچے و اشجر یسجدان پہ جب  
 آسمان و زمین و جن و بشر  
 سبھی کرتے ہیں سجدہ اس رب کا  
 شاہ والا نے تب جواب دیا  
 سنتے ہی اس سخن کے وہ ذکیا  
 دل سے شاداں ہوئے رسول خدا  
 حامی دیں یہ پہلوان جو ہوئے  
 اے امیر عرب عہد رسول بڑے

اے پیارے چچا پیمر کے پڑ آپ سب کے لیے دعا کیجئے ہے یہ آپ ہی کا دستگیر غلام	مانگتے سہم ہیں آپ کے گھر کے تھکے حل ہو دیں دین و دنیا کے اس پس رحم کی نظر ہو مدام
---	---

داستان در بیان اسلام آوردن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا ادب سنئے سر کو نیچے جھکا پڑ ماجر اہے عجیب صلی علی تھے شہج زماں جنابِ عمر معتبر ہے حدیثِ پیغمبر زیرِ حکم ان کے عہد میں تھے سب فتح و نصرت تھی رات دن پاؤں بیت الاقدس پہ فتح یاب ہوا عدل کا اس کے کوئی تھنا نہ عدل ایسا فرماتے تھے رسول خدا	حال حضرت عمر کے ایمان کا عمر پہلو اں کے امیاں کا دین کے پہلو اں جنابِ عمر اہلِ جنت کے ہیں چراغِ عمر عرب و شام و مصر و روم و حلب حکمرانی ہوئی ہزاروں کو کس تا بہ لندن انھیں کا قبضہ تھا کا نپا درے سے جبکہ روڈ نیل خاتمہ مجھ پہ ہے نبوت کا
---	---

<p>یہ یقین ہے نبی عمر ہوتے آپ کرتا ہے قادرِ عظام پڑ کانپ اٹھتے تھے رعب سے اعدا یعنی حضرت سے کی نہ بے ادبی قوت اسلام میں نہیں تھی عیاں طاقت اسلام کو عمر سے دے یہ سعادت ہوئی عمر کے نصیب ہوئی ان پر کتاب سے پھلکار آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ</p>	<p>بعد میرے نبی اگر ہوتے پڑ میرے فاروق کی زباں سے کلام ان کی تلوار کا تھا قہر ایسا عالم جہل میں عمر نے کبھی پڑ جب نہیں لائے تھے عمر ایاں مصطفیٰ کرتے تھے دعا حق سے ہوئی مقبول جب دعائے حبیب بیت پرستی جو کرتے تھے کفار دیکھو ان پر نازل ہے لا ید</p>
--	--

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ  
لَمَادَ اِیْرَ دُونَ۔ یعنی اے کفار قریش یہ تحقیق تم اور جن بتوں  
کی پرستش کرتے ہو سب لکڑیاں آتش جہنم کی ہیں تم سب اس آگ  
میں جانے والے ہو۔

<p>جمع سب کافروں کو کر کے کہا</p>	<p>ابو جہل اس کو سن کے طیش میں آیا</p>
-----------------------------------	--

بت جو پتھر کے ہیں ہمارے خدا  
 ان کو کہتے ہیں احمد عربی  
 آبا اجداد کا ہمارے تمام  
 بہرے بنجائیں گالیاں سن کے  
 کاٹ سر اس یتیم کا جلدی  
 دوں بدل اسکا سو شتر یکبار  
 کیا سب کافروں نے نیجا سر  
 بولے یا با حکم یہ تیرا سخن  
 بولا بوجہل جو کہ سر لادے  
 ہاتھ اس کا پکڑ جنابِ عمر  
 جو بہل بت تھا سب بتوں سے بڑا  
 وہیں شمشیر لے جنابِ عمر  
 کھا کے سو گندلات و عزنی کی  
 اس طرف کو پھروں نہ میں از نہار  
 پھر تو شمشیر لے روانہ ہوئے

ہم جنہیں عجز سے کریں سجدا  
 لکڑیاں آتشِ جنہم کی  
 نارِ دوزخ ہے بولتے ہیں مقام  
 بیجیائی ہے ہم سبھوں کے لیے  
 دل کو ٹھنڈا کرے میرے کوئی  
 کروں مدہم بھی نذرِ حیل ہزار  
 اوٹھ کھڑے ہو گئے جنابِ عمر  
 سچ ہے یا لغویا ہے مکرو فن  
 لیوے انعام اسی گھڑی تجھ سے  
 گئے کعبے کے اس کو لے اندر  
 روبرو اس کے اس سے عہد لیا  
 قتل پر مصطفیٰ کے باندھے مکر  
 بولے جب تک کروں نہ قتل نبی  
 نہ میں بیٹیوں زمین پر اک بار  
 قدسیاں آہ بھر کے رونے لگے

زلزلے میں ہوئے زمان و زمیں  
 عرض کرتے تھے اے خداوند  
 ہے عمر سخت پہلوں مشہور  
 اپنی عزت کی تب قسم کھا کے  
 ہے عمر حکم میرا سب پر فوق  
 جب نہ صدیقیوں میں تو داخل ہو  
 سینکڑوں شہر تیری تیغ سے ہم  
 جب روانہ ہوئے جنابِ عمر  
 گائے کے بچھڑے نے یہ چلایا  
 بُت جو کہے میں تھے پکارا اٹھے  
 یک نبی مطلب تھے نیک انجام  
 مل کے فاروق سے یہ کی تقریر  
 تب عمر نے نعیم سے یہ کہا  
 کہا اس دم نعیم نے اَن سے  
 یہ نبی مطلب نبی ہاشم پو

کانپ اٹھے ساکنانِ عرش بریں  
 تو نگہبان ہے محمد کا  
 شاہزوری پہ اپنے ہے مغرور  
 کیا ارشاد حق تعالیٰ نے  
 تیغ تیری کروں گا طوق شوق  
 بیٹھنے ہی نہ دیں گے ہم تجھ کو  
 فتح کروائیں گے براہِ کرم  
 رہ میں کتنے عجائب آئے نظر  
 میں محمد یقین رسولِ خدا  
 بیشک احمد رسول ہیں حق کے  
 تھا نعیم اسم لائے تھے اسلام  
 قتل کی آج کس کے ہے تدبیر  
 آج لاتا ہوں سر محمد کا  
 اقربا ہیں بہت محمد کے  
 تم کو سطر حچھوڑیں کے سالم

آپ کے غصے میں تب غم نے کہا  
 شاید اسلام لا چکا ہے تو پڑ  
 بولے اس دم نعیم نیک نصیب  
 آپ کی جو بہن ہے فاطمہ نام  
 وہ جو بہنوئی آپ کے ہیں سعید  
 سن کے فاروق نے غصے سے کہا  
 بولے اس دم نعیم نیک اختر  
 ذبح بکری کا کر کے اک بچا  
 وہ ذبیح آپ کا نہ کھائیں گے  
 آگ بھڑکی غضب کا جوش ہوا  
 بند دروازہ کر کے تھہرنا داں  
 نیک صحابی نیرم شاہِ بدّا  
 ان سے قرآن کی ہوتی تھی تفہیم  
 ٹھونکا جس دم عمر نے دروازہ  
 گھر میں داخل ہوئے کھلاجب در

مجھ کو معلوم ہوتا ہے ایسا  
 قتل کرتا ہوں پہلے ہی تجھ کو  
 اس سے بڑھ کر سناؤں تم کو عجیب  
 وہ بھی احمدیہ لا چکی اسلام  
 وہ بھی ایماں کی پانچکے میں نوید  
 قول پر اپنے کوئی شاہد لا  
 آپ جا میں بہن کے اپنے گھر  
 دیکھو ان کو کھلا کے گوشت ذرا  
 سنیکڑوں حیلے اسمیں لائیں گے  
 ٹھہرے دروازہ پر بہن کے جا  
 پڑھتے بہنوئی اور بہن قرآن  
 تمام جناب بن اُرت ان کا  
 لیتے بہنوئی اور بہن تسلیم  
 دیا جناب کو بہن نے چھپ  
 بولے بہنوئی اور بہن سے عمر

کیا پڑھا تم نے کس کی تھی آواز  
 کہا دونوں نے کوئی غیر نہ تھا  
 فوج بکری کو کر کباب بنا  
 کہا مشیر نے کہ ہے پر ہیز  
 راہ میں جو نعیم نے تھا کہا  
 ہاتھ میں لے بہن کے سر کے بال  
 دوڑے بہنوئی جب چھڑانے کو  
 بعض لکھتے ہیں پا کے حجر یسے  
 زور آور بڑے پہلو اں تھے  
 تب تو غصے میں آ بہن نے کہا  
 دین حق سے ہیں چھڑا کے عمر  
 پرزے پرزے اگر ہمارے کرے  
 لاچکے صدق دل سے ہیں اسلام  
 روئے احمد خیال میں لا کے  
 دوستانِ محمد عربی

جلد مجھ سے بیاں کرو وہ راز  
 ہمیں دونوں کے باتو بھی تھی صدا  
 رکھ دیا رو برو عمر نے لاؤ بڑا  
 ہوئی آتش عمر کے تہر کی تیز  
 یو لے قول اسکا سچ ہے ادھیجا  
 اتنا مارے کہ خوں میں ہو گئے لال  
 مارے خوب ان کو بھی غضب میں ہو  
 مارا اجتاب کو بھی حضرت نے  
 کر سکے کون ہم سہی ان سے  
 اے عمر کب تک ایسا مارے گا  
 دین باطل طرف کشش مت کر  
 ہم نہ تہنہ پھیریں گے محمد سے  
 ہے یہ مذبح تیرا ہم پہ حرام  
 پڑھا کلمہ بہن نے چلا کے  
 جائے ہے درود پڑھنے کی

<p>لرزہ اک جسم میں عمر کے ہوا عذر خواہی بہن سے کرنے لگے بیٹھے گوشے میں سر کو نیچے کر اٹھے بہنوئی اور بہن شاداں سورہ طہ کا وہ کئے آغاز</p>	<p>جب بہن نے وہ نام منہ سے لیا اپنے جور و ستم سے باز آ کے ہو پیشیاں بہت جنابِ عمر گزری کچھ رات اس جہانِ جوں لئے کے قرآنِ یاد و نونیاں</p>
---	---

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طلہ نام قرآن کا ہے اور اسم الہی کا ہے اور نام پاک  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم عبادت بہت کرتے تھے شب کو قیام نمازیں اس قدر کھڑے  
ہوتے تھے کہ قدم مبارک درم کر جاتے تھے ایک دن ابو جہل اہل  
نے کہا کہ دین ہمارا ترک کر کے رنج میں پڑا اور قرآن مجید واسطے  
دکھ پہونچانے کے اتر رہا ہے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ طہ  
یعنی اے مرد کسی نے مانند تیرے قدم میدانِ مردی میں نہ رکھا  
مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰی نہیں اتارا ہم نے اوپر تیرے



قرآن کہ رنج کھینچے تو اور راتوں کو نہ سووے اور بہ سبب قیام نماز کے الم پائے محترم تیرے کو پہنچے اَلَا تَذَكَّرُ لِمَنْ مَخْتَلٰی مگر اتارا ہے قرآن کو اوپر تیرے بجمہت پسند دینے کے واسطے اس شخص کی کہ دُرتا ہے تَنْزِيلًا مِّنْ خَلْقِ الْاَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلٰی اتارا گیا ہے اتارنا کہ کے اس کی طرف سے کہ جس نے پیدا کیا زمین کو اور آسمانوں بلند کو الدَّخَمْنَ عَلَى الْعَرْشِ السَّوٰی وہ رحمن ہے اوپر عرش کے قرار پڑا اس نے یا مستولی ہوا امر اس کا۔

عَلَى الْعَرْشِ السَّوٰی چب پہنچے	سرا ہٹایا عمر نے حیرت سے
-----------------------------------	--------------------------

لَهُ مَّا فِی السَّمَوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ  
 واسطے اس کے ہے جو کچھ نیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ نیچ زمین کے ہے اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور جو کچھ کہ نیچے گیلی مٹی کے ہے۔

جیکہ تحت الثریٰ اتھوں نے پڑھا	ہوئی حیرت عمر نے یوں پوچھا
-------------------------------	----------------------------

آسمان و زمین اور زمین و  
 ملک الملک ہے وہی وہاں  
 گئی اب ان خداؤں کی توقیر  
 پذیرہ سو میں سارے چھوٹے بڑے  
 حکم اک گز زمین پہ چلتا ہوں  
 پوجا بت کا ہے شرک اور گناہ  
 دے مرے ہاتھ یہ کلام خدا  
 بے وضو اس کا چھینا آیا حرام  
 ہاتھ تیرے نہ دوں کلام خدا  
 کی وہ آگاہ حکم خالق سے

ہے یہ احمد کے رب کی ملک بہن  
 سن کے ہمیشہ نے دیا یہ جواب  
 پھر عمر نے بہن سے کی تقریر  
 بت جو میں بے شمار کہے کے  
 لاکھ پوچیں ملیں ہزار جبین  
 بولی ہمیشہ سچ ہے قول الہ  
 پھر بہن سے عمر نے فرمایا  
 بولی ہمیشہ نے یہ حق کا کلام  
 کفر اور شرک میں ہے آلودہ  
 آئیہ کلایمستہ پڑہ کے

کلایمستہ الا المطہرون یعنی نہ چھو میں اس کو مگر پاک لوگ

اس کے پڑھنے کی کچھ بتا نہ ہر  
 بعد یہ مصحف شریف پڑھو پڑ  
 نہ ہو قرآن کے ساتھ بے ادبی

تب عمر نے کہا کہ اے ہمیشہ  
 بولی ہمیشہ پہلے غسل کرو پڑ  
 تب یہ ہمیشہ نے نصیحت کی

یہ قصور اب نہ ہووے گلِ مجھ سے عشق ہے یہ کلام سے مجھ کو سورہ طہ کا ہے کیا آغاز	بولے اس دم عمر قسم کھا کے اے بہن یہ خیال تم نہ کرو لے کے قرآن عمر بصد اعزاز
---	---

وَإِنْ تَحْتَمِلُوا بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يُعَلِّمُ السِّرَّ وَآخِئِي اور اگر پکار کر کہے تو بات  
پس تحقیق وہ جانتا ہے چھپے کو اور بہت چھپے کو **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
اللہ ہے نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ **لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى**  
واسطے اس کے میں تمام اچھے بہ صفات بھلے کے۔

ہوشِ پراں ہوئے عمر کے سبھی بعض احمد جو تھا سو دور ہوا شیریں اور خوش مزہ کلام ہے یہ واہ کیا خوب نام میں اس کے کلمہ <b>لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ</b> دیا مژدہ عمر کو ہوشِ اداں	لہ <b>الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى</b> پڑھنے ہی قلب کو حاصل ایک سرور ہوا بول اٹھے کیا ہی پاک نام ہے یہ دل کو فرحت ہے جس کے پڑھنے سے پڑ ہے حضرت کو کر کے دل سے گواہ جا کے خنباب رو برو اس آل
---	---

ہو مبارک تمہیں عمر اسلام  
 کل دعا کرتے تھے رسولِ زمان  
 تب یہ جناب کو عمر نے کہا  
 کہا اس وقت آپ نے ان سے  
 کہتے تھے جلد وہ قدم دیکھوں  
 ان کی خدمت گزاری کی رہی  
 سر پہ رکھ لوں وہ شاہ کی نظین  
 عشق احمد میں بس عمر نکلے  
 پاس حضرت کے تھے جو چند مہاجرات  
 عرض کی مصطفیٰ سے یوں سب سے  
 جمع کیے میں ہو کے بد اختر  
 دہل و طبل اب بجا کے تمام  
 وہ عمر ایک پہلو ال ہے شدید  
 اپنی جانوں کا ہلکے خوف نہیں  
 خوف سے کافروں کے چھپ چھپکے

ہو افضلِ خدا سے نیک انجام  
 یا الہی عمر کو بخش ایماں  
 کہتے اب میں کہاں رسولِ خدا  
 گھر میں ارقم کے یا میں حمزہ کے  
 خاکپائے نبی کو سرمہ کروں  
 گردنِ عجز سے بندھی میری  
 تا ہو حاصلِ سعادت دارین  
 ساتھ جناب اور سعید کو لے  
 مارے ہیبت کے ہو گئے بے تاب  
 کچھ دعا کیجئے ہمارے لئے  
 قتل پر بھیجے ہیں عمر کو ادھر  
 شادیاں کر رہے ہیں خاصِ عام  
 کیا عجب ہے کرے وہ سیکو شہید  
 ہے یہ افسوس اے امامِ دین  
 کی عبادت مکان میں ہم نے

ایک بھی بار کلمہ خالق کا  
 حکم فرمائیے شفیعُ اُممؑ پڑ  
 غلغلہ ایک بار کلمے کا پڑ  
 بعد یہ اشتیاء اگر آکر پڑ پڑ پڑ  
 تب رسول خدا نے فرمایا  
 رحم کر کے خلیل پر اک بار  
 جب ہوا مہرباں وہ ربِ حلیم  
 ساحر وں سے بچا یا مہرباں کو  
 کیا عجب تم کو شر سے دشمن کے  
 ہے نبوت کا میرے دام بچھا  
 دیکھ کر انکی گریہ و زاری پڑ  
 سر سے عمامہ کو اتارا اس دم  
 التجا رو کے یہ خدا سے کی پڑ  
 شرق سے غرب تک نہیں اسلام  
 جو اطاعت تیری سجا لاوے

جا کے یا ہر کسی نے بھی نہ پڑھا  
 جا کے اب اس مکاں کے باہر ہم  
 آج پہونچائیں تا بہ عرشِ علا  
 غم نہیں کاٹ لیں ہمارے سر  
 احکم بحاکمیں ہے رب میرا  
 تارِ مزد کو کیسا گلزار  
 بچ گئے ہیں چھری سے اسمعیل  
 ایسے صاحب سے نا امید نہ ہو  
 میرا مالک اگر بچا دیوے  
 دیکھو پھینستا ہے مرغِ وحشی آ  
 گئے اک گوشہ میں جنابِ نبی  
 ڈالے چادر کو کر کے گردن خم  
 یا الہی تو ہے کریمِ دغنی پڑ  
 کفر اور شرک میں ہیں سب ناکام  
 تیس پر تو میں یہ ترے بندے

حرمت سوزِ سینہ فقراء  
بھیج کفاروں سے تو اک سردار  
اتنے میں آئے جبریل میں پو  
ایک سردار کی جو خواہش تھی  
ہے تلایک پہ حکم حق پہونچا  
اوج پر ہو کہ طالع بیدار  
پاک ظاہر ہے نیک باطن ہے  
ہے خرا ماں وہ آج عالی وقار  
راہ جیب تک چلے وہ نیک تشا  
یہ سراپردہ محمد کا پو  
صل و یا قوت کے طبق ہوں نثار  
یا نبی آتے ہیں جناب عمر  
ہے یہ ارشاد انیر و متعال  
پوچھا روح الامیں حضرت نے  
عرض کرنے لگا یہ روح امین

برکت اشک دیدہ دریا پو پو  
تا مدد ان کی وہ کرے ہر بار  
عرض کی اسے شہ زمان و زمین  
وہ دعا آپ کی قبول ہوئی پو  
خاص ہے یہ عمر مرانبدہ  
آج ہوتا ہے مصطفیٰ یہ نثار  
آج اس کے عروج کا دن ہے  
ہو جو اہر ہر ایک قدم پہ نثار  
طر قو طر قوا کہو شاداں پو  
ہے محافظ یہ پردہ دار پڑا  
دیں کے لشکر کا ہے سپہ سالار  
دین کی تقویت پہ باندھ کمر  
کیجئے پیشوائی استقبال پو  
صلح منظور ہے کہ جنگ اسے  
جنگ کی کیا مجال ہے شہ دیں

<p>             عرض کی ہے جناب باری سے              کر کے زاری بہت عمر کا نام              دقت نیک میں ہیں لکھو اے              لکھو محکم اک عمر نے دروازہ              شرم سے سر جھکا کے عرض یہ کی           </p>	<p>             کل اسی فکر سے ملا یک نے              اچھے اچھے فرشتے عالی مقام              دقت اشقیاء سے دھلوا کے پو              تھے اسی گفتگو میں شاہ ہدا              تھے ندامت سے اشکِ خونِ جای           </p>
--	---

### اشعار

<p>             کور اسبجز از تو نیست یارے              نخلت زدہ گناہ گارے              وز کردہ خویشِ شرمسارے              و از دوست یماند روزگارے              نومید چنین امیدوارے              بولے حافظ ہے اب ہمارا خدا              ڈر ہے کیا ایک مرد تنہا سے              ہو مبارک یہ دین پیغمبر           </p>	<p>             آمد بدرت امیدوارے              محنت زدہ نیاز مندے              از گفتہ خود سیاہ روئے              از یارِ حُب افتاد عمرے              حاشا ز در تو باز گردو پو              خوفِ اصحاب کو عمر کا ہوا              کہا اصحاب سے یہ حمزہ نے              نیتِ خیر پر اگر ہے عمر           </p>
---	--

اگر ارادہ وہ شر کا ہے رکھتا  
 کہا حمزہ نے گھر کے باہر جا  
 اے عمر ہاشمی ہیں ہم اتنے  
 جانتے ہیں عرب سے تا عجم  
 اور مقدور اتنا ہے کس کا  
 سن کے آواز امیر حمزہ کی  
 شاد ہو کر رسول نیک خصال  
 بس عمر کی کمر میں ڈال کے ہاتھ  
 بند کا نپے عمر کے سب یک بار  
 ایسا فرماتے تھے جناب عمر  
 میں نے سمجھا کہ سر سے کھانچ لی  
 دیکھ کر عظمتِ شہِ ذیجاہ  
 جب مشرف ہوئے ہیں کلمہ سے  
 گود میں لے کے تب رسول خدا  
 بہ بہت شاد و اسد مختار

کاٹ ڈالوں ابھی میں سر اسکا  
 کیا ارادہ ہے اے عمر تیرا  
 تیغ آہن جیا میں دانتوں سے  
 جان دیتے ہیں ننگِ دمام پہ ہم  
 دیکھے حضرت کی سمت آنکھ اٹھا  
 رونق افزا ہوئے جناب نبی  
 کئے حضرت عمر کا استقبال  
 ایسا کھینچے رسول نیک صفات  
 اور حمال سے گر پڑی تلوار پر  
 وہ بڑا سخت روز تھا مجھ پر  
 ریزہ ریزہ ہوئی ہر ایک ہڈی  
 کہہ اٹھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 سرِ خجالت سے تھے جھکائے ہوئے  
 سر پہ فاروق کے دے بوسہ  
 کہی تکبیر اپنے منہ سے پکار



سن کے تکبیر کی صدا اصحاب  
 پیشوا آ کے ہو کے خرم و شاد  
 عرض کی تب عمر نے یا سرور  
 آپ طاعت وہ رب عزت کی  
 یا رسول خدا خدا کی قسم  
 ساتھ ان کے ہوئے جناب نبی  
 کہا کفاروں نے یہ تب خوش ہو  
 دیکھ کیا شاہ زور یکتا ہے  
 نعرہ اس دم عمر نے یوں مارا  
 بیٹا خطاب کا عمر ہے نام  
 ہو کے مایوس اشقیاء اس دم  
 مسجد کعبہ میں گئے مولاؐ  
 جو کہ مسجد میں آشکارا ہوئی  
 عرض کی پھر عمر نے جعفرؓ سے  
 شاہ دیں نے خوشی سے فرمایا

پھنچے تکبیر کہتے با آدابؐ  
 سب عمر کو دئے مبارک باد  
 ظاہر اُبت کو بوجہیں یدِ اختر  
 گھر میں کیوں چھپکے کرتے ہیں مخفی  
 آشکارا کریں گے طاعت ہم  
 لی عمر نے بھی راہ کعبہ کی  
 زندہ لایا عمر نے احمد کو  
 آگے ہم سب کے قتل کرتا ہے  
 نبھکھکیو بیچا نو دشمنانِ خدا  
 ہوں محمد کا جان و دل سے غلام  
 ہٹ گئے دان سے کرتے رنج و لہم  
 کی جماعت سے تب نماز ادا  
 یہی پہلی نماز تھی سب کی  
 گر ارادہ ہو کعبہ میں چلئے  
 شوق کعبہ کی ہے زیارت کا

<p>بھاگے اس دقت والے بھی کفار گھر خدا کا بنا تھا بت خانہ دیکھ کر ان بتوں کو بے رولت</p>		<p>گئے کیے میں احمد مختار کو تھا بتوں سے بھرا ہوا کعبہ آیہ فرمایا یعنی جہاں الحق</p>
<p>جاء الحق وشرح الباطل ۱۰ ان الباطل کان سراً هو قاتلاً یعنی اپنی سچ اور بھاگ گیا جھوٹ۔ یعنی جھوٹ بھاگنے والا ہے ۱۰</p>		
<p>کر کے فاروق نے بتوں پہ نظر حق ہے واحد رسول گر سچ ہو ہوئی پتھروں کو ہیبت جبار وہیں جبریل امرحق سے آئے</p>		<p>کیا ارشاد غیظ میں آ کر ۱۰ کر دسجدہ سب اس پیغمبر کو گرے سجدے میں سب کیسا مردہ یا البتہ لے آئے</p>
<p>يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۰ یعنی اے محمد بس کرتا ہے تجھ کو خدا اور پیرو تیرا یعنی عمر اعانت دین میں۔</p>		
<p>شان میں ہے عمر کے یہ آیت</p>		<p>یعنی کافی عمر کی ہے نفرت</p>

<p>جب نہیں لائے تھے عمر ایمان اپنا ہم لے نہ سکتے تھے بدلا ہوا مضبوط دین پیغمبر بدلا لیتے ہیں ہم بھی خاطر خواہ دین کا غائشہ لے کا نہ ہے پر کفر اور شرک کیوں نہ بھاگے دور دوستدار خدا و پیغمبر سبھی وارین کی برائے مراد تقویت دیکھے اے شیعہ زماں نظر فیض اس پہ ہوئے دم</p>	<p>کہتے ہیں یوں صہیب ابن سنان ہم پہ کفار کرتے تھے جو جفا ہم میں داخل ہوئے ہیں جب عمر جب ستاتا ہمیں کوئی گمراہ ایسا مہر حلال ماہِ طہر دین اسلام کا نہ کیوں ہو ظہور اے پہلوانِ دین جنابِ عمر ہم غریبوں کی کیجئے امداد محبت سے ضعیف ہیں ایماں یہ جو عاجز ہے دستگیرِ غلام</p>
--	---

یہ چند اوراقِ نشر اس کتاب میں اس غرض سے شریک کئے گئے کہ حضرت کے اصحاب اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین جو شہید اور غازی ہیں ان کی شکر گزاری جمیع مسلمانوں پر ہر وقت ضرور ہے کس لئے کہ انہوں نے اپنی جانوں کو واسطے خوشنودی خدا اور رسول کے

راہ خدا میں خدا کرے ان کا یادگار قیامت تک باقی ہے ان شہدا  
 کا عرس اور چراغاں وغیرہ یہاں کے ویسے نہیں ہوتے بلکہ ان میں اکثر  
 کے مزاروں کے نشان بھی باقی نہیں جس جا یہ شہید ہوتے تھے فقط گڑھے  
 کھود کر دو دو چار چار دس دس کو ایک ایک میں دفن کر دیتے تھے  
 اور قبریں مٹی سے بھر دے کر اپنی لڑائی میں مصروف ہو جاتے  
 تھے یہ حضرات اس دنیا سے سوائے ایمان کے کچھ نہ لے گئے احد کے  
 جنگ میں بعض کے جسم پر چادر اتنی تھی کہ ان کی لاش کے سر سے  
 رالوں تک پوشش ہوئی خود حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت کے جو  
 چچا تھے ان کا یہ حال تھا کہ اور دوسرے وہب مزی صحابی رسول  
 تھے ان کا بھی دفن ایسا ہی ہوا۔ حضرت فرمائے حمل گھاس سے  
 ان دونوں کے پاؤں ڈھانک دو۔ لکھتے ہیں بعد سالہا سال کے احد  
 کی زمین نہر کے لئے کھودی گئی اور شہد کی لاشیں اس زمین سے  
 نکلیں کفن کو تو زمین کیا خستہ کرتی گھاس بھی مٹی نے نہ کھایا۔  
 فرد کمال ہنیش درمن اثر کرد۔ ان شہد کی لاشیں تو زمین میں رہیں  
 اور ارواح ان کی سبز پر بدن کر تمام بہشتوں میں اُڑتے پھرتے ہیں اور

حق تعالیٰ سے ان کو زرق ملتا ہے اور یہ کھاتے پیتے ہیں اور فرمائے  
 حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یہ شہدا پروردگار کی حضور  
 میں حاضر ہیں جو ان پر سلام کرے وہ قیامت تک اس کا جواب دیتے  
 ہیں اور جس زمین پر میرا ایک صحابی دفن ہو روز قیامت اس زمین میں  
 جتنے مومن دفن ہیں ان سب کی بخشش پروردگار سے کرائے گا۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لڑائیوں میں تمام عربستان و روم و شام و مصر عراق  
 ہر ہر جانشہید ہو کر دفن ہو کر وہاں کے مدفون مسلمانوں کو امیدوار  
 بخشش کر دئے۔ شہر بھینا جو مصر کے قریب ہے وہاں پانچ ہزار صحابہ  
 شہید دفن ہیں روایت کرتے ہیں ایک شخص فاسق فاجر مر گیا اسکو  
 اسی زمین میں دفن کر دئے۔ لوگوں نے خواب میں اسے دیکھا کہ اس کے  
 سر پر نورانی تاج ہے اور اس کے اطراف نورانی لوگ ہیں اور  
 اس کا چہرہ نور سے چمکتا ہے اور نور کے قصبے میں بہت خوش حال  
 بیٹھا ہوا ہے یہ حال دیکھ کر پوچھے اے شخص یہ رتبہ تم کو کیونکر حاصل ہوا  
 اس نے جواب دیا یہاں رسول اللہ کے صحابہ شہدا دفن ہیں یہ دنیا میں  
 بڑے تنگ حال تھے ایک وقت کی روٹی ایک کپڑا ان کے پاس ہوتا تھا

اور حبیب کوئی ان کے پاس مہمان آتا تھا یہ اس کو دے دیتے تھے اب تو ان کو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ قدرت عطا کی ہے اور میں ان کا مہمان ہوں میرے لئے انھوں نے دعا کی حق تعالیٰ نے اس کو قبول فرمایا یہ تمام روشنی کا انہیں کا طفیل ہے۔ اس ناچیز نے چند اشارے لکھے ہیں جس کے مطالعہ سے ناظرین اور سننے سے سامعین کو ان کے نام سے ختم کرنے کا اور زمانہ فرصت دے تو ان کی زیارت کا شوق ہو جائے گا۔

### آغاز بیان

سبحان اللہ جیسا پروردگار نے ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو سب انبیاء میں برگزیدہ کیا اسی طرح اپنے حبیب کی اہل بیت اور اصحاب کو بھی چن لیا ان کی تعریف سوا خدا اور رسول کے دوسرے سے کیا ہو سکے۔ حضرت کے ساتھ انھوں نے جو جو وقاداریاں کیں ظاہر ہے دنیا میں ہر نبی آدم کے لیے جان سے عزیز تر کوئی شے نہیں صحابہ نے خدا اور رسول کی اطاعت میں سچو شمی خاطر اپنی جانوں کو نثار کر دئے حضرت کے دو بیوی اپنی جانوں کو فدا کر کے شہادت خرید لئے اور حضرت کے بعد جو جو جان نثاریاں انھوں نے کیں اس سے سب تاریخ کی کتابیں بھری ہوئی ہیں صفحہ جہاں پر انکی شہادت

قیامت تک باقی ہے اور انھیں سے دین مصطفویٰ کو تقویت ہوئی۔ یہود گبر و نصارا کی کتابیں بھی ان کی تعریف اور شجاعت سے بھری ہوئی ہیں۔ پہلے خلیفہ حضرت کے حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے آپ کی خلافت میں ہزار ہا مرتد اور منافق اور مسلمہ کذاب جو دعویٰ پیغمبری کیا تھا قتل ہوئے اور لشکر اسلام واسطے فتح روم و شام عراق و عجم کے حسب ارشاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھجوائے اور بعد چند شہر فتح ہونے کے سوا دو سال خلافت کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین کر کے وصال فرمائے اور حضرت عمر سارے دس برس خلافت کئے آپ کے عہد خلافت میں بصرہ۔ مقررہ۔ اسکندریہ شام عراق۔ فارس۔ کرمان۔ طبرستان وغیرہ ایک ہزار چھتیس بڑے شہر فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور چالیس ہزار مسجدیں بنائیں اور چار ہزار تہخانے حراب و دیوان ہوئے اور باقی شہر حضرت جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت میں فتح ہوئے اور حضرت جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلافت میں آپس میں بہتر لڑائیاں ہوئیں۔ مجاہدین میں پہلے مجاہد حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جتنے جنگ آپ کی حیات میں ہوئیں ان میں اکثر حضرت

بذات خود تشریف لیجاتے اور تمام صحابہ سے آگے رہتے تھے بدر کی لڑائی میں بڑے بڑے دشمنان دین ابوہل عتبہ وغیرہ قتل ہوئے اور صحابہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور جناب مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ بڑی جواہری سے لڑے مسلمان تھوڑے اور کفار زیادہ تھے حضرت دعا فرمائے خداوند کریم نے فرشتوں کو اہل گھوڑوں کے سوار اپنے حبیب کی تائید کے لئے بھیجا یا وہ لڑائی فتح ہوئی اور بدر کے جنگ میں ہر ہر صحابی کا یہ خیال تھا کہ ابوہل جو حضرت کو ہر طرح کی تکلیف پہنچایا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے مارا جائے اور کفاروں کو بھی اسی کے بچانے کی بڑی فکر تھی اس لئے انھوں نے اس کا ذرہ ایک دوسرے کافر کو پہنار دئے حضرت علی نے اس کو ابوہل جان کر قتل کئے پھر اس کے ذرہ کو کفار نے ایک اور کافر کو پہنایا اس کو حضرت حمزہ نے قتل کئے پھر اس ذرہ کو کفاروں نے ایک اور کافر کو پہنار دئے اس کو بھی ابوہل جان کر حضرت مرتضیٰ علی نے قتل کئے راوی کہتے ہیں آخر وہ یسین بڑی خرابی سے مارا گیا یعنی پہلے اس کو حضرت معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حلقہ کفار میں گھسکر ایک تلوار مارے اس کو ابوہل نعیم کا ایک پاؤں قلم ہو کر گر پڑا اس کے بیٹے عکرمہ



معاذ کو تلوار ماری آپ کا ہاتھ موٹدھے میں لٹکنے لگا تب معاذ اپنا پاؤں  
اس ہاتھ پر رکھ کر ہاتھ کھینچ کر پھینک دے اور عکرمہ پر حملہ کئے وہ کفار کے  
حلقہ میں چلا گیا حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں دو لڑکے نو عمر انصاری  
مجھ سے پوچھے ابو جہل کون ہے ہم اس کو مارنے کی آرزو رکھتے ہیں کیونکہ  
ہم سنتے ہیں کہ وہ حضرت کو گالیوں دیتا تھا تو میں نے ان کو دکھلا دیا  
کہ اس حلقہ میں کفار کے جوہے وہی ابو جہل ہے۔ پس یہ سن کر وہ دونوں  
لڑکے اس پر جا گرے اس کو بھی قتل کئے اور آپ بھی زخمی ہو کر شہید ہو گئے  
حضرت نے ان دونوں لڑکوں کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی۔ ایک نکتہ  
قابل اس جائے لکھنے کے ہے یعنی جب سورہ والمرسلات حضرت پر  
نازل ہوا اس وقت چند صحابہ ایمان لائے تھے حضرت کا ارشاد ہوا یہ  
سورہ کفار کے گروہ میں کون پڑھ کر سنائے گا اس وقت حضرت عبداللہ  
ابن مسعود عرض کئے یا رسول اللہ میں پڑھ کر سناتا ہوں یہ کہہ کر آپ وہ سورہ  
جہاں سب کفار جمع تھے ان کے رو برو پڑھنا شروع کئے اس میں بار بار  
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ یعنی اللہ تعالیٰ نے قیامت کے قابل  
نہ ہونے والوں کے واسطے اقسام کے عذاب بیان فرماتا ہے اس روز یہ

سُن کر کفار غصے میں آ گئے اور ابو جہل ایک طمانچہ مارا جس سے حضرت  
عبداللہ ابن سعود کا کان پھٹ گیا خون جاری ہوا وہ مغموم واپس ہو کر  
کیفیت حضرت سے عرض کئے حضرت کو بھی اس کا بڑا الم ہوا اس وقت  
جبریل علیہ السلام حاضر ہو کر مُسکرائے لگے حضرت پوچھے یہ محل مسکرانے کا  
ہے جبریل نے عرض کی یا رسول اللہ میں پھر عرض کروں گا کہتے ہیں۔  
جب بدر کی لڑائی ختم ہوئی اس وقت عبداللہ ابن سعود حاضر ہوئے  
اور اس جنگ کے فضائل اور جو صحابہ اس جنگ میں شریک تھے انکے  
بزرگاں سن کر رونے لگے اور عرض کئے یا رسول اللہ میں اس میں شریک  
نہ ہوا حضرت کا ارشاد ہوا تم جا کر دیکھو مقتل میں اگر کسی کافر کی جان  
قالب میں باقی ہے تو اس کو قتل کرو تم بھی اسی ثواب میں شریک ہو جاؤ  
حضرت کا ارشاد سن کر سب لاشوں میں دھونڈتے چلے ابو جہل کو دیکھے  
زخمی ہے سسک رہا ہے انھوں نے خوش ہو کر اس کے سینے پر چڑھے اور  
حمد پر دو گار کا ادا کرنے لگے کہ ایسے دشمن دین کو اس نے توراؤ ذلیل  
کیا اس نے آنکھیں کھول کر کہا اے بکریوں کے چراتے والے غلام مجھے  
اس سے اور کیا زیادہ غم ہو کہ تیرے ولیا غلام ایسے بزرگ سینے پر

بیٹھا ہے پھر آخر بول فتح کس کی ہوئی عبداللہؓ نے کہا فتح خدا اور رسول کی ہوئی اور میں تیرا قاتل ہوں اس نے کہا تاکس نامہ نجار کے ہاتھ قتل ہونے کی مصیبت سے اور کیا اذیت زیادہ ہو۔ غرض ابن مسعود نے پیچھے سے جو اس کا خود سرک گیا تھا ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اس کا کٹ کر گر گیا انھوں نے اس کے ہتھیار اور سر لے چلے یہ آدمی چھوٹے سے تھے ہتھیار اور سر وغیرہ لے جانے میں دقت معلوم ہوئی سو انھوں نے اس کے کان میں سوراخ کر کے رسی پر و کر زمین پر کھینٹے ہوئے حضرت کے روبرو لائے اس کو دیکھ کر حضرت کو نہایت خوشی ہوئی فرمائے کہ فرعون اس امت کا مارا گیا ابن مسعود عرض کئے کہ اس کے جسم پر کوڑے کا نشان تھا اور حضرت فرمائے وہ فرشتے کی مار کا نشان تھا اس وقت جبریل علیہ السلام حاضر ہو کر عرض کئے یا رسول اللہؐ اس روز ابو جہل نے ابن مسعود کو طمانچہ مارا تھا جس سے کان ان کا پھٹ گیا تھا آج اس کے بدلے میں ابن مسعود نے اس کا کان بھاڑ کر رسی ڈالے ہیں بدلہ ہو گیا۔ مگر اسکا سر کاٹنا اضافہ ہے میں نے اس روز اسی واسطے مسکرایا تھا۔

اُحد کے جنگ کا حال

حضرت کے روبرو بہت جنگ ہوئے مگر اس جنگ سے زیادہ کوئی سخت لڑائی نہ ہوئی اس جنگ میں حضرت اور صحابہ پر سخت تکلیف ہوئی۔ یہہ حق تعالیٰ کے طرف سے آزمائش تھی غور کا مقام ہے کہ ابتدا اسلام کی کیسی مشکل تھی انتہا میں خداوند کریم نے کیسی آسانی بخشی۔ کُفار قریش بڑی تیاری جنگ کی کر کے مکہ منظمہ سے مدینہ منورہ پر آئے قریب مدینہ منورہ کے پہاڑ کے دامن میں جس کو اُحد بولتے ہیں مقام کئے۔ حضرت اور صحابہ مدینہ منورہ سے باہر آکر مقابلہ کئے۔ پہلے صحابہ کا غلبہ ہوا۔ کفار شکست کھا کر بھاگے۔ حضرت نے کفار کے آنے کی گھاٹی کی راہ پر تیر انداز مسلمانوں کو کھڑا کر کے فرما دئے تھے جب تک میرا حکم نہ ہو تب تک تم قدم یہاں سے نہ مٹانا ان میں سے آٹھ دس تو تالیخ فرمان اسی جاٹھہرے رہے اور باقی کفار کے اسباب لوٹنے وہاں سے چلے گئے کافروں کو قابو جو ملا ان آٹھ دس کو شہید کر کے اسی راستے سے صحابہ پر آگرے حضرت سعد ابی وقاص اور حضرت طلحہ تیروں سے بہتوں کو فی النار کئے۔ حضرت حمزہ چچا حضرت کے شوق شہادت میں روزہ رکھے تھے سپر نہ رکھتے تھے زرہ بکتر نہ رکھتے تھے

دو نوں ہاتھوں سے تلوار چلاتے تھے بہت کفار کو قتل کر کے دھوپ  
 میں پیاسے واپس آ رہے تھے پیچھے کے آڑ سے چھپ کر وحشی نے نیزہ  
 مارا آپ شہید ہو گئے اس جنگ میں حضرت مرتضیٰ علی کو سولہ زخم لگے  
 تھے چار بار آپ زمین پر گر پڑے جبرئیل علیہ السلام آپ کو اٹھا کر کھڑے  
 کر کے کہتے تھے یا علی لڑو دشمنان خدا سے۔ کہتے ہیں اسی جنگ میں آسمان  
 سے آواز آئی اتری اور رضوان نے لافتا الاعلیٰ لاسیف الاذوالفقار پکارا یہ لڑائی  
 ایسی سخت تھی چند صحابہ جنگ سے منٹھ موڑے داخل مدینہ ہوئے غول  
 کے غول کفار کے حضرت پر حملہ کرنے لگے حضرت شماس رضی اللہ عنہ  
 اپنے سینے کو حضرت پر سپر کئے حضرت کے اطراف پھرتے تھے زخموں  
 میں چور چور تھے آخر حضرت پر قربان ہوئے۔ من بعد حضرت قیس  
 حضرت کے گرد کفار سے لڑے چودہ زخم سنان کے اور دس زخم تلواروں  
 کے کھا کر حضرت پر فدا ہوئے۔ حضرت مرتضیٰ علی، حضرت سعد ابی وقاص  
 کفار کو دور تک مارتے لیجاتے تھے اور حضرت کے قریب حاضر ہو جاتے  
 تھے۔ عبدالرحمن بیٹے ابوبکر کے گھوڑے پر سوار قولا میں اپنے کو چھپائے  
 ہوئے سوائے دو آنکھوں کے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا پرے سے باہر

نکلا آواز دے اباعبدالرحمن بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے۔ حضرت  
 صدیق اکبر اپنی تلوار علم کر کے بیٹے سے لڑنے جانا چاہے۔ حضرت رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان کو روک دے حضرت عمر فرماتے ہیں خوشترس  
 موت جس پر وہیب مزنی شہید ہوئے میں آرزو رکھتا تھا مجھے ایسی شہادت  
 ملے مگر وقت نہ پہنچا تھا یعنی جب کفار کا غول حضرت کے طرف آتا  
 حضرت پوچھتے ان سے کون لڑے گا تو وہیب مزنی پہلے کہتے یا رسول اللہ  
 میں ان سے لڑوں گا یہ اکیلے اس گروہ سے لڑتے حضرت سعد ابی  
 وقاص فرماتے ہیں میں بھی ان کے ہمراہ شوق شہادت میں کفار کے  
 گروہ میں گھس کر لڑا مگر شہادت مزنی کے حصے میں تھی۔ ایک  
 بھتیجا دو فرزند اور آپ یہ چاروں شہید ہوئے۔ برچیوں سے سینہ  
 مزنی کا پارہ پارہ ہو گیا تھا۔ حضرت خنظلہ ایک شب کے دوٹھے  
 تھے غسل کی حاجت تھی جہاں پہنچے۔ اُحد میں حاضر ہوئے کفار سے  
 لڑ کر شہید ہوئے فرمائے رسول مقبول صلعم خنظلہ کو فرشتے غسل دے  
 رہے ہیں اور دیکھا صحابہ نے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ راوی  
 کہتے ہیں حضرت رسالت مآب پر تلواروں کے سوا کچھ بہت بر سے

چہرہ مبارک خون آلودہ ہو گیا عتبہ بن ابی وقاص اور ابن تمیمہ انھیں دونوں کے پتھروں سے دندان مبارک شہید ہوا پیشانی مبارک اور لب مبارک سے خون جاری ہو گیا تسپر ان ظالموں نے تلواریں اس زور سے ماریں کہ آپ ایک گڑھے میں گر گئے حضرت طلحہ اٹھائے اور حضرت علی ہاتھ پکڑ کر کھینچے رانیں حقارت کی پھیل گئیں۔ پس شیطان نے ایک صحابی کی صورت میں مجسم ہو کر چو طرف پکارنے لگا کہ حضرت شہید ہو گئے یہ سن کر کفار بڑی شدت سے غلبہ کئے اکثر صحابہ لپٹ ہو گئے خود جناب عمر فرماتے ہیں میں اور صحابہ ایک جا بیٹھ گئے تھے حضرت انس بن النضر نے پوچھا کیوں بیٹھنا اختیار کئے میں نے کہا رسول خدا شہید ہو گئے پھر انس بن النضر نے کہا پھر بعد ان کے تم لوگ زندہ رہ کر کیا کرو گے اُٹھ کھڑے ہوئے لڑو جس امر پر رسول خدا مر گئے یہ کہہ کر انس بن النضر کفار سے لڑ کر شہید ہو گئے حضرت عمر فرماتے ہیں تمنا رکھتا ہوں روز حشر خدا ان کو بے مثل پیشوا اٹھائیگا کہ ان کے چہرے پر ستر زخم تھے، ان کی ہین ان کے دانت اور ہاتھوں کے حسن سے ان کی نقش کو پہچانتی تھی صحابہ چو طرف منتشر لڑ رہے تھے

جب کوئی ان سے کہتے رسول اللہ شہید ہوئے تم اب کس کے لئے لڑتے ہو تو وہ کہتے اللہ تو زندہ ہے ہم اس کے اور اس کے رسول کے دشمنوں سے لڑ کر مر جائیں گے کل کے روز پروردگار کے روپروگواہی دیں گے کہ تیرے رسول نے ہم پر تیرے احکام پہنچا دیا اور تو نے اپنے کلام پاک میں فرما چکا وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی محمد رسول ہے خدا کا اس کے پہلے بھی بہت رسول گزرے ہیں اگر مر جاوے یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤ گے اس جنگ میں یہ آیت حضرت نے بھی صحابہ کو پڑھ کر سنائے حضرت طلحہ کی جاں فشانہ کی حال میں حضرت مرتضیٰ علی فرماتے ہیں میں طلحہ کو دیکھا اُحد میں انھوں نے پتھر اور تیر اور تلواروں کے روکنے میں حضرت کے گرد اپنا سینہ سپر کئے تھے اسٹی زخم طلحہ کھائے ہوئے تھے جو کافر آگے سے پیچھے سے بازو سے جدھر سے حضرت پر حربہ چلاتا طلحہ اپنے پر لیتے تھے۔ فرمائے رسول مقبول صلعم طلحہ شہید ہے جنتی ہے جس کو جنت کے شہیدوں کو دیکھنا ہو طلحہ کو دیکھے اور شہادت میں کیا باقی تھا



اسی زخم لگے تھے جس سے خون تمام جسم کا بہہ گیا جس وقت حضرت مدینے کو واپس تشریف لائے صدیق اکبر سے فرمائے تم اپنے چہرے بھائی طلحہ کی عیادت کے لیے جاؤ حسبِ احکم صدیق اکبر گئے اور طلحہ کو بے ہوش پائے آپ نے ان کے چہرہ پر ٹھنڈا پانی چھڑکا طلحہ غش سے آنکھیں کھولتے ہی صدیق سے پوچھے رسول اللہ کیسے ہیں صدیق نے کہا خیریت سے ہیں آپ نے پروردگار کا شکر ادا کیا۔ سبحان اللہ صحابہ عجب عاشق تھے۔ ادھر اوس قرنی کا حال یہ ہوا حالانکہ وہ حضرت کے پاس کبھی حاضر نہ ہوئے تھے۔ دور دراز قرن کے ملک میں رہتے تھے۔ جنگل میں بکریاں چرا نا بہت بھوک ہو تو چند کھجور کی گٹھلیاں کھا لینا گھوڑے پر کی چندیاں دھو کر ستر کرنا جب آپ کو خبر حضرت کے دندان مبارک شہید ہونے کی پہونچی ایک ایک دانت اپنا پتھر سے توڑتے تھے پھر کہتے تھے شاید رسول اللہ کا یہ دانت نہ شہید ہوا ہو اسی طرح تمام دانت اپنے پتھروں سے توڑ ڈالے راوی کہتے ہیں حضرت عمر کی خلافت میں ایک چادر صوف کی بنی ہوئی بہت بہتر تھی حضرت کے حضور مجلس آپ سے عرض کئے اگر حضرت اپنی پہونچنے عبد اللہ بن عمر کی پہونچ

صفیہ جو ابھی حضرت کے گھر نہیں آئی یہ چادر ان کو بھجوا دیں تو بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ چادر میں ایسی بی بی کے پاس بھجوا دوں گا جو صفیہ سے زیادہ حق دار ہے وہ اُمّ عمارہؓ سنہ بنت کعبہ ہے کیونکہ میں نے روز جنگ احد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب میں نے اپنے داہنے بائیں مڑ کر دیکھا تو اُمّ عمارہؓ ہی کو دیکھا کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی تھی حال یہ کہ یہ بی بی سوہ شوہر اور اپنے دو فرزندوں کے اُحد میں آئی خاوند اور فرزند جنگ کرتے تھے یہ بی بی مشک لی ہوئی مسلمانوں کو پانی پلاتی تھی جب دیکھی حضرت کے پاس تو اس صحابہ سے کوئی زیادہ نہیں اور حضرت زخمی ہیں تلوار پکڑ کر لڑنے لگے جو حضرت کے طرف ارادہ کیا اسکو مارتی تھیں جنگ سخت ہو رہی تھی لڑنے والے صحابہ لڑتے تھے اور بھاگنے والے بھاگ رہے تھے حضرت ان سے فرمائے اے صاحب تم بھاگ رہے ہو سپر کیا کرو گے لڑنے والوں کو دیو تو وہ پھینک کر بھاگے وہ سپر اُمّ عمارہؓ نے اٹھالی اور لڑ رہی تھی ان کا لڑ کا بھی لڑتے لڑتے ماں کے پاس آیا ایسے میں جس کا فر نے اس بی بی کو اور اُنکے

لڑکے کو زخمی کیا تھا وہ روبرو سے چلا حضرت فرمائے اُمّ عمارہ دیکھ  
 یہ وہی ہے جس نے تجھے اور میرے لڑکے کو زخمی کیا اس بی بی نے  
 دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری کہ اس کی ران کٹ گئی وہ گھوڑے سے  
 گرا اور اس کو اس نے قتل کی حضرت یہ حال دیکھ کر اتنا ہنسے کہ  
 وہ بی بی کہتی ہے دندان مبارک نظر آ گئے۔ یہ بی بی بہتوں کو قتل  
 کی مگر کہتی تھی یہ کفار گھوڑوں پر نہ ہوتے بلکہ پیدل ہوتے تو میں اس سے  
 زیادہ لڑتی اور مارتی یہ بی بی اپنے شوہر اور فرزند کے زخم پر پٹی  
 رکھتی تھی حضرت نے جب اس بی بی کے لڑنے کی تعریف فرمایا تو اس  
 نے عرض کی یا رسول اللہ ہم حنت میں آپ کے رفیقوں میں رہیں آپ  
 اسی وقت دعا فرمائیے۔ الہی اس کے تمام گھروالے حنت میں میرے  
 رفیق رہیں پہلے جنگ یمامہ میں اس بی بی کا ایک ہاتھ کٹ گیا تھا  
 اور اس جنگ میں تیرہ زخم جسم پر لگے تھے مگر شانے پر ایک زخم بہت  
 گہرا تھا جس سے تمام جسم کا خون بہہ گیا ایک سال وہ زخم کچا تھا وہ  
 بی بی حالت ناتوانی میں پڑی رہی۔ سال بھر کے بعد پھر سنی کہ حضرت  
 دوسرے جنگ میں جاتے تھے اس زخمی ہاتھ پر کپڑے سے مضبوط باندھ کر

اٹھی مگر ضعف سے گر پڑی حضرت کا بھی یہی حال تھا جب اس جنگ سے واپس آئے پہلے دولت سرا میں نہ گئے اس بی بی کی خیریت دریافت کر آئے منصفو ایسے سخت جنگ میں اس بی بی نے حضرت پر آنے والے تیر تلو اور پتھروں کی بجلا اپنے اوپر لیتی تھی مسلمانوں کی بی بیاں مشکل کے وقت اگر اس بی بی کے تام کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کے جناب میں لاویں تو کیا تر تارت بی بی کی تدریں ماتے سے بہتر نہ ہوگا راوی کہتے ہیں حضرت کے چہرے مبارک سے خون بہتا تھا اور شانے پر کا زخم گہرا تھا جو ایک ہینے سے زیادہ دن تک چنگا نہ ہوا اور چہرہ مبارک پر رزہ کی کڑیاں گر گئیں تھیں حضرت ابو عبیدہؓ اپنے دانتوں سے کھینچے تو ان کے دانت ٹوٹ گئے اور وہ پیچھے کی طرف گر پڑے حضرت پر تا تو انی از حد تھی مگر حضرت استقلال سے جنگ میں کھڑے رہے اور ایک قدم آپؐ کا پیچھے نہ ہٹا جب چو طرف مشور حضرت کے شہید ہونے کا ہوا تو مدینے سے حضرت بی بی عائشہؓ اور بی بی فاطمہؓ زہرہؓ اور نبوت سی بی بیاں جن جن کے عزیز جنگ میں تھے حاضر ہوئیں حضرت پر تشنگی کمال تھی حضرت مرتضیٰ علیؑ اپنی سپر میں پانی

لے آئے حضرت سے وہ پانی پیا نہ گیا فقط کھلی کئے خون اس میں  
 شریک ہو کر نکلا اور مالک بن سنان حضرت کا لہو چوستے تھے حضرت  
 فرمائے میرا خون جس کے خون سے ملا وہ مالک بن سنان ہے اور جس  
 میں میرا خون شریک ہے وہ دوزخ سے بچا اور حضرت اپنے خون کو  
 زمین پر گرنے نہ دیتے تھے اور فرماتے تھے اس خون کے گرنے سے زمین  
 پر سبزہ نہ اُوگے گا اور بلائے آسمانی نازل ہو جائے گی اس وقت  
 دوسرے صحابی شک میں پانی لا کر پلائے حضرت ان کے لیے دعا فرما  
 اور حضرت جناب علی پانی ڈالتے تھے خون بند نہ ہوتا تھا اس وقت  
 بی بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے ایک حمیر کا ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ  
 سے خون بند کئے دو فرشتے حضرت کے دونوں بازو پر حاضر تھے مگر کفار  
 سے لڑے نہیں ان کو حکم جناب باری کا نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت  
 کا چہرہ اور ریش مبارک خون آلود ہوئے۔ رب العزت کی شان جلال  
 نمایاں تھی فرشتے بے قرار تھے حضرت استقلال کے ساتھ مسکراتے تھے  
 وارھی مبارک پر خون بہتا تھا اور سالم مولیٰ حذیفہ چہرہ اقدس سے  
 خون دھورہے تھے حضرت فرمائے وہ قوم کیونکر فلاح پائے گی جو

اپنے نبی کے ساتھ اس طرح پیش آئے و حال آنکہ نبی ان کو خدا کے  
 طرف بلاتا تھا پس حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی لَیْسَ لَكَ  
 مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اَوْ تَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاهُمْ  
 ظَالِمُونَ یعنی نہیں ہے تیرے لئے کچھ اختیار یا قبول تو بہ کریں گے  
 ہم ان سے یا عذاب کریں گے ہم ان پر کہ وہ لوگ ظالم ہیں حضرت  
 کے دند ان مبارک جس نے شہید کیا وہ عتبہ بٹیا ابی وقاص کا تھا  
 دوسرا ابن وقاص فرماتے ہیں یہ عتبہ جو ان کا بھائی تھا مجھے اتنی  
 آرزو تھی کہ اس کو قتل کروں تین بار میں کفار کے لشکر میں گھس گیا  
 مگر یہ مجھے دیکھ کر کتر کر بھاگ گیا آخر اللہ تعالیٰ ان دونوں ظالموں  
 کو بڑی سختی میں ہلاک کیا اس کی مشیت اور حکمت وہی جانے دیکھو  
 جنہوں نے صحابہ کو اور حضرت کے اہل قرابت کو شہید کئے اور احد  
 کی لڑائی کو بگاڑے انہیں میں سے موافق حکم اس آیت شریف کے  
 حق تعالیٰ نے بعض بعض کی تو بہ قبول فرمایا اور وہ مسلمان ہوئے  
 اور اصحاب میں داخل ہوئے اور پھر کافروں سے جہاد کئے انہیں کے  
 ہاتھ سے کئی شہر اللہ تعالیٰ نے فتح کرا یا یہی خالد بن ولید سے احد کی

لڑائی بگڑی پھر کبھی مسلمان ہوئے اور انہیں کو اللہ تعالیٰ سے سیف  
 اللہ خطاب انہوں نے روم شام کے لشکر کو الٹ مارا یہی ابوسفیان  
 جو احد میں صحابہ کے قاتل تھے پھر یہی صحابی ہو کر روم شام کی لڑائیاں  
 فتح کئے یہی وحشی حضرت امیر حمزہ کا قاتل تھا یہی مسلمان ہو کر بوسیلہ  
 کذاب کے قتل کرنے میں شریک ہوا یہی ہندہ تھی حضرت حمزہ کو  
 شہید کرانی اور کلیجہ آپ کا نکال کر چبائی پھر یہی ہندہ مسلمان ہو کر  
 روم شام کی لڑائیوں میں کوشش کی یہی عبدالرحمن بن ابوبکر تھے جو  
 احد میں صحابہ سے لڑے بعد اسلام لاکر روم شام کے فوجوں کو الٹ  
 دئے یہی عکرمہ قرزند ابوجہل کے تھے احد کے دن صحابہ کا خون بہا  
 پھر یہی مسلمان ہو کر صحابی ہوئے اور یہی روم کی لڑائیوں میں وہ سخت  
 جنگ کے سینکڑوں کفار کو تہ تیغ کئے اور قلعہ حمص کے جنگ میں  
 باوجود بہت زخمی ہو جانے کے پھر لشکر کفار میں گئے رومیوں نے  
 ان کی دلیری پر تعجب کی ان کی بہادری اور صبر کرنے پر مسلمانوں نے  
 کہا آپ اپنی جان پر ترمی کر و پس کہا انہوں نے اے قوم نہر گاہ میں  
 لڑتا تھا بتوں کی طرف سے پس کیونکر آج اطاعت اللہ و رسول میں

نہ لڑوں میں دیکھ رہا ہوں حوروں کو قریب ہیں۔ اگر ایک ان میں کی  
ظاہر کرے کلائی اپنی تو مر جائیں اہل دنیا اس کی خواہش میں اور ان  
میں ایک کے ہاتھ میں ریشمی دستار ہے اور کاسہ جواہر کا کہتی ہے  
جلدی کرو تم ہمارے واسطے جوڑا ہونے کو اور کہا عکرمہ نے سچا وعدہ  
کیا تھا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر مر بس بطریق  
نے دل پر بھالا مارا پس عکرمہ شہید ہوئے۔ ان کی لاش پر خالد بن ولید  
روکر کہتے تھے کاش دیکھتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے چچا کے فرزند  
عکرمہ کو تو جانتے وہ کہ ہم جس وقت بھڑتے ہیں دشمن سے تو آجاتے  
ہیں نیزوں کے لوگوں پر نہایت جان بازی سے سوچنے کا مقام ہے  
اس کی قدر وہی جانے اُحد کی لڑائی میں کفار کی عورتوں نے وہ ظلم کی  
کہ کسی جنگ میں ایسا نہ ہوا تمام شہدا کے ناک کان عضو مخصوص کاٹ  
کاٹ کر گلوں میں اور ہاتھ پاؤں میں گھسنے کی طرح پہن لیا خصوص حضرت  
حمزہ کی نعش کو منہ نہ لے چیر کر کلیجہ نکال کر چبائی اور عضو کا ٹکڑا زیور  
کی طرح پہن لی اور اپنا زیور اتار کر وحشی قاتل حمزہ کو دمی یہ عورتیں جنگ  
میں دف بجاتی تھیں اور کافروں کے دل بڑھانے کے اشعار گاتی تھیں



اور جو کافر جنگ سے بھاگتا اس کو سرمہ دینیاں بتاتی تھیں کہ تم کابل  
لگا کر گھر بیٹھو ہم تمھیں رپکا کر جنگ کرتے ہیں راوی کہتے ہیں حضرت  
سرد عالم اسی حالت تا توانی میں شہدائے اُحد کے وقتانے کے لیے تشریف  
لائے حضرت حمزہ کی لاش کو دیکھ کر روئے اور فرمائے مجھے جتنا رنج آج  
یہاں پہونچا پھر کبھی نہ پہونچے گا اور آپ قسم کھا کر فرمائیے انشاء اللہ  
تعالیٰ اب کے جنگ میں حمزہ چچا کے بدلے میں ہم بھی کفار کے ساتھ  
ایسا ہی کریں گے اسی وقت جب پیل میں حاضر ہو کر عرض کئے ارشاد  
الہی ہوتا ہے کہ اگر آپ بدلہ چچا کا کفار کے ساتھ کرتے ہیں تو اتنا ہی  
بدلہ ہو گا اور اگر آپ صبر کرتے ہیں اس کی جزا اس سے بڑھ کر ہے آپ  
نے کہا عرض کرو میں نے صبر ہی اختیار کیا اور حضرت حمزہ کی لاش پر  
آپ بہت روئے اور نبی بی فاطمہ زہرا اور صفیہ بہن حمزہ کی اور فاطمہ  
بیٹی حمزہ کی حضرت بی بی عائشہ وغیرہ اور حضرت علی سب کے سب  
زار زار روتے تھے اور دوسرے صحابہ کے لاشے ایسے پارہ پارہ ہو گئے  
تھے جبہ پچا نے نہیں جاتے تھے حضرت ایک ایک کو اپنے روبرو دفن  
کراتے تھے دو لاشوں کے جسم کا لباس ان کے جسم ڈھانکنے پس نہ ہوا

ایک تو حمزہ کو کہ جسیم پر ایک ہی چادر تھی اور ایک حضرت وہب  
 منہی کہ ان کا جسم تلواروں سے چورچور سینہ برچھپیوں سے چھدا ہوا  
 تھا عضو تمام کاٹ کر کفار کی عورتیں لے گئیں چادر جسیم کے کفن کو بس  
 نہ ہوئی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہوئے ان کے منہ کو چادر  
 میں لپیٹ دئے اور پاؤں جو کھلے تھے اون کو حرم لگھائیں سے  
 دھکوا دئے اور فرماتے تھے خدا تجھ سے راضی ہو اور میں تجھ سے  
 بے شبہ راضی ہوں اور فرماتے تھے کاش میں شہید ہو کر انھیں صحابہ  
 میں اسی پہاڑ کے دامن میں رہتا اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
 وسلم ایک ایک صحابی کو دفناتے تھے اور روتے تھے اور دعائے  
 مغفرت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں ان لوگوں پر شاہد ہوں تب  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برابر  
 نہ تھے کہ اسلام لائے تھے جیسا کہ ہم اسلام لائے اور جہاد کئے یہ جیسا  
 کہ ہم جہاد کئے۔ حضرت نے فرمایا ہاں سچ ہے ولیکن ان لوگوں نے  
 اپنی اجرت و کمائی میں سے کچھ نہ کھایا اور میں نہیں جانتا کہ تم میرے  
 بعد کیا کیا احداث و بدعت کرو گے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ رو دئے

کہ کیا ہم بعد آپ کے زندہ رہیں گے یا کیا بعد آپ کے ہم سے ایسے کام ہونے والے ہیں اس وقت تمام صحابہ زخمی حضرت کے گرد روتے تھے اور کہتے تھے کاش اگر ہم بھی شہید ہو جاتے تو ان ہاتھوں سے ہم بھی دفن ہوتے جب حضرت سب شہداء کے دفن سے فارغ ہوئے گھوڑے پر سوار ہو کر حالت ناتوانی میں مدینے شریف کو پھرے چودہ عورتیں ہمراہ تھیں اور باقی اصحاب زخمی حضرت کے گرد تھے آپ دولت سرا میں تشریف لے گئے زخمی اصحاب مسجد نبوی میں شب بھر زخموں کو آگ سے سیکھتے ہوئے حضرت کے حجرے کے گرد جا گئے گزارے کہ کہیں کفار شیعوں نہ آجائیں دو روز حضرت صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز کو تشریف لائے اور اپنے زخموں پر حضرت بڑھی جلا کر راکھ لگاتے تھے حضرت کی ہمیشہ عادت شریف تھی شہداء اُحد کی زیارت کو جا کر دعائے مغفرت کرتے تھے ایسا ہی بعد آپ صلیق اکبر اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور حضرت عباس اور نبی ام سلمہ اور نبی فاطمہ زہرا ہمیشہ جا کر رویا کرتے تھے اور طلب مغفرت کرتے ان کی زیارت کیا ہے مثل زندگی کے ملاقات وہاں سوائے

حضرت حمزہؓ کے کسی کے مزار کا نشان نہیں نہ وہاں کسی جھاڑ کا  
 سایا ہے نہ پھول نہ ارگبناہ صندل نہ عرس نہ مجاور نہ قبروں کا پتہ  
 فرمائے حضرت رسالت پناہ یہ شہدا پروردگار کی جنوری میں ہیں  
 اگر تم ان پر سلام بھیجو تو یہ قیامت تک تمہارے سلام کا جواب  
 دیتے ہیں اور فرمائے حضرت جو جو کفار کے ہاتھ سے زخمی ہوئے  
 ہیں وہ سب روز قیامت خون بہتا ہوا پروردگار کے درِ زخمی  
 حاضر ہوئیں گے۔ سبحان اللہ رسول اللہ کا چہرہ جس کی شان شمس الضحیٰ  
 ہے بدلہ جلی ہے والشمس ہے والقمر ہے طلحہ ہے مولانا جامیؒ  
 فرماتے ہیں۔

عاض است ایں قمر یا لالہ حمر است ایں      یا سنا کشمیش آئینہ دلہا است ایں

راہ خدا میں پتھروں سے زخمی اور خون آلودہ ہوا یہ سرخروئی دیجھ کر  
 مومن تا قیامت خواہان شہادت ہیں۔ بڑا درجہ ہے شہادت کا  
 کہ زندگی ہمیشہ ملتی ہے۔ شہید بغیر حساب کے داخل جنت ہوں گے  
 اسی طرح حضرت کئی جنگ میں تشریف لے گئے خیمبر کی لڑائی حضرت

مرتضیٰ علی شیر خدا کے ہاتھ پر فتح ہوئی خیر کے قلعہ کے دروازہ کا ایک  
 پٹ اکھڑ کر حضرت علی قنوق پر پھینکے تھے جس کو چالیس شخص اٹھا  
 سکے کہتے ہیں حضرت رسالت مآب کے سب صحابہ ایسے مالدار نہ  
 تھے جیسے کہ حضرت عثمان غنی جنگ کے وقت بہت مال اور اونٹ  
 اور سامان جنگ سے مدد دے اور حضرت عمر اپنے مال سے نصف  
 حاضر کئے اور حضرت صدیق اکبر سب سے پہلے اور فتح سے اول  
 مال تمام و اسباب اپنا حاضر کر دئے۔ پہننے کے کپڑے تک باقی نہ  
 رکھے اس وقت جبریل امین خدمت میں رسول مقبول صلعم کے عرض  
 کئے ارشاد الہی ہوتا ہے کہ آپ پوچھئے صدیق سے کہ وہ اپنے  
 پروردگار سے راضی ہیں صدیق اکبر کو یہ سن کر ایک وجہ ہوا عرض  
 کئے میں راضی میں راضی ارشاد الہی ہوا اگر صدیق کہتے ہیں راضی  
 نہیں تو میں پیغمبروں کے ارواحوں کو ان کے راضی کرانے کو بھیجتا  
 جو مومنین کے حضرت کے اہل بیت اور اصحاب رضوان اللہ علیہم کے  
 دل سے عاشق ہیں جہاں ان کا ذکر آیا بھوک پیاس اور نیند جاتی  
 رہتی ہے دل لگا کر سنتے ہیں اور دل و جان سے قربان ہو جاتے ہیں

اور جو محبت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں وہ اس کو ایک قصہ اور کہانی سمجھتے ہیں جو عاشق صادق میں ہم انہیں کے ملاحظہ کے لئے چند صفحے نظم و نشر لکھے ہیں خصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئے سو چند مختصر حالات حضرت کا عدل و انصاف صحابہ کی جان نثاری اور بیت المقدس کی فتح حین کے سننے سے جان و ایمان کو لذت حاصل ہو مگر حضرات عوام الناس کی خدمت شریف میں یہ معروضہ ہے کہ یہ خاص خلیفۃ اللہ ہیں حق تعالیٰ نے نبوت کے کام ان صحابہ سے پورے کروایا ان کی خلافت میں خود شاہ ولایت اور دوسرے صحابہ اور اہل بیت ان کے تابع حکم تھے ان کو کسی ولی یا غوث یا قطب کے رتبہ پر خیال نہ کریں اور ان خلفاء کو وہ خلیفہ نہ سمجھیں جیسے یہاں ہر ہر محلے میں کئی کئی خلیفے ہیں۔ جن کو ہم دعوتوں میں دیکھتے ہیں دبیٹہ دبیٹہ سیر حلق تک کھا کر حقے اڑاتے ہیں مریدوں سے وحدۃ الوجود کے مسئلہ بیان کرتے ہیں۔ ہمہ اوست یعنی سب وہی اللہ ہے سمجھاتے ہیں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ فرماتے ہیں کہ کفار سے جہاد کرنا یہ جہاد اصغر ہے سپاہی کا کام

بڑا جہاد نفس کی برخلافی کرنا ہے۔ ان کے مرید اور معتقدین اس وعظ کو سن کر خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارے مرشد اور ہم جہاد اکبر میں ہیں اور صحابہ جو جہاد کئے وہ جہاد اصغر تھا۔ لاحول ولا قوۃ۔ جہاد اصغر اور جہاد اکبر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب نے کئے بعد ان کے اولیاء امت نے جس جنگ پر حضرت پیغمبر خدا تشریف لے گئے سب سے آگے آپ رہتے اور کفار سے لڑتے اور حضرت کے اہل قرابت حضرت عباس اور حضرت علی اور حبیب طیار اور بڑے صحابہ لڑتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مصر اور روم شام عجم وغیرہ پر جو لشکر اسلام روانہ ہوا ان میں بڑے بڑے صحابہ تھے اور عشرۃ المبشرہ سے حضرت سعد ابی وقاص اور حضرت عبیدۃ الجراح اور حضرت سرور عالم کے چچے بھائیاں اور حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کے صاحبزادے حضرت خالد بن ولید اور حضرت ضار بن اذور وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے اور کئی اصحاب معہ اہل و عیال روانہ ہوئے۔ جب ہزار ہا شہر فتح ہوئے اکثر شہروں میں صحابہ شہید ہو کر دفن ہوئے ان تمام شہروں کی زمین بابر

ہے ان کے مزار وہاں ہونے کے بسبب روم - شام - عجم میں جنگ کے وقت مسلمان اور کفار کی حالت کیسی تھی ذرا معلوم کر لیجئے کفایت کا حال یہ تھا۔ یہود اور نصاریٰ ہمارے حضرت معجوت ہوئے تک اکثر اپنے اپنے دین پر قائم تھے ان میں راہب اور حواریین اور بطریق ہوتے تھے ان کو اپنے دین پر اعتماد اور بھروسہ تھا اس کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے اللہ تعالیٰ پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اور عیسیٰ علیہ السلام پر بھروسہ رکھتے تھے کہ ان کی دعا ہمارے واسطے کافی ہے اور بڑے بڑے مالدار تھے بادشاہوں کے یہاں لاکھوں کی جمعیت تھی ملک ان کے آباد تھے لباس ان کے ریشمی تھے ہتھیار ولایتی آبدار غذا ئیں اچھی اچھی کھا کر قومی پہلوان بنے ہوئے سروں پر خود جسم میں زرہ بکتر طلائی ملمع کے چمکتے ہوئے سرداروں کے لباس جواہر لگے ہوئے نیزے ان کے چمکتے ہوئے سپرے قیمتی گھوڑے کیپ اور آسٹریلیا کے اور تیر و کمان ان کے لیس حیب یہ لشکر پر باندھ کر کھڑا ہوتا تو آفتاب کی چمک سے دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتے سوائے اس کے شہر ان کے آباد اطراف فصیلیں اور قلعہ



مستحکم اور برسوں کے کھانے پینے کا سامان اندر بھرا ہوا سوائے اس کے رسد غلہ وغیرہ کی ہر طرف سے پہونچتی تھی دل ان کے مطمئن نہر شخص جان دینے کی لڑائی لڑتا کس واسطے کہ اپنے دین کو سچا سمجھتے تھے ان کے پیشوا ان کو ترغیب دیتے تھے دیکھو اپنے عملی کی خوشنودی کرو دوسرا ان کو یقین تھا کہ اگر مسلمان ہم پر فتیاب ہوئے تو ہماری عورتیں اور لڑکیاں لڑکے ان کے باندی غلام بن جاتے ہیں گھر بار لوٹا جاتا ہے اور ہم قتل کئے جاتے ہیں سوئے اس کے بادشاہ ان کے ایک ایک شخص کو جو لڑتا تھا ہزار ہاروپہ دینے کا امیدوار کرتے تھے اور آراستگی ان کی قرش مکمل دیبا کا اور لباس سونے چاندی کے تھے اور عجم کے آتش پرستوں کا یہ حال کہ ان میں اکثر بڑے پہلوان تھے رسم روئین تن فلیتن تھمتیں افرانیا وغیرہ انھیں میں ہوئے ہیں گززان کے کئی کئی من کے ہوتے تھے اب جنود اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے لشکر کا حال سنو دور کے سفر کئے ہوئے وطن سے دور کہیں رسد ملی کچھ کھائے ورنہ فاقہ ان کے ہمیشہ کے کھانے پینے کا ذکر آگے آئے گا ان کے لباس کا یہ حال سر پر

میلہ عامہ حسیم میں میلہ کرتا کسی کو زرہ ہے کسی کا جسم ہی برہنہ  
 ہے فقط لنگ ہے بعض کے اہل و عیال سمراہ میں صیقل گر بارہ  
 ساز کھان پتھروں سے نیرے اور تلواریں تیز کر لینا ٹوٹے تیروں  
 کو درست کر لینا جنگلوں میں ڈیرے ڈیکر اترنا اوٹوں اور گھوڑے  
 کے دانہ چارے کی فکر کر لینا جماعت سے پانچ وقت کی نماز پڑھنا  
 روزے رکھنا حجابہ کرنا ہر جنگ میں زخم کھا کھا کر گویا سب  
 زخمی تھے خون بہہ کرنا تو ان گرم لوہے سے داغیں دے دیکر  
 زخموں کا علاج کر لینا جو جو شہید ہوتے ان کو گڑھے کھود کر دفن  
 کرنا ان میں امیر لشکر جو تھے حضرت ابو عبیدہ حضرت سعد ابی وقاص  
 ان کی یہ حالت تھی نشان حضرت رسول مقبول کا لئے ہوئے گھوڑوں  
 پر سوار لشکر اسلام کے ہمراہ حاضر رہنا تمام لشکر کی فکر رکھنا شب کو  
 طلایہ کرنا امامت کر کے سب کو نماز پڑھانا قاعدے سے سب کو  
 جنگ کرانا و عظیم پند و نصیحت کرتے جانا فکر کے وقت جناب باری  
 میں دعا کرنا اگر کوئی بڑا سردار کفار سے سوال کرتا کہ میں تمہارے  
 سردار سے لڑوں گا۔ نشان رسول اللہ و سرداروں کے حوالے کر کے

آپ اس سے مقابلہ کرنا اور ہر وقت کی کیفیت مدینہ منورہ کو حضرت  
 عمر کی خدمت میں لکھ بھیجنا۔ معلوم کیا جائے جتنے سلاطین جنگ  
 کر کے دوسرے شہر لیتے ہیں روپیہ غلہ وغیرہ فراہم کر کے دوسری  
 قوم کو نوکر رکھتے جاتے اور لڑاتے جاتے یہ لشکر اسلام کے وہی صحابہ  
 عرب جو مدینہ منورہ وغیرہ سے روانہ ہوئے انتہا تک یہی رہے لشکر  
 ان کا زیادہ نہ ہو سکا مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کو فتح دیا۔ عرب کی  
 عورتیں جو صحابہ کے ہمراہ تھیں گبر و نصاریٰ کے ساتھ وہ تیغ زنی کی  
 ہیں ان کا یادگار روم و شام میں گبر و نصاریٰ کی کتابوں میں ہے  
 اور قیامت تک رہے گا اور صحابہ اپنی جانیں لڑا کر ہزار ہا قلعہ جو  
 فتح کئے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے دیوے یہاں تک جو اسلام پہنچا  
 انہیں کا طفیل ہے اس زمانہ میں روم کا بادشاہ ہر قل تھا بہت  
 شہر اور قلعہ اس کے تحت حکومت میں تھے لاکھوں کی جرّار جمعیت  
 رکھتا تھا حضرت کے صحابہ نے اس کے تمام شہر اور قلعے فتح کرتے  
 ہوئے اس کا پایہ تخت لے لئے بعض بعض شہر کے فتح کا ذکر مختصراً  
 یہ طور اجمالی لکھ دیا ہوں۔

## قلعہ بھنسا

یہ مصر کے قریب ہے اس کا حاکم ملبوس تھا اسی نہر ارجار لشکر رکھتا تھا اور تصانیوں میں یہ بڑا سخت جبری پہلوان بڑا مکار اور غدار تھا اکثر شیخون مارتا اور کچھ قلعہ میں جا کر دروازے بند کر لیتا تھا۔ اس سے بہت سخت سخت لڑائیاں ہوئیں۔ کفار بھی بہت مائے گئے اور صحابہ بھی بہت شہید ہوئے مگر قلعہ فتح نہ ہوا تھا۔ مسلمان اس کے فتح کی ہر روز کوشش کرتے تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کے فتح کا سامان کر دیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت خالد بن ولید کی خوراک ہر روز ایک خشک روٹی کی تھی۔ مسلمانوں کو رکروالے بڑے پہلوان جنہوں نے روم شام کے لشکر کو الٹا مارا اور ان کی غذا ایک سوکھی روٹی کی تھی۔ آپ کے غلام کی یہ عادت تھی کہ دو روٹیاں ہر روز پکاتا اور ایک آپ کھاتا اور ایک حضرت خالد کے لئے رکھ چھوڑتا تھا حضرت خالد کو ان کے ڈیرے میں دو روز دسترخوان خالی ملا اس میں روٹی نہ تھی تیسرے دن آپ نے غلام سے پوچھا اس نے کہا ہمیشہ کی عادت کے موافق میں رکھ دیا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا آج دیکھو وہ روٹی کون لیجائے وہ غلام ڈیرے میں تاکتا ہوا بیٹھا تھا ایسے میں ایک کتا قلعہ کے جانب سے آیا

اور وہ روٹی لیچلا وہ غلام بھی اوس کے پیچھے پیچھے ہو لیا وہ کتا ایک پانی کے  
 جھیل کے راستہ سے قلعہ میں چلا گیا۔ وہ غلام خالد کو ہمراہ لیجا کر وہ مالے کا  
 راستہ بتایا حضرت خالد نے شب کے وقت ننوا صحابا کو ہمراہ لیکر اوس مقام پر  
 جا کر پہلے آپ اندر گھسے اور سپر تلوار لے لئے پھر اسی طرح ایک ایک صحابی کو لیتے  
 اور بعد اون کے سپر تلوار لیتے تھے اسی طرح اسی شخص اندر پہنچے اور میں صحابی  
 جو بھاری جسم کے تھے وہ پہنچ نہ سکے وہ میں صاحب روتے ہوئے واپس  
 ہوئے کہ ہم شہادت سے اور فتح دونوں سے محروم رہے۔ سبحان اللہ کیا  
 شوق تھا صحابہ کو اور وہ اسی صاحب اسی ہزار سے لڑنے گئے پہلے تو شب کا  
 وقت چھپ چھپ کر برجوں پر کے چوکیدار رومیوں کو قتل کئے اور قلعہ کے  
 دروازے کھول دیئے جب صبح ہوئی اسی ہزار کا نرغہ ان پر ہوا ہزار ہزار جبار  
 سوار سے ایک ایک صحابی لڑتے تھے ان کی تکبیر اور تہلیل کا شور سن کر  
 باہر کا لشکر اسلام اندر جا پہنچا کچھ صحابہ شہید ہوئے اور بہت کفار  
 فی النار ہوئے بطلوس معہ جمعیت زندہ گرفتار ہو کر قلعہ فتح ہوا۔ اوس  
 معلون نے مسلمانوں کو بہت تکلیف پہنچایا تھا مکر و فریب سے شہید  
 بھی کیا تھا۔ الغیث الغیث پکار کر اماں چاہا حضرت خالد کا

ارادہ تھا کہ اس کو اماں نہ دینا مگر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ  
 عنہ اس کے قتل کے مانع ہوئے اور خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کی خدمت میں لکھے آپ نے جواب لکھا کہ اقرار لے کر اماں دیکھو  
 اس کو چھوڑ دو۔ موافق آپ کے ارشاد کے اس کو چھوڑ دئے اور  
 دو مسلمان جن میں صحابہ بھی تھے اس قلعہ میں مقرر کر کے لشکر اسلام  
 آگے گیا چند روز میں اس لعین نے اطراف سے جمعیت غلہ وغیرہ  
 فراہم کر کے پھر بغاوت اختیار کی لشکر اسلام پھر قلعہ کا محاصرہ  
 کیا اس بد نیت نے دو سو مسلمان بن میں صحابہ بھی تھے جن کو فریب  
 سے قید کر رکھا تھا قلعہ کے فضیل پر کھڑا کر کے قتل کر کے مسلمانوں  
 کے لشکر کے رو برو دکھکھو ادا کیا یہ حال دیکھ کر سب مسلمان روئے  
 اور خالد بن ولید رو رو کر فرمائے میں پہلے ہی اس مکار ظالم  
 کے قتل کے لئے کہا تھا آخر اس نے دغا کی پھر تو اس شیطاں سے  
 اتنی جنگ ہوئی کہ تین برس تک مسلمانوں کا محاصرہ اس قلعہ پر  
 رہا مگر فتح نہ ہوئی آٹھ ہزار میں سے تین ہزار صحابی باقی رہ گئے  
 آخر مسلمان تنگ آ کر شب کا وقت یہ وقت چند صحابہ اپنے

فصیل قلعہ پر پہونچا کر چوکیداروں کو قتل کر کے قلعہ کے دروازے کھول دئے۔ مسلمان اندر داخل ہوئے پہلے دروازے میں حضرت عبدالرزاق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ پھر تو سخت جنگ ہوئی کئی صحابہ شہید ہوئے اور خالد کی برچھی بطلوس کے سینے سے پار گزری وہ فی النار ہوا پھر تو لشکر کفار میں بھاگڑ مچی صحابہ بچھا کر کے اتنے کفار قتل کئے راستوں میں خون بہتا تھا تمام جنگلوں میں لاشے کفار کے پڑے تھے جانور گوشت ان کا کھا کھا کر بیزار ہو گئے کو سول عفونت ہو گئی رعایا کو امن دئے کڑوڑوں، روپیہ کا مال اسباب مسلمانوں میں تقسیم ہو کر اس کا پانچواں حصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ ہوا۔ آپ نے مسجدہ شکر کا بجا لایا اور وہ مال مسلمانوں پر تقسیم کر دئے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو خبر دئے تھے کہ بعد بیت اللہ اور بیت المقدس کے مدینہ منورہ کے مصر کے مغربی جانب کا قطعہ متبرک ہے۔ صحابہ فرماتے ہیں وہ یہی قطعہ شہر بھنسا کا ہو گا کیونکہ اس کے گرد پانچ نہر اصحاب شہید دفن ہیں جن میں ستر اصحاب بد بھی شریک

ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور مریم علیہا السلام ان سب کے رہنے کا مقام اسی کے گرد و نواح ہے یہ وہ متبرک زمین ہے یہاں اہل بیت اطہار بھی دفن ہوئے ہیں اور ان شہداء کے زیارت کو بڑے بڑے اولیاء اللہ حاضر ہوتے رہے جیسے بشر حافی و مسری سقطی و مالک بن دنیا و ابو مدین و شعب و فضیل بن عیاض و ابو علی و قاق و غیر ہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ابو علی و قاق کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ تجھ میں اعضا مروان خدا ملے ہیں اور کس قدر رخسار کے پسینے اور خون تجھ میں ٹپکے ہیں اور کس قدر لوگ فی سبیل اللہ رضاۓ خدا میں مارے گئے ہیں اور علی النوری سب بھنا کے مقابر شہداء پر حاضر ہوتے کپڑے حبیم کے اتار کر وہاں کی خاک پر لوٹتے اور کہتے تو وہ زمین ہے کہ تیرے گرد کس قدر راہ خدا میں اڑی ہے ان دنوں سوئز اور مصر سے شہر بھنا تک ریل بن گئی ہے۔ سبحان اللہ ہمارے اعتقاد کا حال کیا پوچھنا ان حضرات کی تو زیارت ہم سے کیا ہو سکتی ہے وہ جو بڑے چار خلیفے ہیں ان کی وفات کی تاریخیں



تک یا وہ نہیں کہ کچھ ختم کرتے اور فاتحہ دلاتے جب کوئی مشکل  
 آ پڑتی ہے عورتیں تو تراترت بی بی اور پیر ملاؤ اور پیر شتاب  
 کو پکارتے ہیں اور جگ جھاپ صاحب اور اُجالے شاہ صاحب  
 کی نیازیں مانتے ہیں مجبوراً مرو بھی انھیں کی اتباع کر لیتے ہیں۔  
 منت کرنے کا بہتر طریقہ ہم یہاں بیان کرتے ہیں جب کوئی مشکل  
 مسلمانوں کو درپیش ہو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرے اور  
 وسیلہ لے کسی نبی یا ولی کا درگاہ صمدیت میں یوں عرض کرے الہی  
 فلاں وسیلہ کے طفیل اور برکت سے ہماری فلاں مشکل حل ہو جائے  
 فلاں مقدمہ طے ہو جاوے یا فلاں بیمار صحت پاوے یا اولاد ہو جائے  
 تو ہم تیری یہ نذر کرتے ہیں اور وہ تیرے غریب سکن بندوں کو  
 کھلائیں گے اور اس کا ثواب اس ولی کو جس کا ہم وسیلہ تیری جنائت  
 میں لائے ہیں ان کو پہنچائیں گے اور بعد کام نکلنے کے ایسا ہی  
 کرتا اور سب وسیلوں میں بہترین وسیلہ سید المرسلین کا ہے اس کے  
 بعد صحابہ ائمہ اہل بیت حضرت پیر دستگیر حضرت خواجہ حسین الدین چشتی  
 اور اولیاء اللہ رضائے خدا میں صحابہ کا یہ حال تھا نہ گھر کی فکر

نہ وطن کا خیال نہ آل و اولاد کی محبت ایک ہمارے شہر بخینہ کے سمت  
 شہر وریوط کی غربی جانب چند حضرات سلیمان بیٹے خالد کے اور  
 حضرت عبداللہ بیٹے مقداد کے جارہے تھے دس ہزار رومی  
 ان پر آگرے یہ دونوں سردار الگ الگ ایک ایک ان رومیوں  
 کے ترغے میں ہو گئے سلیمان بن خالد سنیکڑوں تامی پہلوانوں  
 کو خاک و خون میں ملادے سر آپ کا تلواروں سے پارا پارا اور  
 سینہ پر چھپوں سے تھلپنی تھا ایک ہاتھ قلم ہو گیا تو ایک ہی ہاتھ  
 سے لڑے جب دوسرا بھی ہاتھ قلم ہو گیا تو مشوق شہادت  
 میں اپنے باپ خالد کو یاد کئے کہ وہ اس حالت میں مجھے دیکھنا  
 تھا اور مہنتے ہوئے فرماتے تھے وعدہ گاہ ہمارا حوض کوثر ہے  
 رسول اللہ کی یہ حدیث پڑھتے ہوئے شہید ہوئے وہ حدیث  
 یہ ہے۔ حضرت فرماتے تھے صحابہ الجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الْاَلَمْسِ  
 یعنی جنت تلواروں کے سایہ میں ہے دوسرے عبداللہ ابن مقداد  
 رضی اللہ عنہما آپ بھی اسی طرح لڑتے تھے کئی جریج نصاریٰ کو تہ  
 خاک کئے جسم آپ کا زخموں میں چور چور تھا۔ فرماتے تھے یا ابا

محمد بعد آپ کے زندگی بے لطف ہے آخر آپ بھی شہید ہو گئے اُس وقت اولاد ہاشم اور صحابہ کی کمک پہونچی وہ لشکر کفار کا مارا گیا صحابہ کی نفع ہوئی حیب ان دونوں پہلو انوں کی شہادت کی خیر مدینہ منورہ میں پہونچی۔ حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی بہت روئے ان کی بہادری تمام مدینے میں مشہور تھی والدین دونوں کے دوسرے جنگ میں یہ اکیلے ایک جنگ میں شہید ہوئے یہ سن کر تمام اہل مدینہ روئے اور تعزیت کے خط حضرت خالد بن ولید کو اور حضرت مقداد کو اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی لکھ بھیجے ان دونوں بہادروں کے والدین کو نہایت غم والم ان کی شہادت کا ہوا۔

### یرموک کے جنگ کا مختصر حال

یہاں حیرار و میوں کی مسلح اور فولادی زرے بکتر پہنے ہوئے آٹھ لاکھ تھے سوائے خوش باش رعایا وغیرہ۔ ہر قتل شاہ روم کے طرف سے پانچ سردار ان پر افسر تھے ان سب پر بابا ہان ہر قتل کے بھانجے کا حکم تھا اور بابا ہان یراد انشمند حکیم تھا اس نے سوچا

یہ عرب ہیں پہلے ان کو عربوں سے لڑانا چاہئے۔ ساٹھ ہزار عرب  
منصرہ یعنی جو نصرانی مذہب کے تھے جیلہ جن پر افسر تھا ان کو  
پہلے جنگ کے واسطے آمادہ کیا اس میں تعداد لشکر کی آٹھ لاکھ  
رومی اور ساٹھ ہزار عرب کی ہوئی اور ہر مسلمان کل بیس ہزار  
تھے پہلے جیلہ افسر نصرانی عربوں کا ایک ایلچی مسلمانوں کے لشکر سے  
طلب کیا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اس نے  
کہا تم ہم چمچرے بھائی ہیں خونریزی سے باز آؤ تمہارا دل پس  
چلے جانا مناسب ہے کیونکہ تم تیس ہزار مسلمان ہو میرے ساتھ  
ساٹھ ہزار عرب ہیں ایک کی دارو دو ہوئے اور پچھپچھے میرے آٹھ  
لاکھ رومی ہیں مارے گھوڑوں کی ٹاپوں کے ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے  
ایک بچہ تم میں سے نہ بچے گا اور بہادر میں تم ہم برابر ہیں تم بھی عرب  
اور ہم بھی عرب ہیں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ جواب دئے اے  
جیلہ تو مسلمان ہو جا میں حق برادری کا ادا کرتا ہوں جو تجھ کو نصیحت  
کرتا ہوں اور رہا تجھ کو غرور اپنی فوج اور زیادہ لشکر ہونے پر ہے  
تو ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ الحاصل دوسرے دن جیلہ

ساٹھ ہزار سوار جوار عرب معہ ساز و سامان ہتھیار اور زرہ بکتر تلواریں  
 نیزے سپرد وغیرہ سے آراستہ صف آرائی کی یہاں سردار مسلمین حضرت  
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو فکر ہوئی کہ تھوڑے مسلمانوں کو اتنے لاکھ  
 کفار سے کیونکر مقابلہ کراؤں اور سب صحابہ بھی فکر میں تھے جب  
 خالد بن ولید سے شورہ ہوا انھوں نے کہا میری رائے یہ ہے میرے ساتھ  
 انتیس<sup>۲۹</sup> سوار کر دیجئے مجھ سے ملا کر تیس سوار ہو جاتے ہیں ہم تمہیں سوار  
 اس ساٹھ ہزار کو کافی ہیں یعنی دو ہزار کو ایک مسلمان کافی ہو گا۔  
 صحابہ نے کہا کیا خالد مسخری سے کہتے ہو آپ نے کہا میرا خیال تو یہی  
 ہے آخر بڑی جد و کد سے آپ ساٹھ سوار لے جانے راضی ہوئے  
 اور فرمایا خالد نے ان صحابہ کو میں چن چن کے یہاں کھڑا کرتا ہوں  
 سب صاحب ملاحظہ فرمائیں آیا ان میں کا ایک ایک ان ساٹھ ہزار  
 پر بھاری ہے یا نہیں پس آپ چُننا شروع کئے حضرت زبیرؓ پھپھرے  
 بھائی حضرت رسول مقبول کے اور حضرت فضل بیٹے عباس کے چچے  
 بھائی حضرت کے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ حضرت شرجیل بن حسنہ  
 کاتب وحی رسول اللہ عبد الرحمن بن یوکر عبد اللہ بن عمر غرض اس طرح

ساٹھ سوار معہ خالد بن ولید جنگ پر روانہ ہوئے وہ جبکہ ساٹھ  
 ہزار عرب کے ساتھ کھڑا تھا پوچھا یہ ساٹھ سوار کیا ایچی منکر  
 سوال و جواب کے لئے آئے ہیں آگے بڑھ کر خالد نے آواز دی  
 نہیں نہیں ہم لڑتے آئے ہیں۔ جبکہ نے کہا تمہارے تین ہزار  
 کا سامان کیا ہوں آپ نے فرمایا ہم میں کا ایک سوار تیرے  
 ساٹھ ہزار پر بھاری ہے۔ جبکہ یہ سن کر طیش میں آیا اور ایک بار  
 ساٹھ ہزار سوار سے حملہ کیا۔ راوی کہتے ہیں ایک آندھی تھی  
 غبار تھا۔ غل تھا۔ آفتاب کی چمک سے سروں کے خودنگی تلوار  
 اور جڑاوی صلیب اون کے ایسے چمکتے تھے کہ دیکھنے والوں  
 کی بصارت خیرہ ہو جاتی تھی اور جب تلواریں سروں پر گرتی  
 تھیں بجلی کی گونج معلوم ہوتی تھی فجر سے شام تک ایسی سخت  
 لڑائی ہوئی کہ ایک کی خبر ایک کو نہ تھی سب سمجھ گئے کہ یہ ساٹھ  
 سوار آٹے کے مانند پس گئے مگر ان کا یہ حال تھا حضرت خالد  
 زبیر حضرت فضل بن عباس حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر حضرت  
 عبداللہ بن عمر حضرت ضرار رضوان اللہ عنہم یہ چھ شہید اپنے

گھوڑے سے گھوڑا ملائے ہوئے تھے اور کہتے تھے یہیں ہمارا وعدہ  
 گاہ ہے یہیں ہماری آرزو پوری ہوگی یہیں سے ہم قیامت کے  
 دن اٹھیں گے۔ جب گھوڑے تھک جاتے تھے اتر کر دوسرے  
 مقتولوں کے گھوڑوں پر سوار ہو جاتے جب تلواریں ٹوٹ جاتیں  
 دوسرے مقتولین کے تلواریں لے لیتے فجر سے شام تک اس طرح  
 برابر لڑے شام کو لشکر کفار بھاگا صحابہ ایک جا جمع ہوئے  
 دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ پانچ صحابی شہید ہوئے تھے اور دشمن  
 کے لشکر سے پانچ ہزار کافر قتل ہوئے تھے اور پانچ صحابی زندہ  
 دشمنوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے ان پانچ صحابی شہید ہونے پر  
 خالد بن ولید روتے تھے اور اپنے منہ پر طمانچے مارتے تھے اور  
 کہتے تھے اے بیٹے ولید کے کل کے روز پر درگاہ کے روبرو تیرا  
 کیا عذر ان پانچوں کے بارے میں پیش ہوگا حضرت خالد بھوکے  
 بیاسے شام تک لڑ کر حیب واپس آئے حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا  
 وہ پانچ صحابی جو گرفتار ہو گئے ان کی خیر چو لادے اس کی مزدوری  
 اللہ پر ہے۔ دوستو ثواب حاصل کرنا اس کو کہتے ہیں جب صحابہ

جنگ سے واپس آتے تھے تو کفار کا خون ان کے صہوں پر مانند  
 یلیجی کے تلوں کے جم جاتا تھا۔ حضرت خالد ایسی حالت میں ثواب  
 کا نام سنتے ہی کہے میں ان پانچ صحابیوں کی خبر لانے جاتا ہوں پانی  
 تک نہ پیئے۔ ایک صحابی سے گھوڑا مانگ لئے انہوں نے کہا  
 اس گھوڑے پر جنگ میں حضرت ابو بکر اور حضرت مرتضیٰ علی بھی  
 سوار ہوئے ہیں اور یہ دم رقتا رہوا سے بات کرتا ہے۔ خالد  
 اس پر سوار ہو کر ہوا کی طرح قلعہ بھنستا تک پہنچ گئے۔ معلوم ہوا  
 کہ وہ ان پانچوں کو قلعہ کے اندر لے کر دروازہ بند کر لئے جو صحابہ  
 ان کا بیچھا لئے ان کو ہمراہ لے کر خالد واپس آئے حق تو یہ ہے  
 ہمارے حضرت کے صحابہ اور اہل بیت اور اولیائے امت ایسے  
 نیکیاں کر گئے ہیں کہ کسی پیغمبر کی امت میں ایسے نہ ہوں گے۔ کیا  
 عجب ہے روز قیامت حضرت کو شفاعت کا اذن ہوتے ہی  
 پہلے انہیں حضرات کے حنات میں بہت امت بخشا جائے کیونکہ  
 حدیث شریف میں آیا ہے حشر کے دن ستر ہزار گنہگار لغیر  
 حساب لینے کے حضرت عثمان غنی کی شفاعت سے بخشے جائینگے



راوی کہتے ہیں جب ساٹھ ہزار تنصرہ عرب ساٹھ صحابیوں سے  
 شکست اٹھا کر فرار ہو کر قلعہ جہنما میں جا چھپے باہان ہر قتل کا  
 بھانجا ان پر قتل و لعن کرنے لگا۔ دوسرے دن باہان نے ایک  
 قریب سے خالد کو بلوایا کہ آپ ایلچی بن کر سوال و جواب کو  
 آویں و ارادہ کر لیا تھا کہ اس بہانے سے بلو کر خالد کو قتل کر دوں  
 جب یہ بہادر مارے جائیں گے زور اسلام کا گھٹ جائے گا حضرت  
 خالد سو سو راہمراہ لیکر اس سے گفتگو کرنے گئے باہان پانچ کوس  
 کے گرد اوے میں آٹھ لاکھ جوار فوج اتارا تھا اور بیچ میں اپنا  
 ڈیرہ رکھا تھا یہ سو سواروں کو گھوڑوں سے اتروا کر پیدل اپنے  
 ڈیرے میں بلوایا جب اصحاب رسول اللہ اس کے ڈیرے میں  
 گئے باہان کو دیکھے شاہانہ لباس پہنا بیٹھا ہے ہر طرف سپاہ  
 جوار مصلح کھڑے ہوئے ہیں فرش اس کا دیبا کا ہے جڑاوی کر سیا  
 بچھی ہوئی حضرت خالد کو کرسی پر بیٹھنے کا حکم کیا آپ نے اس کا  
 فرش الٹ کر زمین پر بیٹھ گئے اس نے تعجب کیا تو فرمائے ہمارے  
 واسطے اللہ تعالیٰ نے زمین کو پاک کر دیا ہے ہمارا یہی فرش ہے

دیر تک آپ کے اس کے سوال و جواب رہے آخر وہ غصہ میں  
 آکر ارادہ آپ کے قتل کا کیا اسی وقت خالد معہ ہمراہیاں تلوار  
 میان سے کھینچ لئے باہان پر رعب پڑ گیا۔ فہالیش کر لئے لگا اور  
 کہا بہتر ہے کل کے دن تمہارے ہمارے جنگ ہے اور وہ پانچ  
 صحابی جو ایک دن آگے قید ہوئے تھے۔ ان کو بھی حضرت خالد کے  
 ہمراہ کر دیا اور کہا کل آپ ان کو بھی ہمراہ لے کر لڑائی میں آنا  
 آپ خوش ہو کر ان پانچوں کو اپنے ہمراہ لے آئے۔ راوی کہتے  
 ہیں کہ امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اس لشکرانہ  
 کی فکر تھی ایک خط کمک بھجوانے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کی خدمت میں لکھے اور وہ عبد اللہ بن قریط کو دے کر مدینہ منورہ  
 کو روانہ کئے خط لے جانے والوں کا عجیب حال تھا یہ صحابی ہیں  
 مجاہدین پھر جب سنتے ہیں کہ اس خط لے جانے والے کی مزدوری  
 اللہ پر ہے پس سب کو چھوڑ کر تنہا اونٹ پر سوار دوڑاتے ہوئے  
 چلے جاتے راوی کہتے جب وہ خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملاحظہ  
 کئے متفکر ہو کر حضرت علی سے مشورہ کئے آپ نے فرمایا میں اس

لڑائی کا حال رسول اللہ سے سن چکا ہوں۔ آپ فرماتے تھے  
 اللہ تعالیٰ اس لڑائی میں پہلے مسلمانوں سے امتحان کرے گا جب  
 یہ صبر کریں گے تب اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ پس حضرت عمرؓ یہی  
 مضمون لکھے کہ تم صبر و استقلال سے لڑو اللہ تعالیٰ فتح دے گا  
 اور آپ مسلمانوں کے فتح کی دعا جناب باری میں کئے اور کمک  
 بھجوانے کا وعدہ کئے ابن قرط کہتے ہیں میں وہ نامہ حضرت عمرؓ کا  
 لے کر مسجد نبوی سے باہر چلا تھا مجھ کو خیال آیا کہ تو نے قبر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت نہ ہوا اور پھر تجھ کو حضرت کا سلام  
 نصیب ہوتا ہے یا نہیں اس خیال سے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا  
 کے حجرے میں قبر رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا اور دیکھا  
 کہ اس جا بی بی عائشہ صدیقہ اور بی بی حفصہ اور بی بی سلمہ امہات  
 مومنین بیٹھے ہیں اور حضرت مرتضیٰ اعلیٰ اور حضرت امام حسن اور حضرت  
 امام حسین علیہم السلام بھی تشریف رکھے ہیں اس وقت حضرت  
 سرور عالم کی وفات کو چار سال گزرے تھے مجھے دیکھ کر جناب  
 مرتضیٰ علی نے فرمایا اے ابن قرط کیوں آیا میں عرض کیا یا علی میں

اس لیے حاضر ہوا کہ مزار مبارک کو حضرت کے اور حضرت صدیق اکبر کے سلام کر جاؤں کہ پھر میرا حاضر ہونا ہوتا ہے یا نہیں جب میں سلام سے فارغ ہوا عرض کی کہ یا علی اب میں جاتا ہوں وہاں کمک کے آنے کا انتظار ہے جب میرے ساتھ کمک نہ دیکھیں گے مسلمان بے صبری کریں گے اس لیے میں امید دار دعا کا ہوں مرقیٰ علی نے فرمایا۔ جناب عمر دعا کر چکے ان کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا اور تم نے سنا نہیں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لَوْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَذَابٌ مَّا نَجَا مِنْهُ إِلَّا بَنُو الْاَضَلِّیْنَ یعنی اگر آسمان سے عذاب تو کوئی نجات نہ پاتا عذاب سے مگر عمر اور فرمائے لَوْ کَانَ لِعِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ لَکَانَ عِزًّا یعنی اگر ہوتا میرے پیچھے کوئی نبی تو ہر آئینہ ہوتے عمر۔ وہ قوم میں عابد ہیں زاہد ہیں اور پرہیزگار ہیں اور مشابہ نوح پیغمبر کے ہیں ان کی شان میں آیتیں نازل ہیں اور وہ پہنچے ہوئے ہیں مرتبہ مقبولیت اور رضا کو اور نہیں سنا تو نے جب انہوہ کثیر مال آنے کا بیلال میں ایک دن آپ کی بیٹی بی بی حفصہ نے کہا اے باپ اپنی جان

پر زخمی کر دیکھ تو گئیوں کی روٹی کھاؤ آپ نے بیٹی پر خفا ہو کر  
 فرمائے اگر سنتا میں یہ بات کسی اور دوسرے سے بہت ملامت  
 اور غصہ کرتا میں اس پر اور تم بیان کرو کہ پیغمبر خدا کی گزران کیونکر  
 تھی۔ جناب مرتضیٰ علی اوصاف حضرت عمر کے بیان کر کے فرمائے  
 ایسے مقبول شخص دعا فرما چکے اس دعا کو حق تعالیٰ رد نہیں فرماتا  
 یہ سن کر ابن قرط نے عرض کی یا علی یہ تحقیق ہے مگر میں آپ کی اور  
 حضرت کے چچا کی دعا کا بھی اسیدوار ہوں۔ پس اسی وقت حضرت  
 مرتضیٰ علی اور حضرت عباس ہاتھ اٹھا کر دعا کئے۔ امہات مہنین  
 بی بی عالیہ اور بی بی حفصہ بی بی ام سلمہ اور امام حسن اور امام حسین  
 آمین کہے فرمایا حضرت علی نے میں بہترین عالم کے وسیلے سے  
 دعا کیا ہوں ابن قرط کہتے ہیں میں قبر رسول سے سلام کر کے رخصت  
 ہوا اور اوٹنی پر سوار ہوا زمین کو دیکھا میں لپٹی جا رہی تھی اوٹنی  
 کے پیروں کے نیچے اور تیرے دن یہوک پہنچا صحابہ کو میرے اتنا جلد  
 پہنچنے سے ایک حیرت ہوئی میں حضرات کے دعا کرنے کی کیفیت  
 بیان کیا میں کر سب کے سب خوش ہوئے عیسائی رومیوں کے اور

مسلمانوں پر موٹ میں جنگ ہوے ایک دن کے جنگ کا مختصر ذکر یہ ہے کہ ہر قل بادشاہ کا بھانجا بابا بن نے پچیس ہزار عرب نصرانی اور آٹھ لاکھ روسیوں کی صفیں برابر آراستہ کر کے کھڑا کیا اور ان میں ایک لاکھ تیر اندازوں کو بڑی تندق میں چھپا کر بیٹھایا اور ان تماموں کو زنجیروں سے باندھا تاکہ بھاگ نہ جائیں اور ان کے پیچھے سات لاکھ سواروں کو صفیں کھڑا کیا تھا۔ ناظرین حال اس جنگ کا غور سے ملاحظہ کریں تیس آئین صفیں بنائی گئی تھیں اور مسلمان تیس ہزار ان کے ایک صف برابر تھے۔ اور دوسرے وہ تندق کے چھپے ہوئے لاکھ تیر انداز برابر لاکھ تیر ایک ساتھ چلاتے تھے کہ آسمان نظر آتا تھا گھوڑے صحابہ کے زخمی ہو گئے سات سو صحابی کی ایک آنکھ پھوٹ گئی وَاعْلَانَاہُ وَابْصُرَاہُ وَاحِدَ قَتَاہُ کی چو طرف سے صدا تھی پہلے ایک سوار نوجوان لشکر اسلام سے نکلا کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے سردار مجھے اجازت ہو میں چاہتا ہوں دشمنان اسلام سے لڑ کر ب سے پہلے شہادت سے اپنے دل کو خوش کروں اور کچھ مطلب یا حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ہے تو بیان کرو میں عرض کر دیتا ہوں ابو عبیدہ یہ شکر روئے  
اور کہا اَقْرَأْ مُحَمَّدًا مِنِّي سَلَامًا وَآخِرُهَا اِنَّا وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا  
رَبُّنَا حَقًّا یعنی عرض کرو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میری طرف سے  
سلام اور آگاہ اور عرض کرو کہ تحقیق پایا ہے اوس چیز کو جو وعدہ  
کیا تھا ہم سے ہمارے پروردگار نے حق اور راست پس اوس  
جوان نے آٹھ لاکھ کے مقابلہ میں جا کر چار بڑے کفار کو قتل کر کے  
آپ بھی شہید ہو گیا بعد اس کے لڑائی گرم ہوئی صبح سے شام تک  
برا بر سخت جنگ ہوئی تیرا ورتلو اور ازنیرے لاکھوں برسنے لگے عادت  
یہ تھی مسلمان اور نصاری شام تک لڑتے اور رات کو لڑائی موقوف  
رہتی کفار اپنے قلعوں میں اپنے گھروں میں آرام لیتے مسلمان اپنے  
زخموں کو پٹیاں لگاتے اور داغیں دیتے قرآن پڑھتے عاجزی اور  
نیاز کے ساتھ درگاہ جناب باری میں دعائیں مانگتے دشمنوں کے دُڑ  
ہتیار باندھے ہوئے رہتے اور افسر اطراف لشکر کے ٹلایہ کرتے اور  
فجر کی نماز جماعت سے ادا کر کے تھمتالے سے مدد مانگ کر اوس کا  
بھروسہ رکھتے اور جنگ پر روانہ ہوتے درویش و نذیر کی روح پاک

پر بھیجتے تبیح و تہلیل تکبیروں کا وہ شور مچاتے جن کے نعرے عیش تک  
 پہنچتے تھے اور ہر کفار عود اور اگر کی اگلیاں سلگائے ہوئے اون کے  
 بطریق انجیل کھولے ہوئے جواہر کی صلیبوں کو آنکھوں سے لگا کر اوس  
 مدد مانگتے ہوئے زبانوں سے کلمہ کفر بکتے ہوئے مقابلہ میں آتے خدا  
 کی قدرت یہ تھوڑے مسلمان اون کو بہت نظر آتے اکثر فرشتے اہل حق  
 گھوڑوں کے سوار نظر آتے جن کی ہیبت سے اون کے دل کانپ جاتے  
 راوی کہتے ہیں اس لڑائی میں ایک اونچے ٹیکرے پر عورتوں کو کھڑا  
 کر دے تھے اور اوس ٹیکرے کے نیچے بھی کچھ مسلمان لڑ رہے تھے  
 ابنوہ کثیرہ کفار کا اونپر آگرا اور اون مسلمانوں کے قدم اکھڑے سبحان اللہ  
 عورتوں نے وہ کام کیا کہ چوبلوں سے سوار اور گھوڑوں کے منہ پر ماریں  
 تیر تلوار بھالوں سے لڑیں بی بی اسماعیلی صدیق اکبر کی زیر بن العوام  
 حضرت کے پیہرے بھائی کی بی بی تھی اپنے خاوند کے گھوڑے سے  
 گھوڑا برابر کھیتی تھی خاوند کا ہاتھ جس کافر پر پڑتا بی بی کا ہاتھ بھی برابر  
 پڑتا بہت تیغ زنی کی۔ خولہ بن ضار کی بیٹی ازور کی بھالائیکر بجلی کی طرح  
 فوج نصاریٰ میں ڈراتی مارتی ہوئی اس طرف سے اور سطرف نکلتی تھی



جنگ میں نبی بیاں مردوں کو غیرت دلاتی تھیں جو چھپے ہٹتا اُس کے گھوڑے کے منہ پر مارتی تھیں اور مردوں سے کہتیں کیا تم بھاگ کر اپنے جو روپوں کو ان کفار کے حوالہ کرنے بڑھاتے نہیں ہندہ بیٹی عتبہ کی حسرت اُحد کے جنگ میں حضرت حمزہ کو شہید کرا کے جگر چبا ئی تھی اوس کی یہ حالت تھی جب ابوسفیان اون کے خاوند شکست کھا کر پیچھے پلٹے اوس وقت ہندہ دف بجا کر بتیں پڑ بکر جیسا اُحد کے جنگ میں کفار کو تھادلا کر دل بڑھاتی تھی اوسی طرح ان لڑائیوں میں بھی مسلمانوں کو غیرت دلاتی تھی اپنے خاوند ابوسفیان کو پلٹتے دیکھ کر گھوڑے کے منہ پر چوب ماری اور پکار کر کہی اری بہشت سے دوزخ کے طرف بھاگتا ہے اور خدا دیکھ رہا ہے کہاں چلا جنگ اُحد میں تیری ترغیب سے کفار لڑ کر رسول اللہ کو آ زردہ کئے وہ کالک منہ کی نکال آگے پڑ بکر لڑا صحاب کی بی بیوں کی لڑائیوں میں یہ کیفیت تھی مسلمان زخمیوں کو میدان سے اٹھا لاتی تھیں اول کی مرہم پٹی کرتی زخمیوں کو پانی پلانا مسلمانوں کی لاشیں اٹھانا کفار کی لاشوں سے اون کے زہرے بکتر کھول کر لاتیں اللہ جزائے خیر دے اول نبی بیوں کو راوی کہتے ہیں پھلوانان دین حضرت زبیر خالہ بن لید

عبدالرحمن بن ابوبکر عبداللہ بن عمر حضرت ضرار وغیرہم رضوان اللہ علیہم وہ تیغ زنی کئے کہ کفار کا لشکر درہم برہم ہو گیا شام تک برابر دونوں طرف سے تیغ و نیزہ و تیر چلتے رہے شام کو کفار کی شکست ہوئی ایک دن کی لڑائی کے ایک لاکھ پانچ ہزار نصاریٰ کی لاشیں گنی گئیں اور چالیس ہزار نصاریٰ زندہ گرفتار ہوئے اور چار ہزار مسلمان شہید ہوئے پھر تو صحابہ کفار کو مہلت نہ لینے دئے اور مارتے ہوئے دمشق تک پہنچا دئے باہان مد لشکر قتل ہو گیا راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی جب صحابہ بڑے لشکر سے مقابلہ کرنے آپ ہر روز مدینہ منورہ سے باہر جا کر قاصد کے آنے کا انتظار کرتے جس دن یرموک کی لڑائی فتح ہوئی اوی شب کو خواب میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صدیق اکبر کو دیکھے حضرت عمر رسول مقبول پر سلام عرض کئے اور عرض کئے یا رسول اللہ یرموک میں کافر آٹھ لاکھ ہیں مسلمان تھوڑے ہیں میرا دل متعلق ہے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اون کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمر خوش ہو تم فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اور شکست دی اون کے دشمنوں کو اس قدر اول میں سے مارے گئے۔ اس وقت خط بھی فتح کا پہنچا

مسلمانوں کی لڑائی کے زمانے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو چین و آرام کہاں رہتا تھا گویا حضرت زندہ لڑائی کے مقام پر موجود رہتے تھے ہر جاہلیت سے معجزے ہوئے ہیں۔ چنانچہ داس ابو الہول ایک حبشی غلام تھے بڑے بڑے نامور رومی ان کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہیں اور حلب کے قلعہ پر ایک مدت صحابہ کا محاصرہ رہا مگر داس ابو الہول نے اس کو فتح کی بڑے جریح پہلوان دین کے تھے ایک وقت آپ معہ دس مسلمانوں کے دس ہزار رومیوں کے محاصرے میں آکر گرفتار ہو گئے رومیوں نے طوق اور بیڑیاں ان کو پہنا کر ایک قلعہ میں قید کئے شب کو تشریف لائے وہاں سید کو نین سلطان دارین اور ہاتھ پھیرے داس ابو الہول کے اور ان کے ہمراہیوں کے طوق اور بیڑیوں پر اسی وقت کٹ کر گر گئے وہ طوق اور بیڑیاں اور ارشاد ہوا یاد امیس اشیب و یصیر اللہ فانما محمد سؤل اللہ لینے اس خوش ہو تم ساتھ مدد دی اللہ کے پس میں محمد رسول اللہ ہوں۔

سبحان اللہ اس زمانہ کے جہاد اکبر والے حضرات برسوں مراقبہ مشاہدہ کر کے مرے جاتے ہیں حضرت کاکف پائے مبارک بھی خواب میں نصیب نہیں ہوتا یہ غلام حبشی کا جہاد اصغرے اوں کے پاؤں کی بیڑی پر دست مبارک پھرتا ہے

راوی کہتے ہیں داس مہمراہی اویس وقت اٹھ کھڑے ہو ہتیا اٹھائے  
 اور لڑتے ہوئے لشکر اسلام سے جا ملے وہ لڑائی اویس وقت فتح ہوئی حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ کی بھی دو کراہتیں اسبائے لکھی جاتی ہیں ایک تو یہ ہے  
 کہ نہاؤن سرحد ایران میں جنگ ہو رہی تھی حضرت ساریہ سردار لشکر  
 تھے آپ مع لشکر ایک مقام پر غافل ہو گئے تھے اور وہ مقام مدینہ منورہ  
 سے کئی سو کوس تھا جہد کا دن تھا مدینے میں مسجد نبوی کے منبر پر حضرت عمر  
 خطبہ پڑھ رہے تھے یکایک خطبے میں پکارا یا ساریہ الجبل الجبل یعنی اے  
 ساریہ پہاڑ کے دامن میں دشمن کا لشکر آ پہنچا اس آواز سے حضرت ساریہ  
 مع لشکر جاگ پڑے اور دشمن سے لڑ کر فتح پائے دوسری کراہت مصر کی  
 رودیل میں ہر سال ایک حسین لڑکی مع زیور اور لباس کے ڈالی جاتی تھی  
 جب پانی اوس کا اوپر آ کر جاری ہوتا تھا جب مصر پر عہداری صحابہ کی ہوئی  
 حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں یہ حقیقت لکھی آپ نے  
 ایک نامہ رودیل کے نام لکھا اوس کا مضمون یہ ہے اے نیل تو ایک مخلوق  
 ہے تجھ سے نہ کسی کو نفع نہ ضرر اگر تو اپنے اختیار سے جاری ہے تو ٹھہر جا اور اگر  
 خدا نے بزرگ کے حکم سے جاری تھی تو جاری ہو جا وہ نامہ حضرت عمرو بن عاص نے

دریائیں ڈال دیا حضرت عمر کی ہدایت ایسی ہوئی پانی جوش مارا تیرہ سو برس  
 ہوئے وہ پانی آج تک اویسی حال پر ہے۔ رادی لکھتے ہیں صحابہ جنگ  
 میں کبھی نماز قضا نہ کئے بلکہ جماعت سے اکثر نماز ادا ہوتی رہی مہنسی کا قلعہ  
 جب لڑا دروازہ میں صحابہ شہید ہو رہے تھے اور فیصلوں پر سے پتھر اور تیروں  
 کی برسات تھی دروازہ میں حضرت عبدالرزاق رضی اللہ عنہ وغیرہ شہید  
 ہوئے اوس شدید قتال میں حضرت زبیر اوس جا نماز پڑھ رہے تھے اور  
 جب مصر کے قلعہ کا محاصرہ تھا یہاں مسلمان جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے عین نماز  
 میں قابو پا کر چار ہزار سوار نصرانی خیفہ آکر دوسری رکعت کے سجدے میں  
 مسلمانوں کی گردنوں پر تلواریں رکھ دیئے اور خوشی سے ایک شور مچائے  
 حضرت عمرو بن عاص امام تھے جب تک امام مسجد یسے سر نہ اٹھایا ایک مقتدی  
 سر نہ ہلایا سلام پھیرے تک چار سو اسی اصحاب کے مرتن سے جدا ہو گئے  
 باقی صحابہ گھوڑوں کی شنگی پیٹوں پر سوار ہو کر تلواریں لیکر اون سے مقابلہ کئے  
 اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی وہ چار ہزار سے ایک بھی زندہ نہ بچا  
 مارے گئے۔ گھوڑے اور ہتھیار اون کے مسلمانوں کو ملے۔ اسکا کوئی بچہ گمان  
 نہ کرے کہ صحابی رسول کو دھوکا ہوا۔ دھوکا نہیں ہے یہ ان کی ثابت قدمی

امتحان پروردگار کے طرف سے تھا یہ اصحاب رسول ہیں ان کے خیالات کیا ہیں پروردگار کا امر ہے اس نماز میں سیب ظاہری یہ ہوا کہ مسلمانوں کے لشکر میں غلہ رسد وغیرہ آخر ہو گیا تھا۔ حضرت عمر بن عاص امیر لشکر کئی سواونٹ اور کئی سوار رسد لانے بھجوا کر غلاموں کو مسلح کھڑا کر دئے اور آپؐ سمہ جماعت نماز میں مشغول ہوئے دشمن کے جاسوس جو یہ خبر رکھے تھے اسی وقت باربر داری کے اونٹ مکر سے رویرور کھکھک پیچھے چار ہزار سوار مسلح رکھ کر آئے غلاموں سے دھوکا ہوا یہ سمجھے ہمارے لوگ رسد لا رہے ہیں اس سبب سے وہ ان سے مقابلہ نہیں کئے اور وہ آکر عین نماز میں مقابلہ کئے۔ یرموک کے جنگ میں جب خالد بن ولید دستور بطریق سے مقابلہ کئے دونوں طرف سے گھوڑوں کو سخت گمراہ کر دے رہے تھے اور سخت حربے دونوں طرف سے ہو رہے تھے نیزہ بازی میں آپؐ کے گھوڑے کو لغزش ہوئی وہ بردھجکا آپؐ کے سر سے کلاہ گر پڑی۔ آپؐ اس ٹوپی کو اٹھا کر سر پر رکھ کر مضبوط باندھے اس بطریق نے

پوچھا اے بیٹے ولید کے ایسے وقت اس ٹوپی کی کیوں حفاظت  
 ہو رہی ہے آپ نے فرمایا ایک روز حضرت رسول خدا سر مبارک  
 کی اصلاح بنوائے تھے میں مومے مبارک لے لیا آپ پوچھے اے  
 بیٹے ولید کے اس کو کیا کرے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 میں تبرک کر کے رکھوں گا اور دشمن کی لڑائی میں اس سے اعانت  
 طلب کروں گا۔ پس فرمائے حضرت نے تم ہمیشہ فتحیاب رہو گے  
 جب تک یہ بال تمہارے پاس رہیں سو میں اس ٹوپی میں وہ  
 مومے مبارک سلوایا ہوں یہ کہہ کر ایک تلوار اس تسطور بطریق پر  
 ایسی ماری کہ فی النار ہو گیا اور ہمیشہ خالد بن ولید کو لاکھوں  
 کفار سے مقابلہ رہا یہ اکیلے ان میں گھسکر لڑتے تھے کبھی شکست  
 نہ ہوئی جس دن حضرت خالد کی وفات ہوئی غسل کے وقت  
 گئے تو جہنم پر آٹھ سو زخم تھے راوی روایت کرتے ہیں جس وقت  
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نواح بتوک میں موتہ پر رومیوں سے  
 لڑنے لشکر بھجوائے اسی جنگ میں حضرت جعفر بھائی حضرت مرتضیٰ  
 علی کے شہید ہوئے اور وہ لڑائی حضرت خالد نے فتح کی اُسی دن

حضرت خالد کا لقب سیف اللہ فرمایا یہ تلواری اللہ تعالیٰ کی ایسی  
 الم ہوئی تمام ملک فتح ہوئے تک الم رہی اور حضرت جعفر کو  
 حضرت نے جعفر طیار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تور کے سبزیہ  
 عنایت فرمایا وہ سب بھشتوں میں اڑتے پھرتے ہیں حضرت  
 جعفر کے ایک صاحبزادے تھے نام ان کا عبد اللہ تھا جن سے  
 بی بی زینب صاحبزادی بی بی فاطمہ زہرا کی منسوب تھی حضرت  
 عبد اللہ کو جب شباب کا موسم ہوا آپ نے ارادہ فرمایا کہ  
 موتہ کے مقام پر جا کر والد کی زیارت کروں وہاں جا کر باپ  
 کی مزار پر شب بھر گریہ و زاری کرتے رہے حضرت جعفر طیار  
 خواب میں فرزند کو ایک تلواری عنایت کئے اور فرمائے تم  
 اس سے خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑو اور مجھے بھی اسی  
 جنگ کے یہ سبب یہ رتبہ ملا راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہؓ  
 اور صحابہ رومیوں سے جنگ کر رہے تھے عبد اللہ بن جعفر اپنے  
 باپ کا بدلہ رومیوں سے لینے لشکر اسلام میں جا ملے حضرت  
 ابو عبیدہ پانچ سو سوار آپ کے ہمراہ کر کے ایک نشان آپ کو



دئے اور ایک دیر پر روانہ کئے وہاں رومی نصاریٰ جلسہ کے لئے جمع ہونے کا دن تھا۔ جب عبد اللہ دیر کی طرف چلے ایک راہب نے آپ کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا یہ پیغمبر اسلام کے فرزند ہیں کیونکہ آپ سردارِ دو عالم سے مشابہت رکھتے تھے مسلمانوں نے پوچھا اے راہب تو کیونکر معلوم کیا اس نے کہا ہماری کتابوں میں تمہارے پیغمبر کا حلیہ لکھا ہوا ہے اس لڑکے میں اکثر آثارِ ان کے پائے جاتے ہیں یہ سن کر سمجھوں نے جواب دیا یہ ہمارے پیغمبر کے بھتیجے ہیں اور اس وقت جاسوس نے خبر لائی کہ اس دیر میں آج ایک نصرانی رئیس کی لڑکی کی شادی ہے۔ چالیس ہزار جوار جمعیت سے اس کو دیر میں لائے ہیں آپ کے ہمراہی کے پانسو سوار واپس ہونے کا ارادہ کئے آپ نے کہا مجھ سے یہاں پلٹنا نہیں ہو سکتا تھا ان سے جنگ کروں گا آخر ہمراہی بھی آپ کا ساتھ دئے جب ان نصرانیوں سے مقابلہ ہوا سخت لڑائی ہوئی مسلمان زخمی ہو گئے یہ پانسو اور وہ چالیس ہزار برابر جنگ کرتے رہے اور عبد اللہ

یہ حال تھا کہ ایک ہاتھ میں نشان تھا بنے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ سے قتال کر رہے تھے کفار کا خون آپ کے جسم پر کھینچی کے ٹکڑوں کے مانند جم گیا تھا قریب شام حضرت خالد بن ولید کو خیر پہنچی آپ معہ سہرا ہی آ پہنچے پڑے زور و شور کی جنگ رہی خالد بھی بہت زخمی ہو گئے آخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اس دیر کا اور تمام رومیوں کا اسباب اور گھوڑے مسلمانوں کو ملے اور وہ دہن معہ چالیس لڑکیوں کے حضرت ابو عبیدہ کے پاس حاضر کئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے وہ لڑکی حضرت عبداللہ کے حصے میں آئی اور حضرت عبداللہ بن جعفر بڑے بہادر تھے بڑے سخت لڑائیاں فتح کئے۔

### روم کے جنگ کا حال

یہاں نصرانی دو لاکھ چار سو اور پچاس ہزار پیدل تھے سوائے اس کے کمک آ رہی تھی صحابہ ان کی جمعیت کو دیکھ کر تعجب کرتے تھے انھوں نے روبرو ہاتھیوں کو رکھ کر ان پر بڑے بڑے قومی دراز قد کے صہبی سوار ہو کر تیر اور تیزے چلاتے تھے

ہاتھیوں کے پیچھے تیرا انداز پیدل تھے جن کے ہاتھوں میں  
 تلواریں برچھے اور بجالے تھے اور ان کے پیچھے رومی سوار زرہ مکتر  
 پہنے ہوئے اور ہاتھیوں کے دو بروہشی پیدل جن کو تواد کہتے تھے  
 یہ جوان حبشی ایک ایک دس دس گز کے قد کا تھا۔ یہ مبالغہ نہیں۔  
 اب بھی نئی دنیا کی ایک نواح میں چھ چھ گز کے آدمی موجود ہیں  
 ان حبشیوں کے ہونٹوں میں سوراخ کر کے تانبے پتیل کے حلقے  
 ڈال کر رکھتے اور جنگ کے وقت ان میں زنجیریں ڈال کر دوطرف  
 دو بروہمی آدمی بٹھانے ہوئے کھینچتے لڑائی کے وقت ان کے  
 ہاتھوں میں بڑے بڑے گرز دیتے جس سوار پر ان کا گرز گرتا گھوڑا  
 اور سوار دونوں ریزہ ریزہ ہو جاتے اور ان کے کمروں میں رسیاں  
 اور زنجیریں بندھے ہوئے سر اور جسم ان کا برہنہ شیر کی کھال  
 سے سینہ لپٹا ہوا ہوتا تھا۔ مسلمانوں کے اسیر لشکر حضرت عمر بن  
 رضی اللہ عنہ اور امیر فوج خالد بن ولید تھے میدان دمشق میں  
 یہ جنگ ہوا پہلے بولص لشکر نصاریٰ سے کئی سو سوار لیکر باہر آ کر  
 حضرت خالد کو بلا بھیجا ارادہ کیا اس بہانے سے حضرت خالد کو

قتل کرنا اس سے اہل اسلام لپٹ ہو جائیں گے یہ بولص نامی بطریق  
 رکیوں کا رئیس تھا پرے سے باہر نکلا اور وہ تنادری میں گویا ایک ج  
 استوار تھا زینت و آرایش میں مغرق بزرگ تھا اس طرح کہ اس کے بدن  
 سے سوائے گرد اگر حلقہ چشم کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور اس کے  
 ہمراہی میں عرب نصاریٰ تھے حضرت خالد تنہا اُس سے سوال و جواب  
 کے لیے گئے وہ بطریق گفتگو میں شوخی اور زبان درازی کرنے لگا۔  
 یہ بے ہودہ گفتگو سن کر خالد طیش میں آیا اور کہنے لگے وہ سگ نصرانی  
 نجس ترین تو اور تیرے اصحاب یہ منتر لہ ذلیل و خوار کے ہیں اس وجہ  
 سے ہم میں سے ایک تن تنہا تم نہرا تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہے  
 اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہے تو یہ خیال  
 تیرا خام ہے میں اکیلا تیرے اور تیرے اصحاب کے لیے کافی ہوں  
 یہ کلام سن کر بولص زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہو گیا اور کہتے لگا میر  
 پاس تیرا جواب سوائے اس تیغ کے کچھ نہیں اور اپنی تلوار میان  
 سے کھینچ کر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن  
 اور ان کے کمر ٹیکے میں ڈال دیا اور اس کے ہمراہیوں سے دامن

اور ٹپکا مضبوط تھام لیا اور وہ بطریق یہ طور استعانت کے اپنے  
 اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اس کو کہ صلیب نے  
 مجھ کو اس امیر عرب پر قدرت دی ہے یہ فریاد و صدا اس کی سنکر  
 اس کے بطارقہ اور اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے ایک گروہ  
 انبوه سواروں کا نکل آیا تلواریں کھینچ کر خالد پر ٹوٹ پڑے اس  
 وقت خالد گھوڑے کو ڈیپٹ کر شیروں کی طرح چھپٹ کر ایسی جیت  
 ماری کہ اپنے کو اس بطریق کے قبضہ سے چھڑا لئے اور تیغ زنی  
 کرنے لگے ادھر شکر اسلام سے حضرت صرار اور فضل بن عباس  
 و علی بن اقیل و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عبد اللہ  
 بن طلحہ و عبد اللہ بن مقداد و سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہم دوڑے  
 سب سے پہلے حضرت صرار بن زور پہنچے تیغ بکف عریان تن  
 بے زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے راوی کہتے ہیں روم کے جنگ  
 میں جو شخص پہلے شکر اسلام سے نکلا وہ صرار تھے خدا پر توکل تھا  
 آپ برمنہ مبہم رہتے تھے شوق شہادت میں اور بہت حق دیکھو  
 آپ تلوار تو لے ہوئے بلص پر حملہ آور ہوئے اس وقت خوف کا مار

بولس کی رگ گردن ابھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے  
 فریاد کرنے لگا۔ اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر  
 ہے کہ تو ہی قتل کر پراس کو نہ چھوڑ کہ میں اس کی صورت دیکھنے  
 سے پریشان حال ہوتا ہوں۔ تب خالد نے کھالا محالا یہی سیرا قاتل  
 ہے۔ یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرؤں کا اور قتل کرنیوالا اور دان  
 ملک۔ ترکمان کا ہے اور نمیت و نابود کرنے والا صلیب پرستوں  
 اور کافروں کا ہے یہ یاتیں ہو رہی تھیں کہ مزار آگے بڑھ کر اسکو  
 اٹھا کر زمین پر دے مارے اور اس کے دہنے شانے پر ایک  
 ایسی تلوار ماری کہ اس کے بائیں شانے سے نکل آئی اور وہ  
 جلد واصل جہنم ہوا جب اہل روم نے اپنے پر یہ بلاناازل دیکھی  
 تو ان سبھوں نے مل کر حملہ کیا اور اصحاب فیل آگے بڑھے اور ان ہاتھوں  
 پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونوں جماعتیں بڑھ گئیں اور دونوں  
 فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفیں  
 جم گئیں ہزاروں گم گئے قبیل و قال موقوف جانیں تلف ہوئیں سر  
 کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاوراں کی مچھڑت قتال کی شدت

ہوئی بلائیں عظیم واقع ہوئیں غیار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا  
 گھوڑوں کے ٹاپوں سے شرارے اڑنے لگے گروہ حبشیوں کے  
 بہ کلمات کفر غل مچاتے تھے ایک طرف گیروں کی چیخ تھی ایک  
 طرف ترسائیوں کا غروش تھا اور اس وقت اصحاب قبیل قتال  
 شدید کر رہے تھے اور قیل والوں کے چار غول ہو گئے تھے ایک گروہ  
 مہینہ والوں کے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والوں سے قریب تھا  
 اور ایک فرقہ قلب لشکر کے نزدیک تھا اور ایک جماعت جمعیت لشکر  
 کی شریک تھی۔ اہل توبہ بجات دروم با یک دیگر صیحہ و نعرہ زنی  
 کرتے تھے حق تعالیٰ خالد بن ولید کو جزائے خیر دی اسی وقت اس  
 اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کبھی مہینہ پر تھے اور کبھی میسرہ  
 پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر آگے اور یہی حال عمرو بن عباس  
 کا تھا کہ وہ بھی ادھر ادھر مارتے چلے جاتے تھے اور فضیل بن عباس  
 و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ اس وقت  
 پائیں پر واسطے حراست لشواں و صبیان کی حفاظت پر مامور تھے  
 اور عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمرو ہاشم بن مرقال یہ

اپنے لشکر سے منقطع اور جدا ہو کر ایک گروہ روم سے جنگ  
کئے اور عربان بن منجیل جو ایک بڑا طریق زرد جو اہر سے سجا ہوا  
تھا حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر نے اس بطریق پر حملہ کئے کچھ  
دیر معرکہ رہا دونوں بائید گرجاش و کاش کرتے رہے آخر عبدالرحمن  
نے اس کو ایک تلوار ایسی ماری کہ اس کا سر دھڑ سے جدا ہوا  
پڑا رومیوں نے صحابہ پر حملہ کیا مگر صبرا و تحمل سے بجائے خود مستقل  
رہے عبدالرحمن کے دست راست پر جرات شدید پہنچی جس سے خون  
زرہے پر بہتا تھا آپ دست چپ سے قتال کر رہے تھے اور ہاشم  
بن ہرقل کے ہاتھ اور چہرے پر گیارہ زخم لگے تھے اور عبداللہ  
بن عمر کے ہاتھ پر کاری چو زخم لگے تھے اس میں فضل بن عباس  
مردانہ حملہ کرتے تھے آخر اصحاب رسول ان سے لڑ کر ہاتھوں کے  
سوند بھی تلواروں سے کاٹ ڈالے ہاتھی پلٹ کر بھاگے اور  
اوپر جو سوار تھے اون کو گرا کر روند ڈالے اور جب پیچھے بھاگے  
اوروں کو بھی گھنڈل ڈالے اس میں زنگی اور رومی آگے بڑھے  
چالیس چالیس ہزار کی پانچ صفیں تھیں اور پیدل کچاں ہزار تھے



اس فوج کو دیکھ کر خالد پکار کر مسلمانوں سے کہے صبر اور استقلال  
کو اپنے پر لازم کرو اگر تم نے پیٹ پھیری مستوجب دوزخ اور نار  
کے ہوے اور اوس طرف کفار کی فوج کے سردار اپنی فوج کو ترغیب  
دیتے تھے تم کو صبر اور استقلال لازم ہے اور سب ایک بار حملہ کرو  
پراگندہ نہ ہو جاؤ فیلاں جنگی کو آگے کرو اور سواران جنگی کو  
اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت اور استمداد چاہو  
وہ تمہاری مدد و نصرت کرے گی اس جمعیت کفار سے  
پہلے فضل بن عباس مقابل ہوے اور بھتوں کو قتل کئے  
ایک طرف عورتیں مسلح متعدد جنگ تھیں ان میں غفیرہ بنت غفار  
ام ابان بنت عتبہ اخت ہندہ و خولہ دختر ازدر و مرزۃ دختر علق  
و سلمہ دختر زراع و لبنہ دختر سوار و سلمان دختر نعمان و ہندہ بنت عمرو  
و زینب النزاریہ یہ سب وہ عورتیں تھیں جو شجاعت میں معروف  
تھیں تب اون سے خالد نے کہا اے دختران عرب البتہ تم  
نے وہ کام کیا ہے کہ خدا و رسول اور مسلمانوں کو رضامند کیا  
ہے ذکر تمہارا یا دگار رہ گیا اور دختران روم و ترک ہمیشہ تمہارا ذکر

کیا کرینگے اور مجھ دیکھو دروازے جنت کے کھلے ہوئے ہیں اور  
 دروازے جہنم کے تمہارے دشمنوں کے لئے کھلے ہیں تم کو تاکید  
 کرتا ہوں جسوقت رومی یا زنگی تمہارے طرف آویں تو تم ایسی  
 جنگ کرو جیسی تم نے روزِ معرکہ اجنادین و روزِ نہنگامہ یرموک کے  
 جنگ کی تھی یہہ شکر عورتوں نے جواب دیا اے امیر ہماری خوشی  
 بھی یہی تھی کہ ہم تمہارے سامنے مریں اور ہم رومی و زنگیوں  
 کو یہاں تک مارینگے کہ ہمارے واسطے کوئی غدر باقی نہ رہ جائے  
 یہ شکر خالد اون کے مشکور ہوئے جب صفیں دونوں طرف کی  
 آراستہ ہوئیں تو پہلے حضرت ضرار گھوڑا بڑھا کر میدان میں آئے  
 اور اپنی بہادری کے شر پڑھ رہے تھے اور شیر کی طرح نعرہ کر رہے  
 تھے اور حملہ کئے لشکرِ اعداء پر اوس وقت ایک بطریق جس کا  
 نام بطرس تھا اور یہ برادر یوں مقتول کا تھا میدان میں نکلا اور گھوڑے  
 پر سوار تھا اور اوس گھوڑے پر ہاتھی کے کھال کی پاکھر پڑی تھی  
 سرگرم قتال ہوا اور ضرار کو دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے جو برابر  
 لڑ رہا ہے اور برہنہ تن ہے یعنی زہ وغیرہ نہیں پھر بھی تیغ زنی کرتا

کبھی نیزہ بازی کرتا ہے اوس کے لوگوں نے کہا یہ ضرار بن  
 ازور ہیں یہ نگر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہ شخص میرے بھائی  
 بولس کا قاتل ہے میں اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدل  
 لوں گا اوس وقت ایک دوسرا بطریق کہ اوس کا نام بھی بولس  
 تھا کہا میں ان سے مقابلہ کرتا ہوں آخر کچھ دیر دونوں میں  
 آویزش اور کاوش رہی دونوں کے آپس میں ڈپٹ چھٹ رہی  
 پھر ایک ساعت کے عرصہ میں ضرار نے ایک نیزے کی نوک اوس  
 کے سینہ میں ایسی ماری کہ پشت سے نکل آیا۔ اور وصل جہنم ہوا یہ  
 دیکھ کر بطرس کہنے لگا یہ شخص مگر جن ہے اور لازم نہیں انسان کو کہ  
 جن سے مقابلہ کرے اوس وقت اور ایک بطریق بری سختی  
 سے ضرار پر حملہ کیا اور اپنے گلے سے صلیب کو نکال کر اوس  
 سے مدد چاہی ضرار منہ کر کہے تو اوس سے مدد چاہتا ہے میں مالک  
 انس و جان سے استعانت چاہتا ہوں بعد ازاں اون دونوں  
 نے اپنے اپنے فنونِ پاہ گری کے دکھلائے جس کو دیکھ کر آدمی  
 ڈر جائے آپس میں حربے عظیم واقع ہوئے آفتاب نے ان پر تابشِ باری

اور خبیث برابر برپا رہی یہاں تک کہ اولن دونوں کے بازو شل ہو گئے اور زیرِ ران اولن دونوں کے گھوڑے پسینہ پسینہ ہو گئے تب بطریقِ ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے اتر پڑا۔ اس لئے کہ اوس کو دونوں گھوڑوں پر رحم و ترس آیا ناگاہ بھارتوں کے رئیس نے ایک گھوڑا جس پر جل پا کھر حیر کی پڑی تھی اوس بطریق کی سواری کے لئے بھیجا یعنی اوس کا گھوڑا بدلدیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا اپنے گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اس وقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہیں تو میں تیری شکایت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کروں گا تب گھوڑے کے آنکھوں سے اشک رواں ہوئے اور مہمہ کرنے لگا پھر اوس نے اپنی متناوک رفتار سے بہت زیادہ تیزی کی اور ضرار نے اوس بطریق پر حملہ کیا آخر کار اوس کو نیزہ مار کر زمین پر گرادیا اور اوس کا گھوڑا لے لیا اور ارادہ اوس کے قتل کا کیا ناگاہ رومیوں کا ایک غول نکلا اور اولن کے ساتھ اولن کا ایک بزرگ سگ تھا نام اوس کا شادل تھا اوس کے

سر پر مرصع تاج تھا اوس وقت لشکر اسلام سے فضل بن عباس بن عبدالمطلب اور اون کے بھائی اور عبد الرحمن بن جعفر اور مسلم اور علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن مقداد پھر ان دلاوروں نے اپنے بھائے سنبھلائے اور باگیں ڈھیلی چھوڑ دیں اور ضرار روم کے مقابلہ میں بصیر و ثابت قائم تھے اور گھوڑے سے اتر کر اوس دشمن خدا کو کھینچے اور دونوں میں کشتی ہونے لگی وہ دشمن خدا جہاست میں گویا ایک پارہ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حقتعالیٰ نے اون کو توانائی بخشی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اون دونوں میں آویزش نا دیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اوس کی کمر میں ڈال کر اٹھالیا اور زمین پر دے مارا اوس وقت وہ لعین اپنے بطارقوں کو پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھ کر رومیوں اور زنگیوں میں شور و غوغا مچ گیا اور صحابہ میں واہ واہ کی دہوم ہوئی اور اوس حالت میں ضرار نے اوکو نہلت ندی اور اوس پر چڑھ بیٹھے اور وہ بچے سے اونٹ کی طرح

بلبلاتا تھا اوس وقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع  
 پا کر اوس کو سخر کیا یعنی اوس کے سینے میں بھونک دی اوس  
 نے ہنگام قتل ایسی چیخ ماری کہ لشکروں نے سنی ضرار اوس کا سر کاٹ  
 کر پھیک دیئے پھر تو دونوں لشکر باہم مقابل ہو گئے اور زور آور  
 میں کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا بدنوں  
 سے عرق بہنے لگا پتلیاں آنکھوں کی ڈگڈگاتی تھیں مصیبتیں عظیم  
 نازل ہوئیں جہاں تاریک ہو گیا چکی اس لڑائی کی بڑے زور و  
 شور سے چل رہی تھی نیزہ بازی و تیغ زنی کی بڑی قوت ہوئی  
 سینے ننگ تھے شاید امور سے لوگ دنگ تھے راہیں بند تھیں  
 شانے کٹے پڑے تھے تنوں کے پڑے پڑے بند بند جدا تھے  
 اور سوائے اس کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا کہ فوارے خون کے اڑتے  
 تھے یا دار کرنے پر ہاتھ کھلے تھے یا گھوڑا دوڑا رہے تھے غرض کہ  
 رنگیوں اور زنجیر والوں نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے  
 کیا بارگی نزعہ کیا اور گزرا پنہ مارنے لگے اور وہ روز بہت سخت تھا  
 کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جن گزراں تھے اور باقی مردم

حیران تھے اور ہر لشکر اسلام میں عمرو بن العاص لوگوں کو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے اے اصحابِ عالمانِ قرآن یاد کرو غرہِ جہان کو اہل اسلام کا کلامِ شکر خوش ہوتے حالِ زندگیوں کا یہ تھا وہ گزرگراں سے سواروں اور گھوڑوں کو یکبارگی قتل کرتے تھے اور سیطرحِ فیل سوار تیرا اور نیزے مارتے تھے عصر کے وقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکے اوس وقت قابو پا کر خالد نے اپنے خیمہ شادول پر نیزہ اوس کے سینے میں مارا کہ اوس کی نوک پشت سے پار ہو کر چمکنے لگی وہ خون میں لوٹتا ہوا اصل جہنم ہوا اور حضرت رعتہ المہاربی سفید ہاتھی جو بھاتیوں کا راہ نما تھا اوس کو ایک سی تلوار ماری کہ وہ اپنے سوار کو گرایا اوس کو آپ نے قتل کیا پھر تو سب صحابہ ہاتھیوں پر تیغ زنی کر کے بھگا دئے وہ اپنے سواروں کو گر کر پامال کئے اور وہ زنجیر والے حبشیوں پر صفا جو گرے معہ ہمارہیوں کے گزر چھین کر قتل کئے ہزار ہا رومی قتل ہوئے یعنی بارہ ہزار ملوک و بطارقہ روم سے اور پندرہ ہزار حبشی وغیرہ تیغ ہوئے اور مسلمانوں نے وہاں شب گزاری اس طرح کہ ساری رات حرارت و نگہبانی میں رہے

اور اوس روز اکثر مسلمان زخموں سے ست ہو گئے تھے سخت  
 رنج و رہو گئے تھے رات کو ایک جماعت زخمیوں کے علاج پر مقرر  
 ہوئی ایک گروہ شہیدوں کے دفن کرنے پر مامور ہوئی کچھ لوگ  
 تمام شب تلاوت میں مشغول رہے اور کچھ لوگ نمازوں میں مصروف  
 تھے اور کتنے باعث کثرت تکبشی کے سو گئے اور خالد بن ولید  
 وزیر بن العوام و مقداد بن الاسود و عبدالرحمن بن ابی بکر یحییٰ  
 رات بھر گرداگرد لشکر دور و گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمود ہوئی  
 موزن نے اذان دی اور عمر بن العاص نے سورہ فتح کیساتھ  
 لوگوں کو نماز پڑھائی اور جناب اقدس الہی میں دعا کی کہ حق تعالیٰ  
 نصر و ظفر عطا کرے بعد ازاں گھوڑوں پر سوار ہوئے اور صف آرائی  
 کی منصوبہ فرمائی کہ صحابہ کی عمر کیسی کٹی دن تو دہوپ میں سفر میں جنگ  
 میں زخموں میں دشمنوں کے زخموں میں محاصرے میں کٹتا اور شب عبادت  
 الہی میں اور زخم ٹپی میں طلایہ پھرنے میں کبھی زنداں میں کٹی خدا کا  
 شکر ہے ہماری عمر کیا مزے میں کٹ رہی ہے دن رات دعو تو اس  
 فرصت نہیں دس دس رقعہ روز چلے آتے ہیں دعو توں میں جا بیسے



تنگ آجاتے ہیں خصوصاً مشائخین کے یہاں تو ادھر نیازوں کی دعوتوں کی کثرت کہیں وعظ شریفوں کی مجالس کہیں کہیں سبک کسی روشنی کی تکلف دہ پر ضیا کہ چشم فلک نے بھی کبھی نہ دیکھا ہو کہیں مجلس سماع ہے کہیں اذکار کا ذکر ہے کہیں اشغال کا مشغلہ ہے مشائخ ترقی جائداد کے لئے حکام اور امرا اہل خدمات اور کپہریوں میں ذلت اٹھاتے پھر مچھ کر تھک جاتے ہیں اور جب کچھ فرصت ملی تو ایک صاحب طریق دوسرے کا رڈ لکھتے ہیں یہ کہتے ہیں ہمارے پیر بڑے وہ کہتے ہیں ہمارے پیر بڑے آخر ایک پر ایک تکفیر اور لعن کی نوبت پہنچتی ہے بد دعائیں ہوتے ہیں یہ غیر مذہب والوں کو ہدایت کیا فرماتے ہیں ہم مذہب والوں کو حیران کئے جاتے ہیں اور جاہل جوان کی صحبت میں آجاتے ہیں وہ تو صاف صاف ایک طریق والے دوسرے طریق کے اولیاء اللہ سے بدگمان ہو جاتے ہیں تعجب تو یہ ہے جب ان حضرات کو غرض دنیاوی پڑتی ہے تو دشمنان خدا اور مشرکوں کی تعریف اور خوشامد کرتے اور ان کے مکانوں پر حاضر باشی کرتے اور دشمن کس کے ہیں اہل طریق کے مگر خدا کے دشمنوں کے

دشمن نہیں جب کسی مرید کا انتقال ہوا کہ پہنچے ہزار ورنہ اس کے ہوں فرماتے ہیں وہ اپنی چانداد ہماری خانقاہ شریف کے صرف میں دینے کہتا تھا اس میں حتی الامکان سہی فرمائیں گے اور پیرانیوں کی بھی یہی فکر و تردد ہے۔ راوی کہتے ہیں جب صفیں طرفین سے آراستہ ہوئیں اور لڑائی آغاز ہوئی غازیان دلاور جنگ میں مشغول تھے اور عورتیں جبکہ حال سابقاً مذکور ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھیں کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بھارتوں اور زنگیوں اور اہل بجات کا آپہنچا اور اون کے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زاید تھے اور انھوں نے صحابہ کو دوسرے طرف لڑتے دیکھ کر اونٹ اور عورتیں اور بچے جد ہر تھے اون کو گھیر لئے اور اون میں کچھ مرد بھی تھے عورتیں بڑی شدت سے قتل کرتی تھیں تعداد اونٹوں کی دو ہزار کی تھی اور عورتیں دوسو تھے سوائے بچے تھے اور سواروں کے ہمراہ دوسو مرد تھے انھوں نے اوس وقت موت کی قتال کی اور شدت زخموں سے مست اور مضحل ہو گئے اوس ہنگامہ میں عورتوں نے بکمال جرات مردانہ وار گرزوں اور تلواروں خنجر دلوں سے خوب مقابلہ کیا غیرہ دختر

غفار و سلمیٰ دختر زہرا کی اور جو جو عورتیں اون کی مثل تھیں خدا  
 اون کی نیکی زیادہ کرے اون بھوں نے خوب قتال کیا یہاں تک  
 کہ دشمنوں نے اون کے سروں پر تلواریں ماریں اور ان کے سروں  
 خون بہکر منہ پر بہتا تھا اور لپسہیں کہتی تھیں اے زنان عرب خوب  
 مقابلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لئے والا ہاتھ سے ان  
 حبشیوں وغیرہ بے دینوں نامختوں کے مارے جاؤ گے چنانچہ ان  
 بھوں نے قتال موت کی قتال کی اور اون میں پندرہ مسلمان کام  
 آئے جن کے واسطے حقتالے درجہ شہادت کا نصیب کیا تھا بعد  
 اس کے وہ دشمن خدا اون عورتوں اور لڑکوں کو ہانک لے گئے  
 پھر ایک سوار ان کے ساتھ کا پھر کر پاس خالد بن ولید اور عمرو بن  
 عاص کے پہنچ کر اس حال سے خبر دی کہ وہ لوگ اوس وقت قتال  
 شدید میں معروف تھے یہ لشکر مسلمانوں نے بہت شور و غوغا کیا اور ایک  
 گروہ امیروں انسروں کا معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبد اللہ  
 بن عمر بن الخطاب و عبد الرحمن بن ابی بکر و زیاد بن ابی سفیان و  
 عبد اللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور دیگر امرا و اتباع اون

کے چھ سو سوار عرب کے یہ سب صنادید عربی اشرف القوم تھے  
 آخر یحییٰ ب دوڑ پڑے اور اون کو ملا لیا وہ سب بندیوں کو روم  
 کو لیجانے کا ارادہ رکھتے تھے حضرت فضل بن عباس نے بعد اے  
 حبیب آواز دی اے دشمنان خدا کہاں جاتے ہو یہ منکر وہ رومی  
 اور زنگی مسلمانوں پر پھر پڑے و بقتال شدید مقابلہ کرنے لگے اور اسی  
 حال میں ضرار نے بڑ بکھر زنگیوں کے افسر کے سینے میں برچھا مارا کہ اوس  
 کی انی پشت سے چکنے لگی اور فضل بن عباس نے ایک بڑے بطریق  
 کے جگر پر نیزہ مارا کہ اوس کی پشت سے پار نکل گئی اور اوس عورتوں  
 مردوں کی کمک گرزوں تلواروں اور خنجروں سے حربہ کوئی تھیں  
 اور دشمنوں کے گھوڑوں کے منہ پر ایسا گز مارتی تھیں کہ وہ گر پڑتے تھے  
 تب اون سواروں کو پلٹ کر زمین پر دے مارتی تھیں پھر خنجر سے اونکو  
 قتل کر ڈالتی تھیں کہ یہاں تک کہ انھوں نے ایک جماعت کو قتل کیا آخر  
 وہ سب دشمن خدا بھاگ نکلے مسلمانوں نے اون کا پیچھا کیا تلواروں کے  
 آگے دھریا بھتوں کو اسیر کر لیا اپنا مال و اباب اونٹوں عورتوں کو لے  
 آئے اون کا اباب بھی لے آئے اور پھر جا کر جنگ میں شریک ہو گئے

وہاں بدستور قتال شدید ہم غظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی و مقاتلہ  
 زور آوران و مقابلہ شاہ سواران تھا اور حرب و جنگ برابر قائم  
 و بر پارہے کہ گردنیں ماری جاتی تھیں اور مردمان شجاع حملہ  
 کر رہے تھے اور بوجہ بھاگ جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی  
 تھی اور ضرب شمشیر و ننان کی شدت تھی رنفاکٹ گئے جمعیوں پریشان  
 ہو گئیں طیور اہل سرو و نیپر گرم پر واز تھے مصیبتوں پر مصیبتوں نازل تھیں  
 و زحمت ہائے غظیم و مہم اہم واقع تھیں سینے تنگ تھے کار ہائے  
 دشوار سے لوگ دنگ تھے گرد و بخار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی  
 قلت تھی اور امراء اپنے ریات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی  
 لٹائیں شور کرتے تھے اور رومی غل چاتے تھے زنگے بجاتے تھے اور تیر چلاتے تھے فکر میں گم  
 تھیں بصارت کم تھی گرد و بخار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا  
 اور شعار سلیم کا یہ تھا یا نصرا اللہ انزل یعنی نصرت خدا نازل ہو  
 اوس وقت صبرِ سلمانوں کا اللہ اکبر حضرت زبیر اور مقداد اور فضل اور  
 عقبہ بن امراء و رسیب بن نجیب اللہ تعالیٰ ان کو جزائی نیک دے  
 یہ لوگ قتال شدید میں ثابت قدم رہے اور بلائے حسد اور کار ہائے

ممتحنہ میں کارآزمایہ ہے اور جو انہروں کا سابر و استقلال کیا و اما خالہ  
 و عمر و قتیاق بن عمرو و سعید بن زید النون قتال موت کی قتال کی کہ ہاتھیں  
 کو اور اس گروہ کو جو اوپر سوار تھے ہلاک کیا اور روسیوں کو اور زنگیوں  
 کو ان کے فیڈوں کو قتل کیا اور حال ہاتھیں کا یہ تھا کہ وہ عربوں کے  
 گھوڑوں پر چھکے پڑتے تھے اور ان پر جو سوار تھے وہ تیروں کی بوجھار  
 کرتے تھے کہ ان تیروں کا ہجوم مانند ٹڈی کے آتا تھا یہاں تک کہ اس  
 روز بہتوں کی آنکھیں نکل پڑیں اور ہر سمت سے یہی آواز تھی وَاَعْيَاكُ  
 یعنی ہائے اے آنکھیں اور کوئی کہتا تھا وَاَيْلَا كُیْنِیْ دَائِیْ میرے ہاتھ  
 اور اس حالت میں ہاتھیں کا یورش تھا اور زور آوروں پر زنگیوں کی  
 تیروں کی مار تھی تاگاہ رفاعہ بن زہیر محارب بن شتاب روی خالد اور  
 عمرو کے پاس جا کر کہے اے امیر اگر یہ امر یوں ہی برپا رہا تو ہم سب ہلاک  
 ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ ہمارے تمام اونٹوں پر خس و خاشاک  
 کے پستارے لگا کر اس کو آگ لگا کر آگے کر دیں اور ہم پیچھے گھوڑے  
 دوڑاویں غرض اسی طرح سب کی رائے آ کر عمل ہوا اور اونٹوں پر آگ  
 روشن دیکھ کر ہاتھی اپنے لنگر اور اپنی زنجیریں توڑا کر بھاگے جو جو مردم خیزی

اور قبیلان ان پر سوار تھے ان کو روند ڈالے پامال کئے اور جو سامنے گرا  
 کچل ڈالے اور ہر شہسوار ان مسلمین و شیعوں کو اپنی تلواروں کے آگے دھر لے  
 نیزوں اور تیروں سے چھیدنے لگے اس وقت صحابہ دیکھے کہ پرندے انہر  
 سایہ کئے ہوئے تھے اور کافروں پر پر مارتے تھے اور اپنے دونوں پنجوں  
 سے انہی آنکھیں نکال کر پھینکتے تھے عصر کے وقت تک رومی فرار ہوئے  
 مسلمان تعقب کر کے قتل کرتے تھے اور اسیر کرتے تھے تمام رات فجر تک  
 ان کا پیچھا کئے قریب لاکھ کے رومی مارے گئے پانچ ہزار اسیر ہوئے اور  
 مسلمان پانسو تیس شہید ہوئے مال غنائم صحابہ میں تقسیم ہوا اور اس  
 میں سے خمس مدینہ شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ

### ذکر شہر انطاکیہ

ہرقل شاہ روم اسی شہر میں رہتا تھا اطراف کی جمیعت اکھٹی  
 ہو کر شہر انطاکیہ میں جمع ہو گئی اور فلیطانوس بادشاہ شہر رومۃ الکبریٰ  
 کا واسطے مدد ہرقل کے تیس ہزار جرار نصرانی سمراہ اور ایک مکان طلسم  
 کا جس کے سونے کے دروازے تھے اس کو کھولنا چاہا اس مکان کا  
 ہرتم عطاوس تھا اس نے کہا۔ یہ مکان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

پیدائش سے ایک سو ستر برس پہلے حکیموں نے بنایا ہے اور بادشاہ و صیبت کرتے آئے اس کو نہ کھولنا اسنے کہا مجھے خزانہ کی ضرورت ہو آخر اس کو کھولا خزانہ تو اس میں نہ تھا مگر اس میں یونانی سے یہ کدہ تھا۔ اتنے پادشاہ اس نواح میں ہوں گے آخر پادشاہ اس کا ہر قل ہے اس کے بعد زمین مکہ سے نوریتم کا چپکے گا اور تمام اوصاف حضرت کے لکھ کر بعد حال حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کا وہاں سے حضرت عمر کے زمانہ میں زوال اس سلطنت کا ہو گا۔ عطاؤس نے کہا مہر اس حکیم اپنی کتاب میں بھی اس حال کی خبر دی ہے اے پادشاہ اب سلطنت ہر قل کی زوال پذیر ہے بس یہ سن کر فلیطانوس معہ تیس ہزار جرار لشکر کے ہر قل سے انطاکیہ میں جا ملا اور نور اسلام اس کے دل میں مشتعل ہوا اور یوقتا حاکم حلب کے جو سلمان ہو گئے تھے وہ بھی ہر قل کے پاس اپنا اسلام پوشیدہ رکھے ہوئے موجود تھے ناگاہ ان سے فلیطانوس بادشاہ روم نے عقیدہ طرف اسلام ہونیکا بیان کیا انھوں نے کہا اس کی خبر حضرت ابوعبیدہ کو ضرور ہے اسی وقت ایک سلمان جاسوس پہنچے کہ شب کو حضرت رسول مقبول صلی علیہ وسلم



حضرت عبیدہ کے خواب میں حاکم رومہ اور یوننا حاکم حلب کی گفتگو کا حال بیان فرمائے فلیطائوس حاکم رومہ یہ سن کر بھڑکھڑانے لگا اور اپنے لگا علی الصباح لشکر اسلام نے صف آرائی کی اس طرف ہرقل پادشاہ کا لشکر مستعد کا رزار ہوا ہرقل پادشاہ کو زوال سلطنت کے خواب دکھائی دے گئے تھے دل سے مسلمان ہو گیا تھا مگر اپنے لشکر سے خوف کرتا تھا کہ مارڈالیں گے آخر اس نے اہل و عیال اور خزانہ کشتیوں میں بار کر کے خفیہ دریا کی راہ سے یورپ کے ملک میں چلا گیا اور اپنے سر کا تاج ، بالیں نامی غلام جو اس کا ہم شکل تھا اس کے سر پر رکھ کر اپنا لباس شناسی اس کو پہنا دیا تھا۔ فجر صحابہ نے حملہ کیا پہلے خالد بن ولید کا حملہ ہوا ان کے ساتھ سعید بن زید بعد ان کے ربیعہ بن قیس بعد ان کے میسرہ بن مسروق بعد ان کے عبدالرحمن بن ابی بکر بعد ان کے ذوالکلاع حمیری یہ ذوالکلاع حمیری حمیر کے رئیس تھے حضرت ابو حریرہ فرماتے ہیں میں ان کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں دیکھا بارہ ہزار حبشی غلام ان کے ذاتی زر خرید ان کے پاس موجود تھے تھوڑے ہی زمانے میں ایسے مجاہد ہو گئے فقط ایک بکری کا چمڑا پشت پر باندھے

ہوئے بازاروں میں ذات سے سودا خریدتے پھرتے تھے اللہ اکبر  
یہ حال اہل اسلام کا تھا ان کو لاکھوں روپیہ جنگ میں غنائم ان کے  
حصوں میں ملتے تھے راہ خدا میں صرف کر کے پھر فقر و فاقہ کھیتے  
تھے بعد ان کے فضل بن عباس نے حملہ کیا بعد ان کے مالک اشتر نخعی  
نے حملہ کیا بعد ان کے عمر بن سعدی کرب الزبیدی نے حملہ کیا بعد ان کے  
ابو عبیدۃ الجراح حملہ کئے دوسرے طرف سے حضرت ضرارؓ دوسو  
سواروں کے جو قلعہ میں قید ہو گئے تھے یوتنا بادشاہ حلب ان کی بیڑیا  
کاٹ دیں۔ حضرت ضرار اور یوتناؓ دوسو سواروں کے اس طرف سے  
حملہ کئے اور بہن ضرار کی خولہ بنت ازور گھوڑے کو بڑھا کر بھائی کے  
پاس پہنچی۔ راوی کہتے ہیں جب ضرار قید تھے ایک عربی مرثیہ  
پُر در دلکہہ کر اپنی بہن کے پاس بھیجائے تمام لشکر اسلام ضرار کی  
تکلیف پر رو دیا۔ ہاں اس موقع پر پھر میں یہاں کے مشائخ جو اپنے  
کو جہاد اکبر میں جانتے ہیں اور صحابہ جہاد اصغر کئے کہتے ہیں۔ پھر  
کچھ عرض کرتا ہوں۔ حضرت ضرار اور اصحاب قید میں تھے ہر قل  
بادشاہ نے وزیروں سے مشورہ کیا۔ یہ مسلمان بڑے سخت ہیں کئی

صورت ہمارے طرف پھرنے کی نہیں نکلتی وزیروں نے مشورہ دیا یہ  
بھوکے اور پیاسے ہیں مدت ہوئی وطن سے جدا ہیں اب تجویز یہ  
ہو کہ ان کے مشکیاں بندھے رکھنا ان کے پاؤں میں گراں بٹیریاں  
ہاتوں میں سہت کڑیاں ہو کہ ان کو لیٹنے کا موقع نہ ملے یہ بھوکے  
رہیں پیاسے رہیں اقسام کے تکلیف میں ان کو رکھنا اور ان کے روبرو  
ہمارے بڑے بڑے سرداروں کے جوان جوان لڑکیاں اقسام کے  
کھانے آب سرو و شراب کباب نرم بچھونے میسر یاں وغیرہ سب عیش  
و نشاط کا سامان ہو آخر اس تکالیف کی تاب نہ لا کر اس طرف ضرور  
متوجہ ہو جائیں گے یہ سن کر ہر قل پادشاہ نے پسند کیا اور وہ سب  
سامان مہیا کر دیا صحابہ کا یہ حال تھا بھوکے پیاسے بے چین بٹیریوں  
میں کسے ہوئے ہزار طرح کی تکلیف ان کو وہ نصاریٰ دیتے تھے مگر  
نہ وہ سرداروں کی لڑکیوں کی طرف متوجہ تھے نہ وہ کھانے پینے عیش  
و آرام کے طرف فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا  
دھیان تھا۔ اور جب زبان کھولتے تھے تو یہی کہتے تھے الہی ہم کو  
کب رہائی دے گا جو ہم یہ سگان روم کو قتل کریں بھی مضمون کا مشیہ

اپنی بہن کو ضرار نے لکھا تھا۔ ہر شہر میں اپنی تکلیف لکھے تھے کہ ہائی  
 ہو کب میرا نیزہ ان رویوں کے سینوں میں ماروں اور کب تلوار میری  
 ان بے دنیوں پر چلے آخرب ان نصاریٰ نے دیکھا نہ یہ کھانے پینے  
 کی طرف میل کرتے ہیں نہ یہ ان سرداروں کے حسین لڑکیوں کے  
 طرف خیال کرتے ہیں پادشاہ سے عرض کئے اس نے کہا کہ اب  
 ان کو قتل کیا جائے۔ اسی وقت صحابہ کے لشکر میں جنگ کا نقارہ  
 بجادہ نصاریٰ ادھر متوجہ ہوئے یوقنا شاہ حلب نے ان کی بیڑیاں  
 کاٹ کر چھوڑ دئے یوقنا اپنا اسلام چھپائے ہوئے اسی کام کے سوا  
 پادشاہ ہر قتل کے یاں حاضر تھے انھوں نے قیدیوں کو رہا کر دئے  
 آپ بھی ان کے ہمراہ ہوئے ادھر ہر قتل فرار ہو گیا خولہ بن ضرار کے  
 گھوڑے سے گھوڑا ملا کر اپنے بھائی سے قصہ قید ہونے کا پوچھنے  
 لگی آپ نے کہا اے بہن وہ کیفیت بیان کرنے سے بہتر یہ ہے کہ  
 خدا رسول کے دشمنوں کو ماروں۔ آجا تو گھوڑے سے گھوڑا اور نیزے سے  
 نیزہ ملا اگر مارے جائیں گے ہم دونوں سے کوئی تو ملیں گے کل کے  
 دن نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے کیوں حضرات کیا

یہ نفس کی برخلافی نہیں ہے۔ کیا یہ جہاد اکبر نہیں ہے۔ الحاصل غازیان اسلام نے وہ تیغ زنی کی اور فتح و نصرت تھی اللہ کے طرف سے ستر ہزار رومی اور بارہ ہزار نصاریٰ عرب مارے گئے اور بیس ہزار رومی قید اور اسیر ہوئے باقی بھاگ گئے دریا میں گر کر بہت سے ڈوب مرے اور بالیس غلام کو جس کو ہر قتل پادشاہ نے اپنا لباس پہنا کر بھاگا تھا۔ ہر قتل ہے سمجھ کر حاکم رومہ نے گرفتار کر لائے اور وہ غلام قتل کیا گیا اور حاکم رومہ کے استقبال حضرت ابو عبیدہ اور سب صحابہ جا کر لے آئے اور وہ حضرت ابو عبیدہ کے ہاتھ پر اسلام لائے مال غنیمت بے شمار مسلمانوں پر تقسیم ہوا اور اس کا خمس یعنی پانچواں حصہ مدینہ منورہ کو حضرت عمر کی خدمت میں روانہ ہوا اور جب فتح کی خوشخبری کا خط لکھا گیا تو آئے زید بن داہب یہ غلام تھے عمرو بن سعید کے حضرت ابو عبیدہ کی خدمت میں عرض کئے یا امیر اس خط کو میں لے جاؤں گا اس وقت حضرت ابو عبیدہ فرمائے تم اپنے مالک عمرو سے اجازت لاؤ تب وہ عمرو بن سعید کی خدمت میں جا کر عرض کئے کہ میں مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری مدینے کو پہنچا یا

چاہتا ہوں آپ کی اجازت درکار ہے آپ فرمائے ایسے کام میں  
 تم کو اجازت نہ دے کر میں بخیل ہو جاؤں جاؤ واسطے اللہ تعالیٰ کے  
 تم کو آزاد کیا اور میں امید رکھتا ہوں اس اجر میں کہ حرام کرے اللہ  
 تعالیٰ .... آتش دوزخ کی مجھ پر۔ پس زید اسی وقت سوار ہوئے  
 خط لیکر اونٹ پر روانہ ہوئے جب مدینہ میں پہنچے دیکھو  
 حضرت عمر کو باہر مدینہ منورہ کے جاتے تھے ہمراہ ازواج مطہرات  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے مکہ متطہ کو اور تھے آپ  
 پیادہ پا ہاتھ میں عصائے رسول تھا پیچھے کجاؤں میں ازواج مطہرات  
 تھے اور تھے سیدھے بازو آپ کے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور  
 بائیں طرف حضرت تفضل علی رضی اللہ عنہ اور آپ وصیت فرماتے  
 تشریف لے جا رہے تھے زید کہتے ہیں میں سلام و علیک کیا حضرت  
 نے جواب سلام دے کر فرمایا کیا خیر ہے میں نے عرض کی شہر النطاکیہ  
 اللہ تعالیٰ نے فتح کرایا اور میں اس کی خوشخبری لایا ہوں حضرت  
 عمر نے سنتے ہی گر پڑے واسطے اللہ کے بجاالت سجدے کے درالیکھ  
 رگڑتے تھے اپنے منہ کو مٹی میں بھرا اٹھایا انھوں نے سر کو اور خاک

آلودہ ہو گیا تھا ساتھ ان کا اور د اڑھی ان کی اور خدا کا شکر کرنے لگے اور خط پڑھ کر اس کے مضمون پر رونے لگے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز سے ہے روزا تمہارا کہا حضرت عمر نے اس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتھ مسلمانوں کے بہ تحقیق نفس برا حکم کرنیوالا ہے یعنی اس خط میں حضرت ابو عبیدہ لکھے تھے کہ مسلمان کہتے ہیں ہم یہاں کے میوے کھائیں گے اور یہاں آب ہو بہت اچھی ہے ہم ایک مہینہ آرام لیں گے کہ سالہا سال کے تھکے ہوئے ہیں اور زخم درست کر لیں گے اور لڑکیاں اور عورتیں روم کے جوہر ارون غنیمت میں آئی تھیں ہم ان سے نکاح کریں گے حضرت ابو عبیدہ نے تین روز سے زیادہ ان کو وہاں رہنے نہ دئے اس خیال سے کہ شاید صحابہ آرام طلب ہو جائیں گے پھر حضرت عمر نے وہ خط حضرت علی کو پڑھنے دئے اور آپ نے اس کا جواب لکھ کر مہر رسول خدا کی اس پر ثبت کر کے زید کو دئے اور ادنٹ پر سے ایک صاع خرے اور ایک صاع ستوزید کو دے کر کہا مسذور جانو عمر کو اس واسطے کہ ان کے اسی قدر اسکان میں تھا پھر

بوسہ لیا حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین ہمیں پہونچا میں اس حد کو کہ بوسہ لو تم میرے سر کا حالانکہ تم سب مسلمانوں کے سردار ہو اور ساتھی حضرت رسول علیہ السلام کے ہو اور تمہیں پر ختم کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اربعین کو یعنی آپ کے اسلام لانے سے چالیس صحابہ پورے ہوئے تھے پس روئے عمر اور کہا امید رکھتا ہوں میں یہ کہ بخشے اللہ عمر کو یہ سبب تمہاری گواہی دینے کے واسطے عمر کے اور دعائے حضرت عمر زید کو واسطے راستے کے خیر سے جلد طے ہونے کے زید کہتے ہیں میری اونٹنی کے پیروں تلے زمین لپٹی جاتی تھی اتنا جلد بھر لشکر میں پہونچ گیا کہ سب کو حیرت تھی۔

### فتح مدین کا مختصر حال

اعراق اور عجم پر کسریٰ کے مقابلہ میں حضرت عمرؓ نے حضرت سعد ابی وقاص کو امیر کر کے لشکر اسلام روانہ کئے حیرت و دونوں لشکر مقابل ہوئے اہل عجم بڑے پہلوان تھے اور ان کی فوج میں بڑے بڑے ہاتھی تھے اور ان پر عجیبی تیرانداز سبھ کر تیر مارتے تھے



اور خود ہاتھیوں کے سونڈوں میں تلواریں دے کر مارتا سکھائے  
تھے۔ مثل پہاڑوں کے ہاتھی روبرو رہتے تھے ان پر سے تیر انداز  
تیر چلاتے تھے عرب کے گھوڑے کبھی ہاتھیوں کو نہ دیکھے تھے پلٹنا  
شروع کر دئے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ یہ حال دیکھے ہاتھ  
پھیلائے خلوص خاطر سے بخشوع و خضوع تمام پیش پروردگار ارض  
وسما مشغول مناجات و دعا ہوئے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا  
یکایک جو ہاتھی روبرو کھٹا پیچھے ہٹ گیا اور مدین کی راہ لی اسکے  
پلٹنے سے سب ہاتھی پلٹ گئے ان کے بھاگڑ سے ہزاروں عجمی پامال  
ہو گئے کسریٰ کے لشکر میں ایک پہلوان تھا رستم زاد جس کو رستم ثانی  
مثل ایک دیو کے تھا جس کے جسم پر کئی من فولاد چار آئینے زر سے  
بکتر پڑے تھے اس پر کسی کی تلوار کا رگرنہ ہوتی تھی اور اس نے  
کئی مسلمانوں کو شہید کیا تھا آخر خوف سے اس کا مقابلہ کرنا  
دشوار ہو گیا اور اس کا حال سن کر خود حضرت سعد رضی اللہ عنہ  
اس سے لڑنے اس کی تلاش کر رہے تھے اس کے قتل کا سامان  
یہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ راتوں کو خفیہ اپنی

شکر کی خبر لیتے بھرا کرتے تھے۔ ایک شب ایک شخص جس کا نام ابو  
 محجن تھا شراب پی رہے تھے آپ نے ان کو پکڑا منگا کر حد شراب قمر  
 ان پر جاری کر کے ان کو کسی کے تحویل میں رکھے تھے یہ ابو محجن قید  
 میں بیٹھے بیٹھے اور رستم ثانی کی بہادری کا حال دیکھ رہے تھے اور وہ  
 صحابہ سے لڑتا تھا یہ جسکی تحویل میں تھے ان سے کہے ذرا میری بیڑیاں  
 نکال دو انھوں نے بیڑی نکال دی اور ابو محجن نے پہونچ کر اس رستم کے  
 سینے میں ایسا نیزہ مارا کہ لپٹ سے پار نکلا اور اس کی روح جلد دوزخ  
 میں پہونچی اور اسرا نیوں میں اس کے مارے جانے سے بھاگنا پڑ گئی اور  
 اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس حال  
 سے مطلع ہو کر فرمائے اگرچہ اس شخص کے بہادری سے فتح ہوئی مگر میں  
 وہ سزائے شرعی جو شراب خوری کی ہے اس کو اس فتح کے عوض ہو قوف  
 نہ کروں گا یہ سن کر وہ ابو محجن بھر اسی قید میں اپنے سے جا کر مقید  
 ہو گئے بعد کئی روز کے ان سے توبہ کرا کے آپ نے رہا فرمایا۔ کہتے  
 ہیں جب قادیسیہ سے شکست کھا کر اہل فارس فرار ہوئے فقط اپنی  
 جانیں سلامت لے لئے اور مال خزانے وہاں کے اہل اسلام کے ہاتھ آئے

اور کسری پادشا اس شکست کا حال سنکر تین دن منہموم رہا محسوس ہے  
 بانہر نہ آیا اور اسی کوقت سے مرگیا اور اس کا بیٹا نیزد جرتخت پر  
 بیٹھا اس نے بھی بہت لڑائیاں لڑ کر شکست اٹھا کر بھاگا مدائن جو  
 اس کا تخت گاہ تھا اس سے چھوٹ گیا۔ وہاں کا مال خزانے  
 مسلمانوں کے ہاتھ آئے جنگل جنگل اس کے ملازم زرد جو اہر لئے ہوئے  
 اس کے پیچھے بھاگتے تھے اور اہل اسلام ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کو قتل  
 کر کے وہ مال خزانے میں داخل کرتے تھے جو اہر سے بنائے ہوئے  
 چھوٹے اونٹ اور کسری کا تاج ہتھیار اور سند جڑ اومی سب  
 چھین لائے صحابہ کا یہ حال تھا جانفتا فی کر کے اکیلے ان سے لڑ کر قتل  
 کر کے ایسے ایسے جو اہر ہزیش قیمت لاکر جو اہر خالنے کے داروغہ کے  
 حوالے کر دیتے تھے وہ نام پوچھے تو نہ بتاتے تھے کس لئے کہ خدا کے  
 واسطے یہ کام کرتے تھے کچھ اپنا نام کرنے کے لیے نہ کرتے تھے نیزد جرتخت  
 کی بیٹی جو اہر پہنے ہوئے اور کئی غلام اور کتیز اور زنان خدمتی ہمراہ  
 اور کئی سوار جوار لئے ہوئے محافے میں سوار اپنے باپ کے پاس چلی  
 تھی چند صحابہ جو اس طرف تھے ان کو دیکھ کر دوڑ پڑے اور لڑ کر ان

سواروں کو قتل کر کے وہ محاذ شہزادی کا سہ لوندیوں کے حضرت  
 ابو عبیدہ کے پاس پہنچائے حضرت مخبر صادق اس کی خبر فرما چکے  
 تھے سَفَّحَ عَلَى أُمَّتِي كُؤُزَ كِسْرَانِي وَ قِصَصًا لِّعَيْنِ قَرِيبٍ ہے کہ خزانے  
 کسر علی اور قیسر کے میری امت پر کھل جائیں اور مال غنائم کے تقسیم کا  
 یہ قاعدہ تھا جو مسلمان کا فر کو قتل کرتا مقتول کا گھوڑا ہتیار زرہ وغیرہ  
 سب اسی کا حق ہوتا اور پھر سب غنیمت میں سے حصہ الگ ملتا تھا۔  
 چنانچہ یرموک کے فتح کے دن ایک ایک سوار کو چودہ چودہ ہزار مثقال  
 سونا اور ایک ایک پیدل کو آٹھ آٹھ ہزار مثقال سونا سوائے چاندی  
 ہتیار کیساں عورتیں وغیرہ تقسیم ہوئے اور شہر بھینسا کے فتح کی تقسیم پر  
 سوار کو دس دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار دوقیہ چاندی اور  
 قسم لباس پوشاک گھوڑے نصاریٰ کو حویلیاں وغیرہ ملے اور اس  
 مال سے خمس لینے پانچواں حصہ مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کے خدمت میں اتنا بھیجا گیا کہ ایک مسند بطکوس کی جو حضرت مرتضیٰ  
 علی کے حصہ میں ببت ہزار درہم کے معاوضے میں آئی کئی چند زیادہ  
 قیمت پر فروخت ہوئے اسی طرح ہر ملک کے فتح کے بعد وہاں تقسیم ہو کر

اس کا خمس لینے پانچواں حصہ مدینہ منورہ کو خلیفہ کی خدمت بھجوا دیتے وہ خلیفہ موافق حکم اور عادت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اہل مدینہ صحابہ اور اہل بیت کو تقسیم کرتے تھے اور یتیم اور یتیموں کے سوا کمین وغیرہ ان سب کا بھی ازوقہ اس سے ہوتا یہ سوک کی لڑائی کے فتح کا جو زو جو ابھر تقسیم ہوا اس کا خمس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت ابوعبیدہ نے روانہ کیا وہ سب اہل مدینہ پر حضرت عمر نے تقسیم کئے اور جو خمس کسریٰ کے جنگ کے فتح کے بعد آیا یعنی قادیہ وغیرہ سے وہ پچاس کرڈر درہم اور دو کرڈر دینار مدینہ کو بھجوائے گئے اور جب مدینہ فتح ہوا تمام زو جو ابھر صحابہ غازیوں کو تقسیم ہو کر اس کا پانچواں حصہ اتنا ہے تو کل کتنا ہو گا فقط مسند کسریٰ کی حضرت عمر نے حضرت علی کے مشورہ سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے سب کو تقسیم کر دئے اس کا ایک ٹکڑا بیس بیس ہزار دینار کو فروخت ہوا اور ایک شخص جس کا نام محکم بن روضہ تھا اس کو بلوا کر حضرت عمر نے کسریٰ کا مرصع تاج اس کے سر پر رکھے اور اس کا جو ابھر نگار مرصع لباس اس کو پہنائے اور جو ابھر کا کمر بند اس کی کمر پر باندھے اور اس کے

جڑاوی ہتیار بھی اس پر سجائے اور اسی کی مسند پر بٹھائے تمام اہل  
مدینہ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائے اور فرمایا  
دیکھو یہ کسریٰ بادشاہ تھا اسی تاج اسی سامان شاہی پر تمام شاہاں  
روئے زمین پر اپنا فخر اور تکبر کرتا تھا آج کے دن کہاں ہے ملک  
اور کہاں ہے دولت اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کے قبضہ میں کر دیا  
یہ بادشاہ تھا مدین کا اپنے ملک و دولت خویش و اقارب سے جدا  
خانماں آوارہ ہوا وہ غلام اور کنیز کیا ہوئیں وہ لشکر وہ پہلواناں  
وہ ہاتھی کدھر گئے فضیحت دنیا اور خرابی عتبا میں مبتلا ہوا جو  
تا دان ہو اس دنیا کی زینت پر قریب میں آوے صحابہ کو یہ حال  
دیکھ کر کمال حیرت ہوئی اور عبرت ہوئی پھر آپ نے فرمایا کسی کے  
استحقاق زیادہ ہوں تو اٹھ کھڑے ہو کر رو برو آوے یہ سن کر  
عبدالرحمن بن ابی بکر اٹھے عرض کی یا امیر المؤمنین میں سپر ہوں  
صاحب اور خلیل رسول مقبول کا جس نے پہلے سب سے ایمان لایا  
اور جس نے حضرت کو اپنی پشت پر اٹھایا اور حضرت کی تصدیق  
کی اور نصرت کی اور اپنا مال راہ خدا میں بخشش اور تصدق کیا

اور حضرت کے ساتھ داخل غار ہو کر یار غار ہوا حضرت کے دربر  
 کافروں سے جہاد کیا اور جھگڑتے والوں سے جھگڑا جس کی شان  
 میں آیت نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ  
 یعنی کوئی تم میں سے برابر نہیں کر سکتا اس شخص کی جس نے اپنا مال  
 بذل کیا پہلے فتح مکے سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا میں یہ سن کے عمر  
 رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ تو اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور تو نے  
 بہت کم فضیلت اپنے باپ کی بیان کی پھر ایک خلعت اور دو ہزار  
 درہم عطا کئے بعد اس کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اٹھ کر  
 اپنی سعی کوشش دین میں کرنے کے حالات اور فضائل بیان کئے  
 حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ سچے ہیں پھر آپ کو بھی ویسی ہی خلعت  
 اور دینار عطا فرمائے پھر آپ نے حضرت حنین رضی اللہ عنہما کے  
 طرف دیکھ کر فرمایا اے گل دریا بنی اے سرداران شباب  
 اہل جنت اے اے نواسے رسول مقبول کے اے تخت جگر فاطمہؓ ہر  
 بتول کے اے فرزند علی مرتضیٰؓ برہنہ شمشیر خداوند عالم کے قرآن مہر کا  
 گھر میں نازل ہوا تم پانچ آل عیا میں چھٹے جبریل علیہ السلام داخل

ہوئے جو ان کو فخر سا دس آل عبا ہونے کا ہو اغرض اسی طرح  
 دونوں کے مناقب بیان فرما کر میں میں ہزار درہم دونوں کو دئے اس  
 وقت جتنا علی علیہ السلام فرمائے اے عمر **لِلّٰهِ دَرَسَاتٌ** یعنی حق  
 تعالیٰ تم کو اجر نیک اور جزائے خیر عطا کرے کہ مثل تمہارے کون  
 شخص ایسا کلام کرتا ہے اور کون اہل بیت کے ثنا خوانی اور سرگزشت  
 اور پاسداری کرتا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کے طرف  
 دیکھ کر خطاب کئے ہے کوئی جو امور خیر میں بہتر اور سابق ہو یہ سنکر  
 عبد اللہ ابن عمر رو برو کھڑے ہوئے اور عرض کئے اے پدر بزرگوار  
 کیا آپ کا پسہ نہیں میں اور کیا آپ اس امت میں شایان فضائل  
 و حمد و افتخار نہیں ہیں اور کیا آپ کے لئے فصاحت و نصاحت اور  
 وقعت اور وقار حاصل نہیں ہے کہ آپ نے اسلام و مسلمین کی نصرت  
 کی اور آپ نے سنت و سیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپ کے  
 حق میں حق تعالیٰ نے یہ فضیلت نازل فرمائی **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَبْلُ**  
**اللّٰهِ وَمَرْجِئُ النَّعْكَ مِمَّا الْمُؤْمِنِينَ** یعنی اے نبی تیرے امداد کے  
 لئے حق تعالیٰ کافی ہے اور مؤمنین سے جس نے تیری اتباع



اور پیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہے اور آپ نے اسلام کو  
 ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو اخفا کی جاتی تھی وہ بالاعلان بجا  
 لاتے ہیں تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہے  
 جو اس دنیا کے ساحرہ یعنی فو نگر شعبہ باز کے فریب میں آوے  
 اور معید وہ ہے جو عاقبت اور آخرت کے امور خیر عمل میں لائے  
 اور پھر یہ آیت پڑھی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ یعنی جو کوئی نیک  
 کام کرتا ہے اس کی ذات خاص کے لئے ہے یہ کہلے عبد اللہ اپنے  
 بیٹے کے واسطے ایک ہزار درہم کا حکم دے اس وقت عبد اللہ نے  
 اظہار اپنی حقیقت کائے اور کہے اے والد بزرگوار میں نے ہجرت  
 کی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے سے مدینہ کو اور  
 میں مہاجرین سے ہوں اور میں اپنا مال حضرت پر تشار کیا ہوں  
 اور میں نے دین کی نصرت کی ہے اور میں نے جماعات روم کو  
 پر اکندہ کر دیا ہے اور ان کے جیشن کو جنبش میں لایا ہے اور میں  
 نے کسی نہج تقصیر کو تا ہی نہیں کی با این ہمہ آپ میرے لئے  
 خدا کے مال کثیر سے اقلیل کرتے ہیں یعنی آپ میرے حق میں

بہت کمی کی حال آنکہ آپ نے حسنین کو اس قدر دیا ہے تب حضرت  
 عمرؓ نے کہا اے فرزند راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی اسراف  
 کی نہ کر میں تجھ سے یہ کہتا ہوں کہ مثل جد امجد دونوں کے اگر تیرا  
 بھی جد ہو تا تو اسی مقدار میں تجھ کو بھی دیتا یا جیسی ان دونوں  
 کی والدہ ماجدہ ہے تیری بھی ویسی ماں ہوتی تو تجھ کو بھی انکے  
 برابر حصہ دیتا اور اگر تیرا باپ بھی ان کے باپ کے برابر ہوتا  
 تو میں تجھ کو بھی اسی قدر پر رخصت کر تا لیکن اے فرزند روز قیامت  
 جتنے نسب جتنے حسب اور جتنے قرابتیں ہیں وہ سب منقطع اور  
 مخفی ہو جائیں گے مگر نسب بتول زہرا کے ثابت درویش رہے گا۔  
 راوی کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ در بارہ بنت کسریٰ حکم کئے کہ رو برو لاؤ  
 چنانچہ وہ شہزادی رو برو آئی تو اس کے تن پر پوشاک نصیں اور  
 زیور و جواہر سے بہت کچھ تھکاتب ایک شخص کو حکم کئے کہ متاع و  
 زیور وغیرہ اس کے بدن سے اتار لے تا اس کی قیمت میں لوگوں کے  
 لئے اضافہ کیا جاوے آخر وہ شخص شہزادی کے طرف آگے بڑھا  
 تاکہ وہ سب اسباب اتار لیوے مگر شہزادی نے اس کو منع کیا اور

اس کے سینے پر دو تہڑ مارا کہ وہ باز رہا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غیظ و غضب میں آئے اور لوگ اس ملکہ معظمہ پر تازیانہ بلند کئے ہوئے منظر حکم کے تھے اور وہ روتی تھیں اس وقت علی علیہ السلام بولے اے امیر المؤمنین <sup>ع</sup> عَلَا عَنِّي اَذَلٌّ وَغَنِي قَوْمٌ اَفْتَقَلُّ۔ یعنی جو عزیز و بڑے قوم کہ ذلیل و خوار ہو جائے اور غنی و تو نگر کسی قوم کا محتاج و نادار ہو جائے تو ان پر رحم کر دے کلام سنکر طیش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرو ہو گیا۔ اور پھر جو اس شہزادی کے طرف نگاہ کی تو یہ دیکھا وہی تَجَدُّقٌ بِالنَّظَرِ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا یعنی وہ شہزادی گوشہ چشم سے یا نظر تیز سے حسین بن علی علیہ السلام کو دیکھ رہی ہے اس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اَلْقَوُّمَ اسْتِ الْمَوْمِتِ فَاِنَّهُ نَيِّظٌ بِنَظَرِ اللَّهِ۔ یعنی قراست و فطانت مومن سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوت نور خدا مشاہدہ کرتا ہے چنانچہ میں جو دیکھتا ہوں تو یہ لڑکی حسین بن علی کو بحشیم التفات اور تیز نگاہ

علا یعنی غصہ نکر اور افروختہ خاطر نہو تحقیق کہ سنائیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَلْقَوُّمَ اسْتِ الْمَوْمِتِ

سکتی ہے سو منجہ پر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختِ تمام میں  
 میں سے طرفِ حسین کے ارادت و عقیدت رکھتی ہے۔  
 ..... اس لئے کہ ہم لوگوں میں حسین  
 سے بہتر کوئی نہیں ہے بعد ازاں کہا کہ اے اباعبد اللہ اس لڑکی کو  
 لو کہ یہ میری طرف سے تمہارے لئے ہدیہ و تحفہ ہے چنانچہ علی  
 علیہ السلام اور جو لوگ اصحاب و غیرہ حاضر تھے وہ سب اس  
 امر میں شکر گزار اور منت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوئے اب  
 ناظرین انصاف کریں شہر بانو اسی صاحبزادی کا نام ہے۔ یہ  
 بیٹی یزدجرد بادشاہ عجم کی اور پوتی کسریٰ کی ہے ان کے گھرانہ  
 برس بادشاہت رہی یہ بی بی بی ہے حضرت امام حسین علیہ السلام  
 اور بہو ہے حضرت علی اور بی بی فاطمہ زہرا کی صحابہ جنگ کے  
 ان کو لے آئے حضرت عمر نے امام حسین علیہ السلام کے نذر کئے  
 اب ہم حضراتِ شیعہ سے پوچھتے ہیں بی بی سادات کی والدہ ہے  
 حضرت زین العابدین سید سجاد کی ماں ہے اس بی بی کو امام حسین  
 کو دینے سے حضرت علی حضرت عمر کے شکر گزار تھے اور بھائی شیعہ

شکر گزاری نہ کریں تو عمر کو گالیاں تو نہ دیں اور ایک بات یہاں  
 لکھنے کی ہے کہ یہ بی بی عجم سے اپنے باب یزدجر بادشاہ کے گھر سے  
 تو اس تکلف سے آئیں اور حضرت امام علیہ السلام کی شہادت  
 کے بعد جو شام کا سفر ہوا اس بی بی کو اونٹوں پر لے جانے والے  
 مسلمان کلمہ گو تھے انھوں نے ایک چادر بھی باقی نہ رکھا جو منہ چھپاتی  
 فقط سر کے بالوں سے منہ ڈھانک ڈھانک لیتی تھی اللہ اکبر کیا سخت  
 ظالم تھے۔ راوی کہتے ہیں ایسے ایسے زرد جواہر اور ایسے زرین دریشمی  
 لباس اور کڑوڑا روپیہ نقد جب مدینے کو حضرت عمر کے رو بردائے  
 اس کو دیکھ کر آپ روئے اور فرمانے لگے تفت ہے اس شخص پر جو  
 دنیا سے تقرب چاہتا ہے اور اس کے طرف مائل ہوتا ہے راوی  
 کہتے ہیں قسم ہے خدا کی حضرت عمر نے اس مال کثیر اور زرِ خطیر  
 میں سے ایک حبیبہ اپنی ذات کے لئے کچھ نہ لئے تب بٹی آپ کی  
 ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین  
 کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسائش دیتے کوئی کھاتا اچھا  
 کھاتے اور کوئی لباس نفیس پہنتے کیا خوب ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

بہت کچھ مال و زر اور فتوحات دے دیں یہ کلام انہی صاحبزادی حفصہ  
 کا سنکر غصے سے چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا تجھ کو قسم خدا کی دیتا ہوں  
 تو مجھ سے بیان کر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا چیزیں،  
 بہترین بیت المال سلیمین سے اپنے لئے ذخیرہ کی تھیں انھوں نے  
 کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سبھی دو کپڑے تھے کہ پس وہی  
 عیدین اور محبوب میں اور روز دعوت میں پہنتے تھے پھر عمر رضی اللہ  
 عنہ نے پوچھا کہ کھانا تم نبیوں کے یاں کیا کیا اور کیا نوش  
 فرماتے تھے حفصہ رضی اللہ عنہ نے کہا نان جوین پھر پوچھا بتر حضرت کا کیا تھا حفصہ نے کہا گوشت کو کبیرا ایک  
 کملی تھی کہ ایام گرام میں اس کو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور چارٹل  
 میں آدھی بچھاتے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازاں حضرت عمر  
 نے کہا اے حفصہ مثل میرے اور میرے دو صاحبوں کی گویا مثل  
 ان تین آدمیوں کے ہے کہ وہ تینوں ایک ہی راستہ پر چلے چنانچہ  
 پہلا جو آگے چلا گیا اس کے ساتھ زاد راہ تھی وہ تو جا پہنچا پھر  
 پیچھے ان کے دوسرا چلا اور اسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اس کے پاس  
 جا پہنچا بعد ازاں وہ تیسرا چلا پس یہ ان دونوں کی ساتھ رہا اگر

ان دونوں کے راستہ سے بے راہ ہو گیا تو ہرگز ان کے ساتھ نہ پہنچا  
 راوی کہتے ہیں ابو العیم جو مال اور زر و جواہر اور خط و فتح عجم کالے  
 آئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب وہ سب تقسیم کر کے اپنے  
 مکان پر تشریف لے چلے تو مجھے ہمراہ لے گئے اور وہ گھرام کلثوم جو  
 آپ کی بی بی تھی صاحبزادی بی بی فاطمہ زہرا کی وہاں لے جا کر مجھے  
 اپنے پاس بلا لئے میں دیکھا اس گھر میں ایک کھان کچی ہوئی ہے جس میں کھجور کی جہال بھری ہوئی ہے اور  
 ایک تکیہ صوف کا اور ایک مکمل اڑھنے کی دھری تھی بس تمام گھر کی  
 زندگی بھی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے فرمایا کہ کچھ  
 کھانے کو لاؤ تو آپ نے کھٹی چھاج جو حضرت کے لئے رکھی تھی لادی  
 کہ آج آپ کے لئے یہی غذا ہے۔ آپ نے فرمایا اس مہمان کے لئے  
 کچھ ضرور ہے بی بی نے کہا اس کے سواے کوئی شے نہیں ہے پھر کسی  
 دوسروں سے کچھ روٹی مسکہ لا کر بی بی نے مہمان کے لئے دیا۔ راوی  
 روایت کرتے ہیں ملک شام کے جنگ میں حضرت عبداللہ بن حذافہ  
 رضی اللہ عنہ نصاریٰ کے زور میں قید ہو کر ہر قتل بادشاہ کے پاس  
 بھیجے گئے اہل اسلام کو ان کی گرفتاری کا کمال الم تھا حضرت ابو عبیدہ

رضی اللہ عنہ حضرت عمر کی خدمت میں لکھے حضرت عمر نے ایک خط  
 انجی رہا ہی کے بارے میں ہرقل پادشاہ روم کو لکھا اس نے حضرت  
 عبداللہ بن حذافہ کو قید شدید سے رہا کر کے کچھ لوگ ان کے ہمراہ  
 کر کے مدینہ منورہ کو روانہ کیا چلنے کے وقت ایک دریکتا حضرت  
 عمر کی نذر تحفہ بھیجا جس کی قیمت مدینہ منورہ میں نہ ہو سکی ایسا  
 بیش قیمت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکابر صحاب اہل مدینہ  
 کو جمع کر کے ممبر پر تشریف رکھ کے فرمانے لگے اے مسلمانوں  
 اے صحاب رسول مقبول میرے لئے ایک در بے بہا کلب روم  
 نے تحفہ بھیجا ہے۔ سبھوں نے کہا یا امیر المومنین آپ اس کو  
 لینا۔ پس آپ اس کو کبوا کر سب مسلمانوں کو تقسیم کر دئے۔ صحاب  
 رسول مقبول کی دعا کی قبولیت کا یہ حال تھا حضرت شرجیل بن  
 حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑے بطریق  
 سے مقابلہ ہوا جب گھوڑے تھک گئے ہتیار ٹوٹ گئے وہ بطریق  
 بڑا زبردست پہلوان تھا اور یہ ہمیشہ کے مجاہد روزے بہت رکھتے  
 تھے اور لاغر حبشہ ناتوان تھے اور وہ ظالم تناور تھا آپ کے سینہ پر



چڑھ بیٹھا چاہتا تھا ذبح کرے آپ پکارے یَا عِیَاشَ الْمُسْتَغِیْنِ  
 پس پہونچا ایک سوار زرہ پوش اور اسی وقت اس پلید کو آچکے  
 سینہ پر سے کھینچ کر قتل کر ڈالار کسریٰ کے جنگ میں صحابہ سوار ہو کر  
 اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دئے سب گھوڑے پیر کر اس کنارے  
 پر نکل گئے وہاں جا کر عجمیوں کو قتل گئے اور مصر پر رود نیل کی  
 طغیانی بڑے زور پر تھی حضرت قتیقاع رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے کو  
 دریاے نیل میں ڈال دئے اور زبان سے فرماتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ  
 وَ عَلٰی بَرَکَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّکَ لَتَعْلَمُ اِنَّہٗ اَفْضَلُ مِنْ نَبِیِّ اِسْرَآئِیْلَ  
 عِنْدَکَ وَقَدْ فَرَّقْتَ لَہُمَا الْیَحْمَ۔ یعنی میں ابتدا کرتا ہوں بنام  
 خدا اور اوپر برکت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر  
 جانتا ہے کہ ہم لوگ تیرے نزدیک نبی اسرائیل سے افضل ہیں یا نہ  
 تو نے ان کے لئے دریا کو بھاڑ دیا اس میں راستے بنا دیا۔ راوی کہتے  
 ہیں حضرت قتیقاع کے پیچھے سب صحابہ بھی گھوڑے ڈال دئے اور  
 پار اتر گئے ایک گھوڑے کا سہم بھی نہ بھگیا ان صحابہ میں اولاد ہاشم  
 حضرت مسلم بن عقیل فضل بن عباس اور زیاد بن ابی سفیان وغیرہ

تھے ان کے ہاتھ سے بہت سے روحی مارے گئے اور بہت سے دریا  
 میں ڈوب مرے اصحاب رسول مقبول آپس میں ایک کے ایک بٹنار  
 تھے یکبار حضرت خالد بن ولیدؓ مہ چند صحابوں کے اسیر ہو گئے ملک  
 شہر ریاض نے ان کو مہ ہزار سوار کے قلعہ راس العین میں والی راس العین  
 کے پاس بھیج دیا اس نے رومی کنسیہ میں جہاں اب جامع مسجد ہے  
 طوق و زنجیروں میں جکڑ کر قید رکھا یہ وہ کنسیہ تھی جس کے دروازے  
 پر ایک عرب کی تصویر بنا کر اس پر لکھ دے تھے هَذَا النَّبِيُّ الْعَرَبِ  
 یہ کہ یہ شخص عربوں کا بنی ہے جب کوئی نصاریٰ اس کنسیہ میں جاتا  
 اس پر تھوک کر جاتا اب مسلمانوں کی جاں نثاری کو ملاحظہ کیجئے حضرت  
 یو قناطیپ کے بادشاہ مہ اپنے چالیس مصاحبوں کے اور حضرت  
 سعید بن زید یہ سب اپنی مشکیاں بندھا کر عاصم بن رواحہ ایک عرب  
 جو سردار پالنہ عرب کے تھے اور وہ نو مسلم تھے ان کو دالی راس العین  
 اپنی قوم میں سے ہی سمجھتا تھا اور ان پر اس کا اعتماد تھا ان سے  
 یہ صحابہ کہے ہم کو قیدی بنا کر بادشاہ سے کہو میں ان کو قید کر لایا ہوں  
 اور وہیں بھجوا دو جہاں خالد بن ولید قید ہیں اور یہ سب اپنے لباس

میں ایک ایک تلوار چھپا کر لے گئے تھے ادھر سے داس ابو الہول مع  
 چار سو حبشیوں کے یہ بھی ایسے ہی قیدی بنے ہوئے اسی قید خانہ میں  
 اپنے کو داخل کئے منصفویہ محل غور کا ہے دیکھو اسلام کیا کرتا ہے۔  
 یوقنا بادشاہ حلب کا اپنی بادشاہت چھوڑ کر مسلمان ہو کر ایک مسلمان  
 بھائی کی کمک کے واسطے اپنی اور اپنے ہمراہیوں کی مشکیاں بندھوا  
 لیکر لاکھوں روپیوں کے قید میں قلعہ میں جا کر قید ہو جانا یہ انھیں مسلمانوں  
 کا کام تھا۔ الغرض حضرت امیر غنم رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد کے  
 قید ہونے سے بڑا جذبہ ہوا اور تمام مسلمان تاسف کرتے تھے کفار بخئی  
 سے زسنگا بجا رہے تھے حضرت امیر غنم رضی اللہ عنہ نے لشکر کشی  
 کئے مسلمانوں نے جنگ کی داد دی اسی ہزار ساڑھے سات سو رومی  
 قتل ہوئے اور باقی گرفتار ہوئے ملک شہر یاض کو حضرت عبداللہ  
 بن فرط اور عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض قتل کئے اور بعد  
 اس کے حضرت امیر غنم لشکر ملک شہر یاض پر بھجوائے تمام اطریق  
 شب کو آپس میں قسم عہد کرنے اور عبادت کرنے اور صلیبے مدد  
 مانگنے صومعہ میں گئے اصحاب نبی اسی کے بازو کے مکان میں قید تھے

ہتیار بھی وہاں عمدہ عمدہ موجود تھے بیڑیاں ہتھکڑیاں عاصم وغیرہ  
چوکیداروں نے نکال ڈالے اور یہ سب ہتیار اٹھا کر ایک بار  
تحلیل اور تکبیر کہتے ہوئے ان بطریقوں پر جا گرے تمام سرداروں  
کو اور اس رئیس کو قتل کئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس داستان میں بیت المقدس کے جنگ کا حال ہے جس کے  
فتح کی خبر مخیر صادق علیہ السلام فرما چکے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اس کی فتح ہوئی انگریزی تواریخ میں مفصل  
حال لکھا ہوا ہے آج تک تمام عیسوی لاکھوں کی جمعیت لیکر بہت  
جہاد کئے نہر ہل نصاریٰ مارے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر مسلمانوں  
ہی کا قبضہ رکھا اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دو صاحبزادوں  
پر حد شرح جاری کرنے کا حال بھی ہے۔

### مثنوی

جس کے وصف ہیں خدا اور مصطفیٰ  
یوں کہا عثمان ذی النورین سے  
تا کہ میرے بعد کچھ جھگڑا نہ ہو

حال ہے حضرت عمر فاروق کا  
وقت رحلت حضرت صدیق نے  
ایک خلافت نامہ لکھ کر آج دو

نام حضرت نے نہ فرمایا کوئی بڑا  
 وہ لکھا کاغذ جو ذی النورین نے  
 آپ بولے مرحبا عثمان تجھے  
 پھر دریچے سے سرا قدس نکال  
 آگیا ہے اب مرا وقت اخیر  
 مرتضیٰ نے یوں کہا صدیق سے  
 جب خلافت پر ہوئے حضرت عمر  
 یوں تو ظاہر ہیں فضائل آچے  
 دل یہی کہتا تھا مجھ کو بارہا  
 رکھتے تھے قبضے میں اپنے وہ ام  
 تھی گزمرہ زوری پر اس شاہ کی  
 ایک دن فاتوں کے باعث اپنے  
 کام رہتا ہے خلافت کا مجھے  
 قرض بیت المال سے ہو کچھ عطا  
 تھے خزانے پر صحابی رسول

ایسے میں بے ہوشی اکتاری ہوئی  
 نام سے حضرت عمر فاروق کے  
 میں لکھا یا سمجھا انہیں کے واسطے  
 بولے یاروں سے محب ذوالجلال  
 واسطے سب کے کیا ہوں اک امیر  
 بے عمر کے ہم نہ راضی ہوئیں گے  
 کفر و ظلمت ہو گئے زیر و زبر  
 خلق میں عادل عمر مشہور تھے  
 تو بھی لکھ کچھ حال ان کے عدل کا  
 ترک اور مصر و عرب ایران و شام  
 دھوپ میں انیٹیں نباتے تھے کبھی  
 یوں خزانے کے کہا داروغہ سے  
 کم ہے فرصت واسطے مزدوری کے  
 حق تعالیٰ چاہے کروں گا ادا  
 عرض کر فاروق سے ہو کر ملول

ایک نوشتہ دو امیر المومنین  
 ہو کے فرمائے عمر تب اشکبار  
 قرضہ آتش میں کھینچے جائیں گے  
 کیا لکھوں تقویٰ عمر کا دوستو  
 برکہ پر بیٹھے ہیں چادر دھوئے ہیں  
 پوچھا مولانا ہے کیا حالت عمر  
 آگیا تھا مشک بیت المال کا  
 ہو گئی ہے مشک کی چادر میں بو  
 دھو رہا ہوں رو رہا ہوں یا علی  
 رو کے فرمائے جناب مر تفضلے  
 گرچہ اپنے عہد میں وہ دیندار  
 گیر و نضرانی کیانی پہلواں  
 حال ہے بیت المقدس کا عجیب  
 اس لئے لکھتا ہوں اسکا ماجرا  
 تھے بہت عالم وہاں نضرانیاں

تا ادا اے قرض مرنے کا نہیں  
 موت میں بھائی ہے کس کا اختیار  
 ایسے قرضے سے تو ہے فاقے بھلے  
 ایک دن دیکھا علی نے آپ کو  
 سو نگھٹتے جاتے ہیں اسکو روتے ہیں  
 آپ نے فرمایا اشک آنکھوں میں بھر  
 ہاتھ اس چادر کو شاید لگ گیا  
 کیا کہوں کا کل خدا کے رو برو  
 پر شش اسکی روز محشر ہوئے گی  
 آہ رے تقویٰ عمر فاروق کا  
 شہر قنصے میں کئے ہیں لے شمار  
 بے دے جزیہ نہاتے تھے اماں  
 فتح یہ حضرت عمر کے تھی نصیب  
 پہلے یہ قبیلہ مسلمانوں کا تھا  
 حضرت عیسیٰ تھے جن پر مہرباں

انبیاء مجید میں اور موسیٰ کی قبر  
 شہر مسجد کا سمک سے تاسماک  
 اور غاراً انبیا بھی ہے وہاں  
 دل لگا کر مومنانِ یا صفا  
 بو عبیدہ فتح پائریوک سے  
 جاویں ہم قیساریہ کے جنگ پر  
 خط امیر المومنین نے حب پڑھا  
 تب کہا مولا علی نے اے عمر  
 بولتے تھے یوں جناب مصطفیٰ  
 کر کے تقدیق آپ کی بولے عمر  
 بو عبیدہ کو لکھے وہ ذی شعور  
 دیکھ وہ نامہ ہوئی سب کو خوشی  
 سی ہزار ایمان دار اصحاب یار  
 سردی تھی جاڑا تھا موسمِ برف کا  
 ان میں اکثر تھے صحابی نبیؐ

نبی بی مریم مادر عیسیٰ کی قبر  
 جس کا ہے بیت المقدس نام پاک  
 لاکھ سے زائد ہیں والِ پیغمبر  
 حال اس کے فتح کا سنئے ذرا  
 خط یہ خدمت میں خلیفہ کے لکھے  
 یا کریں بیت المقدس کا سفر  
 شورہ اصحابِ بیمبر سے کیا  
 چاہئے بیت المقدس کا سفر  
 فتح پہلے بیت الاقدس ہو گیا  
 سچ کہے جو کچھ کہے خیر البشر  
 جنگ ہے بیت المقدس کی ضرور  
 کی مقدس بیت پر لشکر کشی  
 چار ماہ تک لڑتے تھے لیل و نہار  
 لشکرِ اسلام صابر تھا اٹرا  
 لڑتے تھے اور فتح کچھ ہوتی نہ تھی

بند دروازے کئے تھے شہر کے  
 حلے کرتے تھے مسلمان جوش سے  
 کہتے ہیں اصحاب ہم جس جاڑے  
 جب صد تکبیر اور تہلیل کی  
 رومیوں کو یاں کے استقلال تھا  
 ایک عالم ان میں تھا انجیل کا  
 عالم اور فاضل تھا اور عابد تھا وہ  
 بو عبیدہ اور خالد بن ولید  
 ایک دن وہ بوڑھا عالم بام پر  
 سب مسلمانوں سے یہ کی گفتگو  
 بو عبیدہ روبرو اس کے گئے۔  
 وہ کہا عیسیٰ کے ہوں میں دین پر  
 آپ بولے جزیہ دنیا ہوئے گا  
 جا دیاں سے بس نہ خونریزی کرو  
 آپ کو یاں کی بزرگی پر مود میان

عیسوی رومی نہراوں جمع تھے  
 سینکڑوں دونوں طرف مار گئے  
 آدمی کیا تھے تلک تھرا گئے  
 سنتے تھے تھراتے تھے سار شقی  
 ہم سے کرتے تھے نہ اندیشہ ذرا  
 معتقد تھے سب بھروسہ اُس پہ تھا  
 عمر اسکی تھی بڑی زاہد تھا وہ  
 حلے کرتے تھے نہ ڈرتے تھے پلید  
 چڑھ کے بولا اوسردار وادھر  
 روبرو لاؤ بڑے سردار کوئی  
 دعوت اسلام بھیجی کی آپ نے  
 میں نہ چھوڑوں گا یہ دین معتبر  
 بولا میں اس کو نہیں کچھ مانتا  
 فتح ہونے کی نہیں لڑتے رہو  
 حق کہا ارض مقدس جسکی شان



جوارادہ اس کے لینے کا کیا  
 بی بی مریم کا مزار اس جا پہ ہے  
 حربے لاکھوں ہیں پہلوں پہ کثیر  
 فیلقن رومی ہیں سارے خشکیں  
 بو عبیدہ بولے اس بطریق سے  
 شہر ہے یہ معدنِ یغیب اس  
 جب گئے معراج کو خیر البشر  
 اس مقدس شہر پر عیا نیو  
 جنگ ہم کرتے ہیں گے بالیقین  
 بو عبیدہ سے کہا بطریق نے  
 فتح تم سے یاں کے ہو سکی نہیں  
 آپ پوچھے کس کی ہو گی فتح یاں  
 اک صحابی محمد مصطفیٰ  
 ہم نشانی دیکھ لیں گے روبرو  
 ہے لقب فاروق اس سردار کا

فضل حق سے بس وہ غارت ہو گیا  
 ہم پھنسی کی مدد ہے پلے پلے  
 بے نصیل اطراف محکم بے نظیر  
 اور جا کے ویسے یاں مردم نہیں  
 ہم بزرگی شہر کے ہیں جانتے  
 یاں نہاروں ہیں قبور مر سلاں  
 مسجد اقصیٰ سے پہنچے عرش پر  
 تم سے بڑا کبر حق ہے ہلکا جانو  
 فتح دے گا تھکوروب العالمیں  
 آپ میرے کہنے کو اب مانئے  
 خالی خونریزی یہ کچھ اچھی نہیں  
 وہ کہا انجیل میں ہے یہ بیاں  
 ہے عمر نام اس کا جب آئیکا  
 بے لڑے سب کھول دینگے شہر کو  
 سخت ہیں ان میں ہے رعب کبریا

ان سے سدریں گے بہت اللہ کے کام  
 سب کتابوں میں ہمارے ہے تیکم  
 بو عبیدہ نے قسم کھا کر کہا  
 بولا وہ عالم یہ تم سمجھو یقیناً  
 بو عبیدہ کون ہیں سو جانئے  
 دس مشہر باجنان میں ہے شمار  
 بو عبیدہ سے کہے خالد ولید  
 آپ بولے ایک تھا شیطاں وہاں  
 اے محبوب غور سے سو سوچو اے  
 عیسوی تھا وہ بڑا بطریق حق  
 پیش گوئی معتبر کیسی کہہ سکی  
 کوئی کافر اور بڑا مشرک یہاں  
 اچھے اچھے معتقد ہو جاتے ہیں  
 بو عبیدہ خطا کہے فاروق کو

حق کے کاموں میں نہیں گے نیکنام  
 ان کو دیگا شہر یہ رب کریم  
 میں بھی ہوں نائبی سرور کا  
 بے وہ یاں آئے کے کچھ ہوتا نہیں  
 یہ صحابی ہیں عمر کے ساتھ کے  
 ان سے راجی ہے خدائے کردگار  
 واں گئے تھے آپ کیا لائے نوید  
 ایسا ایسا کر رہا تھا کچھ مبیّاں  
 کیا صحابی تھے رسول پاک کے  
 اور کتابیں آسمانی تھیں پڑا  
 تشبیہ شیطاں بولے وہ یار نبی  
 جھوٹ سچ کچھ کہہ دے آگے کا بیلا  
 دین اور اسلام کو کھو جاتے ہیں  
 یہ عبارت ہے اسی کی دوستو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَعَلَّ اللّٰهَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ عَامِلِهِ  
 عَلَى الشَّامِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَامِرِ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ  
 اللّٰهُ عَلَيَّ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاصَلِّيْ عَلَى  
 نَبِيِّهِ وَاعْلَمُ مَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا مُنَازِلُوْنَ لَا صُلَّ مَدِيْنَةُ  
 اِيْلِيْنَا نَقَاتِلُهُمْ كُلَّ يَوْمٍ وَتَقَاتِلُوْنَا وَ لَقَدْ لَقِيَ امُّسْلِمُوْنَ  
 مَشَقَّةً عَظِيْمَةً مِنَ الْبُورِ وَالْاَمْطَارِ اِلَّا اَنْتُمْ صَابِرُونَ  
 عَلَى ذَالِكَ نِيْهَا جُنَاحُ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذَالِكَ فَلَمَّا كَانَ  
 فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَتَبْتُ اِلَيْكَ اَنْتَ اَشْرَفَ عَلَى بَطْنٍ يَقْمُهُمُ الَّذِي  
 يُعْظَمُوْنَهُ قَالَ اَنْتَ يَجِدُ فِيْ كُتُبِهِمْ لَا يَفْخَمُ مِلَّةَ تَقْوَاهُمْ  
 اِلَّا صَاحِبُ اَمْنٍ وَاَنْتَ نَعْرِضُهُ بِصِفَتِهِ وَقَدْ سَاَلْنَا  
 حَقْنَ الدِّمَاءِ وَاَنْ تَسِيْرَ الْبِنَا وَتَجِدُ نَا بِنَفْسِكَ فَلَعَلَّ اللّٰهَ  
 اَنْ يَفْعَلَ هَذِهِ الْبَدَلَةَ عَلَى يَدِكَ وَاَلْسَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ  
 اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلَى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ نَقْطِيْهَ خُطْبَةٍ وَاَسْطَى عَبْدُ

امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے ان عامل البوعبیدہ بن الجراح کے  
 طرف سے اور بعد سلام اللہ کے تم پر پس تحقیق میں تعریف کرتا ہوں

اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دور و بھیتاً ہوں میں  
 اس کے بنی پر جانو تم یا امیر المومنین کہ یہ تحقیق ہم اترنے والے  
 ہیں واسطے اہل شہر ایلینا کے لڑتے ہیں وہ ہم سے اور یہ تحقیق ملائی  
 ہوئے مسلمان پڑھی مشقت کو جاڑے اور پانی سے مگریہ کہ وہ  
 صبر کرنے والے ہیں اس سنت پر امید رکھتے ہیں مہربانی کی اللہ  
 غالب بزرگ سے پس جیب ہو آج کا دن کہ جس میں تم کو لکھتا  
 ہوں یہ تحقیق قریب اور سامنے آیا میرے بطریق ان کا جس کی  
 وہ تعظیم کرتے ہیں۔ کہا اس لئے کہ وہ پاتا ہے اپنی کتابوں میں اس  
 امر کو کہ فتح کرے گا اس شہر کو مگر مالک ہمارے کاموں اور بطریق جاتا  
 ہے ان کو ان کے حالات سے اور درخواست کی اس لئے ہم سے  
 بچانے خونوں اور اس امر کی کہ آؤ تم ہمارے پاس اور ملک  
 کرو تم ہماری ذات سے پس شاید کہ اللہ فتح کرے اس شہر کو۔

<p>اس کو مسجد میں پڑے حضرت عمر          پہلے عثمان غنی نے یوں کہا          رائے میں میرے مناسب ہے نہیں</p>	<p>پہونچا نامہ لے مدینہ نامہ بر          شورہ جب اصحاب حضرت سید ہوا          وال کا جاننا سے امیر المومنین</p>
--	--

جبکہ عثمان غنی سے یہ سناؤ  
تب کہے فاروق کو حضرت علی  
دے دعا حضرت عمر نے یوں کہا  
جب عمر بیت المقدس کو چلے  
نفل رکعت چار پڑھ کر وہ ولی  
وان جو کرنا تھا سو معروضے کئے  
ساز و سامان آچکا کیا پوچھنا  
اور کسبل کی عبا پہنے ہوئے  
چمڑے کے پیوند کسبل کی عبا  
بھرنے مشکیزہ پانی کا حضور  
اونٹ پر بیٹھے محب اللہ کے  
منزل میں طے کر شباشب پہنچے جا  
عرض کرتے تھے یہ سارے خاص عام  
عالم اور سردار ہیں یاں پر غرور  
پہنے ملبوس ان کی خاطر سے عمر

دی جزائے خیر کی ان کو دعا  
آپ کا جانا مناسب ہے ابھی  
سیح کہا اے ابنِ عم مصطفیٰ  
اپنی جانا تب علی کو کر دے  
قبر پر آئے رسول اللہ کی  
قبر سے صدیق کے رخصت ہوئے  
سر پر ایک کسبل کا تھا ٹکڑا بندھا  
تھی پرانی چودہ پیوند اسمیں تھے  
کاسہ لکڑی کا کمر سے تھا بندھا  
جو کاستولے لئے اور کچھ کھجور پٹو  
راستہ بیت المقدس کا لئے  
زلزلہ بیت المقدس میں پڑا  
دوسرا پہنیں لباس اسدم امام  
عرب شاہی چاہئے ان پر ضرور  
اور بیٹھے رومی منیرے گھوڑے پر

وہ جو شوخی سے چلا بس چند گام بولے اصحاب رسول اللہ سے اس لباس اور شوخیوں سے اس کی ہے حدیث سرور سر و سرا	خاک پر گھوڑے سے اترے وہاں یہ خطا سب کی معاف اللہ کرے میرے دل پر چھا گئی کبر و منی جو کیا کبر و منی دوزخ گیا
---	--

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ ذَنْبٌ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ حَبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي تَلْبِئِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ نہ داخل ہو گا بہشت میں وہ شخص جس کے دل میں بقدر ایک دانہ سپند کے بڑائی ہو گی اور نہ داخل ہو گا دوزخ میں وہ شخص جس کے دل میں بقدر ایک دانہ سپند کے ایمان ہو گا۔

پھر وہی کمیل کا تکرہ اس پر تھا شکر اسلام میں جا آپ نے حق مسلمانوں کی ظاہر خوشدلی آنے کا حضرت کے چرچا ہو گیا آپ کہلا بھیجے ان بطریقوں کو راہب اور بطریق سب اکٹھے ہو	بر میں پہنے پھر وہ کمیل کی عبا خاک پر بیٹھے اوتر کر اونٹ سو تھی صدا تکبیر اور تسلیل کی رومیوں میں اک تہ و بالا پڑا آتا ہوں حسب الطلب کیا کہتے ہو لیکے اس عالم کو کوٹھے پر چڑھے
---	---

<p>پڑھتے تھے کچھ دھوم کرتے تھے بڑی ساتھ تھا بطریق کے بنکر رفیق بوعبیدہ روبرو تھے باوقار عرض یہ کرنے لگے فاروق سے جاتے ہیں دلیں ہمارے ہے خطر جو مقدر میں ہے وہ ٹلتا نہیں</p>	<p>روبرو لیکر صلیب عیسوی ڈ حاکم بیت المقدس باطلیق ادب پر تنہا ہوئے حضرت سوار دیکھ بے سامانی افسردہ دین کے شکر اور متیار حضرت چھوڑ کر پڑہ کے آیت بولے میرا مومنین</p>
---	--

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا عَلَى اللَّهِ  
فَلْيَتَّقِ كُلَّ الْمَوْضُونِ کہدوا سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ پہنچے گا  
سہرگرم ہو دی جو لکھ دیا اللہ نے وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ ہی  
پر چاہئے بھروسہ کریں مسلمان۔

<p>کانپ اٹھایت المقدس سرسبز ایک بیک حضرت عمر آگے پڑھے روکے بولے یہ خلیفہ ہے وہی جزبہ دینی ہو گئے راضی تمام آج تک قبضے میں ہے اسلام کے</p>	<p>شہر کے دروازہ پر پہونچے عمر کھولے غنچیں تھے سب باب کھڑے سب نشاں دیکھتے ہیں عیسوی شہر کے دروازے کھولے خاص نام شہر وہ حضرت عمر کے عہد سے</p>
---	---

قصہ دو شہزادوں کا کچھ بے نظیر  
ایک فرزند آپ کے تھے کوئی جا  
کوئی شے پینے میں آئی نہ کی  
تھے وہاں عامل صحابی رسول پر  
شرع کے احکام سے مجبور تھے  
شانہ اودے جان سے تونچ گئے  
تب وہ عامل کو لکھے نامہ عمر  
بھیجتے میں عذر گر تم نے کیا  
پھر اس عامل نے یہ معروضہ لکھا  
پھر لکھے حضرت جواب اس نامہ کا  
باپ اس کا ہے خلیفہ جان کر  
درے مارے تم نے لیجا کر کہیں  
بھیجو میں اس کو دیتا ہوں ستر  
سوٹے کپڑے ہویں بھیجو ادب پر  
جب مدینہ پہونچا ایسے حال سے

ختم کر دے پھر غلام دستیگر  
اک تصور ان سے وہاں سرزد ہوا  
اک پیشانی سر اسر اس سے تھی  
حال یہ سنکر ہوئے از حد ملول پڑ  
ان پہ حد شرع جاری کر دئے  
ماروں کے دروں سے بس رنجور تھے  
بھیجو دو فرزند کو جلدی ادھر  
حکم دوں گا میں وہی معزولی کا  
یا عمر میں دے چکا ان کو سزا  
یہ نہ تھا حکم خدا اور مصطفیٰ  
میری خاطر تم نے کی ہے سرسیر  
چار سو بازار میں مارا نہیں  
تا برابر ہو ادا حکم خدا  
تا پڑے سب کی حقارت کی نظر  
باندھ کر ہاتھ آگے آئے باپ کے



عرض کی اسے باپ میں ناچار ہوں  
 ہوں تھکا میں ہوں مسافر راہ کا  
 عذر سنتے تھے نہ آپ ان کا کوئی  
 آپ انھیں بازار میں بھجوا دئے  
 کوڑے لگتے ہیں عمر کے بیٹے کو  
 الاماں وہ مار اس دُڑے کی تھی  
 دوسرے شہزادہ کا بھی سنئے حال  
 چھوٹے شہزادے ابو شجرہ تھا نام  
 سخن خوش تھا حافظ قرآن تھے  
 خوبصورت سرسبز تھے وہ حسین  
 ہو گیا بیمار جس دم وہ پسر  
 دُور بیماری ہوئی تھی بسم سے  
 بیٹھے تھے ایک روز مسجد میں عمر  
 بولی اپنے پوتے کو لیجے حضورؐ کو  
 آپ پوئے تو بیاں کرانیا حال

شرع کی حد ہو چکی ناچار ہوں  
 ناتواں ہوں رحم مجھ پر ہو خدا  
 یہ خلافت ہے رسول اللہؐ کی  
 حکم یہ سہ سو منادی کا دئے  
 نشہ کرنے کی سزا ہے دیکھ لو  
 روح نکلی تن سے صاحبزادہ کی  
 لکھتے ہیں یوں راحی شیریں تعالٰی  
 پیار کرتے تھے بہت ان کو امام  
 جان دی پڑھنے پر اسے بہتوں نے  
 لعل لب دندان گہر تھے نہ بین  
 تیس روزے تدرکے رکھے عمر  
 لیک شہزادے ابھی کمزور تھے  
 آنی ایک عورت نے اک سخت جگر  
 آپ اسکی پرورش کیجے حضور  
 اس طرح کہنے لگی وہ بد خصال

اے خلیفہ آپ کے فرزند نے  
 سنتے ہی فاروق کو جذبہ ہوا  
 فکرت کر قصد گرتیرا نہیں  
 گھر میں غصے سے گئے حضرت عمر  
 یوں ابوشحہ سے فرمائے امام  
 باپ سے غصے کے جو کلمے سنے  
 باپ پوچھے تجھ سے یہ حرکت ہوئی  
 تب عمر فرمائے شاید کیا ضرور  
 ہاتھ بیٹے کا پکڑ کھینچے وہیں۔  
 ناتواں از حد ہوں اے بابا مرے  
 سن کے فرمائے امیر المومنین  
 لا کے باہر ہاتھ میں حبشی کے دے  
 روکے بولا وہ غلام با و فسا  
 آپ بولے یہیں حکم عمر  
 مت سمجھ اس کو یہ میرا ہاتھ ہے

آبرو میری بگاڑی جبر سے  
 بولے یہ معصوم ہے لڑکا تیرا بڑا  
 جبر میں تجھ پر تصور آتا نہیں  
 کھا رہا تھا کھانا وہ سخت جگر  
 کھالے شاید ہے ترا آخر طعام  
 رو نہ گئے سب ہو گئے تن کے کھڑے  
 آپ بولے راست ہے یہ یا ابی  
 دونوں نے ظاہر کیا اپنا تصور  
 روکے یوں کہنے لگا وہ تازنیں  
 چھوڑ دو اب پھر جو چاہے کیجئے  
 دیر حکم شرع میں ممکن نہیں  
 بولے شرعی تازیانے مارا سے  
 آقا زادہ ہے نہ اسکو ماروں گا  
 مصطفیٰ کا حکم ہے دیری نہ کر  
 یہ محمد مصطفیٰ کا ہاتھ ہے

نام سن حضرت کا پہونچا وہ غلام  
 شور رونے کا مدینے میں ہوا  
 کوڑے گنتے تھے عمر فاروق ادھر  
 مارتے تھے ہاتھ زانوں پر امام  
 نزع کی حالت جو پہونچی پیاس  
 بابا جان اک جام پانی گر ملے  
 روتے جاتے تھے عمر کہتے تھے مار  
 ماں ہوئے یہ حال سن کر بدحواس  
 جاں بلب ہے کوڑے دس باقی رہے  
 بدلے دس کوڑوں کے میں بہر خدا  
 آپ بولے حکم حق ہو تا اگر بڑی  
 شانہ زادے نزع سے تھے بمقار  
 مصطفیٰ کو میرا پہونچا نا سلام  
 جو پڑھا تھا آپ سے قرآن عمر  
 ذکر حق تھا منہ سے تن تھا چاک چاک

تازیا نے مارتا تھا وہ غلام  
 روئے اصحاب رسول کبریا  
 باپ پر تھی شانہ زادے کی نظر ڈا  
 کھا اشارہ مارتا جا اے غلام  
 عرض کی تب باپ سے اک پیاس  
 روح آسانی سے نکلے جسم سے  
 اشک بر سے حب طرح ابر بہار  
 روکے بولے آکے یوں پردے کے پاس  
 رکھ کے اللہ پر نظر چھوڑا سے  
 حج کر دنگی دس ادا کے میں جا  
 بدلے دس کے بیس حج کرتا عمر  
 کی وصیت تب عمر نے یوں پکار  
 عرض کرتا عاجزی سے یہ پیام  
 یہ عمل اس پر ہے اے خیر البشر  
 کوڑوں کے صدمہ سے تنکلی روح پاک

دھوم تھی اصحاب میں بس رونیکی  
 خواب میں دیکھے شہ کونین کو  
 سنبھلے بر میں تھا پہنا ہوا  
 اس طرح فرمائے کران پر نظر  
 آپکا پہونچا یا حضرت کو سلام  
 آپ کے باعث مجھے رتبہ ملا  
 عرض کرتا ہے غلام دستگیر  
 آپ ہیں محبوب محبوب خدا  
 ہکو پنجے سے چھڑاؤ نفس کے  
 عرض ہو مقبول بہر مصطفیٰ

اناللہ کی صدا ہر سو اٹھی  
 حال اصحاب پیمبر کا سنو  
 ایک لڑکا نوجواں ہمراہ تھا  
 وہ ابو شحمہ تھا فرزند عمہ  
 باپ سے کہنا مرے بعد سلام  
 مرحبا اے باپ تم پر مرحب  
 اے عمر سالار دین روشن ضمیر  
 ہم ہو اوجھل میں ہیں مبتلا  
 مشکلیں آساں ہماری کیجئے  
 خیر سے ہووے ہمارا خاتمہ

### داستان در بیان ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

داستان ہے نبی کے ہجرت کی  
 اس کا سننا بڑی سعادت ہے  
 ان پہ کیا صدے عمر بھر گزرے  
 ہے وہ تاریخ اسی مصیبت کی

دل و جاں سے پڑھو درود سبحی  
 اس میں اس شاہ کی مصیبت ہے  
 بنے کونین نوز سے جن کے  
 بولتے ہیں جسے سن ہجری پڑ

یہ سمجھیں کہ دین حضرت کا  
 اس میں صدمے بڑے اٹھا کر ہیں  
 کیا اسلام کی جو دعوت کو  
 حکم حق تھا کہ احمد عربی  
 ایسے کافر اشد قریش کے تھے  
 کوئی جھٹلایا کوئی بد بولا؟  
 کوئی گردن میں ڈال کر رومال  
 دھن پاک پر طمانچہ مار پڑا  
 شب کو رستے میں کوئی حضرت کے  
 اوچھڑی اونٹ کی غلیظہ اور تر  
 پاپیادہ محمد عربی  
 امر حق میں الم اٹھاتے تھے  
 پائے اقدس کو اشتیادوں نے  
 بڑے غمگیں ہوئے جو پیغمبر  
 حق کا ارشاد ہے کہ یا احمد

بے مشقت کے چو طرف پھیلا  
 حیب یہ ایمان لوگ لائے ہیں  
 یرمی تکلیف پہونچی حضرت کو  
 پہلے دعوت کریں قبیلے کی پڑ  
 کئے حضرت کو تنگ مکے کے  
 کوئی بولا ترا خدا چھوٹا  
 کیا اس گلبدن کا خستہ حال  
 زخمی جو جہل نے کیا اکبار  
 گھو کر دے بچھاتے تھے کانٹے  
 رکھا سجدے میں کوئی شانوں پر  
 گئے طائف کہی ثقیف کہی  
 تسپر ایماں اشد نہ لاتے تھے  
 چور کر ڈالا مارے تھوروں کے  
 عرض حیرلی نے یہ کی آکر پڑا  
 کھینچی تم نے جفائیاں بے حد

تم جو چاہو تمام قوم شتی ہو  
 آپ بولے مجھے نہیں منظور  
 مجھ کو اسید ہے ہدایت کی  
 ظلم اقسام کے صحابہ پر  
 جو جو ایماں تھے آپ پر لائے  
 جو سے ان کے سارے تنگ کی  
 حبشہ کے طرف چلا کوئی ہو  
 ایسی ہی تھی قریش نے زحمت  
 تھے جو داماد آپ اپنے عشق میں  
 تیرا اصحاب رہ گئے باقی ہو  
 پہنچی نوبت عمر کے ہجرت کی  
 طوف کعبہ کا کرا دائے نماز  
 خاک ان کافروں کی قطرت ہو  
 آج دن ہے عمر کی ہجرت کا  
 جس کو منظور ہو وہ آئے لئیم

دو پہاڑوں میں پھینچ جائے ابھی  
 تیرے بندے ہلاک ہوئیں غفور  
 لائیں ایمان تو جو چاہے ابھی  
 کرتے ہر روز تھے وہ بد اختر  
 ان پہ بارانِ ظلم برسائے  
 اہل اسلام تھکے مکے سے ہو  
 راہِ اکثر نے لی مدینے کی  
 سبھی چھپ چھپکے کر گئے ہجرت  
 لیکے بی بی کو مکے بے سامان  
 ابو بکر و عمر خباب علی  
 سبھی ہتھیارتن پہ اپنے سبھی  
 کہا کفاروں سے یہ باوازا  
 جاتے ہیں خدا جو پھر کو  
 ہاں خبردار دشمنانِ خدا  
 روئے مان زن ہو راند کچے منیم

آنکھ سب کافروں نے کی نیچی  
 باقی اب رہ گئے دونیک سیر  
 جمع تھے یک مکاں میں سرکفار  
 ان میں شیطان نے جو شرکت کی  
 اس کی قدرت اسی کو زیبا ہے  
 چاہتا وہ تو پل میں سب کفار  
 یہاں کے اسباب اسے دکھانا تھا  
 ہے حقیقت میں داستاں یہ عجیب  
 سنتے ہیں دل لگا کے افسانے  
 جان عالم گل و صنوبر کا  
 یہ ہے اس شمع دیں کا افسانہ  
 اس کے سننے میں ہے ثواب عظیم  
 الغرض کافروں میں شورہ ہوا  
 گھیرے حضرت کے گھر کو سارے لعین  
 پھر یہ ٹھہرا کہ جب ہو وقت صحر

راہ لی آپ نے مدینے کی  
 ابو بکر اور حضرت حیدر  
 بوجہ ان میں تھا گویا سردار  
 ٹھہری تدبیر قتل حضرت کی  
 چوں چرا کرتی ہم کو بے جا ہے  
 ہوتے غارت زمین میں اکبار  
 انھیں تدبیروں سے بچانا تھا  
 کان رکھ کر سنیں امیر و غریب  
 لوگ عاشق ہیں جھوٹے نعوں کے  
 شیریں قمر ہا دعل و گوہر کا  
 جس کا روح الامیں ہے پر دانہ  
 اس سے رخصتا رہے سولی کریم  
 قتل آساں ہے اب محمد کا  
 تباہ کل جا میں مصطفیٰ نہ کہیں  
 سب کریں تل کے قتلِ مغیبر

تھے ترد میں شافع امت  
 مکر کا کافروں کے حال کہا  
 یہ دو آیات جو ہوئے ہیں نزول  
 عرض روح الامیں پھر یوں کی  
 جلد بطمی طرف ہو ہجرت اب  
 وائے افسوس ایسی حالت میں  
 جب رسول خدا نے ہجرت کی  
 شاہ والا نے تب علی سے کہا  
 راہ لیتا ہوں میں مدینے کی  
 آج کی رات میرے بستر پر  
 بولے خوش ہو کے حیدر کرار  
 کچھ نہ اندیشہ دشمنوں کا کیا  
 حکم حضرت سے اوڑھ کر چادر  
 اسی شب اپنے سر پہ ڈال روا  
 کہی جو جہل نے ہنسی سے یہ بات

لائے جبریل آیہ ہجرت  
 بولاحق کا ہے مکر نیک بڑا  
 شاید اس پر ہے مصحف مقبول  
 قتل پر آج مستعد ہیں سبھی  
 اس مراں میں نہ سونا آجکی شب  
 اک فقط مرتضیٰ تھے خدمت میں  
 عمر مولا کی بست سالہ تھی پڑ  
 مجھکو ہجرت کا حکم ہے پہونچا  
 سو نپتا ہوں مٹھیں خدا کو علی  
 اوڑھ کر سور ہو مہری چادر  
 میری جاں جان مصطفیٰ پہ نثار  
 جان کی اپنے کچھ نہ کی پروا  
 سو گئے بستر پیبر پر  
 چلے گھر سے نکل رسول خدا  
 یہ وہی تو نہ رسول کی ذات



ہم کو دوزخ سے جوڑا تے ہیں  
 کہتے ہیں جو پڑھے نہ کلام اگر  
 جو ہمارے بتوں کو کہتے ہیں  
 بولے آواز دے کے پیٹھ پر  
 دین و دنیا میں اسے خدا کا  
 تھوڑی سی مٹی اٹھا کے سرور میں  
 کافروں کے سرور پر پھینک دیا  
 وہ گری خاک سرچہ بن جائے  
 ڈھانک چادر سے سرسبز لول  
 تب فرشتوں پہ چونچا حکم جلیل  
 اگر ہر شے برادری کا بہم دے  
 کون کس کی قصا کو لیوے گا  
 ان فرشتوں نے حق سے عرض کی  
 بھائی ہو باپ ہو کہ مادر ہو  
 حکم آیا میرے محمد کا

اور اسلام میں بلا تے ہیں  
 تیغ اسلام سے لکے کی سر  
 یہ چلے سو رہی نہ تروا محمد  
 ہاں دہی ہوں میں بندہ وادار  
 جو تو کہتا سو ویسا ہی ہو گا  
 پر سے لامیصر و تک اسین  
 بن گیا ایک اک شقی اندھا  
 جنگ میں بدر کے وہ مارے گئے  
 گئے صدیق کے رکاں پر رول  
 تم میں اے جبریل و میکائیل  
 عمر اک کی بڑی ہو ایک کی کم  
 عمر کو ان اپنی کس کو دیوے گا  
 سب سے پیاری ہے حکو جان اپنی  
 جان سے بڑھ کے سب سے گے کس کو  
 ہے چھپچھا جو بھائی اک چھوٹا

اپنے بھائی پر جانا، قربان کر  
 ادا، خبردار جاؤ تم دونوں کو  
 کہ فی دشمن سے کچھ نہ پیچھے ضرر  
 حکم حوت سب کے دونوں آئے ہیں  
 کیسا بیونچا تھا حکم رب جلیل  
 کہتے تھے جبرئیل یہ شب بھر  
 اندھے حق کے لئے کمر اپنی  
 اتر ہی آیت جو شان میری  
 کافروں سے کسی نے تب پوچھا  
 بولے ہم نظر میں بھیج جو ہو  
 وہ کہا کیا رسول، تو وہ نہ تھے  
 دیکھ مئی سرواں پہ سب کفار  
 دیکھ مولا کو سوتے بستر پر  
 چاہتے تھے کہ گھر میں داخل ہو  
 سن کے آہٹ ان اشقیاء کی

بھائی کے سونیا ہے بستر پر  
 رات، ماری علی کے گرد رہو  
 جلد بیونچو غسلی کے بستر پر  
 رہے شب بھر سر ہانے راج الہیں  
 رات بھر پائنتی تھے میکائیل  
 کس کا رتبہ ہے تم سایا حیدر  
 پاسبانی ہے دو فرشتوں کی  
 دیکھ لو ہے کلام داد میں  
 منتظر کس کے ہو تم اہل دعا  
 قتل کر ڈالیں گے پیسہ کو  
 ڈال مٹی جو سب کے سر پر لگے  
 جہانے ذر کے شکاف سے بیکار  
 دل میں سوچے یہی ہے پیغمبر  
 قتل کر ڈالے سونے والی کو  
 نیند سے جاگ اٹھے منیاب علی

پوچھا تب کافروں نے یا حیدر  
 آپ بولے کہ ہے خدا آگاہ  
 ہاتھ کفار سارے ملتے ہوئے  
 سناوب کر کے خوں سے چشم کو نم  
 عالیشانہ کہتے ہیں رسول خدا  
 باپ صدیق میرے حاضر تھے  
 بولے ہجرت کا حکم ہے مجھ کو  
 قصد ہجرت سے تیز اور اچھے  
 بولے یہ تذر ہے رسول اللہ  
 ہوا ارشاد شافع امت و  
 راہ خالق میں ہو جسے جاننا  
 ایک ماہر تھا جنگلی رستوں کا  
 اونٹ دے کر اسے رسول احم  
 رسو جنگل میں ان کو اب لیجا  
 بیٹے صدیق کے تھے عبد اللہ

گئے کس جا تمہارے پیغمبر  
 گئے جس راہ سے رسول اللہ  
 اس شہ دیں کو ڈھونڈنے نکلے  
 چھوڑتے ہیں وطن رسول امم  
 آئے گھر میرے سر پہ اوڑھ روا  
 اس پر لیشانی کا سبب پوچھے  
 جلد ساز سفر مہیا ہو ڈ  
 اونٹ دولے رکھے تھے حضرت نے  
 میں بھی چلتا ہوں آپ کے ہمراہ  
 میں نہ لوں گا اسے بجز قیمت  
 اس کا ناقہ نہ ہو دئے بیگانہ  
 نام عبد اللہ بن اریق تھا  
 بولے رہتے ہیں غار ثور میں ہم  
 تمیرے دن وہ غار پر لانا  
 ان سے بولے یہ تیرے ذیجاہ

راتوں کو آ کے مجھ کو دینا خبر  
 نام عامر تھا ان کا نیک ہناد  
 غار میں شب کو دودہ پہنچانا  
 لے لئے ساتھ اپنے بالتحقیق  
 تھا فقط غم وطن کے چھٹنے کا  
 تھے ابو بکر آپ کے ہمراہ  
 رہ میں نعلین پاک پارہ ہوئی  
 تان شاں ماؤں کے نہ مومسلم

کوئی آفت جو ہو تو مجھ پہ پڑے  
 پیچھے رہتے کہ میں سہوں وہ بلا  
 تانا کفاروں کو سراغ ملے  
 گرد پھرتے تھے مثل پروانا  
 تھک گئے چلنے سے رسول نام  
 دئے اس غار ثور پر پہونچانا  
 غار سب صاف کر کے آتا ہے

مشورے کرتے ہیں یہ بد اختر  
 تھے ابو بکر کے غلام آزاد  
 بولے تم مندا بکریوں کا لالہ  
 تقدی جو کچھ کہ رکھتے تھے صدیق  
 کچھ نہ بچوں کے واسطے چھوڑا  
 چلے خنغل طرف رسول اللہ  
 راستہ قلب شب تھی اندھیاری  
 سب سے ملتے تھے وہ گنج علوم

کبھی صدیق رو برو چلتے  
 گاہے گرد شمنوں کا اندیشہ  
 پاؤں کے گ نشان مٹا دیتے  
 کہ ہمیں ویسا آجانا  
 پاؤں کے آبلے جو پھوٹے تمام  
 ابو بکر اپنے دوش پر بٹھلا دے  
 عرض کی پہلے فدوی جاتا ہے

سالہا سال سے وہ خستہ ہے  
 جا کے صدیق غار میں پہلے پڑ  
 ان میں سوراخ تھے گزندوں کے  
 تھی عباتن پہ بیش قیمت کی  
 بے عیا ہو گئے وہ کان و ف  
 کف پا اس پہ رکھکے عرض یہ کی  
 شکر کر حق کا کہہ کے بسم اللہ  
 کئے آرام شاہ بحر و بر پڑ  
 لکھتے ہیں اس میں ناگ اک کالا  
 اس کو عیسیٰ نے تھا کیا آگاہ  
 کئی سوراخ کر رکھا تھا وال  
 وہ زیارت کے شوق میں تھلا  
 نہ مٹا پاؤں خوب پٹکا سر  
 و ہر شدت سے گو کہ چڑھتا تھا  
 ٹپکے صدیق کے جوا شک اس دم

کیا خبر آنت اس میں کیا کیا ہے  
 خار و خس سب وہاں کا دور کئے  
 دھجیاں کر عبا کی بند کئے  
 چاک سب راہ میں خدا کے ہوئی  
 تسپہ سوراخ ایک باقی رہا  
 الاؤ تشریف احمد عربی  
 گئے اس غار میں شہرہ دیجاہ  
 سر ابو بکر کے تھا زانوں پر  
 منظر بارہ سویرس سے تھا  
 ایک شب آئیں گے رسول اللہ  
 بہر پا بوسی رسول زماں  
 بند سوراخیں دیکھ لی کھنایا  
 دسا صدیق کے کف پا پر  
 پاؤں سوراخ سے نہیں سر کا  
 ہو گیا روئے مصطفیٰ پر خم پڑ

نرگس میں چشم کھول شاہ اُمم  
 عرض کی آپ نے یہ حال تباہ  
 اپنے منہ کا لعاب لے اسدم  
 زہر فی الفور سارا دور ہوا دُ  
 پوچھے اس سانپ سے جناب نبی  
 عرض کی عشق میں یہی سو جھی  
 جو کہ عاشق ہو یا ہو دیوانہ  
 دمی آئی کہ اے رسول انام  
 سم کا تریاق ہم تمہاری لئے  
 پہلے آدم سے سال چار ہزار  
 تڑکا ایسے میں ایک سنگ گراں  
 بوختی کا فور و مشک و غنبر کی  
 لکھا تاج نقص میں بالتحقیق  
 لکھتے ہیں راویان نیک سخن  
 فخر صدیق نامور کے لئے

پوچھے صدیق سے یہ کیا ہے الم  
 سانپ کا مٹا ہے یا رسول اللہ  
 رکھے اس زخم پر شفیع احم دُ  
 پاؤں ہٹتے ہی سانپ بھی پہنچا  
 کیا سبب تو نے کی یہ بے ادبی  
 یوں نہ کرتا تو پہنچ مشکل تھی  
 اس کو کب ہے سزا کا اندیشہ  
 کہو صدیق سے ہمارا پیام  
 رکھ دئے ہیں جگر میں پتھر کے  
 وہ پیالہ کئے ہیں ہسم تیار  
 ہوا کوثر کا اس سے جام عیاں  
 رنگ ابھیں مزا تھا لاشانی  
 اس پیالے کو پی گئے صدیق  
 لگا اس پاؤں پر لعاب دہن  
 ہے وہ افضل ہزار کوثر سے

عرش سے فرش تک وہ عالمِ جناب  
تھے وہ شب بے قرار روح میں  
عرض کی جس کی شان ہے لولاک  
رشک یوسف ہو چاہ میں مضطر  
واں بھی شاید کہ پہنچیں بدختر  
غار پر اپنا پر اوڑھتا ہوں  
مہربانی کر اس غریب پر اب  
ہو اس وقت حکم رب جلیل  
حکم میں ہیں ہمارے لوح و قلم  
دیکھ اک ادنیٰ حیلہ لاتے ہیں  
میری مخلوق میں ضعیف و خفیف  
سات سو سال ہم نے آگے سے  
اسی شبِ مکڑی نے حکمِ جلال  
شکر کا سجدہ کر کے فخر کیا  
ایک کانٹے بھرا بول کا جھاڑ

پائے اس شب سے یارِ غارِ خطاب  
حکم آیا ہے کس لئے غمگین ؟  
وہ اندھیرے میں آج ہے غمناک  
چین جبریل کو پڑے کیوں کر  
حکم گر ہو تو جا کے اس جا پر  
جیلِ ثور سب چھپاتا ہوں  
دے تو پروا نہ کی مجھے یارب  
شرم آتی ہے ہم کو اسے جبریل  
ابھی کر سکتے ہیں جو چاہیں ہم  
دوست کو اپنے ہم بچاتے ہیں  
مکڑی ہے ناٹوان اور نحیف  
اسی خدمت کے واسطے ہیں رکھے  
غار کے در پہ یک بچھایا جال  
آج عقابِ شکار ہے میرا  
غار کے منہ پہ ہو گیا بس آڑ

گھونسلاباندھ حکم خالق سے  
 راوی لکھتا ہے صبح کا اخبار  
 کہا سب دشمنوں سے مخبر نے  
 تہ ہو یا در تو دیکھ لوجا کر  
 دشمن اتنا قریب آ جو گئے  
 عرض کی یا رسول جن و بشر  
 اپنے مرنے کا مجھ کو خوف نہیں  
 آپ جیتے رہیں رسول اللہ  
 شہ نے فرمایا رکھ کے قلب پہ ہاتھ  
 ہے کلام شریف میں یہ سخن  
 جھاڑ کا ٹہول کا دیکھ کر کفار  
 جو کبوتر تھے وحشی انڈوں پر  
 اور کفاروں کو یقین ہوا  
 بولے اتناں جو غار میں جاتا  
 ملے ابلیس اشقیاءوں سے

انڈے خنگی کبوتروں نے دئے  
 جمع اس غار پر ہوئے کفار  
 یاں سے حضرت نہیں بڑھے آگے  
 ہیں وہ دونوں یہ غار کے اندر  
 کر کے صدیق خوف رونے لگے  
 اب قریب آ گئے ہیں بد اختر  
 ڈر ہے غارت نہ ہو یہ دین متین  
 حق کرے سارے دشمنوں کو تباہ  
 مت ہو غمگین خدا ہے اپنے ساتھ  
 دیکھ لو پڑھ کے شرح لائخزن  
 بولے اس سے بشر ہو کیونکر پار  
 اڑے اس غار سے صدا سن کر  
 نہیں اس غار میں رسول خدا  
 مکڑی کے جال کا نہ رہتا تھا  
 چاہتا تھا یہ راز قاش کرے



حکم خالق سے آ کے روح اس  
 تین دن رات غار میں رہ کر  
 جسم صدیق تھا بنیہ عبا  
 ہوا ارشاد احمد مختار  
 واسطے تیرے میرے یار غار  
 وحی آئی کہو کہ اے صدیق  
 قبر میں بھی رہو گے تم یک جا  
 ہوئے اک اونٹ پر وہ دونوں  
 راہ بتلانے والے اور عام  
 کیا وہ ہمراہیوں کی قسمت تھی  
 چھوڑ طولانی اے قلم اس آں  
 رہ مدینے کی لی جو مولانے  
 ایک پتھر کے سائے میں بیٹھا  
 راہ ملے کرتے تھے وہ نیک نہاد  
 وحی آئی کرو وطن کا غم

پھنکے تحت الشری میں اسکو دھیں  
 بنکے باہر رسوا، جن دبشہ  
 جانے سے عجیب تھا حال، بنا  
 جنتی حوت کو دکھیر کے یک بار  
 خاص ہوگی تجلی دوسرے بار  
 غار میں تم تھے مصطفیٰ کے رفیق  
 باغ جنت میں بھی نہ ہوگی جدا  
 ابو بکر اور احمد مختار  
 دوسرے اونٹ پر ہوئے حنر  
 ہوئی دولت نصیب ہجرت کی  
 مختصر ہوئے راستے کا بیاں  
 اترے جنگل میں وقت گرمی کے  
 لائے صدیق دودھ بکری کا  
 دم دم آتی تھی وطن کی یاد  
 دیں گے یہ شہر پھر تمہیں کو ہم

پھر جو نکلے وہاں سے شاہ ہدا  
 دیتی اکثر مسافروں کو طعام  
 اس سے بولے رسول جن و بشر  
 خرض کی جان میری ہو قمریاں  
 ایک بکری تھی بڑھی اسکے گھر  
 عرض کی صدقے جاؤں اذشار  
 رکھے ہاتھ اس کے حقن پہ شاہ ہدا  
 بب اس عورت نے پیٹ بھر کے پیا  
 خود بھی فرمایا نوش حضرت نے  
 راوی لکھتا ہے پھر اٹھا رہ سال  
 وہاں سے پھر کوچ کر کے بنیمبر  
 جب رسول خدا نے ہجرت کی  
 دے تھے اشتہار ہر ہر کو بڑ  
 بڑ کو فی زندہ لائے یا مارے  
 پہلوں اک سراقہ نامی تھا

ایک بڑھیا کے گھر مقام ہوا  
 ام مسید تھا اس ضعیفہ کا نام  
 میں ہوں نہان آج تیرے گھر  
 خشک سالی ہے اچکے سال یہاں  
 کھا دودھ اسکا دے مجھے دو گھر  
 کئی دن سے ہے ناتواں بے کار  
 دودھ فضل خدا سے جاری ہوا  
 پھر رفیقوں کو شاہ دیں نے دیا  
 بیچ رہا پھر بھی برکت حق سے  
 دیسا ہی دودھ دیتی تھی خوشحال  
 چلے ساحل کا راستہ لے کر  
 دھونڈتے پھرتے تھے تمام شقی  
 قتل کر ڈالنا پیمبر کو  
 اونٹ سوئیگے ہم خوشی سے اسے  
 پا کر اس نے سراغ رستے کا

چاہتا تھا کہ پہونچے حضرت پر  
 دوسرے بار چاہا حمد کرے  
 مار کر تازیانے لے نیزہ پڑ  
 عرض صلیق نے یہ کی رو کر پڑ  
 دے تسلی نہ ہڈانے کہا  
 گر گئے چاروں پاؤں گھوڑکے  
 نکل آیا دعا سے حضرت کے  
 نہ ہوئی نذر اس کی جب مقبول  
 یک نشانی مری رکھیں حضرت  
 جس کو چاہو اسے بتا دینا  
 آپ فرمائے بس ہے میرا رب  
 پر سراقہ تو رکھ لکھا تا تنہا  
 آخری معجزے کی ہے باری پڑ  
 ہوئی سوانٹ کی طمع اس کو  
 نام پوچھے جو اس سے شاہ امام

گرے گھوڑا سوار کھاٹھو کر پڑ  
 پاؤں گھوڑے کے دوز میں میں گڑ  
 پاس حضرت کے جب وہ جا پونچا  
 دشمن آیا قریب یا سرور  
 یا الہی تو اس کے شر سے بچا  
 عاجز آکر کہا اماں دیکھے  
 نذر حاضر کیا کہ کچھ لیجے پڑ  
 عرض کرنے لگا بجاں ملول  
 راہ میں پہونچے گی بڑی راحت  
 جو ضرورت ہو اس سے لے لینا  
 جو میں چاہوں وہ بھیجتا ہے سب  
 دے نہ اس راہ کا کسی کو پتا  
 پہلوں ایک برید تھا نامی  
 نکلا ستر سوار لے خوش ہو  
 عرض کی ہے بریدہ میرا نام

فال کے طور پر رسول خدا  
 بَرَدَ یعنی سرد ہوئے سب کام  
 پوچھے ہیں کونسا قبیلہ تیرا  
 بولے صدیق سے وہ نیک نہا  
 پوچھے حضرت نے قوم کا جو بتا  
 خَرَجَ سَہْمَ کہا شہ نے  
 عرض کی اس نے شلے شیریں کلام  
 بولے اس وقت وہ شہ ذکیجاہ  
 ہوں میں برحق رسول اللہ جا  
 پاؤں چو ماوہیں بریدہ نے  
 داخل اصحاب میں ہوا مسرور  
 اپنے عمامے کا بنا کے نشاں  
 راہ میں لے زبیر ہو کے فدا  
 اک عبا پہنے احمد مختار  
 ہجرت مصطفیٰ کا سن اخبار

یہ ابو جحر کو دئے مژدہ پڑ  
 حق ہمارا کرے گانیک انجام  
 بولا اسلم کے ہوں قبیلے کا پڑ  
 ہے سَلَمْنَا سلامتی کی مسرا  
 عرض کی ہوں بنی سہم والا  
 لینے اب تو بھی تھلا آنت سے  
 آپ فرمائیے اب اپنا نام پڑ  
 میں محمد ہوں ابن عبد اللہ  
 مجھ پر ایماں جو لایا پایا اماں  
 لایا ایمان مہ قبیلے کے  
 رضی اللہ عنہ کہنا ضرور  
 لے چلا سب کے سامنے شاداں  
 نذر دو جامے کر دئے عمدہ  
 دوسرا جامہ پہنے یار غار  
 تھی مدینے کی بوستاں میں بہار

غنچے واہور ہے تھے ہر ہر جا  
 رشک جنت بنا تھا داشت تمام  
 فکر جاتی ہے دین و دنیا کی  
 پیشوائی کا شوق سب کو تھا  
 معتبر جتنے تھے مدینے کے پڑ  
 اس طرح تھا لگان ہر ہر کا  
 شاد و خنداں تمام چھوٹے بڑے  
 جالفشانی مدینے والوں کی پڑ  
 جب سواری مدینے میں پہنچی  
 کیجے ارشاد شاہ مجرور  
 بولے اشتر میری سواری کا  
 حکم اس نے خدا کا پایا ہے  
 ابوایوب تھے اک انصاری  
 بننے والا غریب ہوں کمت  
 عجز ان کا خدا کو خوش آیا

شادمانی سے گل ہر اک پھولا  
 کہتے تھے یہ خوشی سے خاص عام  
 آتے ہیں اب محمد عربی  
 شہر سے مچھتے تھے باہر جاب  
 گھر سب آراستہ کئے اپنے  
 اتریں گے میرے گھر رسول خدا  
 ساتھ حضرت کے تھے سواری کے  
 دیکھ کر خوش ہوئے جناب نبی  
 ہو کے قرباں سبھوں نے عرض یہ کی  
 رونق افروز ہوں گے کس کے گھر  
 ٹھہر جائے گا جس مکان پہ جا  
 یہ جہاں ٹھہرے وہ ٹھکانا ہے  
 رات دن کرتے تھے یہی زاری  
 آئیں گے کب وہ شاہ میرے گھر  
 ادنٹ ٹھہرا بھینس کے دپر جا

<p>دل سے قرباں ہوئے ابوایوب          بارہویں تھی ربیع الاول کی          پہونچے خدمت میں شاہ والا کی          شب کو چلتے تھے راستہ تنہا          ہاتھ کچھ پڑہ کے پھیرا حضرت نے          درو پیروں میں پھر ہوا نہ کبھی          از طفیل رسول نیک صفات          نام لیوا ترے حبیب کے ہیں          دین و دنیا کے مقصدیں بر لا          نظر اس پر رہے کرم کی مدام</p>	<p>بس وہیں اترے حق کے وہ محبوب          پیر کے دن سواری وال پہونچی          بعد چھ روز کے جناب علی          دن کو خنک میں رہتے تھے خضیہ          پاؤں مچھلنی بنے تھے زخموں سے          ہو گئے پس درست پائے علی          یا الہی غنی ہے تیری ذات          تہ و بالا میں ہم نصیب کے ہیں          مگر اور شر سے دشمنوں کے بچا          ہے محمد کا دستگیر غلام</p>
--	--

### معجزہ

<p>خود جناب کبریائید انا ہے آپکا          سرور عالم کو تھا کس طرح کا صبر صفا          ایک وقت حضرت پہ گزرے تین قافلے پہلے          تین پتھر پیٹ پر باندھے ہیں اکثر اپنے</p>	<p>رومی انور یا نبی بدرالدجی ہے آپکا          گوش دل سے اے مسلمانو سنو یہ معجزا          اے محبوب راویوں سے یہ بہاں تحریر ہے          عائشہ زوجہ روایت یاں تلک فاقہ رہے</p>
---	---

دست بستہ عرض کی ہیں کہ یا شاہ ہدا  
چاند کے دو ٹکڑے انگشت مبارک سے ہوئے  
مانگو رزاق دو عالم سے دعا ہے یا نبی  
مسکرا کے عائشہ سے اس طرح تقریر کی  
یہ نصیب آج سہیلنگے جویم اے عائشہ  
گھر میں جازیرا سے فرمانے لگے شاہ انام  
تسمیرا فاقہ ہے ہم پر آجکے دن دل ربا  
فاطمہ نے عرض کی یا بادشاہ سحر و بر  
شہانہ زاد کو بھی خیر سنتے ہی ہوا ندو گئیں  
بن میں خر مکیے یہودی ایک تھا بٹھا ہوا  
اے یہودی آجکے دن بے سرو ساماں ہو گئیں  
ڈول رسی دیکھ بولا وہ یہودی بے خبر  
ڈول جتنے کھینچو گے دد اتنے خرے پامنا  
ڈول جتنے شاہ والانے کہ کھینچے چاہ سے  
قدرت حق سے سوا اس دم عجیب اک ساختہ

آپ کو مختار خالق نے خدائی کا کیا  
ایک ذرہ حکم سے باہر نہیں ہے آپ کے  
بھوک کی برداشت کچھ حجج میں نہیں باقی ہی  
بھوکے رہنا صبر کرنا کام ہے اپنا یہی  
امت عاصی کا کل کے روز ہوئے گا جھلا  
بی بی زہرا لا جو کچھ نزدیک حاضر ہو طعام  
میں دن گزرے کہ کچھ کھائی نہیں عائشہ  
جو تھا فاقہ آج گزرا ہے میرے حسنین پر  
راہی صحر اہوئے محبوب رب العالمین  
پاس جا کر اس یہودی سے یہ حضرت نے کہا  
کوئی محنت مجھ سے لے مزدور کا خا ہاں نہیں  
آپ اوٹو نکو مرے پانی پلاؤ کھینچ کر  
ہو گئے رنجی مکر باز صبر و در صنا  
اتنی مزدوری کے خرے اس یہودی سے ملے  
باولی میں ڈول رسی ٹوٹ کر لیں گر پڑا

جس رخ پر نور پر قربان تھے شمس و قمر  
 عرش کو لرزہ ہوا تھر گئے سب سماں  
 بے ادب نے کر دیا بس وہ رخ پر نور لال  
 کچھ نہ فرمایا کیا حضرت نے شکر کیریا  
 جوش پانی کو ہوا اور ڈول اوپر آگیا  
 فاطمہ کے گھر میں جا جنین کو زانو پیہ لے  
 اے محبوب اس یہودی کا سنو پھر ماجرا  
 اتنے میں پوچھا کسی نے اس سے امر و عیب  
 سانحہ سار یہودی نے بیاں اس سے کیا  
 سنتے ہی یہ ماجرا کہتے لگا وہ نیک ذات  
 نام سنتے ہی محمد کا بس اس نے رو دیا  
 در پہ زہر کے پکارا باداد حبیب جوان  
 دیکھتے ہی وہ یہودی پادنیہ سر رکھ دیا  
 جانتا تھا میں آپ اللہ کے مشوق ہو  
 جب گنہگار آگے آیا آپ کے اندر گھس

آ کے غصے میں طمانچہ مارا اس رخسار پر  
 حور و غلمان سر ٹپک کرتے تھے فریاد و فغاں  
 خچے نعلینوں کا تھا تفتاق عرش و الجلال  
 اس چہ تار یک میں دیکھے میں سر اپنا جھکا  
 اس یہودی کے حوالے آئے اپنے بس کر دیا  
 بیٹھے تھے دونوں کو بس ترے کھلاتے پیار  
 خود بخود حیران تھا اک حال وحشی سا بنا  
 کیا سب حالت نبی ہے اس گھڑی تیری عجیب  
 اور کہا سمجھانے میں نے وہ عرب کون تھا  
 جسکو تو مارا وہ بیشک ہے رسول کائنات  
 لے چھری ہاتھ اپنا کاٹا اور مدنیہ کو چلا  
 آئے دروازے کے باہر سرور پیغمبر ال  
 رو کے بولا عفو تو تقصیر اے شاہ ہدا  
 اب خدا کی واسطے میری خطا کو بخش دو  
 جوش مارا ایک بیک بس بحر رحمت کا وہیں



<p>لب لگا کر ہاتھ اسکا جوڑے محبوب خدا اے محبوب غور اور انصاف سے سوچو ذرا انبیا کا بادشاہ مزدور کیا جنکو کرکھائے دید یا خنجر کے نیچے ایسے رشک ماہ کو رات دن بھیجو درود اس سید کو نین پر آپ کا مداح عاصی ہے غلام و ستگیر سک مالک ہو تو تمہیکارے خدا آذولہنن</p>	<p>صدق دے وہ یہودی لب مسلمان ہو گیا کس مصیبت سے پلے تھے فاطمہ کے دل ربا ہم گنہگار ونجی خاطر اپنے پیار سرکٹائے عاصیونجی کیسی خاطر ہے رسول اللہ کو ادر غم حسنین میں ہر دم رکھو آنکھوں کو تر کیجئے مقبول شہر اسکے سرے روشن ضمیر مومنونجی آرزو بر لا بحق بخسبن</p>
---	--

شہنوی حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حاکمیں

<p>مرحبا محبوبہ سالار دیں تھیں بلغیہ اور فقیہہ وہ صحیح شفیق اصحاب اور سب تابعین ثلث حصہ شرع کے احکام کا کہتے ہیں معنی کلام اللہ کا ایک دن حضرت رسول نیک خو اور چرخہ کا تہی تھیں عائشہ</p>	<p>عائشہ صدیقہ ام المومنین دین کی علامہ اور نطق فصیح کہتے ہیں فضل تھیں ام المومنین سمجھے اس بی بی سے صحاب ہدا سب سے بہتر جانتی تھیں عائشہ کر رہے پویند تھے لعین کو پر تصور چہرہ الوز کا تھا</p>
---	---

عرق نورانی تھا چہرے پر تمام  
 تو نے کیا دیکھا حمیرا خیر ہے  
 اس گھڑی شاہنشاہ دنیا و دیں  
 عائشہ کہتی تھیں ہو کر بے قرار  
 لے زمان مصر کو وہ ایک ساتھ  
 یک بیک یوسف کو لائی نیک نام  
 ہو گئیں مدہوش سکتہ ہو گیا  
 دیکھ لیتیں میرے یوسف کو اگر  
 چہرہ انور شہ لولاک کا  
 خود بناؤ خود ہی جب عاشق بنو  
 ہے یہی اکثر حدیثوں کا اصول  
 عائشہ سے عشق اس سرور کو تھا  
 ال حریری پرچہ پر با صد ضیا  
 نیکے مشاطہ وہی روح الامیں  
 نین شب اسنے وہ بتلا کر کہا

پوچھے بی بی سے رسول نیک نام  
 آپ بولیں نذر حق کی سیر ہے  
 کی بہت تحسین ام المؤمنین  
 تھی زلیخا عشق میں یوسف کے زار  
 دیکھ چاقو اور ترنج ان سب کے ہاتھ  
 کاٹ ڈالیں ہاتھ اپنے وہ تمام  
 حسن یہ اس یوسف مصری کا تھا  
 کاٹ لیتیں سب کی سب اپنے جگر  
 بھید ہے سمجھو خدائے پاک کا  
 سب خدائی کو نہ کیوں بچھ عشق ہو  
 خلق و خالق سب کو ہے عشق رسول  
 کیا یہ بی بی کا لکھوں میں مرتبا  
 کھینچ کر تصویر بی بی عائشہ  
 خواب میں حضرت کو دکھلایا یقین  
 ہے یہ بی بی آپ کی یا مصطفیٰ

پے بہ پے دیکھے جو محبوب خدا  
عائشہ خالق کی بھی مطلوب ہے  
تھامہ سوال میں عقد آپ کا  
پوچھے حضرت سے صحابہ یا نبی  
آپ بولے عورتوں میں عائشہ  
اور مردوں میں جو پوچھو سرسبز  
عائشہ سے جب کبھی پوچھا گیا  
یوں کیا ارشاد تب صدیقہ نے  
اور مردوں میں جو پوچھو بر ملا  
عائشہ کے حجرے میں با صد نیاز  
اتنی جاتھی حجرے میں صدیقہ کے  
وقت پر سجدے کے اپنے ہاتھ سے  
چاہتی بی بی کے یہ گھر کا تھا حال  
مصطفیٰ پڑھ لیتے تھے جس دم نماز  
اک گھڑا اور ایک بدھنہ پانچکا

عائشہ کا عشق غلبہ کر گیا  
کیونکہ یہ محبوب کی محبوب ہے  
دوست اس مہ کو بھتیں رکھتی عائشہ  
ہے محبت کس پہ زاید آپ کی  
میری محبوبہ ہے وہ اور دلربا  
باپ میں ادنیٰ مجھے محبوب تر  
کس کے عاشق تھے جناب مصطفیٰ  
آپ عاشق فاطمہ زہرا کے تھے  
ان کے شوہر مرتضیٰ سے عشق تھا  
راتوں کو پڑھتے تھے پیغمبر نماز  
یعنی سجدہ آپ کر سکتے نہ تھے  
پیر حضرت بی بی کے سر کاتے تھے  
کیا سناؤں دوسروں کے گھر کا حال  
عائشہ کرتی تھیں پیر اپنے دراز  
غسل اس سے دونوں نے ملکر کیا

گاہ بدہمتے پتے تھے محبوب رب  
 رم سلمہ آپ کے احوال سے بڑ  
 ایک چادر میں تھی میرا درعائشہ  
 قمر اسے فرماتے تھے خیر البشر  
 تم بھی اس کو دوست رکھو فاطمہ  
 اس مطہر پار ساکشان میں  
 عثمانوں کی کذب اور بہتان سے  
 جو روایت کی میں بی نامدار  
 بی بی کو سلطان دین حب دیکھتے  
 رکھیاں حضرت کو اکثر دیکھ کر  
 ان کو سمجھا کر کیڑ کرانہ کے ہاتھ  
 ایک دن دیکھے رولسنف شناس  
 پوچھا حضرت نے اٹھالی نے کہا  
 اس میں اک کیڑے کا گھوڑا تھا سیا  
 تو نے پر گھوڑے سے دیکھا ہے کہیں

گاہ لبتیں عائشہ عالی نسب  
 پوچھیں حضرت سے تو فرمانے لگے  
 وحی بھیجا مجھ پہ میر اکبریا  
 عائشہ مجھ کو ہے بس محبوب تر  
 ہے خوشی اس میں ہماری دلربا  
 ہیں اٹھارہ آیتیں قرآن میں  
 پاک بی بی کو کیا اللہ نے  
 میری حدیثیں دیکھو دوسو دو ہزار  
 لکھ کیوں میں کھیلتی میں شوق سے  
 بھاگ جاتیں تو وہیں خیر البشر  
 آپ لا کر تھوڑتے بی بی کے ساتھ  
 کیڑے کے گڑھیاں ہیں کچھ بی بی پاس  
 بیٹیاں ہیں یہ مری یا مصطفیٰ  
 دیکھ بازو اس کے پوچھے مصطفیٰ  
 تب یہ فرمائے ٹھیں وہ تازنین

کیوں سلیمان کے نہتے گھوڑے پر  
ایک دن بی بی نے حضرت سے کہا  
میں رہوں جنت میں زوجہ آچی  
میری مہراہی کا گرہ ہے انتظار  
صبح کی خاطر نہ رکھنا کوئی شے  
جب نہ تم پیوند کپڑے پر سیو  
جمع مت کر ایک دن کے زاد کو  
نازیر داری تھی جرأت کا سبب  
واسطے امت کے اک شب مصطفیٰ  
عائشہ سمجھیں کہ باری تھی میری  
جا کے قبرستان میں حضرت کے عقب  
تب کئے ارشاد سلطان زماں  
ساتھ ہر انسان کے جو دیو لیم  
بی بی نے یہ سن کے حضرت سے کہا  
آپ بولے تھا جو شیطان میرے ساتھ

مسکرائے سن کے یہ خیر البشر  
یا محمد یا رسول کبریا  
سن کے فرمانے لگے حضرت نبی  
کیجیو ناقہ کشی کو اختیار  
ہاں یہ خاصان خدا کا فقر ہے  
دور تب تک اسکو تن سے مت کرو  
یاد رکھ لے یہ سرے ارشاد کو  
عرض انجی سنتے تھے محبوب رب  
جا کے قبرستان میں کرتے تھے دعا  
چھوڑ جاتے ہیں کہیں حضرت نبی  
گریہ وزاری سنی حضرت کی سب  
تیرے شیطاں نے تجھے لایا یہاں  
پیدا کرتا ہے خداوند کریمؐ  
آپ کے بھی ساتھ شیطاں ہوئیں گے  
وہ مسلمان ہو گیا ہے میرے ہاتھ

کان رکھ کر اپنی پیر و جواں  
 گھر ہوئے بیمار میرے مصطفیٰ  
 میری ہی سینے پہ سر تھا جس گھڑی  
 میری ہی نبی بت کے دن پائی وفات  
 وقت رحلت کے جناب مصطفیٰ  
 تھی بہت خشکی شہ کو نین کو بڑ  
 میں نے اس سو اک کو منھ میں رکھا  
 وصلِ حق ہو گئے بس وہ جناب  
 سن چکے فخرائے محبان نبی بڑ  
 شوہر ایسے باپ ایسے نیک تر  
 یہ مریدی ہے رسول اللہ کی  
 پوچھا بی بی سے کسی نے دو خبر  
 آپ بولے جب ترے دل نے کہا  
 وہ کہا اپنے کو کب سمجھوں برا  
 راوی لکھتے ہیں کہ ایک دن عائشہ

بی بی اپنا فخر کرتے ہیں بیاں  
 اور میرے ہی مکاں میں کی قصا  
 روح نکلی سید ابرار کی بڑ  
 دفن گھر میرے ہوئے وہ پاکذات  
 چاہے سو اک اپنے منھ میں پھیرنا  
 مجھ سے بولے اپنے منھ میں کھکے دو  
 تر ہوئے پر پھیرے حضرت مصطفیٰ  
 رہ گیا منھ میں میرے منھ کا لہا  
 انکساری کا سنو کچھ حال بھی  
 عمر ساری عاجزی میں کی لبہ  
 ایک نظر میں شہ گدا ہو و غنی  
 کب میں جانوں اپنے کو ہوں نیک تر  
 مجھ سے دنیا میں نہیں کوئی برا  
 بولے جب سمجھا تو اپنے کو بھلا  
 تھیں بہت منموم اور فاقہ بھی تھا

عرض کی میں نے کہ اے جان بول  
 بولیں کی ہمسائی ایک عورت وقتاً  
 بولتی تھی منہ سے بد از روئی جبر  
 اب نہیں کوئی کہ ہم کو یہ کہے  
 ہیں روایت کرتے عروہ بن زبیر  
 درہم اک دن بانٹے ہیں ستر نزار  
 یہ روایت راویوں نے ہے لکھی  
 بورے پر بیٹھ کر وہ ذمی حسب  
 آپ بونے سرتھے لونڈی نے کہا  
 گوشت سنگوالیتی شب کے واسطے  
 ہم خدا کے کام میں مشغول تھے  
 ہے حدیثوں کی کتابوں میں لکھا  
 بولتی تھیں اس طرح وقت قضا  
 کاش کر دیتا خدا ایسی نہاد  
 کاش ڈھیدا ہوتی میں اس خاک کا

کیا سبب میں آپ آج ایسے ملول  
 کوستی تھی وہ مجھے دن اور رات  
 سن کے میں کرتی تحمل اور صبر  
 اس لئے مغموم ہوں میں صبح سے  
 دیکھے ہم نے عائشہ کے کار خیر  
 پیر من پیوند کا تھا آشکار  
 لاکھ درہم نذر آئے بی بی کی  
 وہ درہم مسکینوں کو بانٹے ہیں سب  
 ایک درہم دیتے اگر اے سیدا  
 آپ بولے کیوں نہ بولی تو مجھے  
 کھانا پینا سو جھتا ہے یاں کسے  
 بی بی کو اس طرح تھا خوف خدا  
 کاش پیدا ہی نہ ہوئیں عائشہ  
 کاش مجھ کو کوئی بھی کرتا نہ یاد  
 کاش مخلوق ہی نہ کرتا کبریا

<p>مرتبے پر جن کے ہے قرآن گواہ تمکنت اور فخر پر دیتی ہیں جاں منہ سہید کہتے ہیں بدتر ہیں وہی اس میں ہے توصیف ام المؤمنین ہوتی ہے خورسند روح مصطفیٰ جو دعا مانگو گھرے گا حق قبول ہو مومنوں کی ماں ہے یہ روشن ضمیر آگ سے بچ اور جنت مانگ لے</p>	<p>خاکساری پر کرو ان کی نگاہ ہو اب کے پیروں کی جو ہیں پیرانیاں ایسی نبی نبی کو جو شیعہ رافضی ہو اے غلامان شفیع المذنبین اس کے پڑھنے سے ہو رسم کبریا جو مقاصد چاہو ہوئیں گے حصول غمر وہ ہے کیوں غلام دستگیر ان کی بخشائیش سے اور افضال</p>
--	---

### علم دین کے فضائل

<p>ہے فضائل علم دین پاک کے ساری دنیا میں ہیں جتنے نیکیاں ایک قطرہ سب میں دریا ہے جہاد علم دریا ہے بقول مصطفیٰ جو صحابہ نے کئے ہیں اختیار جملہ عالم چوں تن و جانست علم</p>	<p>کیا بیاں دیجیپ ہے سنئے اسے ایسا فرمائے رسول انس و جان رتبے میں ان سب میں ایسا ہے جہاد ہے جہاد اک قطرہ کے علم کا علم حضرت کا ہے علم کردگار خاتم ملک سلیمانست علم</p>
---	--



پڑھنے جاتے ہیں جو طالب علم کے  
 سیکھتے ہیں اس کو بھی خاصا دین  
 حضرت جنین پر سو سو ذرا ڈ  
 عبد الرحمن قاری تھے جو تابعین  
 جو امام اعظم اپنے ہیں امام بڑے  
 جن کے مذہب میں کڑوروں اولیا  
 مجتہد عالم امام ایسے بڑے  
 حضرت غوث الورا عالی جناب  
 ساتوں قرأت چاروں مذہب کی فقہ  
 تھیں حدیثیں یاد قرآن حفظ تھا  
 وعظ فرماتے پڑھاتے تھے سبق  
 تابعین بھی اور تبع تابعین  
 تھا یہی خواجہ معین الدین کا حال  
 جس نے علم ظاہری سکھا نہیں  
 علم کیا ہے قول و فعل مصطفیٰ

پر بچھپاتے ہیں ملک پاؤں تلے  
 تا ابد جاری رہے گا بالیقین  
 علم قرأت جب پڑھائے مصطفیٰ  
 ان کو سنوائے امیر المومنین  
 کیسا رتبہ ان کا ہے عالی مقام  
 ہو گئے ہوتے ہیں تار و جزا  
 لے کتابیں پڑھنے قرأت جاتے  
 پڑھنے جاتے تھے بغلیں لے کتاب  
 تھے جناب پیر کو سب عاقلہ  
 علم سے باطن کے سینہ تھا بھرا  
 تھا سراپا شرع اور فانی حق  
 شوق سے سیکھے ہیں سا علم دین  
 تھا یہی کل اولیائے دین کا حال  
 اس کو علم باطنی آتا نہیں  
 اندازوں کچھ اسکا تھا نہ ہو گیا

مسخری کرتا نمازی پر کوئی  
 حج کا تھٹھا کوئی کرتا سر بسر  
 قول و فعل مصطفیٰ پر ہنتے ہیں  
 دہمکیان سلطان دین کی دوستو  
 دو جہاں میں جتنے ہیں نفع و ضرر  
 جسمیں ہے ہم عاصیوں کی بہتری  
 بے سبب ہنسنے سے ہوتے تھے خفا  
 جارہے تھے ایک دن خیر الانام  
 تب سلام ان پہ کئے فخر عرب  
 آپ پوچھے گزرے کیا تم قبر سے  
 پوچھے پھر کیا ہو گیا سب کا خفا  
 اس پہ بھی انکار ہر اک نے کیا  
 ایسے موقع آگے رکھ کر غافلین  
 بعض شاہ صاحب بھی انکے ساتھ  
 عمر کھوئے علم دیں سیکھے نہیں

روزہ داروں پر کوئی کرتا ہنسی  
 ہنتے ہیں اکثر فقہ پر بد گہرؤ  
 مصطفیٰ پر کیا خدا پر ہنتے ہیں  
 خاص مرضی خدا ہے جا نیو  
 سب رسول اللہ کے ہیں پیش نظر  
 سخت تاکید اس میں فرمائے بنی  
 شرع کا تھٹھا کریں تہر خدا  
 اک جماعت دیجھے ہنتے ہیں تمام  
 سب جواب اسکا دتے ہو با ادب  
 سن کے یہ انکار وہ کرنے لگے  
 گزرے دوزخ سے بھی کیا دیکر خوا  
 ان سے فرمائے رسول دوسرا  
 اتنا جو ہنتے ہو روتے کیوں نہیں  
 کرتے ہیں بدنام علم دین کو  
 مصطفیٰ کی پیروی کرتے نہیں

سب دہری ہے منجھ سے کہتے ہیں کچا  
 حال مکاری کا پھر کیا پوچھنا  
 مثنوی میں سب لکھا ہے انکا حال  
 ماچو مرغان حرصیں دلے لوانا  
 رہن مرداں شد او نامردا دست  
 بس بہر دستی نہ شاید داد دست  
 ان کے ایسے ہو گئے ہیں حال و مال  
 اس لئے چھوڑے ہیں شرع ظاہری  
 یا حق میں ان کے ہوتا تھا قصور  
 بھاگتے تھے دوران سے دیندار  
 بس اسی دم انکا ہوتا تھا وصال  
 تاکہ سمجھے لوگ ہم کو بھی ولی  
 سرخ جوڑا ہے کسی کا پر بہار  
 آئے مسجد میں صحابے نبیؐ  
 مارے اک درہ انہیں وہ حق شناس

ہیں خلاف شرع سارے کاروبار  
 چال انگ ان کی لکھاں انکا جدا  
 پہنچھی لاکھوں طرح کی انجی چال  
 صد نہراں دام و دانت او خدا  
 بہر کہ گستاخی کند در راہ دوست  
 اے بسا ابلیس آدم روئے بہت  
 بعض عارف جذب میں مخلوچال  
 اولیا میں شاذ و نادر پہلے بھی  
 لوگ ان کو تنگ کرتے تھے ضرور  
 عیب شرعی کرتے تھے وہ اختیار  
 جب ولی ہونے کا کھل جاتا تھا حال  
 طرزیہ اب بھی اٹھائے ہیں کئی  
 سر برہنہ کوئی کوئی نہ خوار  
 حتی خلافت حضرت فاروقؓ کی  
 سرخی مائل ان کے تن پر تھا لباس

وہ کہے تب یا امیب المؤمنین  
 سرخ مٹی میں رنگا ہوں اسلئے  
 آپ نے فرمایا یہ سچ ہے بجا  
 وہ تو لکھ دیں گے کہ یار مصطفیٰ  
 بھائیجاں یہ خوف کرتا ہے عمر  
 ان دنوں مردم کا ٹھہرا ہے تپاں  
 دل سے ہر دم یا د مولا چاہئے  
 صند اگر حضرت کو تہی تو تھی یہی  
 سیکھیں قول و فعل میرے یہ تمام  
 بال سر کے دیکھ سب نے عرض کی  
 جب سنی اس بات کو اس شاہ نے  
 ایک روزہ آپ عشر یکا رکھے  
 ایک روزہ رکھتے ہیں اکثر یہود  
 ہم تو دور روزے رکھیں گے اس لئے  
 سید الابراہیم اسے خاص عام

رنگ میں اسکو رنگا میں نے نہیں  
 جلد یہ میلانہ ہووے گرد سے  
 لوگ کیا سمجھیں گے یہ تودو بتا  
 سرخ جوڑے پہنتے تھے بر بلا  
 تانا نہ ہو بر باد دین معتبر  
 چال کسی کیسا ہی نہیں لباس  
 یہ غلط ہے یہ غلط ہے جاتے  
 شرع میری میری ملت ہو جلدی  
 تائیں پہچانوں یہ میں میرے غلام  
 یا نبی کافر بھی رکھتے ہیں یونہی  
 مانگ رکھ بالوں کے دوحصے کئے  
 عرض کی اصحاب نے تب آپسے  
 تب قسم کھائے یہ مشوق و دود  
 فعل اپنا تا جدا ان سے رہے  
 یوں بیان کرتے ہیں غزالی امام

حضرت سلمان صحابی کو عمر  
کہتے ہیں سلمان بعد اک سال کے  
جب مدینے کو روانہ کر دئے  
دیکھ آنا سیرت حضرت عمرؓ  
وہ مدینے سے جو پھر واپس ہوا  
چھوڑی پیغمبر کی وجہ صلت عمر  
اور دو سالن رکھے تھے سامنے  
خوف پہنے اور مدینے کو چلے  
نعرہ مارے وہ عمر کو دیکھ کر  
دین اور سنت سے دوری کر گئے  
ہوش آیا پانی چھڑکے چہر پر  
کیا ہوا مجھ سے خلاف شرع کام  
تب کہا سلمان نے یوں فاروقؓ  
دو طرح کے کھائے سالن اک عمر  
سن کے خوش ہو کر کہا فاروقؓ نے

کر کے حاکم بھیجے ملک شام پر  
جمع کر تحصیل ملک شام سے  
جو لئے جاتے تھے ان سے یہ کہے  
مصطفیٰ کی شرع پر ہے یا دگر  
رو یا پکڑی پھیک سلمان سے کہا  
بیٹھے تھے دوستہ کے حضرت فرش پر  
آبدیدہ سن کے سلمان ہو گئے  
پیشوائی سن کے کی فاروقؓ نے  
بولی کیوں تم دوزخی ٹکھڑے عمر  
تب عمر بیہوش ہو کر گر پڑے  
کھول آنکھیں پوچھے سلمان سے عمر  
جلد فرما دیجئے اے نیک نام  
چھوڑی عادت مصطفیٰ کی تم نے دو  
اور بھی دوستہ کے بیٹھے فرش پر  
جھوٹ ہے جس نے کہا یہ آپ سے

جو کہے تھے ان کو بلوائے عمر  
 بولے دو پیالے تھے آگے آپ کے  
 آپ کا بستر دوتہ کا تھا یقین  
 تب یہ فرمائے عمر سلمان سے  
 یوں طبیعوں نے کہا تھا کچھ ہاتھ  
 میں نے کی زرومی سفیدی سے جدا  
 تھی اکہری چادر اک نیچے بچھی  
 یہ جو سلمان نے سنا خوش ہو گئے  
 بولے بے پروائی آ یا ہوں میں  
 گزریا رت کی اجازت ہو ابھی  
 ہو مشرف قبروں سے جاؤں دھر  
 بولے صحبت ہے غنیمت آپ کی  
 علم دیں شرع رسول بے نظیر

پوچھے کیا دیکھا ہے دو تم نے خبر  
 در طرح کے رنگ ان دونوں میں تھے  
 میں نے دیکھا تھا امیر المومنین  
 میں تھا بیچارے جس روز تھے  
 کھائیں روٹی اٹدکی زردی کیساتھ  
 دو کٹوروں میں الگ وہ رنگ تھا  
 ایک جانب ٹرگمی تھی تہ تھی  
 تب لگائے میں عمر کو سینے سے  
 حکم ہو واپس چلا جاتا ہوں میں  
 سرور عالم کی اور صدیق کی  
 رکھ لئے سلمان کو یہ سن کر عمر  
 آپ ٹھہریں چند مدت اور ابھی  
 ہے بڑی نعمت غلام دستگیر

یہ دعا کر قول فعل مصطفیٰ

یا الہی مومنوں میں رکھ سدا

## کلمہ شریف کی فضیلت کا بیان

افضل الذکر ہے خدا کی پناہ  
جب فرشتوں کی عقل ہو حیراں  
عرش پر ہے لکھا ہوا کلمہ  
آسمان پر بھی ہے زمیں پہ بھی  
ہے یہ کلمہ کا ایک ادنیٰ اثر  
صدق دل سے گر ایک بار پڑھے  
آسمانوں کو اور زمینوں کو پڑے  
دوسرے پلے میں رکھیں کلمہ  
اولیا غوث و مطب اور ابدال  
نہ ہو ظاہر درست پے اس کے  
صدق سے کوئی لاکھ سال اور ماہ  
گر محمد رسول اللہ کو پڑے  
نہ بود سود گشتن الا اللہ پڑے  
آسمان لوح و کرسی عرس و قلم  
ہے قیام ان کا اس کی برکت سے

کلمہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ  
اس کے اوصاف ہم سے کیا ہو بیاں  
لوح پر ہے کھدا ہوا کلمہ  
حور و غلمان کی ہے حبیبی پہ بھی  
سو برس کا ہو مشترک اور کافر  
چلا جنت میں چھوٹا دوزخ سے  
گر ترازو کے پلے میں رکھ دو  
وزن ہو جائے گا گراں اس کا  
ہیں اسی کے طفیل سب خوشحال  
ہو وے باطن درست کلمے سے  
گر کہے لا اِلهَ اِلاَّ اللہ  
نہ تلبیٰ تو دیندار نہ ہو  
تانا نہ گوید گشتے رسول اللہ  
بحر و براہ و زمیں کے سب عالم  
کیا فضائل بڑھے ہیں کلمے کے

کلمہ گو جب تک اک نہیں پر ہو  
 وعظ فرماتے تھے جناب بنی  
 رو کے حضرت سے عرض کرنے لگا  
 آپ پوچھے بہت میں جرم تیرے  
 وہ کہا رو کے یا رسول اللہ  
 آپ پوچھے کہ قطرے بارش کے  
 کہا تپڑوں سے بڑھ کے باران کے  
 آپ فرمائے ریگ صحرا سے  
 وہ کہا ریگ سے بھی صحرا کے  
 آپ پوچھے کہ جھاڑوں کے پتے  
 کہا تپڑوں کے جھاڑوں کے پتے  
 آپ فرمائے رحمت اللہ  
 کہا اس نے کہ حمر گناہ میرے  
 کئے ارشاد اس سے تب احمد  
 پڑھ لے کلمہ وہ سب گناہ اکبار  
 یہ مضامین ہیں حدیثوں کے

حق نہ قائم کرے قیامت کو  
 ہوا حاضر وہیں اک اعرابی  
 مبتلا ہوں گناہ میں شاہا  
 یا بہت آسماں کے ہیں تارے  
 ہیں ستاروں سے بڑھے میرے گناہ  
 ہیں زیادہ و یا گناہ تیرے  
 یا محمد گناہ ہیں میرے  
 جرم بڑھ کر ہیں یا میں کم تیرے  
 بڑھ کے ہیں یا نبی گناہ میرے  
 ہیں زیادہ کہ میں گناہ تیرے  
 کم ہیں یا شہ گناہ سے میرے  
 ہے بڑھتی یا میں بڑھے تیرے گناہ  
 رو برو اس خدا کی رحمت کے  
 کھینچ کر خوب کلا اللہ کا مد  
 عضو کر دے گا وہ مرا غفار  
 کام آئیں گے ان کو سن رکھئے



جرم مٹتے ہیں کلمہ پڑھنے سے  
 کھینچ کر مدا سے پڑھے اک بار  
 پڑھے کلمہ جو مذہب میں غلطیوں  
 حکم ہوتا ہے حق کا ساکن ہو  
 تب صدا حق سے آتی ہے پیہم  
 کنجیاں ہیں جدا ہر اک شے کی  
 اس کی تاثیر ہے عجیب و غریب  
 بعد ہر اک نماز کے دن بار  
 بعد ہر اک نماز کے سو بار بار پڑو  
 بیچ میں اس کے اور جنت کے  
 پڑھے کلمہ جو کوئی نفس نفسیوں  
 میں طبق سات آسمانوں کے  
 ان فرشتوں کی بندگی کا ثواب  
 صبح اٹھتے ہی جو پڑھے بیشک  
 گروہ کلمہ پکار کر بولا پڑو

پاک ہو جاتے ہیں عمل نامے  
 بخشے جاویں گناہ چار ہزار  
 کانپتے ہیں ستون عرش بریں  
 عرض وہ کرتے ہیں کہ بخش اسکو  
 بے شک اس کلمہ گو کو بخشے ہم  
 ہے یہ کلمہ بہشت کی کنجی پڑو  
 دوزخی کو کرے بہشت نصیب  
 پڑ میں نیکی ملے گی دس ہی ہزار  
 ورد اس کار کھے گا جو دیندار  
 موت اک پردہ ہے سمجھئے اسے  
 دن کو چالیس رات کو چالیس  
 ساتھ ہی ہیں طبق زمیں کے جدے  
 اسکے لکھوائے نامے میں وہاب  
 لکھیں چوبیس ہزار نیکی ملک  
 یعنی ایسا کہ دوسرا بھی سنا

تب فرشتے بھی نامے میں اسکے  
 سب طبق پھاڑ آسمانوں کے  
 پڑھنے والوں کے کام مثل ماہ  
 ایسا فرماتے ہیں رسول خدا  
 بخشش کا اس کو قادرِ عظام  
 حشر کے دن گناہ گاروں کے  
 سینکڑوں کو س طول ہے جن کا  
 دوسرے پلے میں فرشتے لا  
 تولیں گے ایسا ہو گا فضل اس کا  
 کئے ارشاد سرورِ امت  
 جو کہ کلمہ زبان سے بولے  
 بخش دے گا گناہ اسکے خدا  
 کہا حضرت نے روز یہ کلمہ پڑ  
 نار دوزخ سے اس نے پائی اماں  
 کہے حضرت نے جو یہ کلمہ پڑھا

نیکیاں ساٹھ ہزار لکھیں گے  
 کلمہ جاتا ہے عرش کے نیچے  
 ہوتے روشن ہیں نور سے واللہ  
 جو ہمیشہ پڑھا کرے کلمہ  
 آگ دوزخ کی اس پہ ہو حرام  
 بھرے صندوق لائیں گے نامے  
 ان کو میزان میں رکھیں گے لا  
 تین انگل کا پرچہ کلمہ لکھی  
 بھاری ہو جائے گا یہی پلا  
 ہے یہ کلمہ بہشت کی قیمت  
 ساتھ ہی اس کے اشک بھی ٹپکے  
 حشر میں عرش کا ملے سایہ  
 تین سو ساٹھ بار جس نے پڑھا

حق یہ کہتا ہے سچ کہا نبدا

رہو شاہد ملائکہ اس کے  
 سات بار اس کو صدق سے جو پڑھا  
 نزع کی سختی اس پہ ہو آساں  
 قبر اس کی کشادہ ہو گی یقین  
 نامہ محشر میں سیدھے ہاتھ میں ہو  
 ساتواں پل صراط کے اوپر  
 پڑھے کلمہ جو مد سے روکے دم  
 نوز سے اس کا دل بھرے تار  
 اس کے ذمے اگر گنہ نہ رہے  
 حرف چوبیس ہیں یہ کلمے کے  
 ایک بار اس کو جو پڑھا واللہ  
 حق کہا ہے حصار یہ کلمہ  
 پڑھے چالیس بار جو اس کو  
 گر پڑے لاکھ بار عمر تمام  
 ابن عباس کہتے ہیں کلمہ

ہم نے اس کے گناہ بخش دئے  
 ساتھ چیزیں اسے خدا دے گا  
 جائے گا اس جہاں سے بائیاں  
 آمیں گے شکر و نکیر حسین  
 بھاری نیکی کے کر دیں پلے کو  
 مثل سجلی کے جلد جائے گزر  
 ایسا کھینچے کہ جیسا پڑ ہو شکم  
 جرم بخشے کب سیرہ چار نہرار  
 بخشے ماں باپوں کو بدل اس کے  
 اتنے ہی رات دن کے میں گھٹنے  
 جلتے چوبیس گھنٹے کے میں گناہ  
 امن میں آیا جس نے اس کو پڑھا  
 حو ستر برس کے عصیاں ہو  
 بچے آتش سے اس کے ہفت اندام  
 واسطے مردے کے بھی ہے اچھا

لاکھ بار اس کے نام سے جو پڑھو  
 جمعہ کی رات کوئی شخص اسے  
 یہاں جنت میں دیکھے اپنا مکان  
 کلمہ پڑھتا رہے گا جو اکثر  
 صدق سے اس کو گر کوئی مومن  
 اس کے نامے میں حکم سے حق کے  
 ذکر اتنا کرے جو کلمے کا پڑ  
 وہ بنے گا بہشت میں سردار  
 صبح سے آفتاب نکلے تک  
 نہ کریں باتیں کوئی دنیاوی  
 دن قیامت کے پیش اس سے ہنو  
 اور گنہگار دوزخی ستر  
 جو وضو کرتے وقت کلمہ پڑھے  
 کلمہ پڑھ پڑھ کے دل سے شاداں ہو  
 جس نے دس بار سوتے وقت پڑھا

حق تعالیٰ سے اس کے بخشش ہو  
 تین سو بار صدق دل سے پڑھے  
 ملے پیغمبروں کا رتبہ وہاں  
 نہ جلائے گی اس کو نار سحر  
 پڑھے چالیس بار جمعہ کے دن  
 اجر چالیس حج کا لکھ دیں گے  
 کریں مشہور اس کو دیوانا پڑ  
 کریں خاطر پیسہ راں ہر بار  
 عصر سے آفتاب ڈوبے تک  
 رہیں تسبیح پڑھتے کلمے کی پڑ  
 گھر ملے گا بہشت میں اس کو  
 اس کے باعث سے بخشیداد اور  
 ہو دیں پیدا فرشتے قطروں سے  
 حشر میں بخشیں گے ثواب اس کو  
 کیا آزاد گویا ایک بندہ

کہے حضرت میں تمکو چھوڑ چلا  
 اس کو اکثر پڑھو یہ قلب صفا  
 وقت مرنے کے جو یہ کلمہ پڑھے  
 پڑھے چالیس بار تنخا ہو  
 پڑ میں آواز سے جو کلمے کو  
 صبح دس ظہر میں عصر کو تیس  
 بعد عشا کے سچاس وتر کے ساٹھ  
 پڑھنے والے کو حکم سے حق کے  
 ملیں جنت میں ساٹھ شہر اس کو  
 ایک اک قصر میں ہو ساٹھ مکان  
 حور بہر تحت پہ ہو نوزانی ہو  
 شرع میں لا اِلهَ کا معنی  
 اہل معنی یہ کرتے ہیں معنی  
 جتنے اذکار میں فقیروں کے  
 بعض کرتے ہیں ذکر اِلا اللہ

تم سمجھوں کی پناہ ہے کلمہ  
 یہ وسیلہ ہے تم کو جنت کا  
 ہوئے واجب بہشت اسکے لئے  
 ایک حج کا ملے ثواب اس کو  
 ان کو دیدار حق کا پہلے ہو  
 بعد مغرب اسے پڑ میں چالیس  
 پڑھے جو کلمہ پھر ہے اس کا ٹھاٹھ  
 ساٹھ بیغیبروں کا اجر ملے  
 قصر ساٹھ ایک ایک شہر میں ہو  
 تحت ساٹھ ہر مکان میں ہو باستان  
 بہتی نے ہے یہ روایت کی  
 نہیں مسبود کوئی حق کے سوا  
 نہیں موجود کوئی اس کے سوا  
 اسی کلمے کے سارے میں ٹکڑی  
 کہے اللہ فقط کوئی دیجاہ

<p>شغل کرتے ہیں کر کے کیونئی ہے یہ تحریر ایک عارف کی تجہ میں تیری دوئی کی بونرہ روحی عینی ہیں اصطلاح جدی مرشدوں سے یہ عقد حل کر لو ہاتھ اٹھا کر دعایہ کر حق سے آخری کلمہ ہو یہی کلمہ</p>	<p>کوئی للہ کا لہ کا کوئی حو کرتے ہیں کوئی ٹھو کو بھی ہو میں ایسا فنا ہو ہو نہ رہے سری جبری لسانی اور قلبی نفی و اسبات اس میں ہیں دولوں بس کر اب دستگیر طول نہ دے ہر مسلمان کا خداوند اؤ</p>
--	--

### شنوی کلام اللہ کے فضائل میں

<p>وصف قرآن کے مسائل کا سنو جتنے ہیں اذکار اہل اللہ کے حق کی بندوں پر فضیلت جیسی ہے جو پڑھے دیتا ہے خلاق جہاں ہے الف اور لام مہم اس کی بنا اک الف اک لام اک فی ہے نہاں نیکیاں تیں اک الف کے ہو میں گے</p>	<p>ہو مخاطب دل لگا کر دوستو ایسا فرمائے رسول پاک نے ان پہ قرآن کی تلاوت ایسی ہے اس کے ہر ہر حرف کی دس نیکیاں سورہ بقرہ کی جو ہے ابتدا ہے الف میں تین حرف اور تین اس طرح تکرارے ہو ہر ہر حرف کے</p>
---	--

جو پڑھے قرآن پڑھا دے اور کو  
 اور جو قرآن اپنے لڑکے کو پڑھا  
 تاج سر پر باپ ماں کے نور کا  
 حافظہ جو کوئی قرآن کا کرے  
 دوزخی دس عاصی اس کے اقربا  
 ہے تلاوت خاص انساں کیلئے  
 جب پڑھے انساں وہ سنتے ہیں یقین  
 اور کیا فرماتے ہیں سنئے حضور  
 مخرج اک اک حرف کا معلوم ہو  
 کیا ہے قرأت ہے زبان کبریا  
 جیسی ہے خالق سے بیت کی سند  
 مصطفیٰ سے سیکھے اصحاب ہدا  
 اور بھی زائد ہیں اس سے قرآن  
 ہے یہاں مشہور قرأت حفص کی  
 کوئی بے قرأت نہ قرآن کو پڑھا

روز محشر کے اٹھے وہ شاد ہو  
 اسکے ماں اور باپ دونو بختے جائے  
 حشر کے دن بختے گا وہ کبریا  
 اور عل احکام پر اس کے رہے  
 بختے جائیں گے یقین روز جزا  
 اس کے عاشق ہیں ملائک سننے کے  
 کیونکہ ان پر یہ کلام اُترا نہیں  
 سیکھنا قرأت کا قاری سے ضرور  
 مطلق اور آیت کا بھی مفہوم ہو  
 جس کو جبریل امین پہنچائے لا  
 سمجھو ہے ویسی ہی قرأت کی سند  
 سات قرأت کا تھا ہر ہر کو مزا  
 شک نہ لانا دوستو اس باب میں  
 کوئی قاری سے پڑھیں بس ہے یہی  
 متابعت کیا سب امام اور اولیاء

<p>ہے جو صورت فاتحہ کی منسین اور ہے سبع مثانی اس کا نام گر فضائل میں لکھوں اس سورہ کے شکر ہے حق کا نمازوں میں تمام ورد قرآن کا رکھے میرد فقیر</p>	<p>اُمّ قرآن اس کو کہتے ہیں یقین ایسا فرمائے علی اعلیٰ مقام بار ستر اونٹ کے ہو جاویں گے پڑھتے اس سورہ کو میں ہم صبح و شام ہے بڑی نعمت غلام دستگیر</p>
---	---

### خیرات کا بیان

<p>دل لگا کر اس کو سنے بخود سے ہے حدیثوں میں ثواب اس کا لکھا عادت خیرات ہے ہر قوم کی سب حدیثوں سے یہ ظاہر ہو چکا یہ خدا کے غیر سے کرنا سوال ایسا فرمائے رسول ذمی وقار اترے گھوڑی سے اٹھالے ہاتھ سے مانگنا جو کچھ ہو حق سے مانگ لو تسمہ گر نیلین کا جاتا رہے</p>	<p>میں فوائد دوستو خیرات کے بدلہ ہے دونوں جہاں میں خیر کا مختصر کی اس لیے یہ مشنوی دینا اچھا ہے برا ہے مانگنا منع فرمائے محب ذوالجلال راہ میں کوڑا اگرادیو سے سوار غیر سے اس کو نہ مانگا چاہئے شرم اس سے مانگنے میں مت کرو بے تکلف مانگ لو اللہ سے</p>
---	--



یاد رکھ لو ہے یہ قول مصطفیٰ  
 فائدے دینے کے بھی سنئے ضرور  
 غصہ کرنا ہے یقیوں پر بُرا  
 ایسا فرماتے ہیں شاہ انبیا  
 بعد اس کے میں سخی ہوں بالقیں  
 جو کچھ آئے کرتے سائل کو عطا  
 اور کبھی فرماتے تھے وہ دی کرم  
 کرتے تھے خیرات لاکھوں کی حضور  
 لکھتے ہیں تفسیر میں یہ ماحیرا  
 ہو کے حاضر ایک لڑکی عرض کی  
 جسم والا میں جو تھا اس کے سوا  
 اس سے یوں فرماتے وہ کان سنا  
 گھر سے جا کر آئی وہ لڑکی وہیں  
 بیٹھے حضرت برہنہ حجرے میں جا  
 جب اذان مسجد میں فرمائے بلال

مانگنا غیر خدا سے ہے بُرا  
 دلعنّی میں ایسا فساد یا غفور  
 چھڑکی سائل کو نہ دو یا مصطفیٰ  
 سب سے بڑھ کر ہے سخی وہ کبریا  
 مرحبا کیا ذات تھی اے مونسین  
 قرض کرتے تھے جو کچھ ہوتا تھا  
 قرض تم لے لو ادا کر دیں گے ہم  
 پر نہ عادت چھوڑے فاقہ کی حضور  
 بیٹھے تھے ایک روز شاہ انبیا  
 ایک کپڑا مانگتی ہے ماں مری  
 اور کوئی پیرہن گھر میں نہ تھا  
 تو ٹھہر کر پھر ذرے عرصے سے آ  
 عرض کی دلوائے یا شاہ دیں  
 بس قمیص اپنا کئے اس کو عطا  
 جمع تھے اصحاب سب اشفقہ حال

عرض کرتے تھے کہ اے بندہ نواز  
 وحی لائے اتنے میں روح الامیں  
 اگر سخاوت ایسی ہوگی یا نبی  
 وقت رحلت کے جناب مصطفیٰ  
 اک یہودی سے میں قرضہ تھا لیا  
 تھی صحابہ کی سخاوت بے نظیر  
 حضرت صدیق حق کے نام پر  
 ایک کبیل کی پھٹی پہنی عبا  
 تھی یہی حالت عمر عثمان کی  
 پڑھ رہے تھے ایک دن مولانا  
 انگلی میں انگشتری چاندی کی تھی  
 یہ اشارہ کچھ سائل لے لیا  
 نذر حق حسنین کی بیماری کے  
 پہلی شب مسکین مانگا دیدئے  
 دوسرے افطار پر آیا تیسیم

کھولے دروازہ ہے وقت نماز  
 عرض کی کہتا ہے رب العالمیں  
 دین کی تبلیغ کیسی ہوئے گی  
 اس طرح فرمائے مولا کو بلا  
 بعد میرے اس کو کر دنیا ادا ہو  
 لکھ سکے کیونکر غلام دستگیر  
 دیدئے میں گھر کا سارا مال روز  
 جس کو تپوں سے کھجور و نخے سیا  
 تھے انہیں کے حال پر مولا علی  
 ایک سائل نے پکارا بانیا ز  
 کر دئے انگلی دراز اسدم علی  
 حال یہ اصحاب کے دنپے کا تھا  
 روزے نبی اور مولانا رکھے  
 ویسے ہی روزہ پہ روزہ رکھ لئے  
 دیدئے اسکو بھی وہ طبع کریم

شکر خالق کا ادا کرتے ہوئے  
 متیری شب میں کیا قیدی سوال  
 ذکر اس کا حق نے قرآن میں کیا  
 تھے جو ابراہیم حبیب مصطفیٰ  
 اک مسافر اک دن آیا بے قرار  
 تھا وہ کافر بے نام خدا  
 اے مسافر دور ہو مشرک ہے تو  
 وہ یہ سن کر چل دیا اندوگہیں  
 عرض کی کہ ہر سلام کبیر یا  
 ہے یہ ارشاد خدائے ذوالجلال  
 آپ کے ذمہ تھا قوت اک وقت کا  
 یہ سنا جس دم خلیل اللہ نے  
 اور سنئے اک حدیث معتبر پڑ  
 گوشت کچھ تھا ام سلمہ نے رکھا  
 ایک سائل نے سوال آکر کیا

ویسے ہی روزہ پہ روزہ دکھائے  
 دیدئے اسکو محب ذوالجلال  
 ہے سخاوت کالیں ان پر خاتمہ  
 روٹی کھاتے تھے نہ مہمان کچھ سوا  
 مشرکوں سے تھا نہ تھا وہ دیندا  
 یوں ہی کھانا چاہا حضرت نے کہا  
 اٹھ یہاں سے تو ہے اللہ کا عود  
 حکم حق سے آگئے روح الامیں  
 یا نبی مہاں وہ دشمن حق کا تھا  
 ایسے ہم دشمن کو پالے ساٹھ سال  
 اس سے بھی محروم بیچارہ رہا  
 ڈر گئے تالاش میں اسکے چلے  
 راویوں نے لکھ گئے ہیں یہ خبر  
 اس لئے کھائیں گے اس کو مصطفیٰ  
 نبی نے فرمایا برکت ہے گدا

<p>اتنے میں حضرت بھی گھر میں آ گئے  غرض کی تھوڑا سا بھونا گوشت ہر  خادمہ نے دیکھا پتھر ہے دھرا  کوئی سائل تو نہ آیا تھا یہاں  کچھ نہ دے کر میں نے واپس کر دیا  عرض کی بولا وہ برکت دے خدا  گھر سے جو محروم واپس کر دئے  حق تعالیٰ گوشت پتھر کر دیا  گرنہ ہو جھڑکی نہ دو ترمی کرو  موت کو پھیرا ہے اکثر کیر یا  لکھ سکے کیونکر غلام دستگیر</p>	<p>کہہ گیا اللہ برکت دے تجھے  پوچھے بی بی سے ہے کچھ کھانکی شے  طاق میں تھا گوشت بی بی نے رکھا  مسکرا کر پوچھے شاہ مر سلاں  عرض کی بی بی نے آیا تھا گدا  آپ پوچھے پھر وہ کیا کہہ کر گیا  بولے حضرت گوشت رکھ کر تم اسے  یہ اثر سائل کی محرومی کا تھا  مومنو کچھ ہو تو تم سائل کو دو دو  پیٹ بھر کھا کر جو دیتا ہے دعا  فائدے خیرات کے ہیں ایسے کثیر</p>
---	---

### زکوٰۃ کا بیان

<p>ذکر ہے اس میں زکوٰۃ مال کا  چاہئے اس پر گزرتا ایک سال  دیں خدا کے نام پر ہوگی نجات</p>	<p>سن رکھیں اس داستاں کو اغنیا  خرچ سے گھر کے بچے مال حلال  دور و پیہ اٹھ آنے سو کی ہے زکوٰۃ</p>
---	--

یہ اسی کا مال ہے تم کو دیا ڈ  
 جانور باغ اور زراعت ملک مال  
 سمجھو روزوں کو بدن کی ہے زکوٰۃ  
 بوحیفہ کی ہے مذہب میں یہ بات  
 اور فرضوں کی ادائی کرتے ہیں  
 ملک کر دیتے ہیں کوئی بی بی کی  
 کوئی کرتے ہیں ہمہ اولاد پر  
 ڈرتے ہیں گرم یہ دیں نام خدا  
 وائے نادانی سمجھہ اتنی نہیں  
 حق کی نافرمانی میں ہوتا ہے کیا  
 بعض کچھ خیرات کر کے جانتے  
 جو نہیں کرتے زکوٰۃ مال ادا  
 کر گئے جو جمع مال دوزخ تمام  
 دہائیں دلوائے گا اس سے تیز تر  
 اور فرمائے گا چکھہ لوزاللقہ

نام پر دینے میں تم کو عذر کیا  
 دیں زکوٰۃ انہی گناہ کا کچھ زوال  
 بھاگتے ہیں اس سے اکثر بھگتا  
 عورتوں کے دینا زیور کی زکوٰۃ  
 اسکے دینے پر بہت سے مرتے ہیں  
 آپ بچکر اسکو کرتے دوزخی  
 تاجے ہر طرح سے یہ مال دوز  
 مال میں سے اتنا کم ہو جائیگا  
 دینے والا ہے وہ رب العالیس  
 ایک دن پا مال سب ہو جائیگا  
 حق زکوٰۃ اپنی ادا اسیں کرے  
 دیکھیے قرآن میں فرماتا ہے کیا  
 گرم کر دائے گا حق روز قیام  
 پیٹ پر پہلو پر اور پیشانی پر  
 یہ تھاری جمع ہے دیکھو ذرا بڑ

اس کی کردادے ادائی وہ قدیر  
کام مشکل ہے غلام دستگیر

### شکوئی روزوں کے بیان میں

دوستو سنئے رکھ کے دل سے خیال اس کی قراں میں حق نے کی تعریف دل میں جیب ہے ہر ایک مومن ہے رہتی اکثر غریبوں پر تسلی و امرا کو نہیں ہے شوق اس کا گاہے ماہے نماز پڑھ لیں گے بھوکے رہنے سے ہوتی ہے خشکی کرتے ہیں اس میں سینکڑوں حیلے جب نہ دے کر زکوٰۃ رکھتے ہیں مال رہتے فریبہ جو روزوں سے بچکر گرمصیبت سے روزہ رکھ بھی لے بار بار آفتاب پر ہے نظر ڈ فحش ہے نوکر اور غلاموں پر	رمضان شریف کے افضال سینکڑوں اس میں ہیں حدیث شریف چھوٹے لڑکے بھی رکھتے ہیں روزہ رکھتے روزہ وہ بے کئے سحری کہتے ہیں سخت ہے یہ حکم خدا جان ڈرتی ہے اپنے روزوں سے زور کھٹتا ہے لاغری تن کی جاتا ہے وہ مکر سب ان کے ہے وہ ہوتا بری طرح پا مال پ ہوتے بیمار یوں سے وہ لاغر شیر بننے میں دوپہر ڈھلتے پ ڈوبتا کیوں نہیں یہ بد اختر اور کنیزوں کے کھوٹتے ہیں سر
---	--

وہ بھی بیمار رکھتے ہیں روزہ روزے میں خیر و عبادت ہو اس مہینے میں جو جو نیکی کرے ہے یہ مضمون حدیث حضرت کا پاک ہوتا ہے جرم سے ایسا کہا موسیٰ سے حق تعالیٰ نے فضل ایسا ہے سب مہینوں پر کہا حق نے ہے روزہ میرے لئے حشر کے روز نفسی نفسی ہے کر کے فریاد حق تعالیٰ سے کوئی چھینیں نماز کوئی زکوٰۃ عمل نیک چھینیں سب حقدار نسبت آئے گی از روزے کی جہد روزہ میرے لئے تھا اس کا نہیں ایک روزے کا اجر ہے اتنا

دھوپ میں ان سے کام لیں پورا سا خوش آوے جناب باری کو اُردس حصے اس کو پڑھ کے ملے جس نے اس مہ پور روزے رکھا گویا ماں کے شکم سے پیدا ہوا برکتوں میں یہ ماہ النور کے جیسا میرا ہے فصل بندوں پر اور میں ہوں جزا میں روزے کے عدل پر وہ جناب باری ہے بندے آپس میں اپنے حق لے لینگے کوئی ج لے گا اور کوئی خیرات بنے مقلس غریب روز شمار تب کہے گا یہ خالق اکرم پڑنے حق میں نہ لے سکو گے یقین ملے جنت میں گھر زمرہ کا پڑ پڑ

اتنا گھر ہو کہ رو برو در کے  
 نیچے اس کے ہزار سال سوار  
 ایسے ہی فرض تمیں روز میں جان  
 حق نے بخشا شرف ہے اس کو  
 تسیری کو وفات خیر النساء  
 اس مہینے میں اترا ہے قرآن  
 چھ چھ لاکھ اک اک ساعت کے  
 لیلۃ القدر میں کروڑوں کی  
 عید کے دن کروڑوں کی ہے نجات  
 اتنی امت کا ہوتا ہے جو بھلا  
 انکی بے قدری میں ہے دل حیران  
 پیتے ہیں چٹے حقے دن کو تمام  
 کھوئے اس کی بزرگی اور عظمت  
 شاہ سلیمان جناب تو لسنے کے  
 ہر زمانے میں باطنی ہیں رئیس

خوشنما ایک پیرا درخت رہے  
 گھوڑا دوڑا دے گرہنوں سے پار  
 جس نے روزوں کو چھوڑا ہے ناداں  
 متبرک میں عرس اس میں دو  
 بیسیوں کو شہادت مولا ز  
 لیلۃ القدر ہے اسی میں نہاں  
 دوزخی ہیں نکلتے دوزخ سے  
 ہے نجات اس میں شکن لائیں کبھی  
 اس مہینے کے میں بڑے برکات  
 خوش ہیں اس ماہ سے رسول خدا  
 دعوت اور میزوں کو مہینے یا  
 بر ملا راستوں میں خاص اور عام  
 قبر اور حشر میں رہے حسرت  
 ایسا مفلوٹا میں ہیں فرماتے  
 یعنی ابدال رہتے ہیں چالیس



خدمتِ غوثِ پاک میں آکر پڑ  
ایک ابدال کا وصال ہوا پڑ  
حکم پیرانِ پیر کا یہ ہوا  
دیں گے ابدالی کا اسے عہدا  
انتظاری تمام کرنے لگے  
ایک ہندو وہیں نمود ہوا  
نظر اس پر پڑی جو حضرت کی  
وہیں اسلام لایا وہ بقال  
غوثِ اعظم نے اس سے فرمایا  
جس کے باعث یہ رتبہ حق نئے  
رمضان کا جو ماہ آتا تھا  
نہا میں ہندو نہ رکھتا تھا روز  
کہے حضرت اسی سے رتبہ ملا  
سب مسلمانوں کو ادب ہے ضرور  
جو نہیں کرتے ہیں ادب ان کا

کئے ابدال عرض اے سرور  
حکم ہوتا ہے کس کو ان کی جا  
پہلے اب روبرو آئے گا  
اور مقرر کریں گے ان کی جا  
کون آتا ہے دیکھیں اب پہلے  
بیچتے والا تھا وہ غلے کا  
دوڑ کر اس نے کی قد سبوسہ  
ان کی جا پر یہ بن گیا ابدال  
عمل نیک کیا تو کرتا تھا  
تب وہ بیچارہ عجز سے یہ کہا  
سب مسلمان رکھتے تھے روزا  
چھپ کے کھاتا تھا ڈر سے روزہ  
ادب اس نے کیا جو روزوں کا  
ہے کتابوں میں اس طرح مذکور  
کر کے فریاد حق سے روزِ حِزنا

ہاں خیرداران سے ڈرتے رہو جو بچا لینا چاہیں رحمت سے رمضان ان کا سخت ہے دشمن میں بھی دشمن ہوں ان کے دشمن کا کیا لکھوں جانتے ہیں خاص عام روزہ ہووے عطا فقیروں کا رہے ہر عصور و روین شامل	نار و وزخ میں بھیجیں گے ان کو مصطفیٰ بھی ملاحظہ کر کے ؛ حکم حق ہو گا اے رسولِ زمین تب یہ فرمائیں گے رسولِ خدا رمضان شریف کے اکرام ؛ دستگیرِ خزین کو اے مولا ؛ آنکھ اور کان اور زبان دل
---	--

### الوداع ماہ رمضان شریف

السلام اے رحمت حق السلام مخلصی ہم کو تھی ہر آفت سے داغِ حسرت کے دلوں پر دے چلے دل سنبھالے سے سنبھلتا ہی نہیں چھوڑ کر سہک چلے کیوں مہرباں تھی حلاوتِ شب کی ہر اک کو جدا تم چلے ہیہات اے جانِ جہاں	لے چلے تشریف اے ماہِ صیام برکت حق تھی تمہاری ذات سے عمیش اور آرام سب کے لے چلے ایسی فرقت کا ہمیں یار نہیں تم نہیں جاتے ہر اب جاتی ہر جا دن دکھاتے تھے عبادت کا مزا اب ملے گی دل کو وہ لذت کہاں
--	--

بولتے ہیں وہ جو باایمان ہیں  
 لے چلے تشریف اسے جان جہاں  
 کیا مہ نور تھا روحیں شاد و خشن  
 کاٹتے تھے دن عبادت میں تمام  
 سال آئندہ اگر مہوزندگی ہو  
 ورنہ نہیں پھر تم کہاں اور ہم کہاں  
 کیا مبارک دن تھے یہ صل علی  
 ذکر حق سے دل پہ تھا سب کے سرو  
 تم چلے عرش بریں پر اسے حبیب  
 بیکیوں کا بھیج پہونچانا پیام  
 یا نبی عاصی تمہارے راز ہیں  
 تسبیہ فرقت آپ کی ہے یک غضب  
 حرص دنیا میں میں سارے مبتلا  
 کچھ نہیں طاعت کہ حاکم زعم ہو  
 غرق عصیاں ہے غلام دستگیر

سو مڑے اس بھوک پر قربان ہیں  
 ہم غریبوں کو یہ لذت پھر کہاں  
 مومنوں سے مسجدیں آباد تھیں  
 جاگتے راتوں کو تھے سب خاص و عام  
 ہوئے گی حاصل زیارت آپ کی  
 ہے بھر دسہ زلیات کا کسکو یہاں  
 قید تھا شیطان کا سب قافلہ  
 بھاگتے پھرتے تھے عصیاں دور و  
 گز زیارت مصطفیٰ کی ہو نصیب  
 التجا کرنا ہی بعد سلام  
 علت عصیاں میں سب بیمار ہیں  
 لیجئے جلدی خبر محبوب رب  
 کچھ نہیں سرمایہ روز حشر کا  
 یاد رکھتے آپ کے ہیں نام کو  
 ماہ غمراں ہے تو اسے ماہ نمیر

کیا محب خالق لے ہی افعال | تیری برلت سے جو عجلو عیش و

## عید الفطر کی خوشی کا بیان

لکھتے ہیں یہ راویان خوشخصال  
بوہریرہ سے روایت ہے لکھی  
آپ فرماتے ہیں دن تھا عید کا  
دیکھا میں نے بندہ ہے در آپ کا  
بوہریرہ میں صحابی رسولؐ  
اس طرح پوچھے میں ایشک آنکھوں میں  
عید کا غسل آج کر کے خان عام  
سر نہ آنکھوں میں سطر ہے لباس  
آپ بولے گر انہیں ہوتی خبر  
بس یہ کہہ شور کر رونے لگے  
پوچھا سمجھا کر عمر کو آپ نے  
تب یہ فرمائے امیر المومنین  
جو جو طاعت اس مہ الذریٰ کی

عید رمضان کی خوشی کا سنئے حال  
تھی خلافت حضرت فاروق کی  
گھر پہ میں فاروق اعظم کے گیا  
آتی ہے اندر سے رو نیکی صدا  
یہ صدا سکر ہوئے از حد ملول  
اے امیر المومنین حضرت عمر  
ہو رہے ہیں جمع مسجد میں تمام  
منتظر خطبے کے ہیں ممبر کے پاس  
یہ خوشی سب بھول جاتے سرسبز  
بوہریرہ دیکھ حیراں ہو گئے  
آج رونے کا سبب فرمائے  
عید ہے خوش ہیں تمام مسلمان  
شکر یہ میں اسکے کرتے ہیں خوشی

وہ اگر مقبول ہے اللہ کے یاں  
 گرنہ ہو مقبول رب العالمیں  
 اس الم سے آج رونا ہے مجھے  
 یا کہ وہ مقبولیت میں آگئی یا  
 آپ یہ فرما کے کرتے تھے بگا  
 اک روایت اور یاد آئی مجھے  
 بوحذیفہ کو رسول انس و جاں  
 حضرت فاروق کو معلوم تھا  
 کوئی مجھ میں ہو منافق کا نشان  
 تب حذیفہ نے عمر سے یوں کہا  
 تم رسول اللہ کے مقبول ہو  
 اے محبوبی عمر حق کے ولی  
 کہہ چکا حضرت کو حق نے یانہی  
 تسپر ان کے خوف کا کیا حال تھا  
 ایسی زاری کرتے تھے حضرت عمر

یہ خوشی زیبا ہے انکو بھائی  
 رونے کی جا ہے خوشی کی جا نہیں  
 ہم جو کچھ ماہ مبارک میں کئے  
 یا کیا مرد و دربار ایزدی  
 مومنو یہ حال تھا اصحاب کا  
 حال میں ہے جو عمر فاروق کے  
 سب بتائے تھے منافق کے نشان  
 گھر پہ جا کر آپ نے اسنے کہا  
 آپ تبتلا دیجئے اے مہرباں  
 اے امیر المومنین کہتے ہو کیا  
 کیا منافق سے ہے نسبت اچھی  
 جن کو جنت کی بشارت یا ملی  
 یہ جو چاہے سو کریں میں جنتی  
 رات دن روتے تھے کہ خوف خدا  
 تھے سیہ خط آپ کے رخسار پر

اے غلام دستگیر دل حزیں	عرض کر فاروق سے اس شاہ دیں
ہم غلاموں پر کرم ہو دہم	دین حق پر سب رہیں ثابت قدم

### تثنوی در بیان نماز

روز محشر کہ جاں گداز بود	اولیں پرشش نماز بود بُو
ہے بڑا مرتبہ نمازی کا بُو	کوئی اجر اس کا لکھ نہیں سکتا
اپنے افعال سے وہ رب عباد	کیا قرآن میں جا بجا ارشاد
اے مسلمانو جان و دل سے سبھی	کرو قلم نماز کو اپنی بُو
اور پیغمبر زمین و زماں بُو	اس کی تائید کرتے تھے ہر آں
وقت رحلت کے سرور عالم	روح سینے میں آئی تھی جہدم
تب بھی فرماتے تھے نماز پڑھو	اس سے غافل اے مومنو نہ رہو
ہے یہ ارشاد سرور اعلیٰ	اس کے راوی جناب شیر خدا
دقت پر جس نے کی نماز ادا	اجر دیتا ہے بید اس کو خدا
مہر باں ہووے وہ جناب کریم	اور ملائیک بھی کرتے ہیں تعظیم
ہے طریقہ پیہر دں کا نماز	کھلتے ہیں اس سے معرفت کے راز
ہے قبول دعا کا اصل اصول	اس کے اعمال ہوتے ہیں مقبول

برکت اس سے ہو روزی میں ہر بار  
 بھاگتا ہے نمازی سے شیطان  
 قبر میں ہوتی ہے چراغ نماز  
 تاج سر ہوگی اور لباس بدن  
 بن کے پردہ نماز نورانی پڑ پڑ  
 حق کے آگے نماز حجت ہے  
 جب تلے گا عمل نمازی کا  
 کام آدے صراط پر یہ نماز  
 وقت کھو کر جو اس کو پڑتا ہے  
 اَرَبِیۃُ الدِّمِی کا ہے مضمون  
 ویل دوزخ کا غار ہے واللہ  
 ہے حدیث محمد عربی  
 عبد اک نماز جو چھوڑا  
 جو کہ غافل ہیں اس سے عمر تمام  
 دوستو اب بھی دل سے توبہ کرو

دشمنوں کے لئے ہے یہ ہتیار  
 سختی سے عزرائیل کے ہوا مال  
 رکھے محشر میں باغ باغ نماز  
 حشر کی گرمی میں ہو سایہ فگن  
 دوزخ اور اس کے درمیاں ہوگی  
 مومنو یہ سند ہے رحمت ہے  
 نیکیوں کا جھکائے گی پلہ پڑ  
 کو بھی جنت کی ہے یہ اسے ہمارا  
 شان میں اسکے ویل آیا ہے  
 دیکھئے وعن صلوا تحم ساہون  
 دوزخی جس سے مانگتے ہیں بہانہ  
 کرو قائم نماز کو اپنی پڑ پڑ  
 کفر کا اس کو ہو دے اندیشہ  
 ان سے بنیاد ہو چکا اسلام  
 بیچ وقتہ نماز پڑھتے رہو پو

یہ مسائل نہیں ہیں کچھ مستور  
 عہد اک نماز جو چھوڑے  
 سال اک حقے کے ہیں اسی ہزار  
 تین حقوں کی جمع سن اے یار  
 چھوڑ کر اک نماز اے یارو  
 کہا اک دن کسی نے شیطان سے  
 وہ کہا چھوڑوے نماز کو یار  
 رحمت رب العالمین ہے نماز  
 انبیاء تک پڑھے ہیں نماز  
 دیکھو پختاؤ گے نہ چھوڑو اسے  
 کیسے ہی سخت ہو مرض میں گداز  
 بیٹھے یا لیٹے یا اشاروں سے  
 خشکی کا یا سفر ہو دریا کا بڑ  
 یا الہی ہیں براہ کرم بڑ  
 آتم خستہ دستگیر ملوں

ہے فقہ کی کتابوں میں مشہور  
 تین حقے ہیں اسکو دوزخ کے  
 رکھے دوزخ میں اسکو وہ قہار  
 سال دو لاکھ اور چہل ہزار  
 اتنے سال آگ میں نہ جلتے رہو  
 تو مجھے اپنے طور پر کرو  
 مجھ سا بن جائے گا تو بد کردار  
 یارو معراج مومنین ہے نماز  
 اولیاء نزع تک پڑھے ہیں نماز  
 ہے پشیمانی رو برو حق کے  
 پڑھنا ویسے بھی حال میں ہے نماز  
 اس کو ہر حال میں تمام کرے  
 عذر کوئی نہیں ہے پیش خدا  
 ہو ہدایت نماز کی ہر دم بڑ  
 رہے ہر دم نماز میں مشغول



واستان در بیان حج و زیارت حرمین الشریفین ادا اللہ شرفاً و تعظیماً

مومنو گرمو وے زادو را حل  
کار دنیا چھوڑ کر اے دوستو  
چھاپ دوں سب حج کا نقشہ آنکھ میں  
ایسا فرمائے رسول کر دگار ؛  
یہ سمجھ لو خاتمہ کا ان کے حال  
حاکم ظالم نہ جانے دے اگر ؛  
رکھ کے طاقت اور زربے عذر کے  
کافروں میں انکا ہوتا ہے شمول  
زیست ہے دور و زکی اے دوستو  
آل اور اولاد زوجہ مال و زر  
دوستی میں ان کے ترک فرض ہو  
وعدہ خالق سے کیا شیطان نے  
ایسا فرمائے عمر نے تین بار ؛  
چاہتا ہوں میں لکھوں ان کیلئے

فرض ہے حج تم پہ بیت اللہ کا  
وصف کچھ اللہ کے گھر کا سنو  
کھینچ دوں تصویر کعبہ آنکھ میں  
حج نہیں کرتے جو مومن مالدار  
ہے یہودی یا نصاریٰ کے مثال  
یا ہو شرعی عذر عاجز ہے لبشر  
رہتے ہیں محروم جو اس فرض سے  
ڈالیں ایسی زندگی پر خاک ہوں  
سوت سر پر آکھڑی ہے جان لو  
چار دن کے دوست ہیں اسے بنجیر  
یہ بڑی شرمندگی ہے مومنو  
پھیروں کا بندوں کو سیدھی راہ سے  
حج ادا کرتے نہیں جو مالدار  
جزیہ دیویں کافروں کی طرح سے

گر میں پاؤں ایسے لوگوں کو ابھی  
 بعض اصحاب رسول کبیر یا  
 مرتے مہسائیں گرا ایسے بشر  
 یاں تو اُلٹا ہو گیا ہے و انصیب  
 اور بعض مفلسوں کا ہے یہ حال  
 نہ سواری ہے نہ خرچ راہ ہے  
 منع قراں میں کیا ہے کبیر یا  
 یہ توکل پر قدم کیا دھرتے ہیں  
 حضرت شبلی کوچ کا عزم تھا  
 ہم بھی چلتے ہیں توکل حق پہ کر  
 قافلے والوں سے کچھ مت مانگنا  
 وہ کہے بے مانگے دیں کوئی اگر  
 بولے حضرت یہ توکل سچ ہے کب  
 احمد حنبل سے پوچھا اک بشر  
 آپ بولے قافلے سے ہو جدا

گھر جلا دوں ہے قسم اللہ کی  
 سخت نفرت اُن سے رکھتے تھے سدا  
 یہ نمازان کی نہ پڑتے لاش پر  
 جاتے ہیں کم مالدار اکثر غریب  
 جاتے ہیں رکھ کر توکل پیچیاں  
 کہتے ہیں زراق بس اللہ ہے  
 منع فرمائے ہیں حضرت مصطفیٰ  
 دوسروں کو بھی یہ مفلس کہتے ہیں  
 ان سے آکر مفلسوں نے یہ کہا  
 آپ بولے گر خدا پر ہے نظر پا  
 اور نہ لینا گروہ دیں نام خدا  
 اس میں کیا نقصان ہے اگر امیر  
 توشے پر حجاج کی نیت ہو جب  
 حج کو جاتا ہوں توکل حق پہ کر  
 کر توکل جا اکیلا اسے گدا

وہ لگا ڈرنے تو بولے وہ امام  
 تجھ کو خالق پہ توکل کب رہا  
 کچھ عجیب برکت ہے یا نکلے لوگوں کی  
 گرفتیروں کے دو فقرے یاد ہو  
 اب سنو دو حاجیوں کا تہسہ حال  
 ایک تو حاجی جناب دستگیر  
 تھی ریاضت عشق میں اللہ کے  
 گرچہ تھے محبوب سبحاں و امیر  
 یہ دعا کی آپ نے پردہ کو تھام  
 دن قیامت کے اٹھا اندھا جھجھ  
 دوسرے حاجی علی ابن حسین  
 حج کو جب جانے لگے ہو کر سوار  
 رنگ زرد اور حسیم میں لرزہ ہوا  
 کہتے تھے بلیک ہمراہی تمام  
 قافلے والوں نے پوچھا کر کے شین

یہ نہیں بھائی توکل کا مقام  
 ہے بھروسہ قافلے کے مال کا  
 ایک حج کرتے ہی بنتے ہیں ولی  
 قطب وہ شہر اتے میں بس آچو  
 خاص ہیں دونوں محب دو الجلال  
 غوث اعظم قطب دیں پیران پیر  
 برسوں آگے کہے کے حاضر رہے  
 جاتے اپنے کو تھے ایسا حقیر  
 یا الہی حرمت بیت اکرام  
 تانہ دیکھوں نیک بند و نکو ترے  
 لینے زین العابدین بالو کے عین  
 درشت خالق سے تھے ازس نرا  
 بندہ ہر ایک خوف حق کا نہٹھا  
 آپ تھے خاموش وہ دیں کہ امام  
 آپ کیوں خاموش ہیں ابن حسین

بولے ڈرتا ہوں کہوں لیبیک اگر  
 منہ پہ لائے جب وہ شہ لیبیک کو  
 دوستو آ جاؤ سیدھی راہ ہے  
 کیا بشر سے وصف کعبہ ہو ادا  
 کس کو شک ہے کعبے کی تصدیق میں  
 نور کی تصویر ہے بیت الاحرام  
 شہر نوزانی ہے جنگل نور کا ڈ  
 شہر سب شہروں کا وہ سالار ہے  
 ہے سیہ پردہ جو کعبے پر پڑا  
 اس سیاہی میں ہے پہنا رنگت  
 گرچہ ہے وہ پوشش بیت الاحرام  
 واہ کیا نام شہ زیبیاہ ہے  
 جس نے اس کو تھام کر مانگی دعا  
 جس کو کہتے ہیں طوافِ اودت  
 سات بار اطراف اس کے جو کھرا

ہونا لالیبیک کا ظاہر اثر ڈ  
 بس سواری سے گرے بیہوش ہو  
 کعبہ کیا ہے رحمت اللہ ہے  
 اس کے واصل ہیں خدا اور مصطفیٰ  
 ہیں حدیثیں آیتیں تعریف میں  
 نور حق جلوہ نما ہے صبح و شام  
 ہے پہاڑ ایک ایک ہمہ طور تھا  
 وانکا باشندہ ہر ایک سردار ہے  
 اس پہ ہے توحید کا کلمہ لکھا  
 جب طرح ظلمات میں آبجیات  
 سارے پردے پر محمد کا ہے نام  
 نام کے پردے میں بیت اللہ ہے  
 اس کا برلاتا ہے خالق مدعا  
 کعبے کے ہوتا ہے صدقے سات بار  
 رحمت اللہ میں داخل ہوا

عظمت اور تکریم کیسے کی یقین  
 پھرتے تھے اطراف اس کے مصطفیٰ  
 طوف کرتے ہی خدائے کردگار  
 دے گا خالق مرتے ستر نہار  
 گو پا پر دے مول کر ستر نہار  
 اور ستر عاصی جن پر ہو غضب  
 سب صحابہ اہل بیت اور اولیا  
 تھے حسن جو نور عین فاطمہ  
 حج بڑا بخشش کا ہوتا ہے سب  
 گر سفر میں مر گئے جنت لئے  
 کان میں بھونکا ہے کچھ شیطان  
 کہتے ہیں یاں مرنیے ہوتا چین  
 سوچے ہیں حافی کوئی درگاہ ہو  
 ایسا فرمائے رسول کبیرا  
 مومنوں پر واں کے ہے فضل خدا  
 دوستو کے مدینہ میں تم م

اس سے بڑھ کر میں تباہ کیا نہیں  
 اور طواف اکثر کئے ہیں انبیا  
 بخش دیتا ہے گتہ ستر نہار  
 رتے ملتے ہیں اسے ستر نہار  
 راہ حق میں تکر بے اس لئے بخار  
 حق تعالیٰ بخشے گا اس کے سبب  
 اس سفر پر جان کرتے تھے فدا  
 پا پیادہ حج کئے ہیں پندرہ  
 جان کے ڈر سے نہ جانا ہے غضب  
 زندہ گر آئے گتہ بخشے گئے  
 لوگ دُرتے ہیں دہاں کے جانے  
 روتے ہیں خویش و اقارب کر کے مین  
 یا برہنہ یا او جالاشاہ ہو  
 جس زمیں میں اک صحابی ہو مرا  
 جتنے داں ہیں دفن سب بخشا میگا  
 ہیں نہر دفن اصحاب اور امام

ایک صحابی ہند میں آتے اگر  
 گھیرتا ہندوستان کو فضل رب  
 کیا زمین کا واں کی بتلاؤں وقار  
 حضرت اسماعیل حب مصطفیٰ  
 کیا زمین ہے روجہ سالار دیں  
 ہیں صحابہ اور اکشر اولیا  
 خواجہ عثمان ہرون روشن ضمیر  
 التجا خالق کے کردار میں  
 جنت المعلیٰ قبرستان کا نام  
 ایسا فرمائے رسول اللہ نے  
 اولیا اللہ اٹھیں گے بے شمار  
 چہرے نورانی رہیں گے رشک ماہ  
 وہ سنیں گے شافع روز شمار  
 حشر کے دن حکم خالق ہوئے گا  
 وہ ملائکہ حکم سے اللہ کے

یہ زمین بھی خضر کرتی سرسبز  
 بولتے ہندو نہ ہم کو سب عرب  
 تین سو پچیسوں کے ہیں مزار  
 دفن ہیں واں اور بی بی ہاجرہ  
 ہیں خدیجہ اور سمیو نہ وہیں  
 ہیں شہید اور انبیا اور اقیام  
 خواجہ اجمیہ میمن الدین کے پیر  
 دفن مکے کے ہوئے بازار میں  
 جتنے ہیں مردے اس جا کے تمام  
 حشر میں کبے کی قبرستان سے  
 ان میں بندے خاص ہیں ستر ہزار  
 بخشدے گا حجاب ان کو آہ  
 ایک اک بخشائیگا ستر ہزار  
 اسے فرشتہ لاؤ کبے کی اٹھا  
 مثل دہن کے سواریں گے اسے

عرض بیت اللہ کریں گے یا حجب  
 اور جتنے حاجی ہیں بندے تڑپ  
 ہو نیکی مقبول کہے کی دعا  
 جب مدینہ پہنچیں گے بیت الحرام  
 اسلام اے قبلہ دنیا و دیں  
 اسلام اے پیشوائے مرسلین  
 قبر سے فرمائیں گے شاہ امام  
 بولیں گے حضرت سے بیت کبریا  
 فکر کچھ حضرت نہ ان کی کیجئے  
 یا نبی محروم جو ج سے رہے  
 یہ سفر کرتا ہے قلوب کو صفا  
 روضہ حضرت کا مکانِ ذوالجلال  
 امن کا ہے شہر مکہ محتسرم  
 یہ وہ جا ہے مصطفیٰ پیدا ہوئے  
 عہد حضرت کا اسی جا پر ہوا

جتنے نمونِ دفن ہیں میرے قریب  
 آج جنت میں چلیں ہمراہ مر  
 بخشے گا برکت سے حج کے کبریا  
 پہلے بھیجیں گے محمد پر سلام  
 اسلام اے کعبہ اہل یقین  
 اسلام اے رحمۃ للعالمین  
 بیت رب ہے تہ پہنچی میرا سلام  
 حاجیوں کو آج سب بخشاؤں گا  
 بس ہوں آج انہی شفاعت کیلئے  
 آج ان کو اپنا بخشا لیجئے  
 گویا ملتا ہے دلی کا مرتب  
 رو بہ آتے ہیں کرتے ہی خیال  
 حق نے اس کی کھائی قدر نہیں  
 یہ وہ جا ہے مرضی پیدا ہوئے  
 اور وہی پیدا ہوئے خیر النسا

چوتے ہیں بندگاں مہبود کے  
 وحی پہلے آئی حضرت پر وہیں  
 رات ہجرت کے رسول ذی وقار  
 بولے میں مکے نہ ہرگز چھوڑتا  
 کی تسلی حق نے مت کیجے الم  
 گرد کعبہ ہے جو مسجد محترم  
 جس نے اس میں ایک رکعت کی ادا  
 اک درم خیرات گر کوئی کرے  
 سیکیاں لاکھ اور جاکی دہائی ایک  
 رگڑے ہیں پیشانی اس جامرہاں  
 ہے حجر اسود جو کعبے میں لگاؤ  
 عاجزی سے ہاتھ گر اس پر رکھے  
 شوق سے جس نے اسے بوسہ دیا  
 جس کو چوما ہو رسول کر دگار  
 ہے حجر اسود جسے چومے نبی پڑ

سب مکاں موجود ہیں مولود کے  
 اور ہوا مہراج اہی جائے لعین  
 ہجر میں مکے کے تھے بس مہقرار  
 گر نہ ایذا دیتے مجھ کو اشتیاق  
 دیں گے یہ شہر آپ کا آپ ہی نگاہ  
 اس کو کہتے ہیں حرم اہل کرم  
 لاکھ رکعت کا ثواب اس کو ملا  
 لاکھ درہم کا ثواب اس کو ملے  
 ایک سمجھو ہے وہ جائے الی نیک  
 پاؤں رکھتے خوف آتا ہے وہاں  
 سمجھو سیدھا ہاتھ ہے اللہ کا  
 گویا بیعت اس نے کی اللہ سے  
 چوما ہاتھ اس نے رسول اللہ کا  
 کوئی دنیا میں نہیں شے یادگار  
 انبیا اور اہل بیت اصحاب بھی



لب لگے جس پر رسول پاک کے  
 جس کے دیکھے سے گنہ ہوئے ہر دور  
 نام جو میزاب رحمت پایا ہے  
 اس کے نیچے بادب جس نے گیا  
 گرد و رکعت وال ٹپھے کوئی نماز  
 پاک کرتا ہے اسے یوں کبریا پڑ  
 ہے احاطہ جس کو کہتے ہیں حطیم  
 اس احاطہ کے جو شخص اندر گیا  
 گرد و رکعت وال کسی نے کی ادا  
 گویا جاگارات وہ ستر ہزار  
 ہے مصلّا اس میں سنگ سبز کا  
 بس وہیں اہل سیر کا ہے بیاں  
 وال کھڑے ہو کر جو کرتے ہیں دعا  
 کیا شرف زہزم کو خالق نے دیا  
 ہیں فضائل میں حدیثیں بیشمار

اس کے بوسے میں ہیں لاکھوں ذائقے  
 یہ شفاعت اتنی کرتا ہے ضرور  
 چھت کا بیت اللہ کی پرنا لا ہے  
 ہوتی ہے مقبول جو مانگو دعا  
 نجات ہے جرم اس کے بے نیاز  
 گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا  
 حصہ اک کعبہ کا ہے فضل کریم  
 گویا وہ کعبے میں ہی داخل ہوا  
 اجر ہے چالیس حج مقبول کا  
 طاعت حق میں کرا اپنے کو نثار  
 زیر میزاب اور کعبے سے لگا  
 دفن اسمعیل میں اور اتنی ماں  
 جلد بولتا ہے اس کو کبیر یا  
 منہ کا حضرت کے لعاب اسمیں ا  
 پیتے تھے اکثر رسول کردگار

جس نے بسم اللہ کہہ کر پی لیا  
 جو مرض ہو دور کرتا ہے آگہ پو  
 ایسا فرمائے رسول دوسرا  
 آگ دوزخ کی یہ پانی ایک جا  
 حج وہی ہے حج کے دن احرام سے  
 باندھ کر احرام لاکھوں کلمہ گو  
 تنگے سرموتے ہیں شاہ و گدا  
 بے نیازی ہے اسی سرکار میں  
 چہرے گرد آلود شوق کردگار  
 دیکھنے کی ہے وہ مجلس مومنین  
 کھاتا پینا بیٹھنا سوتا وہاں  
 رہتے ہیں اک حال پر شاہ و گدا  
 یوں کہا پیغمبروں کو کبیریا  
 حج اس جا ہوتے ہیں جو تنگے سر  
 چھوڑ آتے ہیں وہ عیش آرام کو

ہوتی ہے مقبول جو مانگو دعا  
 عمر بھر کے نچتے جاتے ہیں گناہ  
 جو پیاز و زرم وہ دوزخ سے بچا  
 جمع کرنے کا نہیں وہ کبریا پو  
 عرفات پاک میں ٹھیرے رہے  
 جاتے ہیں بسیک کہتے دوستو  
 ایک ہے اس جا ہر ایک چھوٹا بڑا  
 ایک ہیں خالق کے سب دربار  
 روتے ہیں عصیاں پہ اپنے زار زار  
 ایسی محفل کوئی دنیا میں نہیں  
 سب عبادت میں متوخل بھائیجا  
 یہ نمونہ ہے محبوبِ شر کا پو  
 چاہتا ہو مجھ کو کوئی دیکھنا  
 اگر دمنہ پر بال عریاں چشم تر  
 میں انہیں ہیں ہوں سب لودیک لودک

منزل اقدس مناسبت ہے آخری  
 واں ٹھہر کر جو کرتے ہیں دعا  
 اک ولی دیکھے مناسبت ہو خوا  
 بولتے ہیں یوں فرشتے ہو طول  
 اس ولی نے عرض کی اللہ سے  
 حکم خالق کا ہوا تب اے ولی  
 بحر بخشش ہے یہاں فیض عظیم  
 ہم نے ان چھ کے سبب چھ لاکھ کا  
 جس کو غار ثور کہتے ہیں تمام  
 وقت ہجرت آئیں جا فخر عرب  
 جاتے ہیں واں تھے جہاں ہجرت ہو  
 قرب کہ جو جبل ہے نور کا پڑ  
 یعنی جس پتھر پہ تھے خیر الانام  
 سنی کہتے ہیں جسے اہل صفا  
 دو جہاں کے اس سے سب جاتے ہیں غم

جا ہے اسمعیل کی واں ذبیح کی  
 ہوتی ہے مقبول درگاہ خدا  
 حاجی ہیں چھ لاکھ حاضر با صواب  
 ان میں ہے چھ حاجیوں کا حج قبول  
 میراج دے کوئی بندے کو تیرے  
 ہم کو شرماتا ہے تو سب کر سخی  
 میری رحمت ہے بڑی میں ہوں کیم  
 کر لئے مقبول حج اے بادشاہ  
 ہے جبل پر ثور کے وہ نیک نام  
 ساتھ لے صدیق کو تھے تین شب  
 جو دعا کرتے ہیں ہوتی ہے قبول  
 اس پہ شوق صدر حضرت کا ہوا  
 لوٹتے ہیں حاجی واں جا کر تمام  
 وہ صفا مروا میں ہے بس دورنا  
 حشر میں پل پر رہے ثابت قدم

زاویوں میں کعبے کے یا احترام  
وصف میں اس کے حدیثیں ہیں کثیر  
وال سے لیکر تا حجر اسود یقین  
کرتے تھے مس اس کو اکثر مصطفیٰ  
کہتے تھے حضرت فرشتے ہیں یہاں  
بیت رب کے روبرو یا احترام  
کر لیا مقبول اس کو بے نیاز  
وال دور کثرت عجز سے کوئی پڑھے  
بعضے کہتے ہیں جسے ہو رنج و غم  
مومنو یہ کب برا ہے بولنے  
دور کرنے والا غم اور رنج کا  
رنج امت نے دیا تو انبیاء  
یمیٹے دروازے پہ جا اللہ کے  
ہے مسبب وہ جناب کبریا  
جس کو ستر بار حق کہتا ہے آ

ایک ہے رکن یمانی کا مقام  
اسکو مس کرتے ہیں سب روشن ضمیر  
جو دعا مانگو براتی ہے وہیں  
پڑھتے ہیں یاں رہتا اور اتنا  
رہتے ہیں جبرائیل بھی اکثر نہاں  
حضرت ابراہیم کا ہے خوش مقام  
وال فرشتے پڑھتے ہیں اکثر نماز  
اگلے اور پچھلے گنہ بخشے گئے  
دفع کرنے حج کو جاتے ہیں الم  
غم میں گھریں جائیں گرا اللہ کے  
کون خالق کے سوا ہے دوسرا  
راستہ پکڑے ہیں بیت اللہ کا  
بس اسی جا بھوکے پیاسے مر گئے  
کھینچتا ہے ہر طرح حج ہو ادا  
وہ جواب اک بار دیتا ہے بجا

سن کے یہ ابیات عاشق کہہ اٹھے  
 بندہ مسکین ہے تو عاجز حقیر  
 مختصر حج کا کیا تو نے بیاں  
 جس کے خاطر دل ٹڑپتے ہیں مدام  
 تذکرہ عاشق کے گھر کا ہو چکا  
 ذکر کچھ شاہ مدینہ کا بھی ہو  
 ایسا فرمائے رسول حق شناس  
 یہ سمجھ لو اس نے کی مجھ پر جفا  
 جس کی میری زیارت قبر کی  
 یوں تو بخشائیں کے شب کو شاہین  
 جلوہ گر نور الہی ہو جہاں  
 روضہ اقدس کا دیکھو مرتبہ  
 غریب و کرسی سے زیادہ فخر ہے  
 اتمیٰ اردو جہاں ٹھہری وہ جا  
 والے کا حاضر ہونا یوں ہی جانتے

جان ہم کہیے پہ قرباں کر چکے  
 یہ بیان بس کر غلام دستگیر  
 اب سنا عشاق کو وہ داستان  
 اس بیاں کے منتظر ہیں خاص و عام  
 حال کچھ معشوق کے گھر کا سنا  
 بیٹھے ہیں مشتاق سدا کلمہ گو  
 حج کیا جس نے نہ آیا میر پاس  
 اس کا میں حامی نہیں روز جزا  
 مجھ پہ بس واجب شفاعت ہوگی  
 یہ شفاعت خاص ہے اسو منین  
 اس زمیں کے فخر کا کیا ہو بیاں  
 دو جہان سے حق نے اعلیٰ کر دیا  
 اور بیت اللہ پر اس کا فخر ہے  
 گھر ہے وہ اللہ کے معشوق کا  
 زندگی میں گو یا حضرت سے ملے

سب حدیثوں سے یہ ظاہر ہو چکا  
طاعت حق کرتے ہیں وہ خوشحال  
کی زیارت جس نے آتش سے بچا  
ایسا فرمائے رسول بے نظیر  
آدمی جس خاک سے پیدا ہوا  
خاک انور ہے مدینہ کی لطیف  
اہل بیت اصحاب اور اکثر امام  
جتنے مومن خاک سے والے بنے  
روضہ اقدس کا ایسا ہے وقار  
دفن جس جا لاشہ اطہر ہوا  
تین قبریں اس میں ہر علی صفا  
ایک میں صدیق ہیں اک میں عمر  
اس کے باہر ہے جو اک روضہ بنا  
لوہے کی جالی ہے گرد اس کے تمام  
گرد اس کے مسجد اک پر لوز ہے

قبر میں زندہ ہیں محبوب خدا  
سنتے ہر ہفتہ میں ہیں میت کا حال  
خیر پر ہووے گا اس کا خاتمہ  
پہنچ گیا واں ہو جہاں جسم کا خمیر  
اس زمیں میں دفن اسکا ہو گیا  
جس سے حضرت کا بنا جسم شریف  
واں کی مٹی سے بنے با احترام  
حشر تک واں دفن ہوتے جائینگے  
رہتے ہیں حاضر ملک ستر نزار  
ہے وہ حجر اعلا شہ صدیقہ کا  
دفن ہیں اک میں رسول کائنات  
سب کتابوں میں یہی ہے بس خبر  
دفن ہیں اس میں جناب فاطمہ  
پڑھتے ہیں باہر سے چاروں پر سلام  
لوز سے اللہ کے معمور ہے پڑ

لے صحابہ کو وہ سردار انام  
 بعد کعبے کے حرم کے مرتبہ  
 مسجد اقصیٰ سے بڑھ کر ہے وقار  
 اس میں داخل ہووے عجزِ آداب سے  
 اس حرم میں کرنا آہستہ کلام  
 تھم جو اس مسجد کے ہیں کمونین  
 مرقد اور نمبر میں ہے جو فاصلہ  
 جائے یہ اللہ کے رحمت کی ہے  
 ہے بڑا اس جائے فضل بے نیاز  
 سینکڑوں میں وال کلا اللہ دھڑک  
 پڑھتے ہیں اکثر درود اہل صفا  
 رکھتی ہے خوشبو مدینہ کی زمین  
 کوہ و صحرا کی زمیں ہے دکنچی پاک  
 فضل ہے خاک شفا ہے جبکہ نام  
 اس طرح فرمائے محبوب غفور

ہاتھ سے مسجد بنائے ہیں تمام  
 ہے رسول اللہ کی مسجد کا بڑا  
 ہیں فضائل میں حدیثیں بیشمار  
 شکر حق کا اپنی قسمت پر کرے  
 ہے وہ دربار رسول نیک نام  
 ہیں فضائل ان کے لکھ سکتا نہیں  
 یوں فضیلت میں کہے ہیں مصطفیٰ  
 کیا ریوں سے کیا ری یہ جنت ہے  
 عجز سے پڑتے ہیں وال عاشق نماز  
 رات دن پڑھتے ہیں سب آداب سے  
 ہے درود پاک کا اس جا مزا  
 مشک اور عنبر میں وہ خوشبو نہیں  
 ہر مرض کو دور کرتی ہے وہ خاک  
 دفع اس سے ہوتے ہیں کوڑا و جہام  
 ہے مدینہ والوں کی عظمت ضرور

ان سے پیش آنا بڑی تعظیم ہے  
 جو مدینے والوں کو دھمکی دیا  
 جس نے دھمکا یا رسول اللہ کو  
 بے کدورت ہو محبت دل ہو صفا  
 انکی خوشنودی میں جنت پائینگے  
 شہر کے باہر ہیں مسجد اور بھی ۔  
 مصطفیٰ ان میں پڑے ہیں خود گناہ  
 پہلے حضرت نے جو مسجد کی بنا  
 ہمیں فضائل میں حدیثیں بیشمار  
 اونہی ہجرت کے دن بھیجی وہیں  
 دوستو یہ بھی مدینہ ہے قدیم  
 ہے جو خرموں میں مدینے کے مزا  
 چو طرف نہریں ہیں تھیں بیشمار  
 میٹھے پانی کے کنوئیں ہیں جا بجا  
 ہے جو خاصانِ خدا کا مقبرہ

یہ ہیں ہمسایہ رسول اللہ کے  
 گو یا حضرت کو ڈرایا بے حیا  
 لعنتی ہے دوزخی ہے جان لو  
 کچھ خطا بھی اسے ہو کر نامحاف  
 جو ستائے ان کو دوزخ جائینگے  
 پنجتن اور اہل بیت اصحاب کی  
 دو دو رکعت وال بھی پڑھنا بانیان  
 شہر کے باہر ہے نام اسکا قبار  
 پہلے وہ مسجد بنی ہے بادقار  
 پہلے ٹھہرے تھے وہیں سلطان دین  
 وال بھی ہر مومن کو بجائے کریم  
 میووں میں جنت کے کبہ ذائقہ  
 سینکڑوں خرمونجے بن ہیں پر بہار  
 منہ کا حضرت کے لعاب ہمیں گرا  
 رشک جنت ہے بقیع دل کش



پہلا قبہ اس میں ہے عکاس کا  
 قول اکثر اولیوں کا ہے یہی پڑ  
 ہیں حسن بھی دفن اور زین العبا  
 ہیں امام باقر لایق وہیں پڑ  
 دوسرا قبہ ہے ابراہیم کا  
 چند اصحاب بنی سمراہ لے  
 دراک قبہ میں با اعزاز و شرف  
 ایک قبہ ہے جو داں رشک خاں  
 ایک قبہ ہے وہاں جو بے عدیل  
 حضرت تافع کا ایک قبہ جدا  
 اور امام مالک اک قبہ میں ہیں  
 ہیں شہید اور اولیا اور اصفیا  
 ہے جو قبہ حضرت عثمان کا  
 بیچ میں غماں کے میری قبر ہے  
 اور جو خاصان حق باقی رہے

یہ رسول کبریا کے ہیں چچا  
 ہیں اسی میں دفن زہرا اور علی  
 ہے اسی میں دفن سر شہیر کا  
 ہیں امام جعفر الصادق وہیں  
 یہ ہیں فرزند رسول کبریا  
 لیٹے صاحبزادے ہیں آرام سے  
 ہیں سبھی حضرت کی صاحبزادیاں  
 ہیں رسول اللہ کی سب بیبیاں  
 اسمیں بھائی مرتضیٰ کے ہیں عقیل  
 ایک میں دائی حلیمہ سعدیہ  
 سب رسول اللہ کے سائے میں ہیں  
 جنتی ہے دفن اس جا جو ہوا  
 وصف میں قمرائے اسکے مصطفیٰ  
 جو زمیں ہے جان لو جنت اسے  
 دفن باہر نہیں بقیع پاک کے

شرق میں دیکھو برون دایرا  
 اور اک قبة میں اس جا بادقار  
 ہیں جناب مرتضیٰ کی والدہ  
 بستر آرام ہے ان کا مزار پڑا  
 عرض کی اصحاب نے تب یا نبی  
 آپ نے فرمایا ہو کر اشک بار  
 قبة پھیپوں کے ہیں حضرت کے جدا  
 ہے جو گنبد حضرت اسماعیل کا  
 قرب ہے ان کو مزار پاک سے  
 ہو کے ہر قبة میں حاضر خاص علم  
 کہتے ہیں حاضر میں ہم بہر خدا  
 جو سلام ان پر پڑا پایا ثواب  
 بدر کے صحرا میں ہیں اصحاب بدر  
 ہے احد کے جامدینے کے قریب  
 حضرت حمزہ کا قبة ہے وہیں

قبة اک ہے بوسعید خدری کا  
 فاطمہ بنت اسد کا ہے مزار  
 دفن کے وقت انکے حضرت نے کہا  
 قیر کا بالکل نہیں ان کو فشار  
 کیا ہر اک پر ہے افیت قبر کی  
 میرے بچے تک کد کا ہے فشار  
 ہیں صفیہ اک میں اک میں عاتکہ  
 ہے فضیل شہر کے اندر بنا  
 جعفر الصادق کے صاحبزادے تھے  
 عجر سے پڑتے ہیں ہر اک پر سلام  
 اس کے شاہد آپ ہو روز جزا  
 حشر تک دیتے ہیں وہ اسکا جوا  
 ان شہیدوں کے نبی نے کی ہے قدر  
 اس زمیں میں ہیں خدا کے حبیب  
 ہے وہیں دندان ختم المرسلین

ہو گئے بدر اور احادیث جو شہید  
 یہ جو اصحاب نبی ہیں دوستو  
 ان کے شاہد ہیں رسول دین پناہ  
 ستم گرے ہیں انکے گھوڑ و نیچے چہاں  
 جو تھی انکے ڈیر کی رسی کی خاک  
 یہ خدا کے روبرو ہیں باغ باغ  
 نہ مجاور ہے نہ کوئی دارباں  
 عرس ہے انکا نہ ان کو روشنی  
 بھول ہے صندل نہ چادر ارگیا  
 گر اگر تہی پھریں لے جا بجبا  
 مقبروں کے نام واں جنت ہو جب  
 ان پہ رحمت بھیجتا ہے کبریا  
 پردہ ہے دنیا سے سب زندہ ہیں  
 مومنو جتنے ہیں خاصان خدا  
 روح حاضر ہے ہر اک کی شاہد

ان تماموں کو ہے جنت کی نوید  
 جاں دے ہیں مصطفیٰ کے روبرو  
 وصف میں قرآن ہے انکے گواہ  
 رتبہ دلیوں کو یہ مٹی کا کہاں  
 اچھے اچھے اولیاء سے تھی وہ پاک  
 نہ مزاروں کے نشان ہیں چراغ  
 نہ ہے نقارہ نہ لوبت نہ نشان  
 اس تکلف سے ہیں دنیا کے غنی  
 شامیا نہ ہے نہ سایہ جھاڑ کا  
 آگ کا ملتا نہیں ہرگز پتا  
 آتش دوزخ ملے جنت میں کب  
 حشر تک باقی ہیں انکے فاتحہ  
 اور رسول اللہ کے ہمراہ ہیں یہ  
 ہیں وہ سب حاضر حضور مصطفیٰ  
 کر بلا یاں ہے نجف بغداد ہے

جان لوحس نے مدینے کو گیب  
تھے جب اس عالم میں سردارانام  
منع سجدے کو کیا ہے آپ نے  
وقت رحلت بولے معشوق و دو  
ہو گئے بے خوف بس اللہ سے  
واہ رے تعلیم سردارانام پڑ  
سجدہ اقدس میں سب چھوٹے بڑے  
یہ ضرور کرتے ہیں تعلیم سب  
بھیجتے ہیں پہلے حضرت پر سلام  
فاطمہ پر بھیجتے ہیں پھر سلام  
واں فرشتے ہیں جو پوشیدہ تمام  
بعد پھر مید سے طرف منہ پھر کر  
پھر احد کی سمت منہ کر کے تمام  
مومنو آتا ہے جب وقت دعا  
مصطفیٰ میں مالک دنیا و دیں

وہ تمامی اولیا سے مل لیا  
انس و جن کرتے تھے حضرت کو سلام  
سجدہ آیا ہے خدا کے واسطے  
ہو وے لعنت بر نصاری و یہود  
انبیا کے قبروں کو سجدے کئے  
واہ رے تعظیم سردارانام پڑ  
رو برو جالی کے ہوتے ہیں کھڑے  
ہاتھ باندھو عجز سے موبادوب  
بعد صدیق اور عمر پر لا کلام  
السلام اے بنت سالار انام  
ان ملائیک پر بھی پڑھتے ہیں سلام  
پڑھتے ہیں اہل بیت پاک پر  
حضرت حمزہ پہ پڑھتے ہیں سلام  
پھرتے ہیں کعبہ طرف شاہ و گدا  
مصطفیٰ کے قبضے میں کیا کچھ نہیں

جا رسول اللہ کے دربار میں ؛  
 عظمت حق شرع سلطان زما  
 منہ طرف کعبے کے کرتے ہیں تمام  
 یاں تو مرشد کو بھی سجدے سے چوریں  
 کہتے ہیں ہے عقل ناقص عالم کی  
 ہم کو یہ بتلائے حق کا راستہ  
 کیا صحابہ کو رسول کبریا  
 مصطفیٰ کو کیوں نہ وہ سجدہ کئے  
 حال ظاہر شرع کامیں نے لکھا  
 عین حق ہر شے کو میں وہ جانتے  
 یا الہی یا غفور یا مجیب ؛  
 آفتوں سے دین و دنیا کے بچا  
 وال جو حاضر ہو غلام دستگیر  
 پریش محشر نہ خوف نار ہو ؛

مانگنا اللہ کے سرکار میں ؛  
 کیا بھلے معلوم ہوتے ہیں وہاں  
 مانگتے اللہ سے ہیں خاص و عام  
 قبروں کو بھی سجدہ کر کے روتے ہیں  
 ہیں بہت بھید اس میں کیا سمجھ کوئی  
 ظاہر انساں میں یہ باطن میں خدا  
 حق کا بتلائے نہیں تھے راستہ  
 اندلوں کے یہ منے راستے  
 جو سوحد میں مقام ان کا جدا  
 قول داعظ کو نہیں وہ مانتے  
 مومنوں کو حج زیارت کر نصیب  
 حشر میں حامی بنیں خیر الورا  
 ہاتھ میں ہو دامن پیراں پیر  
 پیر کے صدقے سے بیڑا پار ہو

مثنوی در حال عشق و محبت حقیقی

جسکوئے عشق رہبر چاہئے  
 لکھ گئے ہیں صوفیہ عالی خصال  
 عشق احمد کے لئے مرشد ضرور  
 گرچہ میں اشغال ہر ہر سے جدا  
 شان بیت اللہ میں دیکھا کوئی  
 ایک ہے عشق اور محبت کا ثمر  
 جا رہے تھے حج کو ایک صفا نظر  
 دیکھے گھوڑے پر ایک عورت خستہ حال  
 حال پوچھا تو وہ بی بی نے کہا  
 میں علی حیدر کی ہوں اولاد  
 آج یہ مردار گھوڑے پر ملا ہوا  
 رو دئے سن کر دلی اللہ کے  
 بس وطن میں آپ گھر بیٹھے رہے  
 دیکھو اک سچے میں فضل رب ہوا  
 یہ روایت ہے محبوب دوسری

ملتی ہے راہ الہی عشق سے  
 عشق حق ہے عشق احمد ہے محال  
 ہو محبت پیر سے اسے ذمی شعور  
 ایک ہے سب کا اصول انتہا  
 اور مدینے میں اسے پایا کوئی  
 سن رکھیں تئیں اک دو مختصر  
 ساتھ اپنے لئے تھے مال و زر  
 نو چلتی ہے مرغ کے پر اور بال  
 تیسرا ناقہ ہے ہم پر اسے گدا  
 تین دن سے بھوکے ہیں بچے مرے  
 تین دن کے بعد ہے کھانا روا  
 سب روپے تندر آپ انکے کر دے  
 دیکھا سب نے حج کے دن مکے میں تھے  
 ہو گئے مقبول کیساج ملا ہوا  
 دیکھو کیا کرتا ہے عشق احمدی

ایک بی بی آئی گھر لوہار کے  
 دیکھ انکا حسن وہ بولا جواں پڑ  
 کچھ نہ سمجھی بی بی اسکے دلکا حال  
 پاس جس دم آنکھ آیا وہ جواں  
 لاغری کا حال دیکھ اس نے کہا  
 بولیں میں زہر کی ہوں اولاد سے  
 نذر آنکھ کی جو کچھ موجود تھا  
 خواب میں دیکھا رسول پاک کو  
 تو کیا احسان بیٹی پر میرے  
 جو ریاضت کر کے باویں اولیا  
 آگ سے ہوتا جو لوہا سرخ فام  
 اسکو چمپے کی ضرورت کچھ نہ تھی  
 عشق گزراوند کا بی بی کو ہو پڑ  
 حضرت سے صحابہ نے جو کی  
 سن کے فرمائے رسول نیک خو

بولیں راہ حق میں کچھ دلوائے  
 دوں گا کچھ تم رات کو آنا یہاں  
 آئی شہ کے وقت فاقوں سے ٹہال  
 کھڑکھڑائیں آنکھ تن کے ہڈیاں  
 کس قبیلے کی تو ہے اے مہ لقا  
 تھر تھرا اٹھا وہ مارے خوف کے  
 عفو کر دایا تصور اور رو دیا پڑ  
 اس طرح فرمائے اٹھ اب شاد ہو  
 بچ گیا آتش سے اب دارین کے  
 ایک نخطے میں اسے حق نے دیا  
 اسکو لے کر ہاتھ میں کرتا تھا کام  
 دوستوہے فصل کا مطلب یہی  
 اسمیں بھی پائے گی وہ اللہ کو  
 آپ کو سجدہ کریں ہم یا نبی  
 بے خدا کے سجدہ ہوتا اور کو

<p> سجدہ خاوندوں کو کر لیں یا سرور  بل بے کافر ماجراے عشق کی  اور سیلی نے انا محبوں کہا  عاقبت مارا بٹاں شہ رہبر است  گرتو محبوں شد پریشان و غوی  گفت خاموش چوں تو محبوں نمستی  ہر دو عالم بے خطر بودے ترا  در طریق عشق بیداری بدست  ہست بیداریش از خواہش تر  گر طے رہبر غلام دستگیر </p>	<p> حکم کرتا عورتوں پر میں ضرور  محب ہے ساری خدائی عشق کی  عشق میں شمرہ زلیخا کو ملا  عاشقی گزریں سر و گزراں سر است  گفت لیلیٰ را خلیفہ کاں توئی  از درگروباں تو افسردن نیستی  دیدہ محبوں اگر بودے ترا پڑ  با خودی تو لیک محبوں بخودست  ہر کہ بیدار است او در خواب تر  ہے مجازی میں حقیقت بے نظیر </p>
---	--

### شکوئی

<p> آل احمد کی غلامی چاہئے  ایک قراں ایک اولاد بتول  ان کو مست چھوڑو رہو گے رستگار  آپ کیا فرمائے ہم کرتے ہیں کیا </p>	<p> گر خدا کا دوست ہونا ہے تجھے  چھوڑے ہیں دو چیزیاں محض ربول  کہ گئے ارشاد حضرت تین بار  حکم کی تعمیل میں ہے تفرقا </p>
--	--



ہیں تبرک پر فدا سب مومنین  
 رہتے ہیں جس باپ آنا شریف  
 یا وہ ہیں آثار حضرت پختن  
 اولیا کے چھلے ہوتے ہیں جہاں  
 کیسے کی کرتے ہیں عظمت خاص عالم  
 بہتی ہے فاقہ کشی سادات پر  
 سب عبادت ایک طرف رہی نگلی  
 راویوں نے یہ لکھا ہے ماحیرا  
 تھا خلیفہ اور بہت ہی شان سے  
 دیکھا کیسے کے حرم میں وہ جواں  
 شور تھا سرکار سے محبت کرو  
 ایک میلہ جسم پر احرام ہے  
 دلچیز کرہیت ہوئی اس پر عجیب  
 بولے سب عابد ہیں یہ ابن حسین  
 سن کے یہ عبد الملک حیراں ہوا

پوچھتے تک آل احمد کو نہیں  
 آنکھیں وال ملتے تو انا اور ضعیف  
 یا ہیں آثار ولی ذوالمنن پڑ  
 آنکھیں ملتے ہیں وہاں پیرو جواں  
 مسجدوں پر صدقے ہوتے ہیں تمام  
 بے خدا کے کون لے انکی خبر  
 انکی خدمت میں ہے اللہ کی بخشی  
 تھا سپر عبد الملک مروان کا  
 آگیا تھا طوف کیسے کے لئے  
 یک بیک گڑ بڑ محی ہے لابیایں  
 اس میں دیکھا ایک صاحبزادہ کو  
 خلق قرباں ہو رہی ہے پلے پلے  
 پوچھا تب یہ کون ہے مرد غریب  
 فاطمہ کے اور علی کے نور حسین  
 بولا یہ ہے بہیت بار خدا

کیا ہوا ارشاد ان کی شان میں  
 قوم پر پہنچائے اپنی بالیقین  
 ہو محبت اقربا سے آپ کے  
 نام سید سنتے ہی تیوری چڑھی  
 سنیکڑوں حیلوں سے ملتا ہے جواب  
 جب دعا مانگیں غلام و ستیکہ

غور سے دیکھیں ذرا قرآن میں  
 یا محمد آپ نے احکام دیں  
 بدلہ اس کے اجر کا کیا ہو سکے  
 اس محبت کی یہ حالت ہو گئی  
 کچھ غرض لاویں وہ ہو کر بیجا  
 واسطہ آل نبی کا ہو بشیر

### مثنوی ستون خانہ کے حاملین

چاہتے مومن کو عشق احمدی  
 آئینہ سمجھو خدائے پاک کا ڈ  
 آدمی جن و ملک غلمان و حور و  
 ان کا کلمہ پڑھتے ہیں شام و صبح  
 اولیاء اللہ کو ہے ان کی خبر  
 بیٹھتے تھے مصطفیٰ ٹیکا لگا کر  
 رونق افروزاں ہوئے خیر الورا  
 ہو گیا فرقت میں حال رکاز بن

ہر عبادت کا خلاصہ ہے یہی  
 دوست و بزرگ شاہ لولاک کا  
 ان کے دیوانے دو عالم میں ضرور  
 ان کے عاشق بحر و بر کوہ و شجر  
 رتے پاتے ہیں جو اسمیں یکدگر  
 تھا ستوں خرچے کے سوکھے چٹھا کا  
 جب بنا مسجد میں منبر دوسرا  
 ہجیر میں رونے لگا بس وہ ستون

<p>سن کے اک حیرت صحابہ کو ہوئی درد کا ہجراں کے معروضہ کیا کیوں نہ روؤں بے تر جان جہاں تا ترا میوہ سبھی عالم چکھے تا تروتازہ رہے گا تو مدام چاہتا ہوں وہ کہ جس میں ہو بقا تا اٹھے انساں طرح یوم النشور آدمی ہو کر نہ ہو لکڑی سے کم نالہ میزدہمچو اریاب عقول و کز دی آگ گشت ہم پیر و جوال کز چہ می نالد ستوں باعرض طول گفت جاتم از قواف گشت خوں چوں نہ تالم لے تو اے جاہیاں بر سر منبر تو مسند ساختی اے شدہ با ستر تو مہراز بخت</p>	<p>اس طرح روٹا تھا جیسے آدمی پوچھے حضرت اے ستون کہتا کیا ہجر سے تیری چلی ہے میری جاں آپ پوچھے زندہ کر دوں میں تجھے یا ترا بخت میں میں کر دوں قیام عرض کی یاں کے مزے میں سنبلا پس زمیں میں دفن فرمائے حضور غافل و ہر دم رہے عقبی کا غم استن سنانہ در حبر رسول در میان مجلس و غلط آنچناں در تحیر مابند اصحاب رسول گفت بنمیر چہ خواہی استون از فراق تو مرا چوں سوخت جال مسندت بودم تو از من تا ختمی پس رسولش گفت اے نیکو درخت</p>
---	--

اگر بھی خواہی ترا نخلے کنند  
 یاد آں عالمِ حقتِ سرورے کند  
 گفت آں خواہم کہ شد دایم بقاش  
 آں ستوں را دفن کرد اندر زمیں  
 سن چکے اک خشک لکڑی کی مثال  
 ہے عرب کے شہروں میں ملکِ یمن  
 اکِ محبِ حق کا تھا اس جا مقام  
 عشق میں حضرت کے فانی تھے مگر  
 تھے چراتے بکریاں جنگل میں جا  
 رہتے تھے فاتے سے اکثر وہ ولی  
 چند یوں سے ستر پوشی کرتے تھے  
 خستہ اور آوارہ جو شیدا بتا  
 ہے یہ مسلم کی حدیثِ امینیں  
 ہے یمن میں اکِ محبِ کبریا  
 حلیہ انکا سب بیاں فرمادے

شرقی و غربی ز تو میوہ چنند  
 تا تر و تازہ بمبانی تا ابد  
 بشنوائے غافل کم از چوبی سبیل  
 تا چو مردم حشر گرد و دیوم دین  
 اسپنیں اک عاشق صادق کا حال  
 اسپیں اک قریہ ہے نام اسکا فرین  
 تھا اویس اس دالہ و شیدا کا نام  
 آہنیں سکتے تھے ماں کو چھوڑ کر  
 اسکی مزدوری میں مار کا رزق تھا  
 گٹھلیاں خرچے کی چُن کھا کبھی  
 کوئی واقف تھا نہ ان کے حال سے  
 بس اسی کے ہیں خدا اور مصطفیٰ  
 ایسا فرمائے عمر کو شاہ دیں  
 تا بے یں ہیں ان کا رتہ ہے بڑا  
 اور ملنے کا پتہ بتلا دے

اور فرمائے ملیں جیب ان سے جا مومنو جنگِ احد میں جیب پلید سنئے ہی حضرت ادیس پاک نے دوستو اشغال ہیں سب بے حصول ہاں جوانی میں ہی جاں قربان ہو ہوئے کمسن بکرا یا بوڑھا رہے روئے احمد کا تصور ہو اخیر بڑا	سنتِ کی اپنی کروانا دُعا کردے دندانِ پیمبر کے شہید دانت اپنے توڑ ڈالے پتھر و س ہے بکار آمد فقط عشقِ رسول انتظاری مت بڑھاپے کی کرو کام پڑتا نہیں قربانی کے رُوح جب نکلے غلامِ دستگیر
--	---

### در منقبت چہار اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

خانہ زاد چہار یارِ مہوں میں دوستو مرتبہ صحابہ کا بڑا ان سے ہی دشمنو کی خواری ہوئی ان سے ہی زینتِ پیمبر ہے ایک دن مل کئی مریدوں نے ہم سے فرما دے خدا کے ولی آپ نے ان کو تیب دیا یہ جواب	نامِ اصحاب پر تثار ہوں میں حق جو پوچھو تو جانتا ہے خدا دین دایاں کی استواری ہوئی مرتبہ ان کا سب سے برتر ہے عرض کی جا کے غوثِ اعظم سے آپ بڑ بکر ہیں یا کہ یارِ نبی میرا رتبہ کدھر کہاں اصحاب
--	---

ان کی دہلیز کی جو مٹی ہے  
 انکے گھوڑوں کے سم گریں جس جا  
 انکے ڈیرو تکے رسیوں کی خاک  
 وہ محمد کو آنکھوں سے دیکھے  
 ایسے محبوب جب یہ فرما دیں  
 یہ زباں میں کسی کے تاب کہاں  
 دوستو داستاں سنو یہ تمام  
 چار اصحاب سب سے افضل ہیں  
 جن کے قرآن میں لکھے ہیں صفات  
 مصطفیٰ نے جو کی ہے انکی ثنا  
 یار غار رسول ہیں صدیق و  
 خاص سسرے ہیں یہ ہمیر کے  
 نام حق پر نثار تھے صدیق  
 راویوں نے لکھا ہے یوں خبر  
 انکی ایسی نظر خدا پر تھی وڈ

اولیا سے وہ خاک اچھی ہے  
 وہ زمیں اولیا سے ہے اعلیٰ  
 اولیائے کبار سے ہے پاک  
 ہم تصور میں سوچتے ہیں جسے  
 انکے رتبہ کو کب ولی پاویں  
 جو کرے انکے مرتبوں کا بیاں  
 کچھ سناتا ہے حال ان کا غلام  
 ان میں صدیق اکبر اول ہیں  
 ہوئے نازل نو پہ چار آیات  
 ہیں احادیث ایک سو گیارہ  
 دستدار رسول ہیں صدیق  
 باب ہیں عائشہ مطہر کے و  
 غنی اور مالدار تھے صدیق  
 ساری دولت لٹائی ہے یکبار  
 تن کی پوشاک تک بھی جس نے دی

پہنی کسل کی آپنے تن پہ عبا  
 بیٹھے مسجد میں تھے رسول خدا  
 لینے تکے کی جا پہ کانٹا تھا  
 بھائی جبریل ایسے کیوں ہوا داس  
 کہا جبریل نے کہ اے محبوب  
 آج یہ حکم ہے فرشتوں کو  
 میرا ہی کیا لباس کالا ہے  
 سن کے یہ خوش ہوئے رسول خدا  
 تھے ابابکر ذاکر و شافع  
 دن کو احمد پہ جاں نثاری تھی  
 فاتے صدیق پہ گرز نے لگے  
 ہم سے بوبکر کیوں چھپاتے ہیں  
 سکرانے لگے رسول اللہ  
 میرے سینے میں ہے جو راز خدا  
 وہ مجاہد ہے سب سے افضل تر

اک لگا کر بول کا کانٹا  
 آئے جبریل پہنے کالی عبا  
 دیکھ انھیں شاہ دیں نے یوں پوچھا  
 آج بھایا ہے کیوں سیاہ لباس  
 یہ لباس آج حق کو ہے مرغوب  
 تم بھی اپنا لباس دور کرو  
 سب فرشتوں نے آج پہنا ہے  
 دیا صدیق کو یہ مژدہ سنا  
 قرب خالق کا تھا انھیں حاصل  
 شہب کو عشق خدا میں زاری تھی  
 عرض لوگوں نے کہی یہ حضرت سے  
 رات کو گوشت بھون کھاتے ہیں  
 اور اس بھید سے کیا آگاہ  
 میں نے بوبکر کے ہی دلیس سہرا  
 امتحان کر لورات کو جب کر

یہ جو لوگوں نے مصطفیٰ سے سنا  
 کچھ وہاں گوشت کا تذکرہ تھا  
 یا دحق میں جلاتے تھے دل کو  
 ہوش اڑے سب کے دیکھ کر یہ حال  
 شب معراج سرور عالم  
 حکم آیا کہ ٹھہر جاؤ ذرا پڑ  
 پوچھا احمد نے اے غریب نواز  
 آئی آواز اے شفیع المسم  
 میں تہجد میں یا ر غار رسول  
 کیا ہی رتبہ ہے مر حباصد لوق  
 دوسرے میں خلیفہ نیک سیر  
 افضل الناس جاں نثار بنی  
 جو خلافت میں اپنے کر کے جنگ  
 کیا شجاعت کا اتنے ہو و کیا  
 جنگ کر اس شجیع نے کئی بار

شب کو روزن کے گھر کے جا دیکھا  
 تھے مہلتے پہ عاشق سولا پڑ  
 حجرے سے آتی تھی کباب کی بو  
 عذر تو بہ سوانہ تھا کچھ قال  
 قاب تو سین تک گئے جس دم  
 پڑہ رہا ہے نماز بار خدا  
 بے نیاز می میں کسکی ہے یہ نماز  
 ہیں ابا جگر کی نماز میں ہم  
 اب خدا بھی انہیں سے ہمشغل  
 جان و دل آپ پر قد اصد لوق  
 جنگا جگ میں ہے نام پاک عمر  
 عادل و پہلواں شجیع و سخی  
 لائے قبضہ میں سارا ملک فرنگ  
 کیا عدالت کا انکے ہو و کیا  
 کئے قبضہ میں شہر چار ہزار



مسجد میں سکیڑوں بنائے تھی  
 دیکھو قرآن میں کہ بابرکات  
 اور کتابوں میں شان میں جنکی  
 سسرے ہوتے ہیں انکے شیر خدا  
 ایسا فرماتے تھے رسول خدا  
 اگر نبی ہوتا کوئی بعد مرے  
 ہے یہ مشکوٰۃ میں حدیث لکھی  
 نام جس جا عمر کا آتا ہے  
 ذکر ہے ایک دن کا اک عورت  
 لڑکے اطراف اسکے تھے بسیر  
 شور کر کے وہ ناچنے جو لگی  
 حضرت عائشہ کو بلوا کے  
 آئے اتنے میں واں جناب عمر  
 ناچ سب بھولی باشعور ہوئی  
 لگے فرمانے تب رسول خدا

اور تراویح بھی ہوئی جاری  
 آئی میں تین کم پچاس آیات  
 ایک سو سات ہے حدیث لکھی  
 ساس میں جنکی فاطمہ زہرا۔  
 خاتمہ مجھ پہ ہے نبوت کا  
 یہ یقین ہے نبی عمر ہوتے  
 روشنی ہے عمر سے جنت کی بڑ  
 واں سے شیطان بھاگ جاتا ہے  
 ناحیتی تھی یہ صورت وحشت  
 آئی حضرت کے روبرو یک بار  
 متوجہ ہوئے جناب نبی بڑ  
 حال اس کا دکھا یا حضرت نے  
 گیا شیطان سر سے اس کے اتر  
 اسکی وحشت تمام دور ہوئی بڑ  
 خوف شیطان کو ہے عمر سے بڑا

جب نہیں لائے تھے عمرایاں  
یہ دعا کرتے تھے نبی حق سے  
لائے ایمان جب جناب عمر  
حال مشکوٰۃ میں ہے یہ بھی لکھا  
عائشہ نے فلک پہ کر کے نظر  
ستارے ہیں آسمان کے جتنے  
بولے یوں عائشہ سے شاہ انام  
پوچھا پھر عائشہ نے ہو مضطر  
یوں کہا سید دو عالم نے  
عمر بھر کی عمر کی سب نیکی  
ایک زمیں دونوں جان لو اسکو  
ایسا فرماتے تھے تھے جناب عمر  
میں جو ہال انکے بیٹے کا ہوتا  
ٹٹے بوجھ کی جو ایک نیکی  
تو یہ مشکوٰۃ میں حدیث لکھی

طاقت اسلام میں نہیں تھی عیا  
قوت اسلام کو عمر سے دے  
زور اسلام کا ہوا بڑھ کر پڑا  
ایک شب لیٹے تھے رسول خدا  
عرض کی یا شعیب بن دہشیر  
اتنے اعمال نیک میں کس کے  
اتنی میں نیکیاں عمر کی تمام  
میرے بابا کی نیکیاں ہیں کدھر  
ہیں عمل نیک تیرے بابا کے  
ایک نیکی تمہارے بابا کی  
چسپ ہوئیں سن کے عائشہ خوشخو  
رتبہ صدیق کا ہے پس برتر  
مرتبہ میرا بڑھ گیا ہوتا  
نیکیا عمر بھر کی دوں اپنی  
آئے مسجد میں ایک روز نبی

ہاتھ ابو بکر اور عمر کے تھام  
 حشر میں حق اٹھائے گا سب کو  
 میں جو اٹھوں گا امتی کہتا  
 لگے یاروں سے کہنے پھر یہ ضمیر  
 یہی دونوں وزیر ہیں میرے  
 گویا اس نے خدا نبی سے رکھا  
 جس کسی نے خدا سے بغض رکھا  
 سب کتابوں میں یہ عیاں کیاں  
 مرحبا مرحبا جنابِ عمر  
 جو خلیفہ میں تمیرے عثمان پڑ  
 وہی قرآن کو کئے یک جا  
 بڑی دولت تھی نام بھی تھا غنی  
 پڑھتے قرآن تھے جو خلق کٹا  
 یہ کئی داماد ہیں محمد کے پڑ  
 جنکی خاطر کتاب میں ہر جا

لگے فرماتے یوں شفیعِ انام  
 سب کے پہلے جگائے گا جھکو  
 انہیں دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا  
 ہر ہمپیر کو ہوتے ہیں دو وزیر  
 دشمنی گر کوئی رکھے ان سے  
 پھر تو وہ دشمن خدا اٹھرا  
 ہوا دونوں جہاں میں منہ کالا  
 دوستی ہے صحابہ کی ایساں  
 کیا ہی رتبہ ہے آپ کا برتر  
 ہے لقب ان کا جامع القرآن  
 ختمِ جن پر ہوئی ہے شرم و حیا  
 نام حق پر لٹائے مالِ سبھی  
 سب شہیدوں میں یہ بھی ہیں مکتا  
 دیں ہیں دولڑکیاں شہہ دیں تے  
 آئیں آیات ایک سو گیارا

جو کتابوں میں وصف ہے مذکور  
 دیکھو مشکوٰۃ میں ہے یہ اختیار  
 لیٹے بستر پہ تھے شہ والا پڑ  
 عرض صدیق نے یہ کی در پر  
 ان کو دولت سرا میں بلوا کے  
 اتنے میں آئے وال جناب عمر  
 آئے اتنے میں حضرت عثمان  
 سن کے عثمان کی صدا اس دم  
 جبکہ عثمان گھر میں آنے لگے  
 تیئوں محاب جب سد ہار چکے  
 آئے جب میرے باپ اور عمر  
 جب کہ عثمان گھر میں آنے لگے  
 عائشہ سے نبی لئے فرمایا  
 کیوں نہ شرمائے اس بشر سے نبی  
 پھر شہ دیں نے عائشہ سے کہا

چار کم سو حدیث میں مشہور  
 عائشہ کے مکان میں اک بار  
 پاؤں سے کھتا قمیص سر کا ہوا  
 حکم گر ہو تو اوں میں اندر  
 آپ جیسے تھے ویسے لیٹے رہے  
 آپ انھیں بھی طلب کئے اندر  
 حکم جا ہا کہ آؤں یا سلطان  
 جلد اٹھ بیٹھے سرور عالم پڑ  
 پاؤں پر ڈھانکا اپنے حضرت نے  
 عائشہ نے یہ یو چھا حضرت سے  
 بے تکلف بلا لئے اندر پڑ  
 کیا سبب آپ زانو ڈھانک لئے  
 مجھے عثمان سے نہ کیوں ہو حیا  
 جس سے شرماتے ہیں فرشتے بھی  
 حشر جس وقت ہوئے گا بر پا

میری امت کے عاصیوں میں سے  
 خاص عثمان کی شفاعت سے  
 خلد میں جائیں گے جو روز جزا  
 جاؤں گا میں جو سوئے باغ بن جاؤں  
 پوچھا حضرت سے یوں صحابہ نے  
 بولے پھر ان سے حضرت دیجاہ  
 اپنے آگے مجھے وہ کر کے کھڑا  
 بعد پھر میرے جائیں گے صدیقی  
 مجھ سے ودھنہ ہو گا انکا حسن  
 یہ حضیر کہیں ربہ کہہ جو کے کھڑے  
 جبکہ عثمان کو بلائے گا پڑو  
 یار حمیم آگے اب کھڑا کر کے  
 جمع اس ذات ہیں ہے شرم و آؤ  
 ہو گا ارشاد اسے غدا کے بول  
 آپکی اور ان کی قیامت سے

پر گنہ اور بے حساب لئے  
 بخشے ستر ہزار جائیں گے  
 دوست ہر ایک بنی کو ہوئے گا  
 وہاں یہ میرا رفیق ہے عثمان  
 پیش مشر پہلے ہے کس سے  
 پہلے عجب کو بلائے گا اللہ  
 عمر بھر کا حساب سب لے گا  
 ہو گا ان کا حساب بالتحقیق  
 جائیں گے پھر عمر بن خطاب  
 سب سے دوا حساب دیوں گے  
 میں خدا سے کروں گا معروضہ  
 میرے عثمان سے حساب لے  
 اپنے آگے کھڑا نہ کر یا رب  
 ہم نے کی عنایت آپ کی مقبول  
 ہم نہ عثمان کو بلائیں گے

جب شہادت ہوئی ہے عثمان کی  
 دفن جب کر چکے جناب علی  
 ایسا فرماتے تھے رسول خدا  
 ان کی قبر اور میرے محل کی میاں  
 کس تا سَف سے کہتے تھے یہ علی  
 یہاں عثمان کو نہ دفناتا  
 سنا سبھی امتی محمد کے  
 کیا ہی رتبہ ہے مر جہا عثمان  
 حشر میں آپ کے ثنا خواں کو  
 ہیں چہارم خلیفہ شہید خدا  
 جن کے قرآن میں بہت میں صفات  
 کچھ احادیث کا نہیں ہے شمار  
 سبھی شہید خدا کو مانتے ہیں  
 باپ حنین کے خدا کے ولی  
 کہتے تھے شان میں علی کے نبی

قبر کی جابقت میں ٹھہری  
 مصطفیٰ کی حدیث یاد آئی  
 دفن عثمان کا جہاں ہوگا  
 جو زمیں ہے وہ بالیقین ہے جہاں  
 یہ حدیث آگے مجھ کو یاد آتی  
 شام کے ملک تک لئے جانا  
 دفن اس جائے پاک میں ہوتے  
 جان و دل آپ پر خدا عثمان  
 بے حساب و کتاب سنبھالو ڈ  
 شان میں جن کے لافتنی آ یا  
 آئے ہیں لکھنؤ و جہاں آیات  
 سب سے مشہور ہیں سود و سود چار  
 مرتضیٰ کون ہیں سو جانتے ہیں  
 شوہر فاطمہ و صبی بنی ڈ  
 لکھنؤ لکھنؤ جسک جسی

شاید اس پہلوں کا ہے قرآن  
 اپنے حضرت کا یہ بھی ہے ارشاد  
 یوں تو پیارے ہیں مصطفیٰ کے سمجھی  
 توڑا کچے میں بت جو مولانا نے  
 سورہ دہر جو کتاب میں ہے  
 تھی علی سے نبی کو یہ الفت  
 مرتبہ ہے علی کا لبس اعلیٰ  
 اولیا خاک آستانہ اومت  
 سب مذاہب میں جھوٹ دعویٰ ہے  
 یاں ہر اک مدعی ہے دیوانہ  
 گر محبت کا ان کے دعویٰ ہے  
 آتے مسجد میں جب رسول کریم  
 رعب سے مصطفیٰ کے سب اصحاب  
 پر ابا بکر اور جناب عمر  
 ہنستے اور مسکراتے الفت سے

نہیں پیدا ہوا علی سا جواں  
 صلب حیدر میں ہے میری اولاد  
 ایسی عظمت کسے نصیب ہوئی  
 پاؤں تھے دوش پر محمد کے  
 آیا مولا کے وہ خطاب میں ہے  
 ہر سحر پڑھتے تھے یہی صورت  
 قول مولانا روم کا ہے بجا  
 پرورش یافتہ زخاۃ اومت  
 کون رتبہ علی کا سمجھا ہے بڑا  
 صوفیوں نے علی کو پہچانا بڑا  
 یہ سمجھنے کا ایک نکتہ ہے بڑا  
 سمجھی کرتے تھے باادب تعظیم  
 سہ نگوں مٹھتے تھے بااداب  
 چہرہ مصطفیٰ پہ کر کے نظر بڑا  
 عشق تھا خاتم رسالت سے

مصطفیٰ ابھی ملاحظہ کر کے پڑ  
 شمع کی طرح تھے شفیق انام  
 سنو مولا کی اب نصیلت کو  
 کیا حضرت نے ایک دن اظہار  
 جب سے فرمایا یہ کلام صواب  
 کیا رسول خدا کو الفت تھی  
 دوستوں چکے حدیث نبی  
 اس تصور سے جو ہوا آگاہ پڑ  
 آگے بھید اور لکھنا بیجا ہے  
 ہم گناہ کار میں خداوند  
 یا خدا واقف جلی و خفی  
 یا صحابہ نبی کے پیارے ہو  
 نام لیوا جو ہیں محمد کے  
 اپنے عصیاں کا دیکھ کر تو وا  
 تجھ پر اصحاب کی مدد ہے مدام

خود بھی مسکراتے شفقت سے  
 مثل پروانہ تھے صحابہ تمام  
 اس میں اک رمز ہے ذرا سوچو  
 ہے عبادت علی کا بھی دیدار  
 دیکھا کرتے علی کو سب اصحاب  
 آپ بھی دیکھتے تھے روئے علی  
 بھید اللہ کا ہے روئے علی  
 وہ ہوا بالیقین فنا فی اللہ  
 عاقلوں کو بس اک اشارہ ہے  
 ہم کو بچے سے محصیت کے چھڑا  
 پیرومی دے نبی کے یارونجی  
 مصطفیٰ سے ہماری عرض کرو  
 آرزو سب کے دل کی برآوے  
 دستگیر اس طرح نہ گھبرا جا  
 کیونکہ تو دستگیر کا ہے غلام



## اورستان در فضائل صحابہ سالک صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم

گوش دل سے سب سنیق و ستال  
جن کی تعریف آپ کرتا ہے خدا  
یہ مصحاب ہیں رسول اللہ کے  
مستغفروں سے پاؤں گناہ و ادکلام  
جتنے پیغمبر ہوئے ہیں پیشواؤ  
انبیا کی آل سے آل نبی پڑو  
مرسلوں کی بیبیوں سے باصفائ  
مرسلوں کی امتوں سے مرتبہ  
فضل سب باتوں میں خالق کا ہا  
جیسی خالق نے فضیلت سکودہ  
بدریں کس منہ سے کہ یہ اچھو نہ تھو  
یہ رسول اللہ کا فرمان ہے  
دوست جودل سے صحابہ کو رکھا  
دشمنی انکی عداوت ہے مری

ہے صحابہ کی فضیلت کا بیاں  
وصف انکا کب ہوئو دلتے ادا پڑ  
وصف قرآن میں کیا اللہ نے  
ہیں جو نام صرف نہیں کچھ ان کے کام  
ان میں افضل ہیں محمد مصطفیٰ  
ہے فضیلت اور بزرگی میں بڑی  
مصطفیٰ کی بیبیاں ہیں نیک ذات  
ہے رسول اللہ کی است کا بڑا  
فوق ہر مرسل پہ رکھا آپ کا  
ویسے ہی افضل ہیں صحابہ نبی  
سول لینا بغض ہے اللہ سے  
دوستی صحابہ کی ایمان ہے  
دوست وہ میرا ہے اور اللہ کا  
میرے دشمن پر ہے تھر ایزوی

بر محل یاد آئی ہے یاں ایک مثال  
کوئی کامل یا دلی یا شیخ کا  
مرد عاقل سن کے اسی قیل قال  
اسکے پاسخ میں سنیں جب یہ کلام  
لیکن انکی ہمنشیں مجلس کے سب  
بس سمجھ لیتے ہیں دانا یہ سخن  
اپنے پیغمبر کے بھی اصحاب پر  
اس کا حضرت کے طرف الزام ہے  
ہے کلام اللہ میں یہ ماحد  
چونٹیوں کے شاہ نے اسدم کہا  
دھوکے سے گرا پاؤں لشکر کا گرے  
یعنی اس چونٹی کو بھی تھی یہ خبر  
وہ نہ ماریں جانکر چونٹی کو بھی  
روبر واکس سید داریں کے  
وہ کسی کا حق نہ چھینیں گے کبھو

سن کے قدر اسکی کریں گی ذی کمال  
ذکر آتا ہے کسی جا بر ملا ڈوٹو  
پوچھتے ہیں انکے سب یا روز کا حال  
ذات سے تو وہ بولی ہیں نیک نام  
لوگ کچھ اچھے نہیں ہیں با ادب  
حاشیہ ایسا تو واں بھی ہو گا فن  
پھیر لینا بد گمانی سے نظر  
اس کا پھر اسلام میں کیا کام ہے  
ایک دن لشکر سیلماں کا چلا  
چونٹیو چھپ جاؤ سوراخوں میں جا  
اس زمین پر سبے سب پس جاؤ گے  
جن پہ پڑتی ہے پیغمبر کی نظر  
حق نہ چھینیں گے کسی کا وہ کبھی  
جو صحابہ عمر بھر حاضر رہے  
ان کو دنیا کی نہ تھی کچھ آرزو

سنئے اب انکی فضیلت کا بیاں  
 جو کہ تھے ہجرت میں ہمراہ رکاب  
 عشق میں حضرت کے چھوڑ دیں وطن  
 سنیکڑوں اتسام کی آفت سہی  
 جو مدینے والے ہیں اصحابِ یار  
 کر کے ہجرت مکے سے یارو کو لے  
 جان فدا انصار نے سب اپنی کی  
 آئے سب باتوں میں وہ حضرت کے کام  
 جو مہاجر مکے والے آگئے پو پو  
 گھر دئے اور زر دئے آب و طعام  
 بیٹیاں اپنی برادرزادیاں  
 دو دو جنکو بیٹیاں تھیں بے اتفاق  
 بعد پھر ایامِ عدت گزرے کے  
 انتہا خدمت گزاری انکی تھی  
 بیٹیاں اصحاب کی اور بیٹیاں  
 راوی لکھتا ہے احد کے جنگ سے

ہے مفید و مختصر یہ داستاں  
 ہے مہاجر ہر صحابی کا خطاب  
 گھر اقارب مال اور فرزند وزن  
 سنیکڑوں نے اپنی نقد جان دی  
 ہے لقب انصار ان کا باوقار  
 جب مدینہ سرور عالم گئے  
 وہ گئے راضی بہت ان سے بنی  
 ان سے راضی تھے بہت خیر الامام  
 کی اطاعت انکی سب انصار نے  
 اور بھی ملبوس پہنچاتے مدام  
 عقد میں انکے دے کر شادیاں  
 اک کو رکھ کر دے اک کو طلاق  
 عقد میں سب مکے والوں کے دے  
 ان سے راضی تھے بہت حضرت بنی  
 کرتی تھیں حضرت پر قرباں اپنی جان  
 جب مدینے کی طرف حضرت پھر

ملکے بی بی اک صحابی کی وہاں  
 آپ بولے اس لڑائیں جو تھے  
 باپ اور بھائی بھی اور بیٹا  
 وہ شہادت پائے غم انکا نہ کر  
 رو کے اس بی بی نے اُس دم غم کی  
 سارے والی مر گئے کچھ غم نہیں  
 بی بیوں کا بھی تھا ایسا اعتقاد  
 خاطر ان یار ونچی خالق کو بھی تھی  
 حکم حق ہوتا تھا اسے میرے صیب  
 یہ میرے مقبول ہیں درگاہ کے  
 کیجئے کم گھر کا اپنے بیٹھتا  
 انہیں افضل اور اکمل چار یار  
 دوستدار مصطفیٰ صدیق ہیں  
 بعد سب پیغمبروں کے نیکی نام  
 پوچھا حضرت سے کسی نے یا نبی

دیکھ حضرت کو بہت مٹی شاداں  
 اقر با سارے تیرے مارے گئے  
 جام ہر اک نے شہادت کا پیا  
 عرش پر ہیں حق کے وہ نزدیک  
 آپ کو دیکھا تسلی ہو گئی  
 پر رہیں زندہ شفیع المذنبین  
 رکھتی تھیں حضرت کے دلکو شادنا  
 جا بجا قرآن میں تعریف کی  
 یہ صحابہ ہیں جو مسجد کے غریب  
 ان میں جا کر آپ اکثر بیٹھے  
 دیکھ لو قرآن میں ہے اسکا پتا  
 ہیں وہ چار نبیوں بھی اول یارغا  
 یار غار مصطفیٰ صدیق ہیں۔  
 فوق ہے صدیق اکبر کا مقام  
 ہے محبت کس پہ بڑھ کر آچی

آپ بولے عائشہ محبوب ہے  
 اور مردوں میں اگر ہے پوچھنا  
 خصلتوں میں حضرت صدیق کے  
 چار ہیں صدیق کے رتبے یقین  
 حق انہیں صدیق بخشا ہے خطاب  
 تمیزی انکی صفت لکھتے ہیں سب  
 چوتھا یہ رتبہ ہے یار غار کا  
 جب ہوئے بیمار تھے حضرت رسول  
 یا محمد جمع ہیں سب خاص و عام  
 یوں ہوا ارشاد ختم الانبیاء  
 ایسا فرماتے تھے اکثر مصطفیٰ  
 پر مرے صدیق کے احسان کا  
 حشر میں میری طرف سے کبریا  
 یہ نہ سمجھیں کوئی سکر یہ بیاں  
 آپ رستہ دین کا سب کو بتائے

عورتوں میں وہ مجھے مرغوب ہے  
 ہوں میں عاشق عالیشانہ کے باپکا  
 یہ روایت خوب شبنی نے ہر لکھی  
 اسمیں اور اصحاب کو حصہ نہیں  
 تھے رفیق غار وہ عالی جناب  
 ساتھ تھے حضرت کے وہ ہجرت کی شب  
 حکم حضرت نے امامت کا دیا  
 عرض کی اصحاب نے ہو کر طول  
 حکم ہو دے کون ہو ان کا امام  
 اب کریں صدیق امیر میری جا  
 سب کے میں احسان کا بدلا کر چکا  
 بدلا دنیا میں نہ مجھ سے ہو سکا  
 اجد سے گا آپ کے احسان کا  
 سب پہ ہے احسان حضرت کا عیاں  
 کہ مسلمان کفر سے تو بہ کرائے

کون اس احسان کو کر کے ادا  
دوستو سنئے جواب اسکا بھی اب  
میں جو کچھ پہونچا یا ہوں حکام و  
اس طرح پر ہو جو فرماں آپ کا  
مدفن صدیق و فاروق علما  
صاف ظاہر ہے کہ ایک ہی خاک  
اتنی خاطر جیب خدا کو انچی تھی  
ہے یہ ارشاد شہنشاہ انام پ  
جس جگہ پر نام میرا تھا لکھا  
ہیں عمر کے بھی فضائل بیشمار  
یہ بھی سسرے ہیں رسول اللہ کے  
مرتضیٰ ان سے ہمیشہ شاد ہیں  
بی بی کلثوم آپ کو منسوب تھی  
مسجد کو فی میں حضرت مرتضیٰ  
حضرت بو بکر اور فاروق پر

اپنا احساں آپ پر جہلائیگا  
اس طرح فرمائے ہیں فخر عرب  
اسکا بدلہ چاہتا تم سے نہیں  
سنت صدیق کیسی ہوا داؤد  
روضہ اقدس میں حضرت کی ہوا  
حق بنایا جسم ان حضرات کے  
کس طرح ہوں دشمن آل نبی  
دیکھا شب معراج کے ہر ہر مقام  
ساتھ ہی تھا تام وال صدیق کا  
ہے لقب فاروق جن کا باوقار  
اور بیشک ہیں خلیفہ دوسرے  
فاطمہ زہرا کے یہ داماد ہیں  
جو حقیقی تھی بہن سبطین کی  
وعظ منبر پر کئے یوں بر ملا  
گر فضیلت مجھ کو دے کوئی بشر

یہ سمجھ لو دوست وہ میرا نہیں  
 ہے یہ ارشاد رسول کبریا  
 بعد میرے ہاں بنی ہوئے اگر  
 جو جہاد ان کی خلافت میں ہوا  
 لائے ہیں قبضہ میں کر کے دھوم دہا  
 تھے موید دین کے وہ دین دار  
 بولے اک دن سرورِ پیغمبراں  
 بیٹھی اک گوشے میں تھی اک رشک ماہ  
 کہنے والے نے مجھے ایسا کہا  
 یاد کر غیرت تمہاری اے عمر  
 خوب رو کر تب عمر نے عرض کی  
 وہ جو عثمان ہیں ظیفہ میرے  
 یہ بھی داماد شہ کوئین ہے۔  
 مہربانی کر رسول اللہ نے  
 لکھتے ہیں جب حضرت عثمانؓ  
 حضرت عثمان بہت غلین تھے

افترا کی حد کروں اس پر نہیں  
 خاتمہ مجھ پر نبوت کا ہوا  
 یہ یقین سمجھو بنی ہوئے عمر  
 عیسوی تاریخوں میں بھی ہے لکھا  
 مصر اور بیت المقدس روم و شام  
 لائے قبضہ میں ممالک بنیارس  
 خواب میں جنت کا دیکھا اک مکان  
 اسکے چہرے پر بڑی میری نگاہ  
 دیکھئے ہے یہ مکاں فاروق کا  
 میں نہ رکھا پاؤں اس دہلیز پر  
 اسی بھی غیرت سے اسحق کے نبی  
 جات القرآن حیا میں ہیں بھرے  
 اس سبب سے نام ذی النورین  
 لڑکیاں دو عقد میں دیں آپکے  
 کر گئی رحلت جو بی بی دوسری  
 ایسا فرمائے رسول اللہ نے

لڑکیاں دو عقد میں تھیں جو وہیں  
 رہتی گر لڑکی کو فی انا تھدا  
 ہے فضیلت مرتضیٰ کی لایاں  
 ان کے رتبے کا بیاں اے دوستو  
 مصطفیٰ فرما چکے ہیں پے پے  
 یہ بھی ہے فرمان ختم مرسلان  
 شہرہوں میں علم کا اللہ کے  
 مرتبے حق نے دئے کیا کیا نہیں  
 زور دہ نبشا انھیں اللہ نے  
 فتح تک پٹ ہاتھ میں آپ کی تھا  
 چاہا اسی شخص نے اسکو اٹھائے  
 قول ہی حضرت عمر فاروق کا  
 ایک بھی ویسی مجھے ملتی اگر  
 ایک دقت فتح خیر کے علم  
 دوسرا یہ ہے کہ عقد فاطمہ

تھی یہی فرمان رب العالمین  
 عقد میں دیتا تھے اے با حیا  
 جن کے واصل ہیں زمین آسمان  
 میں تو کیا میرے فرشتے سے نہو  
 میں علی سے ہوں علی میرے ہی  
 جہکامیں مولا علی اس کامیاں  
 اس کا دروازہ علی کو جانئے  
 کئی کچھ اور کوئی کچھ سمجھا انہیں  
 توڑا و خیر کالیں اس شاہ نے  
 بعد جب قذق یہ حضرت رکھا  
 اتنا سنگیں تھا ہلانے بھی نہ پائے  
 تین باتیں جو علی کو ہیں عطا  
 جانتا اپنے کو بھی میں نیک تر  
 ہاتھ حیدر کے دئے شاہ اہم  
 حکم حق سے ساتھ مولا کے ہوا



تیسرا حاجت بھی ہو کر غسل کی  
یہ طہارت یہ بزرگی کس کو تھی  
باقی اصحاب اور جو حضرت کے تھے  
فیض صحبت کا رسول اللہ کی  
اولیا طاعت کریں گر لاکھ سال  
دس کو ان میں سے خدائے کبریا  
چار تو چاروں خلیفے با صفا  
باقی جو چھ ہیں مبشر با بچناں  
طلحۃ النیامن اور سعد الہدیٰ  
ہیں سعید النخیر جو تھے جنتی بڑے  
ابو عبیدہ ہیں چھٹے عالی مقام  
جو صحابہ خباہ میں تھے بدر کے  
سنئے انکی اک فضیلت کا بیاں  
جب شہادت ہو گئی عثمان کی  
یا علی اب مصطفیٰ کے جائے پر

حکم حق ہے جائیں مسجد میں علی  
بھید ہے اللہ کا ذات علی  
ان کا بھی کچھ حال ستے غور سے  
ایک دن میں ایسا کرتا تھا غنی  
انکا ادنیٰ رتبہ ہو ملنا محال  
مژدہ دنیا ہی میں جنت کا دیا  
جن کا اب مذکور اول ہو چکا  
ان کے اسم پاک میں یہ مہرباں  
اور حواری الزبیر بادشاہ  
پانچویں ہیں عبد الرحمن الزکی  
دس مبشر با بچنا کے میں یہ تام  
ان کے خالق کے لئے رتبے بڑے  
جس سے ان کا مرتبہ ہو و عیال  
چند یاروں نے علی سے عرض کی  
چاہئے کوئی خلیفہ راہبر

آپ سے بڑھ کر نہیں کوئی اہم  
 ان سے تب بولے امیر المومنین  
 متفق ہو بدر کے اصحاب سب  
 بدر کے اصحاب جب رضی ہوئے  
 سن چکے اے دوستو قول علی  
 ایسا فرماتے تھے سلطانِ زمن  
 پہلے سب کے افضل و اعلیٰ مقام  
 تابعین ہے بعد تبع تابعین و  
 یا صحابہ دن جو ہو گا حشر گا۔  
 نفسی نفسی انبیاء فرمائیں گے  
 عاصیوں پر ہوئے گا جس دم الم  
 ہو سکے کیونکر گرز دربار میں ہو  
 یا صحابہ رحم اس دم کیجئے ہو  
 یہ جو عاصی ہے غلامِ دستگیر  
 رحم کی اس پر نظر ہوئے مدام

ہاتھ دیجے ہم کریں بیعت تمام  
 اختیار اس امر میں میرا نہیں  
 جس کو چاہیں وہ خلیفہ ہو گا اب  
 تب خلافت کو قبول آ آپ سنے  
 ہے یہ عظمت بدر کے اصحاب کی  
 تین ہیں میرے محبوبوں کے قرن  
 جان لیں اصحاب کا سب خاص عام  
 رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ  
 ہو گا تختِ عدل پر رب العکلا  
 بیعت حق سے ولی گھبرائیں گے  
 مصطفیٰ کو دھونڈتے آونگے ہم  
 کون جانے دے گا اس سرکار میں  
 اس قدم تک ہم کو پہنچا دیجئے  
 سر سے پا تک ہے گناہوں میں میر  
 دین و دنیا میں رہے یہ شاد کام

## عارفوں کی ریاضت کے حالات

<p>عارفوں کی ہے ریاضت کا بیاں پشت سے ہے پیٹ حضرت کا لگا عرض کی یوں سید کو نمین سے کچھ تنا دل کیجئے ناں جو یں یاں کی نعمت اپنے حصہ میں نہیں جس سے وہ خوش ہو وہی کر توہم کیا ریاضت لکھ سکے اس شاہ کی انجی بی بی سے عمر پوچھے یہ بات کیا عبادت رات کو کرتے تھے آپ کیجئے چھت کی طرف گھر کی نظر سیکڑوں شبکے جلے موجود تھے ذکر حق کرتے تھے وہ صفا نظر ساتھ آف کے ہوتے تھے شعلے عیاں اور جگر سے آتی تھی بوئے کباب</p>	<p>سن رکھو اے دوستو یہ داستان ایک دن دیکھی جناب عالم شاہ رکھ شکم پر ہاتھ اسدم بی بی نے تا بجے فاقہ کشی اسے شاہ دیں آپ بولے اب زمانہ ہے قریں طالب حق کو نہیں دنیا کا غم یوں ہی تھی صدیق کی فاقہ کشی حضرت صدیق جب پاؤں فاقہ کس طرح سے ذکر ہو کرتے تھے آپ یوں کہا بی بی نے اسدم اعمر چھت کو دیکھا جو عمر فاروق نے تب کہا بی بی نے اسدم اعمر ہے انھیں کے نالوں کا یہ سب دھواں عشق حق میں زاری کرتے تھے جناب</p>
--	---

ماجرا اک اور سنئے اے عمر  
 کھانا کچھ ہمراہ لے جاتے آپ  
 راوی کہتے ہیں حقیقت کھانہ کی  
 رات کو ہمراہ لے اپنے طعام  
 ایک دیرانے میں ایک بنا تھا  
 تھی تعفن جسم سے اس کے غیاں  
 اسکے منہ میں کھانا بیچائے عمر  
 آپ پوچھے کیا خطا مجھ سے ہوئی  
 پہلے کرتے تھے نجاست میری دور  
 چاپ کردانتوں سے پھر اپنے طعام  
 تب کہا فاروق نے اک آہ بھر  
 مجھ سے جو کچھ ہو سکا میں نے کیا  
 بس یہ سن کر آہ مارا وہ ضعیف  
 اب سو حضرت عمر کا حال بھی  
 ہو گیا تھا جسم فاقوں کے ڈھال

رات جاتے تھے کہیں پہلی پہر  
 میں نہ جانوں کس کو کس آتی تھی آپ  
 کچھ عمر کو پہلے سے معلوم تھی ڈ  
 جبل دئے ایک سمت تنہا وہ امام  
 سر سے لیکر پاؤں تک بوسیدہ تھا  
 بھاگتے غلطت سے تھے پیرو جوں  
 پیچ مار آہ بھر کر وہ بشر  
 وہ کہا وہ کیا ہوئے حق کے ولی  
 ہاتھ سے دھو لے تھے اپنے وہ حضور  
 منہ سے منہ میں ڈالتے تھے وہ امام  
 ہاں وہ تھے صدیق اور میں ل عمر  
 وہ انھیں کا کام تھا اے بنیوا  
 جسم سے پرواز کی روح لطیف  
 تھی خلافت میں حالت آچکی  
 اس خلیفہ کے عبا کا تھا یہ حال

تھی عبا کسبل کی پیوندوں بھری  
 خوف سے کہتے تھے یار نبی  
 رات دن آتے ہیں شاہنچہ کسبل  
 دوسری پہنیں کوئی اچھی عبا  
 بولے تب اصحاب سے وہ شاہ دیں  
 تب علی نے معروضہ اصحاب کا  
 کیونکہ تھیں معشوقہ حضرت نبی  
 پھر تو ام المومنین صدیقہ نے  
 اسے خلیفہ سید کونین کے  
 سرنگوں خاموش حضرت بیٹھے تھے  
 بولے نبی نبی عرض ہے اصحاب کی  
 عائشہ سے جب سنا یہ ماجرا  
 بابائی حفصہ بھی وہیں موجود تھیں  
 بیٹی ہے حضرت عمر فاروق کی  
 دیکھ بیٹی کے طرف حضرت عمر

میل ایسا دور سے بواقی تھی  
 مرتضیٰ سے سب نے آخر عرض کی  
 یا علی کچھ کیجئے اس کی سبیل  
 تا خلیفہ کا ہوان پر و بد باؤ  
 میں خلیفہ سے یہ کہہ سکتا نہیں  
 عائشہ صدیقہ تک پہنچا دیا  
 بات سنتے تھے عمر بھی آپ کی  
 یوں کہا حضرت عمر فاروق سے  
 اس گھڑی کہنا ہے کچھ تم سے مجھ  
 ہیبت حق تھی نمایاں چہرے  
 میلی کچلی یہ عبا بد لوا بھی۔  
 سرخ عصفے سے عمر کا منہ ہوا  
 زوجہ حضرت ہے ام المنین  
 انکامی بولتے تھے وہ ولی  
 اس طرح فرمائے اشک آنکھوں میں بھر

کیا میں تجھ سے بارہا پوچھتا تھا  
 تو کہی کبیل ہے اک حضرت کے پاس  
 باقی آدھی اوڑھتے ہیں بارہا  
 حال پوشیدہ نہ تھا کچھ فاقوں کی  
 دعوت اور عیدین میں دھو کر آ  
 میں ہوں ساتھی حضرت اور بولہ کا  
 ساتھ اس کے فضل مولا گر رہے  
 جو خلاف ان کے چلے گمراہ ہوئے  
 تھا یہ حال عثمان ذی النورین کا  
 عمر ساری آپ ہر شب ہو کھڑے  
 ایک قرآن دن کو پڑھتے تھے تمام  
 حال مولا کا کہے کیوں کر غلام  
 اور حسن بصری خلیفہ آپ کے  
 اور کبھی یہ حال تھا اس شاہ کا  
 وعظ اور پند و نصیحت جاری تھی

حال حضرت سید کوئین کا پڑ  
 سوتے میں آدھی بچا وہ حق شناس  
 یہ بچھوٹا اور مٹنا ہے آپ کا  
 ذکر ہر امن کا تھا تو نے کیا  
 میں پہنتے وہ محبت اللہ کے  
 گر طریقے پر وہ دونوں کے چلا  
 شاہ و خرم جا ملا ان دونوں سے  
 بس یہ کہہ کر روئے باہر چلے گئے  
 روز روزہ رکھتے تھے وہ باخدا  
 ختم و رکعت میں قراں کرتے تھے  
 تھے غنی پر فاقے رہتے صبح و شام  
 کھولتے ستورے تھے روزہ مدا  
 تیسرے چوتھے تھے روزہ کھولتے  
 پانچ یا چھ دن کا فاقہ ہوتا تھا  
 کیا مجاہد تھے وہ اللہ کے ولی

<p>دیکھ کر یہ حال سب کے عرض کی آپ بولے خرقة مکمل کا جو تھا پھر علی نے وہ مجھے پہنایا ہے گروہ دونوں کی چلا میں راہ پر مر بھی جاوے یوں ہی فاتوئیں ہے خلیفہ حق کا ان کا جانشین شالیقوں نے حال اچھوٹا سنا جو شکم پر درہیں حق کو دھونڈتے قول فیصل ہے غلام دستگیر</p>	<p>ہے بسر فاتوں میں یہ زندگی مصطفیٰ سے پہنے حضرت مرتضیٰ وہ اثر دونوں کا مجھ میں آیا ہے نائب انکا میں رہو نگالے خطر پر نہ چھوڑے گا بیمبر کا چلن جو خلاف انکا کیا ہے وہ لعین سو نچے کیا حال تھا حضرت کا ہے خدا بنیران درویشوں سے لیلۃ الفاقہ ہے معراج فقیر</p>
---	--

### داستان در فوائد عجز و گریہ و نقصانات غرور

<p>متکبر ہے خالق غیور؛ جو وہ چاہا کیا جو چاہے کرے دیکھو شیطان نے جب غرور کیا ہے حدیث محمدی ذیجاہ اسکی ہے چند بے تطیر تطیر؛</p>	<p>اس کو زیبا ہے کبر اور غرور چاہے عجز آدمی کے لئے لعنتی ہو کے دوزخی ٹھہرا؛ رونا اور عجز ہے پسند الہ عمل اس پر کریں امیر و فقیر</p>
--	---

جب خدائے علیم نے چاہا  
 آسماں عرش و کرسی لوح و قلم  
 ہم میں سے جسم پاک احمد کا  
 دور ہی تھی زمین شرما کر  
 اس شہنشاہ دیں کا جسم پاک  
 عاجزی اسکی حق کو خوش آئی  
 حال معراج کا جو اس شکے  
 سب براقوں کو تھی خبر پہنچی  
 شاد تھے سن کئی نہار براق  
 سر میں ہر اک کے تھا یہی سودا  
 کسی گوشے میں اک براق کھڑا  
 کہتا تھا وہ حبیب سبحاں ہے  
 عاجز اور کمترین ہوں میں سب سے  
 حکم حق جبرئیل کو پہنچا  
 وہ خوش آ یا جناب باری میں

ہو جہاں میں ظہور احمد کا  
 فخر کرتے تھے ہیں مژدہ ہم  
 خالق کبریا بنائے گا بڑ  
 میں ہوں عاجز کثیف اور کم تر  
 مجھ سے کیونکر بنے گا میں کس کا  
 خاک ہی سے بنایا جسم بنی  
 عرشوں کو سنایا خالق نے  
 ایک شب آئیں گے جناب بنی  
 ایک اک حسن میں تھا اپنے طاقت  
 مجھ پہ ہو گا سوار وہ مولا  
 سرنگوں کر کے اپنا روتا تھا  
 سارے پیغمبروں کا سلطان ہے  
 میں نہیں لائق اس سواری کے  
 عجز سے جو براق ہے روتا  
 لے جا محبوب کی سواری میں



راوی لکھتا ہے شافع امت  
معتبر سب مدینے کے ذیجاہ  
ابو ایوب تھے اک الفاری  
بننے والا غریب ہوں میں کثیف  
بولے حضرت سے آ کے روح الامیں  
عجز ان کا خدا کو خوش آیا  
قصہ مشہور ہے سیماں کا ؛  
بڑی چار انگلیوں کا تھایہ گلا  
چھوٹی انگلی تھی آپچی دلگیر  
عجز پر اس کے فضل حق جو ہوا  
ہے حدیث محمد عربی  
عشق خالق میں جو رہے بیدار  
آنکھ جسکی حرام پر نہ پڑی ؛  
راوی کہتا ہے ایک عاصی نے  
یا محمد شفیع روزِ حبرا

نکلے مکے سے کر کے جب ہجرت  
سمجھے گھر اپنے آئے گا وہ شاہ  
رات دن کرتے تھے یہی زاری  
میرے گھر کیوں وہ لائینگے تشریف  
ابو ایوب ہے بہت غمگین ؛  
آپ ٹھہریں انھیں کے گھر پر جا  
ہوئی انگشتی جوان کو عطا  
ہم میں نہیں گئے اسکو وہ سلطان  
کہتی تھی میں ہوں کمتر اور حقیر  
اسی انگلی میں پہنتے تھے سدا  
آنکھ دوزخ میں وہ چلے نہ کبھی  
مصیبت سے جو روئے ہر ہر بار  
وہ بھی نارجم سے ہے بری  
پوچھا اگر رسول اکرم سے  
خوف ہے مجھکو ناز دوزخ کا

آپ بولے تو خوب رویا کر دیا؛  
 لکھتے ہیں جب خلیفہ تھے صدیق  
 دفن جس وقت ہو چکا اس کا  
 عرض کی یا خلیفہ حضرت  
 اس کے رونے پہ رحم کراؤں  
 دیکھا سب نے کہ اک اُجالا ہے  
 کیا صدیق نے جو استفسار  
 خواب حضرت نے رات کو دیکھا  
 یعنی یہ مر گیا ہے جو بدکار  
 اس کا رونا خدا کو خوش آیا  
 لکھتے ہیں حشر کا جو ہو گا روز  
 وہ تپیدہ بہت ہے برسوں سے  
 خلق گرمی سے اسکے ہوتا شاد  
 ایسے میں جہیل آئیں گے  
 حقوڑا پانی لے اس سے شاہ ام

اشک سے ہوگی سرد نار سقر  
 کوفے میں ایک مر گیا زندیق  
 اسکی ماں دوڑی آئی کرتی بُکا  
 اپنے بیٹے کی دیکھوں گی صورت  
 قبر کھلوادے براہ کرم  
 چہرے سے اسکے نور پیدا ہے  
 عرض کی سب نے تھا بڑا بدکار  
 ایسا فرماتے ہیں رسول خدا  
 روتا تھا اپنے جرم پر ہر بار  
 آج جنت میں وہ مقیم ہوا  
 کھینچ لائینگے دوزخ پر سوز  
 پر اثر اسکے شعلے نکلیں گے  
 مصطفیٰ سے کرے گی جا فریاد  
 ایک ابرق اب لائیں گے  
 سمت دوزخ کے پھینکے اُسم

آبرو لے گا پانی دوزخ کی  
 آپ پوچھیں گے اے انبیاء  
 بولیں گے جبریل حضرت سے  
 ایسی تاثیر آنسوؤں کی ہے  
 صاف ظاہر ہوا حدیثوں سے  
 وال رہے گا نہ وہ کبھی گریاں  
 جس نے دنیا کے واسطے رویا  
 اپنی غفلت پر آہ بھر بھر کے  
 انبیاء کو تھا یہ خوف خدا  
 یعنی آدم سے کچھ خطا جو ہوئی  
 خلیفہ آنسو سے جس کے سبز ہوا  
 غم سے داؤد کا یہ حال ہوا  
 انجی تو یہ جو ہو گئی مقتول  
 ہوا الہام حق یہ عز و شرف  
 آپ بولے کہ مجھ کو منہ ہے کہاں

پانچ سو سالہ راہ بھاگے گی  
 ہے پانی کہاں کا کر تفصیل  
 اشک میں یہ گنہگاروں کے  
 آگ دوزخ کی سرد ہوتی ہے  
 جو کہ روتا ہے عاقبت کے لئے  
 حشر کے دن رہے گا بس شاداں  
 یاں تو ڈوبا وہاں کا خط کھویا  
 خوب روئے گا روز محشر کے  
 عفو کروائے رو کے اپنی خطا  
 تین سو سال خوب زاری کی  
 کھیت جو ز اور لونگ کا ادگا  
 کئے چالیس سال تک ہیں جگا  
 رکھتے تھے منہ چھپا حلقے رسول  
 منہ نہیں کرتے کیوں ہمارے طرف  
 کروں تیری طرف جو اسبجاں

یار کی زید کی جو خواہش تھی  
 خنکے اوصاف ہیں ہزاروں لکھے  
 آپ اک شب تھے یام پر گریاں  
 آنسو پر نالے سے جو بہتے تھے  
 تب یہ آواز اس جواں نے دی  
 شکر اس کی صدا کجاں تھا  
 کہ یہ ناپاک پانی اے بابا  
 اس نے سنتے ہی نعرہ اک مارا  
 ہے یہ جامے پہ رحمت غفار  
 شوق تھا جو لقاء خالق کا  
 مثل گل تھا کھلا رخ پر لوز  
 اس طرح روئے میں شعیب نبی  
 فصل سے حق کے ہوتے تھے مینا  
 رب ارنی جو کہتے تھے موسیٰ  
 ہو کے مایوس آپ روتے تھے

روتے تھے راتوں کو حسن بصری  
 تھے خلیفہ جناب مولا کے  
 کوئی رستے سے جا رہا تھا جواں  
 کپڑے اس راہ والے کے پھیگے  
 پاک ہے یا نجس ہے یہ پانی  
 یوں دیا آپ نے جواب اس آں  
 اس گنہگار کے ہے آنکھوں کا  
 بولا بچا نا تم کو اے مولا یو  
 میں کفن کھلیے رکھوں گا اتار  
 عمر بھر روئے حضرت یحییٰ  
 دونوں عارض پہ پڑ گئے ناسور  
 گئی ہے چند بار بیتائی  
 عمر بھر آپ نے کیا ہے جکا  
 سن ترانی جواب صاف ملا  
 ایک دن بھی ہنسا نہ حضرت نے

ہوا ارشاد حق کا اے موسیٰ  
 عرض کی رو کے تب یہ موسیٰ نے  
 صاف اسکا لبس اب جواب ملا  
 پہنچا موسیٰ پہ تب یہ حکم آلا  
 بھوکے پیاسے رہا کرو موسیٰ  
 حشر کے روز دیکھو گے دیدار  
 مومنو دیکھنا لقائے خدا  
 کہتے ہیں بی بی حفصہ نبی عمر  
 بھائی قرآن میرے پڑھتے تھے  
 تر ہوا چہرہ میں ہوئی بیدا  
 اشک جاری تھے سرزمین پہ جھکا  
 آپ روتے ہیں کسکی ہیبت سے  
 شاہ والا نے تب یہ فرمایا  
 محو عشق تھائے مولا ہوں یو  
 سو سو کیسی ہے شان اس حقلی

کرتے ہو بھوکے پیاسے کیوں بکا  
 تیرے دیدار کا تھا شوق مجھے  
 ہو کے مایوس بندہ ہے روتا  
 دیکھنے کی اگر ہے میری چاہ  
 اشک جاری رکھا کرو موسیٰ  
 دیکھنا اس جہاں میں ہے دشوار  
 تھا یہ حصہ رسول اکرم کا  
 سر تھا اک شب نبی کے زانو پر  
 اشک ٹپکے رسول اکرم کے  
 دیکھا حضرت کو مثل ابرار  
 عرض کی میں نے یا رسول خدا  
 خوف دوزخ کہ شوق جنت سے  
 شوق جنت نہ ڈر ہے دوزخ کا  
 شوق میں ہیں اسی کے روتا ہوں  
 جس کے شیدا ہیں احمد عربی

عجز بندوں کا ہے پسند آگ  
قصہ موسیٰ بنی کا ہے مشہور  
ہوا ارشاد حق یہ موسیٰ کو  
جہتہ کر کے اس کو یا موسیٰ  
جو طرف آپ نے تجسس کی  
ایک کتا تھا جاں کنی میں پڑا  
سوچا موسیٰ نے یہ بری شے ہے  
ڈال رسی گلے میں کھینچا اُسے  
دے زباں جھکو قادرِ عظام  
وہیں گویا ہوئی زباں اس کی  
نیم جاں ہوں مصیبتوں میں پڑا  
آپ بولے مجھے ہے حکم خدا  
جسم تیرا سٹرا ہے اور میکا  
کھینچ لے جاؤں گا میں تجھ کو وہیں  
سن کے کتے نے یوں جواب دیا

نہ چلے آدمی غم و در کی راہ  
ہے سینئر کی کتابوں میں مذکور  
میری مخلوق جو کہ بدتر ہو  
جلد اس بار گاہ میں پہونچا  
کوئی بیکار شے نظر نہ پڑی  
جسم بوسیدہ پر تعفن تھا  
اس سے بدتر نہیں ہے کوئی شے  
التجا حق سے کی وہ کتے نے  
کروں موسیٰ بنی سے چند کلام  
عرض موسیٰ بنی سے اُس نے یہ کی  
کیوں ستاتے ہو مجھ کو یا موسیٰ  
جو بری شے ہے اسکو ڈھونڈ کر لا  
سوت سر پر ہے اور تنو آزار  
تجھ سے بدتر کوئی جہا نہیں نہیں  
رحم آتا ہے تم پہ اے موسیٰ

زخم ہے تم کو ہوں میں پیغمبر  
 سب سے اچھا تم آپ کو سمجھے  
 یا نبی یہ خیال بے جا ہے  
 مہربانی پر اس کے بھول نہ جاؤ  
 عذر خواہی کمال فرما کے  
 نیک تدبیر کچھ بتا تو مجھے  
 تب وہ کہتے نے یوں نصیحت کی  
 اپنی گردن میں ڈالو یا موسیٰ  
 کیجئے عرض حق سے رہبر دیں  
 کھول کہتے کی رسی عبرت سے  
 پہنچا موسیٰ یہ حکم خالق کا  
 تھام گردن کی ہاتھ سے رسی  
 یا الہی میں جا بجا ڈھونڈا  
 ہوا ارشاد حق بہت سنبھلے  
 یہ نہ سمجھو سبب تھا کہتے کا

باتیں کرتا ہے مجھ سے وہ داور  
 اور بدتر غلیظ جانے تجھے  
 جو بھروسہ مصاحبت کا ہے  
 ہاں خبر سنبھلو داؤ نہ کھاؤ  
 روکے کہتے سے پوچھا موسیٰ نے  
 تابچوں میں عتاب اس کے  
 میری گردن کی کھول دوسری  
 جاؤ سر کو جھکا کے پیش خدا  
 مجھے سادہ تر کوئی جہانیں نہیں  
 اپنی گردن سے باندھی موسیٰ نے  
 کس کو لے آیا تم نے یا موسیٰ  
 باادب سر جھکا کے عرض یہ کی  
 مجھ سادہ تر کوئی جہاں میں تھا  
 بچ گئے تم عتاب سے میرے  
 ہم بچائے ہیں تم کو یا موسیٰ

یا الہی بچا ہر آفت سے ڈر عاجزی دے کہ تجھ کو ہے مرغ سے عاجز ہے دستگیر غلام	کبر سے اور غرور و نخوت سے خیر دنیا میں ہووے عقبی خوب رہے اس پر نظر کرم کی مدام
---	--

بیانِ قاجنا ابراہیم علیہ السلام فرزندِ جگر پیوندِ رسولِ کیم صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ ہیں سرورِ پیغمبر ال مصطفیٰ ہیں مالکِ ہر دو سراؤ مصطفیٰ کو نین کے سردار ہیں میرے دل پر چھائی ہے غم کی گھٹا سینہ سوزاں میں آتشِ غم کی ہے دیدہ گریاں ہیں و دگر پرآب تیرہ و تاریک سب آفاق ہے ہائے ہم پیدا ہوئے و احسرتا واہ وہ اصحاب تھے کیا خوش نصیب ہجر میں مرتے ہیں ہم شام و سحر	مصطفیٰ ہیں پیشوائے اسو جاں مصطفیٰ ہیں شافعِ روزِ جزا مصطفیٰ بیچارہ نچے غمخوار ہیں ماجر لکھتا ہوں اک ماتم فزا ہر گلِ مضمون میں بو ماتم کی ہے دلِ فراقِ مصطفیٰ میں ہے کیاب کیا جدائیِ مصطفیٰ کی شاق ہے بار اسو کا جب زمانہ ہو گیا دیکھتے تھے رات دن روِ صیب ہائے وہ آتی نہیں صورتِ نظر
---	---



یا محمد یا رسول کبریا  
 ہو قبول بارگاہ میر اسلام  
 خواب میں دیکھیں جو صورت ایکبار  
 تھا جو حق میں آپ میں راز نہا  
 ایک دن زالنوں پہ شاہ دین کے  
 دوسرے زالنوں پہ بیٹھے تھے حسین  
 جھاتی سے لپٹائے بیٹے کو کبھو  
 یاں تھے دونوں آچی آغوش میں  
 یوں ہوا جبریل کو حکم غفور  
 بول میرے دوست روح الامین  
 کیوں فدا ہو آج بچوں پر بنی  
 میری الفت گر تمہیں منظور ہو  
 جب سنی روح الامیں یہ خبر  
 اے محبوب ہے یہ نہ کام ملا  
 گر کروں شبیر کو تذر خدا

نور حق فخر اُمم شاہ ہدا  
 منتظر دیدار کے ہیں سب غلام  
 مطہین ہو جائیں سارے دلفگار  
 راویوں نے اک لکھی ہے داستاں  
 بیٹھے ابراہیم صاحبزادے تھے  
 دیکھ کر دونوں کو شاہ مشرقین  
 پیار کرتے تھے نواسے کو کبھو  
 عشق کا دریا ادھر تھا جوش میں  
 جامدینے میں محمد کے حضور  
 دو کی الفت ایک جاتی نہیں  
 میری الفت آج دل سے کیا گئی  
 ایک بچہ محکومان دو میں سے دو  
 رو دے بچہ نچی صورت دیکھ کر  
 آیات حضرت کے دل میں خیال  
 غم مجھے ہو گا حزیں ہو فاطمہ

مرضیٰ کو ہو گا غم اس لعل کا  
یہ جو ابراہیم ہے میرا پسر  
واسطے اس کے نہ کوئی روئیگا  
بولے پھر جبریل سے با چشم نم  
عرض تم اے بھائی اسدم جا کرو  
پہونچے جہنم عرش پہ روح الامیں  
قبض جب ہونے لگی روح لپہر  
فکر کچھ فرزند کی اصلا نہ تھی  
کھو لکر دیکھے جو اپنی چشم تر  
عشق کی یار و حقیقت یہی ڈ  
قبض زالوں پر ہوئی روح لپہر  
گرچہ تھے محو خدا حضرت بنی  
عاصیوں کے واسطے خیر انا م  
عمر ساری آپ نے آنت ہی  
کیسے احساں ہیں رسول اللہ کے

اور حسن ابن علی بھی روئے گا  
تذرت اس کو کروں گا میں اگر  
اسکا غم بس ایک مچھکو ہوئیگا  
جوش پر ہے آج کیوں بجر کم  
تذرت میں کرتا ہوں ابراہیم کو  
اور عزرائیل بھی آئے وہیں  
رودیا تکلیف سے سخت جگر  
طاعت حق میں تھے غرق الہی بنی  
راہی فروس تھی روح لپہر  
یہ فراغت میں ہے اللہ کی  
شاہ دالا کو نہ تھی مطلق خبر  
تسپہ فکر عاصیاں دن رات تھی  
گر یہ وزاری میں رہتے تھے مدام  
جنگ تھی ہر روز اور فاقہ کشی  
کیسے احساں ہیں شہ ذبیحہ کے

عمر ساری فکر امت میں کٹی دوستو اس شاہ پر قرباں کرد خاتمہ ہو خیر سے اس کا اخیر	تھا سعد میں بھی لبوں پر امتی باپ کو ماں کو زن و فرزند کو یہ جو عاصی ہے غلام دستگیر
---	--

### داستان در بیان شہادت امیر حمزہ رضی

خون دل چشم سے بہاؤ سبھی یہ بڑی معتبر شہادت ہے ظلم یہ جنگ میں اُحد کے ہوا لاش پر ان کے وہ ہوا ہے ستم ہے یہ مشہور خود نبی اپنے پنجشنبہ کو قبر پر جا کے پڑ آج تک بھی وہ رسم ہے جاری پنجشنبہ کی شب کو جاتے ہیں پڑ دفن صحرا میں آپ اُحد کے تھے سو برس بعد سیل پانی کے مہ پوشاک خون میں تر تھے	ہے شہادت امیر حمزہ کی واسطے ان کے رونا سنت ہے مصطفیٰ کو ہوا غم ان کا بڑا نہ سنا ہو گا کوئی ایسا الم پڑ عمر بھر روئے اس چچا کے لئے خود زیارت چچا کی کرتے تھے جاتے ہیں واں مدینے والے سبھی صبح واپس گھر دلوں کو آتے ہیں مہ سہرا ہی سب شہیدوں کے لاش کو آپ کے بہا لائے چہرہ نورانی مثل زندہ کے
--	---

دوسری جا بنامزار لطیف  
یا الہی زیارتِ حمزہ  
ہم ہیں کمبخت اسی قسمت کے  
نہ مدینہ گئے نہ بیت اللہ پڑ  
معتبر ہے حدیث احمد کی  
حشر کے دن نہ جانوں میں اسکو  
اس شہادت کا ماجرا ہے عجیب  
آل و اصحاب کو جو قتل کئے  
حالت کفر میں شہید کئے پڑ  
لعن ان پر نہ کرنا تا مقدور  
کی جان ظالموں نے اسی جفا  
یہ رسول کریم کا ہے جسکو  
معر کے تو سنو شہادت کے  
یعنی وہ عم احمد محنت ار پڑ  
جنگ کا ہے احد کے قصہ طول

ہے قریب مدینہ قبر شریف  
بے نصیبوں کو بھی کرائے گا  
نہ یہاں کے ہوئے نہ وانجے ہوئے  
راستوں میں بدی کے ہیں گمراہ  
مال رکھ کر جو حج کرے نہ کوئی  
یا یہودی ہو یا نصاریٰ ہو  
دل لگا کر سنیں امیر و غریب  
ایسے قاتل نہیں ہیں حمزہ کے  
بعد اسلام لائے ہیں دل سے  
ہے مسلمان کا سحاط ضرور  
کوئی ان کو پناہ کب دیتا  
رحم فرمائے میں پھر ایوں پر  
آئے گا قاتلوں کا حال آگے  
ہیں احد کے شہید و کھسار  
مجھکو لکھنا ہے حال عم رسول

اشتیاق تھے بہت مسلمان کم  
 پہلوں نامور بہت مارے  
 کئی اصحاب مارے حضرت کے  
 ہوئے زخموں میں چہرہ شیر خدا  
 گڑھی کڑیاں رزہ کی چہرے پر  
 دانت ان کے تمام ٹوٹ گئے  
 ہوئے دندان رسول حق کے شہید  
 پونچتے تھے روا سے شاہ ہدا  
 ایک خطرہ اگر زمیں پہ گرا  
 سبھی ہو جائیں قہر میں شامل  
 ابھی آجائیں قہر حق میں لعین  
 ایک قطرہ دے نہ گرنے کہیں  
 رحم کر کافروں پہ بار خدا  
 یا الہی انھیں ہدایت دے  
 ان کے قاتل کا نام ہے وحشی

یہ لڑائی ہوئی بڑی برسم  
 پہلے اصحاب کافروں سے لڑے  
 کر کے بلواسب اشتیاق لے  
 تفرقہ لشکر نبی میں ہوا  
 برسے روئے نبی پہ وہ پتھر  
 اک صحابی جو کھینچے دانتوں سے  
 اور اس جنگ میں بے سنگ شدید  
 خوں جو زخم جبیں سے جاری ہوا  
 بولے جبریل خون حضرت کا  
 ہو سماوی بلا ابھی نازل  
 ہوگی ہر سبز شجر تک نہ زمیں  
 خوف سے قہر کے رسول میں  
 پھر خدا سے یہ مانگتے تھے دعا  
 نہیں واقف یہ میرے رتبے کو  
 سنو تکلیف رو کے حمزہ کی ٹا

منتشر شکر نبی جو ہوا پڑ  
 اس جا کر کہیں شہید ہوئے  
 سے علی روبرو ہی حضرت کے  
 شجاعت دکھائی حیدر نے  
 دن لافتنی ملا تمنا پڑ  
 یہ لکھا ہے ہر ایک راوی نے  
 میں وحشی کے میاں کا چچا  
 اس کے آقائے وحشی سے یہ کہا  
 ہے حمزہ کا تو اگر حبلا د پڑ  
 اپنی آزادی کی جو پائی نرید  
 راہ میں مل جو پوچھا بندہ نے  
 بندہ دشمن تھی جان حمزہ کی  
 ابو سفیان کی وہ توجہ تھی پڑ  
 جگر اس نے چپایا حمزہ کا پڑ  
 بد کے جنگ میں پد اس کا

اک کی اک کو خیر تھی ہلا  
 کوئی زخمی کہیں ٹڑپتے تھے  
 چور زخموں میں خونیں ڈوبے ہوئے  
 آفریں کرتے تھے لاک سارے  
 وہی تا د علی ہوئی ہے عطا  
 یہ سب قتل کا ہے حمزہ کے  
 قتل حمزہ کے ہاتھ سے تھا ہوا  
 اب چچا کا میرے تو کر بد لا پڑ  
 میں وحشی سے کروں تجھے آزاد  
 چلا کم سخت بس براہ شدید  
 کہا وحشی نے سارا حال اس سے  
 تھی وہ بی بی عین عتبہ کی  
 اور ملعون یزید کی دادی پڑ  
 لقب اکالت الکبد پایا پڑ  
 دست حمزہ سے ہو گیا کشتہ

کہا وحشی سے رو کے ہندہ نے  
 ابھی زیور میں دونگی تجھ کو اتار  
 سن کے یہ وحشی کو طمع گھیری  
 اس ارادہ سے جو بڑھا آگے  
 دل میں سوچا علی کے جیتے جی  
 کیا علی اس کے داؤ میں آتے  
 ان سے مایوس ہو کے منہ پھیر  
 لڑ کے حمزہ بہت لعینوں سے  
 دونوں ہاتھوں میں سیف کھینچے ہوئے  
 ناف پر مارا وحشی نے نیزہ بڑا  
 چاہا حمزہ نے اس کو قتل کرے  
 نیزہ کیا پیک تھا شہادت کا  
 چیر وحشی شکم کلیجہ لب  
 اس نے چوسا کلیجہ اس شہ کا  
 یہ حقیقت ہے دوسرے غم کی

اگر تو عتبہ پدر کا بدلا لے  
 اور گھر چل کے درہم و دینار  
 سوچا ادبلی ہے گر ہو قتل نبی  
 آگے دیکھا علی کو حضرت کے  
 غیر ممکن ہے ہونا قتل نبی بڑا  
 تھے خبردار ذوالفقار لئے  
 ایک پتھر کی آڑ میں تھا چھپا  
 شیر کی طرح دوڑے آتے تھے  
 سمت حضرت کے پیاسے آتے تھے  
 دونوں زانوں سے بس وہ پارہا  
 بھاگا وحشی بہت ہی سرعت سے  
 کام حمزہ کا بس تمام ہوا بڑا  
 دیا ہندہ کو شاد ہو لے جا  
 دیا زیور لباس اتار اپنا  
 ہندہ حمزہ کے لاش پر آئی

کر کے لاشہ برہنہ حمزہ کا  
 عضوِ مخصوص لے کے کان اوزاک  
 بولے اس دم علی سے خیرِ بشر  
 لاش حمزہ کی دیکھ کر بد حال  
 دل نہ سنبھلا تو شافعِ محشر  
 جو پکارے ہیں کہکے یا عَمَّی  
 اتنا داں روئے ہیں شفیعِ احم  
 بولے یاں مجھ کو پہونچا غم الیا  
 کھا کے اس دم نبی نے حق کی قسم  
 بدلے میں قتلِ عم کے میں اکبار  
 آ کے روح الامیں نے عرض کی  
 گر کریں آپ بدلا حمزہ کا بُو  
 رحم پر آپ کے جو ہو دے نظر  
 عرض کی آپ نے خداوند  
 بدلے میں اس قسم کے ستر بار

کاٹے سو ظلم سے ہر اک اعضا  
 سچی زیور کی طرح وہ بیباک  
 جلد حمزہ چپا کی لاؤ خیر  
 غم ہو امرِ تقنی علی کو مکال  
 خود گئے آپ لاش حمزہ پر  
 لاش کا نبی امیر حمزہ کی  
 آئے جنبش میں عرش لوح و قلم  
 نہ ہوا کوئی جا الم اپا  
 کئے ارشاد اب کی جنگ میں ہم  
 قتلِ ستر کروں بڑے کفار  
 حکم خالق ہے یا جنابِ نبی  
 اختیار آپ کو خدا نے دیا  
 اجر بے حد ہے اس کا یا سرور  
 رحم ہی میں نے اختیار کیا  
 پڑھی حمزہ کی خاطر استغفار



جب لڑائی ہوئی ہے مکے کی  
بعد دینے امان کے یکسر  
بڑے غمگیں تھے سید ابرار  
رد کے اصحاب سے یہ کہتے تھے  
دفن کرتا نہ لاش حمزہ کی  
جانور آ کے نوش کرتے تمام  
جمع کروا کے سارے اجزا کو  
شور بہر سو کیا یہ شیطان نے  
سن کے یہ نبیوں کو لے زہرا  
اک جلا کر حصیر کا ٹکڑا پڑ  
جو صفیہ بہن تھی حمزہ کی  
دیکھا حضرت نے کرتے اسکو ہکا  
اپنی ماں کو یہاں سے لے جاؤ  
اپنے لڑکے سے تب بہن نے کہا  
لاش حمزہ پہ مرنے جاؤں گی پڑ

اس قسم کی ادائی حق نے کی  
ہوئے ہیں قتل اشقیاء ستر  
کرتے تھے لاش پر نظر ہر بار  
اگر نہ خاطر چھو چھی کی ہوتی مجھے  
چھوڑ دیتا زمین پر یوں ہی  
حشر کے روز قساور علام  
انہیں سے پھراٹھا تا حمزہ کو  
کہ رسول خدا شہید ہوئے  
باپ کے پاس پہنچیں کرتی بکا  
خون زخم بنی کا بند کیا  
لینے حضرت بنی کی خاص چھوچھی  
ان کے لڑکے زبیر سے یہ کہا  
لاش اسے بھائی کی نہ دکھلاؤ  
دیکھ لیتے دے بھائی کا لاشا  
شور حشر وہاں مچاؤں گی پڑ

لکھتے ہیں کہ صفیہ نے اصرار  
 جو نہی اس لاش پر صفیہ آئی  
 اک طرف سے بہن تھی کرتی بچا  
 کہا حضرت نے دو نو کو سمجھا پڑ  
 کہتے حمزہ کو ہیں ملک یکسر  
 وہی کپڑوں سے خوں بھر لاشہ  
 جب مدینہ طرف جناب رسول  
 بیٹی حمزہ کی قاطعہ تھا نام  
 یاد کر بھوک پیاس حمزہ کی  
 پوچھی بو بکر سے کہ یا صدیق  
 رو کے صدیق نے اشار کیا  
 باگ کپڑے بنی کے گھوڑی کی  
 اشک آنکھوں میں بھر رسول خدا  
 بولی اس کہنے سے تو اسے والی  
 پھر تو وہ زار زار رونے لگی

آئی حمزہ کی لاش پر اک بار  
 خشکی دیکھ کر بہت گھبرائی  
 اشکبار اک طرف کو تھی زہرا  
 بڑھ گیا آج رتبہ حمزہ کا پڑ  
 اسد اللہ و شیر پنیمبر  
 دفن کر دادے رسول خدا  
 پھرے لشکر کو لے بحال ملول  
 ڈھونڈتی نکلی باپ کو ناکام  
 شیر اور خرے ساتھ لائی تھی  
 گئے حمزہ کہاں تمہارے رفیق  
 دیکھ وہ آتے ہیں رسول خدا  
 کیفیت رو کے باپ کی پوچھی  
 بولے اس سے میں باپ ہوں تیرا  
 بو مجھے آتی ہے شہادت کی  
 آپ بھی رو دے جناب نبی

عرض کی اس نے اے بول زما  
 شاہ دالانے اس سے فرمایا  
 ظالموں نے کیا ہے حسد خراب  
 آئی حمزہ کی روح تب اس جا  
 کی تسلی جو میرے دختہ کی  
 وحی آئی کہ اے جنابِ نبی  
 ہے جو امت گنہگارِ متیسر  
 کر کے اس دم تسلی دختہ  
 اقر باجن کے تھے شہید ہوئے  
 بولے اصحاب سے یہ شاہ دیں  
 سن صحابہ نے حکم شاہ زماں  
 بولے حمزہ کے گھر پہلے بکا  
 سن کے یہ شاہ دیں ہو شاداں  
 ایسی خاطر چچا کی تھی جس کو  
 مارا حمزہ کو جب کہ دشمنی نے

کچھ شہادت کا حال کیجے بیاں  
 حال کچھ پوچھ مت شہادت کا  
 اس کے سننے کی تو نہ لائیگی تاب  
 ہو معلق ہوا پہ دی یہ صدا  
 خوش رکھے حق تمہیں جنابِ نبی  
 کی مٹیوں کی تم نے غم خواری  
 ان پہ ہو گا ہمارا فیضِ عظیم  
 گھر میں تشریف لائے پیغمبر  
 ان کے گھر سب عزیز روتے تھے  
 کوئی حمزہ کا رونے والا نہیں  
 بی بیونکو بھجائے اپنے وہاں  
 بعد پھر آ کے اپنے گھر رونا۔  
 دی صحابہ کو بس دعا اس آں  
 اُن کے قاتل کا حال رو کے سنو  
 سبھی اصحاب اس کے دشمن تھے

تھا تجس کہ اس کو پائیں اگر  
 لکھتے ہیں وقت فتح کے کے  
 مرد گیارہ میں چھ شقی ہیں زنا  
 ان کو ہرگز اماں نہیں دینا  
 وحشی اور سہندہ کا تھا اسمیں نام  
 کتنے دن بعد کا ہے یہ مذکور  
 چھپ کے وحشی وہاں نمود ہوا  
 یہ جگہ سوچنے کی ہے یارو پڑ  
 شعر قابل ہیں یہ سماعت کے  
 قتل کوئی کرے کسی کو یہاں  
 ایسے پیارے چچا کو حضرت کے  
 دسیوں پر رحم کرنا مشکل ہے  
 حق کی وحدانیت کا بسا قرار  
 آپ کو جب رسول حق سمجھا  
 جان پہچان کر خدا کے لئے

پزرے اس کا کر نیگے جسم و جگر  
 کیا ارشاد شاہ والا نے پڑ  
 جا کے کعبے میں بھی جو مانگیں ماں  
 قتل کرنا انھیں ملیں جس جا  
 بھاگے مکے سے ڈر کے وہ ناکام  
 تحفے طائف کے آئے پیش حضور  
 رو پر داتے ہی پڑھا کلمہ  
 ہاتھ رکھ کر کلیجے پر دیکھو پڑ  
 یہ جو اس پر ہے جو ہری کے لئے  
 خلق ہوتی ہے اس کی دشمن جا  
 قتل کر ڈالے لاش کو چیرے  
 یہ رسول کریم کا دل ہے پڑ  
 کیا وحشی نے جیب زماں سے پکار  
 کر گئے بس سکوت شاہ ہدا  
 دی اماں اس کو بس سہ دیں نے

<p>حال وحشی کا تھا بہت مضطر آیا رحمت کا چش پر دریا پڑہ کے سمجھائے یعنی اِنَّ اللہ پڑہ کے دیکھیں نہ اس کی گرسورت</p>	<p>عمل معصیت پہ کر کے نظر جب گنہگار رو برو آیا پڑ پڑ دیچہ مضطر اسے شہ ذیجاہ ہے یہ والمحصنات میں آیت</p>
---	---

اِنَّ اللہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنِّیْ  
تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے  
جو سوائے اس کے ہے واسطے جس کے کہ چاہتا ہے تفسیر میں آیا ہے کہ ایک  
پیر و مرد تھا اس نے آکر حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ گناہوں میں  
غرق ہوں مگر حیب سے اللہ کو پہچانا ہے شریک اس کا نہیں لایا میں اور  
گناہوں سے شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوں آپ کے پاس آیا ہوں میرا کیا  
حال ہوگا اس کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ سوائے مشرک کے  
سب گناہوں کی بخشش کی امید ہے۔

<p>اسے رسول کریم شاہِ اُسم ٹھہری بخشش مشیتِ حق پر مجھ کو سنجھے نہ سنجھے ہے مختار</p>	<p>سن کے وحشی نے عرض کی اُسم اس کے مضمون سے تو یا سرور کیا بھروسہ کہ وہ غنی غفار</p>
--	--

کوئی بہتر اگر ہو قول اس سے مجھ گنہگار کی تشفی ہو پو پو شہ لئے فرمایا سن کے یہ مضمون	یا رسولِ خدا بیاں کیجئے میں کروں گا سند اس آیت کو آیہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
---	---

ہے وَقَالَ الَّذِينَ فِيهِ بَیْتِہ بعد سجدے کے سورہ فرقان کا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَكَانُوا قَاتِلِينَ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَكَانُوا كَاذِبِينَ تَوَنَّ اور نیندے اللہ کے وہ لوگ ہیں کہ نہیں پکارتے اور نہیں عبادت کرتے ساتھ اللہ کے مہبود اور کو اور نہیں مار ڈالتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مار ڈالنا اس کا مگر ساتھ حق کے اور نہیں زنا کرتے یہ تین کبیرہ صحیحین میں بروایات ابن مسعود آئے ہیں کہ حضرت سے پوچھا میں نے کہ کونسا گناہ بڑا ہے فرمایا شرک ٹھہرانا ساتھ اللہ کے۔ پھر قتل۔ پھر زنا۔ حق تعالیٰ نے تصدیق قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ آیت نازل کی کہ بندے میرے خاص شرک نہیں لاتے اور خون ناحق اور زنا نہیں کرتے	عرض کی سن کے تب یہ وحشی نے خون ناحق کیا زنا بھی کیا شرک دانم کیا ہے فدوی نے کو لسا جرم مجھ سے باقی رہا
---	---

یابنی ان گناہوں پر وہ خدا  
 پیش اندیشی دیکھ وحشی کی  
 بحر رحمت کو حق کے جوش ہوا  
 ہیں گنہگار میرے نا اُمید  
 عرض اس جا پہ ہے مصنف کی  
 میں اسی داستاں کا خواہاں ہوں  
 غرق ہوں میں گناہ میں ایسا  
 ہو گا دنیا میں کوئی وہ بھی گناہ  
 کیا تباؤں یہ نفس کی شومی  
 رات دن قصد معصیت کا رہے  
 گروہ انسان سے چھپائے تو کیا  
 حشر میں اس سے کیوں چھپائیں گے  
 اے محبوب یہ شرم کی جا ہے  
 حکم مالک کا ہم عدول کریں  
 رحم پھر ہم پہ وہ کرے رحماں

کر کے مقبول تو نہ بخشے گا  
 فکر میں تھے محمد عربی  
 کہا جبریل کو زمین پر جاؤ  
 مغفرت کی سدا سے ان کو نوید  
 داستاں میں نے سنیکڑوں لکھی  
 اپنے معنوں پہ آپ نازاں ہوں  
 کوئی ہو گا جہاں میں کب ویسا  
 نہ کیا ہو گا جس کو یہ گمراہ  
 زغم ہے پھر گناہ کا اب بھی  
 باز اب بھی ہتھیں یہ آتا ہے  
 وہ خدائے علیم ہے بیسنا  
 عفو دیں گے گواہی سب اپنے  
 کیسا احسان ہم پہ حق کا ہے  
 عمر ساری گناہ کر کے مریں  
 بخشیدو سے ہزاروں ہی عصیاں

<p>شکر اس کا گردِ بار کر دے  بھیج لاکھوں درود کے ہدئے  کیا ہی مزدہ ہے مغفرت کا سنو  مصطفیٰ فکر اور سکوت میں تھے  اَلَا مِّنْ تَّابٍ وَّامِنٍ پڑھ کر  بعد سجدے کے سورہ فرقان کا</p>	<p>رحم پر حق کے جاں نثار کر دے  اور پیارے حبیب پر اس کے  اے گنہگار و شاد و خرم ہو  الغرض التماس وحشی سے  دی یہ روح الامیں نے نیک خبر  ہے وَقَالَ الَّذِينَ فِيهَا يَتَّبِعُونَ</p>
--	--

اَلَا مِّنْ تَّابٍ وَّامِنٍ وَعَلَىٰ غُلَامٍ مَّالِحًا فَاُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ لَّٰكِنْ جِسْمٌ لِّمَنْ تَوْبَةٌ لِّمَن كَانَ يَدْعُو إِلَى الشِّرْكِ لِيُتَابَ لِيَا سَا تَحْضُرُ  
اور رسول کے اور کام کئے اچھے پس یہ لوگ ہیں کہ بدل ڈالتا ہے برائیوں  
ان کی بھلائیوں سے کہ گناہاں گزشتہ توبہ سے محو کرتا ہے اور آئندہ  
طاعت اس کی جگہ رکھتا ہے بدل ڈالتا ہے کفر انکے ایمان سے  
اور آخرت میں گناہوں کو ان کے نیکیوں سے۔

<p>نہیں ہوتی طمانیت میری  شکر سے پہلے توبہ کر لیوے  عمل نیک ہو تو بخشا جائے</p>	<p>سن اس آیت کو اس نے عرض یہ کی  کیونکہ فرمایا اس میں خالق نے  پھر خدا اور نبی پہ ایماں لائے</p>
---	--



<p>شرط کرتا ہے قاضی حاجات لاتا ایماں ہوں کر کے اب توبہ عمل نیک بعد توبہ کے پڑے اعتبار اس کا میں نہیں کرتا سن کے وحشی سے اس طرح کے کلام وہیں جبریل حکم حق سے آئے فَمَنْ أَظْلَمُ كَا وَبِجھو سپارہ</p>	<p>نیک اعمال ہو تو پائے نجات اس پہ تو اختیار ہے میرا کس کو معلوم ہو سکے نہ سکے ہو تشفی کچھ اور شاہ ہدا فکر میں ہو گئے شفیق انام مزدہ قُلْ يَا عِبَادِی کا پہنچائے سورہ زمر میں ہے اس کا پتہ</p>
---	---

قُلْ يَا عِبَادِی الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ  
کہو اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے بندو میرے جو زیادتی  
کرتے ہو اوپر جانوں اپنے کے یعنی بہت گناہوں میں ڈولے ہو مت ناامید  
ہو رحمت سے اللہ کے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیْعًا تحقیق اللہ بخشتا  
ہے گناہ سارے کتنے ہی بہت ہوں سو اشکر کے کہ مطلقاً نہیں  
بخشتا جاتا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ تحقیق وہ بخشنے والا گناہوں کا  
مہربان بندوں پر۔ یہ آیت غریقِ بحرِ عصیاں کو ساحلِ نجات پر  
لگاتی ہے اور مریضِ جبرائیم کو معجونِ شفا کھلاتی ہے۔

کہا تسکین میری ہوئی حضرت  
 یانی یہ جو حکم ہے حق کا  
 یا کہ ہے اور بھی کسی کے لئے  
 ہے یہ نعمت غفور کی امداد  
 ہے یہ خوشخبری ان سبھوں کیلئے  
 اے مسلمانو سب درود پڑھو  
 جب مسلمان ہو گیا وحشی  
 قتل کا حال کر چپا کے بیاں  
 خوب حضرت نے رو کے فرمایا  
 سنا زہ غم ہوتا ہے چپا کا مجھے  
 آگے میرے نہ آگے بیٹھا کر  
 نہیں جاتا تھا آگے حضرت کے  
 نام کذاب بو سلیم تھا پڑ  
 تھے شریک اسکے قتل میں وحشی  
 دور حضرت کا کچھ ملال ہوا

سن کے وحشی نے آیہ رحمت  
 کیا اصحاب نے یہ معروضہ  
 خاص ہے واسطے ہی وحشی کے  
 ہوا معجز زباں سے یہ ارشاد  
 جتنے عاصی ہیں میری امت کے  
 جب سنو مغفرت کے فردہ کو  
 یہ روایت ہے راویوں نے لکھی  
 بولے اس سے رسول اللہ جاں  
 حال سب اس نے تب بیا کیا  
 دیکھ لینے سے تیری صورت کے  
 غم سے ہوتا ہے دل مرا مضطر  
 وحشی کہتا ہے میں اسی دل سے  
 ایک سردار کا فروں میں کاؤ  
 جب ابو بکر کی خلافت تھی  
 یہ بھی اک رحم فدو الجلال ہوا

حقیقت بھی مختصر کئے ہوئے ؛  
 پارہ ہائے جگر کو حمزہ کے  
 ایک دن عورتوں میں وہ چھپکر  
 منہ پر اپنے نقاب ڈالی ہوئی  
 شہ نے پہچان کر کے یوں پوچھا  
 وہ اٹھا کر نقاب منہ سے کہی  
 بعضے بالیوں لکھا ہے راوی نے  
 یعنی اب یہ بیاں تو مجھ سے کر  
 وہ کہی تم تو ہو خدا کے بنی  
 رو کے چپ ہو گئے جناب رسول  
 آگے میرے نہ آیا کر نہ سدہ  
 عرض کی آپ سے یہ ہندہ نے  
 رات دن تھا نبی کے پیش نظر

حال ایمان کا ہے ہندہ کے  
 اس نے چاہا سب سکے دشمن تھے  
 ہوئی حاضر حضور پیغمبرؐ  
 آ کے کلمہ پڑھی حضور نبیؐ  
 منہ چھپائی ہوئی ہے تو ہندہ  
 سج میں ہندہ ہوں یا جناب نبی  
 پوچھا حضرت سے تب یہ ہندہ نے  
 چابی حمزہ چچا کا کیسا جگر  
 دشمنی دل میں آپ کے کیسی  
 اس سے فرمایا یوں بجاں طول  
 غم مجھے تازہ ہو گا حمزہ کا  
 کچھ دعا میرے واسطے کیجئے۔  
 عَلِ السَّائِلِ فَلَا تَنْهَهُ

یعنی سائل کو مت مجھ کر

حق تعالیٰ نے اسکو رو نہ کیا

اسکی خاطر جو مانگی شہ نے دعا

اور کچھ تو سہوئی نہ بہبودی یا الہی تو مصطفیٰ کے لئے پو ہم غریبوں پہ رسم کر اپنا یہاں جھگڑیں انجی آل اولاد دستگیر آثم اس کا بندہ ہے	برکت اک اسکے بکریوں میں ہوئی واسطے حمزہ کی شہادت کے دین اچھا ہونیک ہو عبقی رہیں دونوں جہاں میں خرم و شاد رحم سے بخش دے عجب کیا ہے
--	---

### حال وفات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرحبا اے خاتم پیغمبراں مرحبا اے پیشوائے مرسلان کس کے ماتم میں قلم کو جوش ہے کس کے غم سے رو رہا ہے زار زار وا محمد کی صدا ہے کو بہ کو پو بول اٹھا خامہ بعد آہ و فغان ہے حقیقت غم فزایہ داستان جب ہوئے بیمار محبوب خدا دعظ فرما کر کہے اے امتی	مرحبا اے رہنمائے انسان جاں مرحبا اے دستگیر ناتواں پو آسماں کیوں رخت ماتم پوش ہے کہہ زباں سے کچھ تو اے سینہ نگار کس کے غم کا ماجرا لکھتا ہے تو ہے وفات سرور پیغمبراں با ادب سنئے محبوب یہ بیاں پو سارے اصحابوں کو مسجد میں بکرا یہ نصیحت آخری سن لومری پو
--	--

یہ تمہارا دین اور ایمان ہے  
 دل سے اہل بیت کے تابع رہو  
 مجھ سے پہونچا ہو کسی کو کچھ حذر  
 سن کے حضرت سے عکاشہ ہو کھڑا  
 آپ تھے اک روز تاقے پر سوار  
 راستے میں اونٹ جو ٹھہرا کہیں  
 وہ پلٹ کر پشت پر میرے لگا  
 سن عکاشہ سے یہ حضرت نے کہا  
 پھر لگے کہنے رسول خوشمخضال  
 جا کے دروازے پہ زہرا کے بلال  
 بولی زہرا تا تو اں ہے باباجان  
 حال پھر بول عکاشہ کا بلال بڑ  
 رو کے بولے باپ ہے بس تا تو اں  
 فاطمہ حاضر ہے بدلے باپ کے  
 ہیں مرض میں مبتلا خیر البشر

میرے اہل بیت اور قرآن ہے  
 اور احکام کلا اللہ سنو بڑ  
 لیوے وہ اپنا مقاصد اس وقت پر  
 دست بیتہ عرض یوں کرنے لگا  
 ساتھ تھا حضرت کے یہ بھی خاکسار  
 آپ نے کوڑا کیا اس کو وہیں  
 اس کا بدلہ لا چاہتے اے مصطفیٰ  
 مرحبا اے شخص تجھ کو مرحبا  
 فاطمہ کے گھر سے لا کوڑا بلال  
 تازیانے لگا کر لے سوال بڑ  
 اب سواری انجی جاتی ہے کہاں  
 ہو گیا زہرا کا سن کر غیر حال  
 انجو ہے برداشت کوڑکی کہاں  
 جتنے کوڑے چاہے اتنے مار لے  
 رحم کر اب تو رسول اللہ پر

پھر کہے حسنین سے بیٹھے ہو کیا  
 دونوں صاحبزادے کوڑالے گئے  
 نانا جان اس وقت پر بیمار ہیں  
 دونوں مصوموں سے وہ کہتے لگا  
 ساز یا نہ لے کے جب آگے بڑھا  
 عرش پر حور و ملک موزارزار  
 ہے بنی تیرا مرض سے ناتواں  
 یوں فرشتوں میں ہوئی حق کی ندا  
 پھر عکاشہ نے یہ حضرت سے کہا  
 کیونکہ جس دن مجھ کو تھا کوڑا لگا  
 وہی حضرت نے نکالا پیر من  
 پاس جب پونچا تو کوڑا رکھ دیا  
 پاؤں پر سر رکھ کے بولا یا بنی  
 ایچھا کے دوست رفیق کے سوار  
 بوسہ جس نے مہر اقدس کا لیا

جاؤ جلدی پاس نانا کے ذرا  
 اور عکاشہ سے یہ رور و کر کہے  
 ان کے بدلے مار ہم تیار ہیں  
 میں نہ ماروں گا محمد کے سوا  
 سارے اصحابوں میں ایک غوغا مچا  
 عرض کرتے تھے خدا سے بار بار  
 کوڑے کی برداشت اسیں ہے کہاں  
 بھید میرا آپ ہوں میں جانتا  
 پیر من کو جسم سے کیجئے جبر ہدا  
 تھا برہنہ میں بھی اے خیر الودا  
 چاک کر ڈالے گریباں مزدوزن  
 بوسہ پھر مہر نبوت کا لیا  
 عفو اب تقصیر ہو جاوے مری  
 رالیوں سے یوں سنا ہے بار بار  
 اسکو بیشک بخش ہی دے گا خدا

اس کو یوں بولے امام المسلمین  
ہوش سے بیہوش تھے اصحاب سب  
رونے پر اصحاب کے ہوئے قرار  
عائشہ کے گھر میں جب تشریف لاکے  
پھر تو حضرت پر غشی طاری ہوئی  
فاطمہ رکھیں جو آکر ایک بار  
عرض کی رو رو کے آیا بابول  
ہوش میں آؤ ذرا سے بابا جان  
آنکھیں کھولو اپنی بیٹی سے ملو  
اٹھو بابا تاکے چلاؤں میں  
فاطمہ سے بیٹیوں نے یوں کہا  
تزع کی حالت میں ہیں سلطان ہیں  
بولے حضرت فاطمہ کو رونے دو  
شور کر کے کیوں نہ روئے فاطمہ  
کان میں زہر کے تب بولے یہ بات

حق تھے سچے گامزداروں میں  
سب سے رخصت کی بجائے کی طلب  
آپ بھی روتے تھے حضرت زارزار  
بی بی زہرا کو وہیں جلدی بلائے  
عائشہ کے گھر میں اک زاری ہوئی  
غش میں لیٹے ہیں رسولِ کریم کا  
ہے بموجب حکم کے حاضر بتول  
فاطمہ کو چھوڑ جاتے ہو کہاں  
داغِ تم اس کو شبی کا نہ دو  
چاند سی صورت کے قربا جاؤ نہیں  
روتی ہے چلا کے کیوں خیر النساء  
رونا ایسے وقت میں اچھا نہیں  
بی بیو تم اب کوئی مانع نہ ہو  
باپ سے آج اپنے ہوتی ہے جدا  
چھ مہینے بعد ہے تیری وفات

پوچھا پھر زہرا نے میرے بابا جان  
 بولی جب منیاں پر امت آئیگی  
 واں مدد انجی کرو زگامیں بڑی  
 ڈھونڈ لیو کوثر پہ اسے جان پدر  
 فاطمہ پوچھے اگر واں بھی نپاؤں  
 شاہ لے فرمایا اس منعموم سے  
 حشر کے دن باپ تیرا فاطمہ  
 جبر سے کوئی فرشتہ ناگہاں  
 بحر عصیاں میں وہ گردو بار ہے  
 پھر لگے فرمانے مولا کو بلاؤ  
 فاطمہ کو بعد میرے مت ستاؤ  
 اتنے میں حسنین بھی باہر سے آئے  
 ماں سے پوچھے آج تم یوں رو کیوں  
 یوں دیا زہرا نے دونوں کو جواب  
 اب کوئی دم میں یتیمی آئے گی

حشر کے دن آپ کو ڈھونڈوں کہاں  
 اپنے عصیاں سے بہت گھبراہنگی  
 میرے مٹنے کا ٹھکانا ہے وہی  
 یا ملوں گا میں صراط حشر پر  
 ڈھونڈتی پھر آچو کس جا پہ جاؤں  
 سب نبی جنت کے در پر جائیں گے  
 بیٹھے گا دوزخ کے دروازے پہ جا  
 امتی کو میرے گرلاوے وہاں  
 میں چھڑالوں گا فرشتوں سے اُسے  
 میرے غم میں فاطمہ ہے مبتلا  
 یاد میری اس کے دل پہ سے بھلاؤ  
 دیکھ کر نانا کا منہ اک غل چپکے  
 لوگ کیوں روتے ہیں نانا سو کیوں  
 لوگے نانا کے ابل لوشتاب  
 آج نانا کی سواری جائے گی



سن کے منصومین ہو کر بے قرار  
 شور حیب رونے کا حضرت نے سنا  
 ہے روایت سہل ابن سعد سے  
 لیکے وہ دینار تب محبوب رب  
 سات یا چھ اسنے تھے باقی رہے  
 میں مرض میں ہو رہا ہوں مبتلا  
 ہوش میں آ کر تہ دیں چار یار  
 وہ چو کچھ دینار تھے میں نے دے  
 سن کے بولیں رو کے اسدم عائشہ  
 آپ خود دینار منگو اُس گھر می  
 یوں لگے کہتے رسول خوشنصال  
 یہ نہ ہو گا حق سے شرمندہ رہو  
 پھر تو کل انبیا کا کیا رہا  
 مال دنیا کچھ نہ مجھ کو چاہئے  
 یہ صدا باہر سے آئی ناگہاں

جاگرے تانا کے اوپر زار زار  
 دونوں کو چھاتی سے پھر لپٹا لیا  
 کچھ کہیں سے نذر دینار آئے تھے  
 دیدے مسکین و محتاجوں کو سب  
 بولے حضرت عائشہ کے پاس دے  
 بانٹ دو تم اب گداؤں کو بلا  
 عائشہ سے پوچھتے تھے بار بار  
 بخشے مسکینوں کو یا باقی رہے  
 یا نبی اب ہوش ہیں کس کے بجا  
 راہ میں دلوادے اللہ کی  
 اب کوئی دم میں ہمارے صال  
 گھر میں رکھ دینار خالق سے ملوں  
 ہم میں دنیا دار میں پھر فرق کیا  
 پیر من ہے بس کفن کے واسطے  
 السلام اے خاتم پیغمبر ال

فاطمہ بولے یہ دروازے پہ جا  
 باپ میں بے ہوش اب لیٹے ہوئے  
 آکے پھر غصے میں وہ نعرہ کیا  
 عرض کی بابا سے اے محبوب  
 بولے زہرا سے کیسے حضرت بنی  
 قبض جاں کرنا اسی کا کام ہے  
 زندگی سے بے مزہ کرتا ہے یہ  
 عرض کی تب فاطمہ نے یا بنی  
 سن کے یوں بولے امام المرسلین  
 حکم سے اللہ کے آتا ہے یہ  
 فکر تھی حضرت کو امت کی بڑی  
 اتنے میں حاضر ہوئے روح الامین  
 آپ پر خالق نے بھیجا ہے سلام  
 منتظر ہے اب خواب کبریاؤ  
 اہل دوزخ پر ہے آج آتش حرام

غش میں ہیں حضرت محمد مصطفیٰ  
 بولتا کچھ ہو تو مجھ کو بولدے  
 فاطمہ کو سنکے یک لرزہ ہوا  
 گھر میں آیا چاہتا ہے اک عرب  
 وہ ہے عزرائیل اے بیٹی مری  
 ہادم اللذات اسی کا نام ہے  
 باپ بیٹی کو جدا کرتا ہے یہہ  
 بند کر دیتی ہوں دروازہ ابھی  
 ایسے دروازہ سے یہ رکنا نہیں  
 کب کسی کے روکے رکجاتا ہے یہ  
 گھر میں عزرائیل آئے جس گھڑی  
 عرض کی آداب سے یا شاہ دین  
 وصل کی فرحت کا لایا ہوں پیام  
 انبیاء سارے کھڑے ہیں پیشوا  
 نہیں کھلے جنت کے دروازے تمام

حور غلماں میں تمام آراستہ  
 وصل کا پیغام سن جان جہاں  
 یہ تو سب احسان ہے اللہ کا  
 کیوں کہ اب میں آنے ہوتا ہوں خدا  
 عرض یوں کرنے لگے جبریل تب  
 جو کوئی توبہ کرے گا مرتے دم  
 ستے ہی روح میں سے یہ کلام  
 بولے پھر جبریل سے خیر البشر  
 میری است جرم سے ہے ناتواں  
 ان کو ہے فکر معیشت دن تمام  
 رحم کر ان بھکیوں پر یا حبیب  
 حکم یہ جبریل کو حق کا ہوا  
 جن کا بے توبہ نکل جاتا ہے  
 اب نہ رکھو اپنی خاطر کو طول  
 بولے پھر خوش چہ یوں خیر البشر

ہے فرشتوں کی زباں پر مر حبا  
 بولے یوں جبریل سے آجھائی  
 پر مری امت کا کچھ فردہ سنا  
 کون ہے اب انکا خالق کے سوا  
 واسطے امت کے ہے یہ حکم رب  
 اس کو بخشوں گا میں آشاہ امم  
 آب دیدہ ہو گئے شاہ انام  
 جا میرے محبوب سے یہ عرض کر  
 ہوش مرتے وقت توبہ کا کہاں  
 رات بھر غفلت میں سوتے ہیں مدام  
 ہیں گنہ میں مبتلا میں یہ غریب  
 کھدے میرے دوست غصہ نہ کھا  
 بخشہ میں گئے آپچی خاطر سے ہم  
 جس کو چاہو بخشو الو یا رسول  
 آؤ غفرائیل اب بالین پر پڑو

اتنی سختی تم میری جاں پر کرو  
 قبض امت کی کرو گے روح جب  
 انجی خوشنودی مجھے مرغوب ہے  
 جسم اطہر سے ہوئی جہدم جدا  
 تھا لبوں یہ رب ارحم امتی  
 اور صحابہ میں اٹھا شور و فغاں  
 عرش سے لے فرش تک تھے کانپتے  
 ہو کے مضطرب اک پردہ سن سے کہا  
 وہ کہی کس واسطے فرمائیے  
 آج دنیا سے اٹھے خیر البشر  
 تیل کی محتاج مولادے ذرا  
 چاک اب سینہ قلم کا ہو گیا  
 اس کو نجات لومیرے روشن ضمیر

جس قدر سختی تمہیں منظور ہو  
 یہ وصیت تم کو میں کرتا ہوں آ  
 جتنی آسانی سے ہوے خوب ہر  
 اے محبوب روح پاک مصطفیٰ  
 جسم طاعت میں رہا معبود کی  
 ہو گئے تار یک اس دم دو جہاں  
 فاطمہ زہرا کے اس دم روئیے  
 رات جب آئی تو روئے غائشہ  
 کچھ بچا ہو تیل تولادے مجھے  
 تب یہ بی بی نے کہا اے بیخبر  
 ان کا لاشہ ہے اندھیرے میں دھلا  
 کیا لکھو آگے یہ غم کا ماجرا  
 غرق عصیاں ہے غلام دستگیر

وفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مرحبا ختم نبوت مرحبا

مرحبا اے نور وحدت مرحبا

السلام اے منظر حق السلام  
 السلام اے سرور جن دبشہ  
 نیچے مجرا شہ ہر دوسرا  
 جو جمال پاک کو دیکھے ہنسیں پڑ  
 راویوں نے ہے کتابوں میں لکھا  
 حج رخصت کر ادا سلطان دین  
 اب زمانہ وصل کا ہے عنقریب  
 جو خبر دے گا گیا ماہ صفر  
 رکھتے تھے اکثر خباب مصطفیٰ پڑ  
 دیکھ یہ حالت صحابہ رو دئے  
 آپ میں معصوم اے شاہ ہدا  
 موت کا حضرت کو کیوں دفعہ  
 آپ بولے ایک دن ہے سخت تر  
 اس لئے مجھ پر کیا ہے کبیریا  
 اک مہینہ پہلے اپنی موت سے

السلام اے سارے نبیوں کے امام  
 السلام اے مرسلوں کے تاج سر  
 لیجئے مجھ را حبیب کبیریا  
 ان کا مجرا لیجئے اے شاہ دیں  
 اس طرح حال وفات مصطفیٰ  
 یوں صحابہ سے کہے اندوگین  
 اب نہ ہو شاید مجھے پھر حج نصیب  
 دوں گا میں جنت کی اسکو خوشخبر  
 درود توبہ اور استغفار کا پڑ  
 عرض کی یوں سید کونین سے  
 پاک حق نے سب گناہوں سے کیا  
 دروہے جو توبہ استغفار کا پڑ  
 آنے والا ہے وہ دن ہر شخص پر  
 حکم توبہ اور استغفار کا پڑ  
 روکے یاروں سے کہا یوں اپنے

ہاں غضب سے حق تعالیٰ کے ڈرو  
 اور تمہیں پر ہیز گار می ہے ضرور  
 ڈالنا مت سفدہ مخلوق میں ؛  
 روئے یہ سن کر صحابہ زار زار  
 حکم فرماتے ہیں کس کو غسل کا  
 پوچھے پھر اصحاب اے شاہ زمیں  
 بولے حضرت ہیں جو کپڑے جسم کے  
 یا ملے کپڑا مین اور مصر کا ؛  
 عرض کی اصحاب نے پھر بانیاز  
 کہتے ہیں اصحاب جب ہم یہ کہے  
 اتنا روئے سب کو بیہوشی ہوئی  
 بولتے تھے صبر کیجو اختیار  
 یوں کہا حضرت نے تب اصحاب کو  
 رکھ کے لب پر قبر کے میت تمام  
 پہلے رحمت بھیجے گا پروردگار

آگے اس کے مت گھنڈ اپنا کر دو  
 ہے برا اس شاہ کے آگے غرور  
 میں خدائے پاک کو سوچنا تمہیں  
 عرض کی اے خاصہ پروردگار  
 آپ نے فرمایا میرے اقربا  
 ہوئے کن کپڑوں سے حضرت کا کفن  
 بس کفن دھو کر انہیں کا کیجئے  
 وہ بھی کفنانے کے کام آ جائیگا  
 کون میت کی پڑھے پہلی نماز  
 دل ہمارے قابو سے جاتے رہے  
 آبدیدہ ہو گئے حضرت بنی  
 بخشے رحمت سے تمہیں وہ کردگا  
 قبر بھی میری اسی حجرے میں ہو  
 ہوں باہر حجر کی سب خاوض عام  
 بعد پھر جبریل میرے دوستدار

پھر فرشتے اور ملائک بانیاز  
 بعد میرے اہل بیت اور اقربا  
 جو صحابہ ہیں مرے اب یاں گے دور  
 جو مرے کہلائیں تا روز قیام  
 عرض کی اصحاب نے پھر یا بنی  
 آپ بولے میری اہل بیت سے  
 راوی دیتے ہیں کتا بونہیں خبر  
 بی بی میمونہ کے گھر میں تھے حضور  
 ہو گئیں واں جمیع ساری بیبیاں  
 چل کر اس دم شاہ دیں اس جا کو  
 بی بیوں کی عرض سن خیر البشر  
 درد سہ میں کر گیا شدت بخار  
 تھی رعیاں ایسی حرارت جسم سے  
 بے قراری دیکھ بولیں عائشہ  
 لوٹتے تھے ہم میں کوئی مضطرب

سب پڑ میں گے میری میت کی نماز  
 پھر پڑ میں اصحاب باصدق و صفا  
 بولنا میرا سلام ان کو ضرور  
 بولتے جانا انہیں میرا سلام  
 کون اتارے قبر میں لاش پاچی  
 اور فرشتے ساتھ انجے ہوئیں گے  
 پہلے حضرت کو ہوا ہے درد سہ  
 مضطرب تھے درد سے سر کے حضور  
 عرض کی اسے بادشاہ دو جہاں  
 گھر میں ٹھہری عائشہ صدیقہ کے  
 ٹھہرے جا کر عائشہ بی بی کے گھر  
 کر دمن لیتے تھے حضرت مہقرار  
 بیٹھنے والوں کے جی گھبراتے تھے  
 یا محمد یا رسول کبریا۔  
 غصے میں آتے تھے اے محبوب

آج کیوں ہیں آپ ایسے بیقرار  
 سختی ہے پیغمبروں پر نزع کی  
 میرا رتبہ انبیاء میں ہے بڑا بڑا  
 حال رونے کا صحابہ نے سنا  
 سات مشکیں سرد پانی کے منگا  
 مرتضیٰ کے ہاتھ پر ٹپکا دے  
 سر پہ پیغمبر کے تھی پٹی بندھی  
 بیٹھے جامعہ میں ممبر پر جناب  
 تم کو اندیشہ ہے میرے بعد کا  
 کوئی پیغمبر نہ امت میں رہا  
 اتفاق آپس میں تم کو چاہئے  
 صبر میں شادی ہے جلدی میں خلق  
 میں کسی کا قرض دنیا ہوں اگر  
 آج آسانی سے کروں گا ادا  
 اک دو شخصوں سے درم لے آپ نے

بولے یہ سن کر محب کردگار  
 شان ان کی اس سے ہوتی ہر پڑی  
 نزع میری سخت ہے اے عاشق  
 ہو گئے مضطر حبیب کبریا  
 بیٹھ کر سر سے ہٹائے مصطفیٰ  
 دوسری جانب تن عباس تھے  
 گر پڑے رورو کے احباب بنی  
 بولے یاروں کی طرف کر کے خطا  
 مت ڈرو حافظ تمہارا ہے خدا  
 ہے سوا اللہ کے سب کو فنا  
 ایک پر ایک جاں نثار اپنی کرے  
 کچھ نہ ہو گا بے رضا مندی حق  
 لیوے وہ مجھ سے اسیدم زود تر  
 در نہ مشکل سخت ہے روز جزا  
 دیدئے تھے نام پر اللہ کے



مانگا ان اصحاب نے حضرت سے متب  
 اترے پھر نیر سے حجر پیں گئے  
 فرض حق کی جان و دل سچو ادا  
 صبر کرنا اور گھر میں بیٹھنا  
 سیر می میت پر کہیں رو پیٹ کر  
 ہوتی تھی جس وقت مسجد میل ڈال  
 اک عشا کا وقت تھا سالار دین  
 امی بلال اب بولدے صدیق سے  
 دیکھا جب صدیق کو اصحاب نے  
 شور محشر کر دے رو کر تمام  
 دھوم تھی نالوں کی انکے عرش تک  
 شور اٹھا جس دم درو دیوار سے  
 شور جب رونے کا حضرت نے سنا  
 عرض کی زہرا نے اے سالار دیں  
 دیکھ غالی جا صحابہ آپ کی پا

ہو کے خوش دلوا دے محبوب ب  
 نبی میوں کو کی نصیحت آپ نے  
 وہ کرو جو کچھ نبی نے ہے کہا  
 کر دیا ہے پاک تم کو کبریا  
 مجھ کو مت تکلف دینا سر لسر  
 آپ اسی حالت سے جاتے تھے وہاں  
 سن ازاں پو لے میں آسکتا ہنیں  
 میری جا پر اب امامت وہ کرے  
 ہیں مصلے پر رسول اللہ کے  
 اس طرح چلا اٹھے ہیں خاص عام  
 رو دے لوح و قلم جن و ملک  
 کھا کے عرش صدیق اکبر رو دے  
 پوچھے زہرا سے یہ کیا ہے فاطمہ  
 میں بیاں اس غم کا کر سکتی ہنیں  
 شور محشر کر رہے ہیں یا بنی پا

پھر علی اور حضرت عباس کے  
 کہتے ہیں تب پاؤں اس سردار کے  
 کی ادا مسجد میں جسا بندہ نواز  
 پھر کہے یاروں سے سب کو ہے فنا  
 وصل کا میرے زمانہ ہے قرین  
 سو نپتا ہوں میں خدائے پاک کو  
 آئے پھر حجرے میں حضرت مصطفیٰ  
 باپ کے قدموں پہ سر رکھ فاطمہ  
 دی یہ عزرائیل نے در سے صدا  
 جھانکے دروازے سے بی بی فاطمہ  
 پھر دوبارہ دی فرشتے نے صدا  
 تب کہا زہرا نے رو کر اے عز  
 کچھ اگر کہنا ہے کہہ کر جا مجھے  
 تیسرے بار اس نے اک بغرہ کیا  
 ہوش میں آ کر شہ ہر دو سرا

ہاتھ شانوں پر رکھا اس شاہانہ  
 تا تو انی سے گھیسٹے جاتے تھے  
 بیٹھ کر صدیق کے پیچھے نماز  
 ہے اسی اک ذات باری کو بقا  
 کوئی پیغمبر یہاں ٹھیرا نہیں  
 دل سے طاعت بندگی اسکی کرو  
 نبی بیوں میں شور محشر ہو گیا  
 اتنا روئے عرش اعظم ہل گیا  
 السلام اے اہل بیت مصطفیٰ  
 شکل میں خلیجی عرب کے ہے کھڑا  
 السلام اے اہل بیت مصطفیٰ  
 غش میں ہیں لیٹے ہو محبوب  
 پھر کسی دلی آ کے ملنا باپ سے  
 ڈر گئے سب اہل بیت مصطفیٰ  
 پوچھے کیا حالت ہے تیری فاطمہ

بولیں دروازے پہ ہے خمگی عرب  
 آپ بولے وہ فرشتہ ہے یقین  
 باپ کا یہ ہے تمہارے مرتبہ  
 نام غزرائیل کا جس دم سنا  
 تھی بہت حضرت کو الفت بیٹی سے  
 چوم کر دونوں نواسوں کی جبیں  
 دونوں کے سینوں پہ رکھ کر رو پاک  
 یا دونوں کی شہادت آگئی۔  
 کی وصیت سب کو رو کر آپ نے  
 کر کے رخصت سب کو شاہ بجدیر  
 قرض دینا ہے یہودی کا مجھے  
 اہل دنیا جب کریں تم کو ملول  
 گھر میں آئے پھر وہ شاہ نیک خو  
 رو برو جا اس فرشتے نے کہا  
 حکم ہو تو قبض جاں کرتا ہوں ب

گھر میں آنے مانگتا ہے حکم اب  
 نام غزرائیل ہے اسے نازنین  
 دی ادب سے اس نے باہر سے صلا  
 روئیں چلا کر شباب فاطمہ  
 چومی پیشانی کو لپٹائے گلے  
 رو دے محبوب رب العالمین  
 ملتے تھے اور لوٹتے تھے دردناک  
 بقیہ راز لیں ہوئے حضرت بنی  
 دونوں کی شفقت محبت کے لئے  
 بولے سر رکھ مرتضیٰ کی زاتوں پر  
 اتنے دینا آپ دلوادو اسے  
 یا علی تم کیجیو عقبیٰ قبول پڑ  
 دی اجازت قابض ارواح کو  
 السلام اسے یاد شاہ انبیا  
 ورنہ واپس آنے کا ہے حکم رب

بولے تب ان سے رسول کریم کا  
 ایسے میں روح الامیں حاضر ہوئے  
 کھل گئے ہیں آسماں کے در تمام  
 حور و غلماں سب صفیں باندھے ہوئے  
 باغِ حنت کے کھلے ہیں پر بہار  
 آپ نے فرمایا اے روح الامین  
 ذات کا اپنے نہیں ہے غم مجھے  
 دیتے ہیں جاں میری الفت میں سمجھی  
 کل کے دن کا حال اے بھائی سنا  
 عرض کی جبریل نے تب اے حلیم  
 ساتھ جب تک اپنی امت کو لئے  
 تب ملکِ حنت شہِ عالی مقام  
 آپ نے فرمایا اس دم شاد ہو  
 مانگی رخصت پھر وہیں روح الامین  
 آپ کی خاطر میں آتا تھا یہاں

ہے مجھے روح الامیں کا انتظار  
 لائے خوشخبری خدا کے پاک سے  
 اہل دوزخ پر ہے آج آتشِ حرم  
 آپ کی ہیں انتظاری میں کھڑے  
 آپ کا مشتاق ہے پروردگار  
 میرے دل پر اس سے کچھ فرحت نہیں  
 ہوں پریشاں عاصیوں کے واسطے  
 ہے شفاعت کے بھروسے زندگی  
 کیا کرے گا ساتھ ان کے کبریا  
 ہے یہ ارشادِ خداوندِ کریم  
 آپ حنت میں نہ داخل ہوئیں گے  
 سارے نبیوں کی ہے امت کو خرم  
 آؤ عزرائیل کام اپنا کرو  
 عرض کی رو رو کے اے سالارِ دیں  
 اب نہ آؤں گا شہِ کون و مکاں

<p>عائشہ کہتے ہیں آخر وقت پر ہاتھ سینے پر تھا عزرائیل کا۔ لیکے آپ سر دمنہ پر ملتے تھے ہو گئے بے چین سر وار عرب جتنی سختی چاہئے تم کو ابھی پر رہو امت یہ میرے مہربان اب لکھیں کیونکر یہ غم کا ماجرا یا الہی مصطفیٰ کے واسطے یہ غلام دستگیر آثم پہ بھی</p>	<p>گود میں تھا میرے شاہ دیں کا سر تھر تھراتے تھے رسول کبریاؐ کہتے تھے اللہ اماں دے نزع ہا دم اللذات سے فرمائے تب اتنی سختی تم کرو جاں پر مری قبض آسانی سے ہوئے انکی جان بولیں کس منہ سے سدھ کا مصطفیٰ ہم گنہگاروں کے عصیاں بخند یا محمد اک نظر ہو رحم کی</p>
--	--

داستانِ ادرحالا وفاتِ حضرت سیدنا فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا

<p>افتخارِ دو جہاں آلِ نبیؐ رہنمائے انس و جاں آلِ نبیؐ دافعِ رنج و بلا آلِ نبیؐ سر کو سجدے میں جھکا کر اک قلم</p>	<p>مالک کون و مسکاں آلِ نبیؐ داروئے در ماندگاں آلِ نبیؐ حامی روز جزا آلِ نبیؐ حالِ بنتِ مصطفیٰ کا کر رقم</p>
---	--

ہے یہ اس بی بی کی حلت کا بیا  
اے دل محروں تو چپ بھیلے کیا  
ہاں وفات فاطمہ کا حال ہے  
یا نخی ایذا میں جو ہتے تھے نبی  
مالک ہر دوسرا تھے مصطفیٰؐ  
تو شک اک چمڑے کی تھی مٹی بھری  
کہ بچھو نا آپ کا تھا بوریا  
یہ روایت عائشہ سے ہے لکھی  
روئی حضرت کا بچھو نا دیکھ کر  
دیکھ اس تو شک کو حضرت نے کہا  
ہے قسم اس کبریا بے پاک کی  
میں اگر جا ہوں ابھی اسے نیک نام  
حکم میں میرے ہے سب نیا دیں  
ایک دن حضرت عمر فارق نے  
آپ نے فرمایا اس دم اے عمر

روئے جس غم سے زمین و آسماں  
حشیم غم سے خون کا دریا بہا  
رحلت خیر النساء کا حال ہے  
تھی وہی حالت بس اہل بیت کی  
آپ کے آرام کا یہ حال تھا  
تھا سر ہا تا آپ کا پتھر کبھی  
کہ زمیں پر سوتے تھے خیر الورا  
ایک دن بی بی کسی انصار کی  
نرم تو شک گھر سے لادی جلد تر  
پھیر دو یہ نرم تو شک عائشہ  
یہ ریاضت شوق دل سے ہومری  
سونے روپے کے بنی پتھر تمام  
فقر ہے میرا یہ محتاجی نہیں  
عرض کی کچھ نرم بستر کے لئے  
ہے مراد دنیا میں حال اس طرح پر

دھوپ میں جیسا کوئی گھوڑے ہوا  
ایک دم سائے میں کوئی چھاڑ کے  
ویسا اس دنیا میں ہے میرا قرار  
مالداروں کو ہوا سالیس نصیب  
یہ روایت حال میں آرام کے  
ایک دن حضرت کے جسم پاک پر  
رو کے عبداللہ نے اس دم کہا  
قتیصر و کسریٰ کا بستر مٹھلی  
آپ نے فرمایا عبداللہ سے  
عاقبت پیغمبروں نے کی قبول  
جتنے فاقے ہوتے تھے خیر البشر  
فقر کا حضرت پہ ہے بس خاتمہ  
فقر کا حضرت کے جب یہ حال تھا  
یہ بیاں ایک معتبر راوی سے ہے  
ایک دن زہر کے گھر آئے نبی

دوڑتا ہوئے سفر میں بے قرار  
ٹھیر جا کر راہ پھر منزل کی لے  
یاں کا ہے آرام مجھ کو ناگوار  
میں مسافر ہوں سفر ہے عنقریب  
ہے بن مسعود عبداللہ سے  
بورے کی بس نشاں تھی سرسبز  
کیا ریاضت ہے یہ اے شاہ ہدا  
آپ سوویں بورے پر یا نبی  
رو نہیں دنیا ہے ان کے واسطے  
اس سے وہ بہتر ہے تو مت ہولول  
اتنے پتھر باندھتے تھے پیٹ پر  
پیسے میں چکی فرشتے گھر میں آؤ  
حال اہل بیت کا کیا پوچھنا  
شیخ نجم الدین عمر نفیسی سے ہے  
دیکھے صاحبزادی کچھ مغموم تھی

خیریت پوچھا تو نبی بی نے کہا  
 عرض کی زہرا نے اے بابا نبی  
 برسبیل تذکرہ ہے یہ سوال ؛  
 تین دن گزرے کہ فاقہ ہم پہ ہے  
 آجکے دن اس جہاں میں فاطمہ  
 سن کے ہے تاریک مجھ پر یہ جہاں  
 گر مناجات اور دعائیں لاڑے  
 بولے حضرت جن کے میں رتبے بلند  
 بس یہ سن کر فاطمہ گوشے میں جا  
 روتے تھے اور عرض کرتے تھے یہی  
 بھید تجھ میں اور ان میں ہے ضرور  
 یا تو مجھ کو اس طرح کا صبر دے  
 ہو گئے بیہوش بنت شاہ دیں  
 لے چلو تشریف محبوب خدا  
 عرش و کرسی میں مچی ہے دھوم دھام

شکر اور احسان ہے اللہ کا ؛  
 اس کی فہمائش مجھے کیجئے ابھی  
 کچھ شکایت کا نہیں ہے میں حال  
 بولتے حسین میں یوں پلے بہ پلے  
 کوئی لڑکا ہمساجھو کا ہوئے گا  
 پوچھتی ہوں آپ سے آ بابا جال  
 کوئی بندہ حق سے گستاخی کرے  
 ہے دعائیں ان کے گستاخی پسند  
 عاجزی سے کی نماز اس دم ادا  
 یا الہی ماپ میرے میں نبی ؛  
 میں ہوں عورت دل ہے میرا ناصبو  
 یا ہو آزادی مجھے اس رنج سے  
 وحی پہونچا یا یہ جبریل امیں ؛  
 سب فرشتوں کو رلائے فاطمہ  
 رو رہا ہے عالم بالاتمام



گھر میں پیغمبر جو بیٹی کے گئے  
 بھوک سے تھا ضعف بیہوشی کمال  
 ہوش میں آکر جو دیکھا باپ کو  
 غور کیجو اے محبوبانِ نسبِ پُر  
 ہاتھ رکھ سینے پہ زہرا کے مول  
 کہتے ہیں اس روز سے بنتِ نبی  
 ہو رہا ہے خامہ اس دم سرنگوں  
 کیا حساب عاقبت سے تھے مول  
 ہاتھ سے کرتے تھے سارے گھر کے کام  
 پینا چکی پکانا ہاتھ سے پڑ  
 سندھ سے قرآنِ دل سے یاد کبریا  
 بیٹھتے تھے جس گھڑی چولیکے پاس  
 دیکھ یہ حالت جنابِ مرتضیٰ  
 یہ حقیقت عرض کیجو باپ سے  
 الغرض قصہ بس تکلیف کا پڑ

دیکھا اک گوشے میں اشکِ انداز  
 آپ بھی روئے حبیبِ ذوالجلال  
 سر کو نیچے کی وہ بس شرمندہ ہو  
 واہ کیا تندہیر فاقوں کی ہوئی  
 کر دعا فرمائے اب مت ہو طول  
 صبر کرتے تھے جو ہوا فاقہ کشی  
 کیا ریاضتِ بنتِ احمد کی لکھوں  
 کرتے تھے فاقہ کشی مثلِ رسول  
 نہ کوئی لڑکھ نہ لونڈی نہ غلام  
 پرورشِ بچوں کی کرنا ذات سے  
 پاؤں سے جھولا جھلاتا بیٹوں کا  
 بھیک جاتا تھا پسینے سے لباس  
 روکے یوں فرمائے اے خیر النساء  
 تاکہ خدمت میں کوئی لونڈی ملے  
 قاطمہ نے باپ سے اپنے کہا

عرض کی محنت سے عاجز ہے بتول  
ایک لوٹدی کی اجازت ہو اگر  
راحت و آرام یاں کے ذائقے  
خود مصیبت بہتے تھے حضرت رسول  
اپنی اہل بیت کی آرام کی پٹی  
اس طرح فرمائے تب خاتون  
ہر شب اس سببان کی تسبیح کا  
وہ غلام اور لوٹلیوں سے خوب  
بس اسی دن سے علی اور فاطمہ  
باپ اور بیٹی میں جو کچھ راز تھا  
فاطمہ آتے تھے جس دم رو برو  
جب سفر جاتے رسول کبریا  
آخری پر جاتے تھے زہرا کے گھر  
پھر جو آتے تھے سفر سے مصطفیٰ  
جب سدھارے خاتم النبیین

بیت ہو جاتی ہے تھک کر یا رسول  
مجھ کو بھی آرام ہو خیر البشر  
کب رسول اللہ کو خوش آتے تھے  
کرتے تھے دنیا کی ایذا میں قبول  
اک سر موٹھی نہ حضرت کو خوشی  
اے میری جاں تجھ کو خالق صبر و  
گر رکھو گے ورد اے خیر النساء  
ایسا کام اللہ کو مرغوب ہے  
ورد ہر شب رکھتے تھے تسبیح کا  
کوئی واقف تھا نہ خالق کے سوا  
اٹھ کھڑے ہوتے تھے خود تعظیم کو  
پہلے ملتے تھے ہر اک کے گھر پہ جا  
شاہزادی تھی الفت اس قدر  
ملتے تھے زہرا سے سب کے پہلے جا  
فاطمہ پر غم کا ٹوٹا آسماں

<p>زندگی کیوں نہ پھر بے مزا  فرط غم سے فاطمہ بے ہوش تھی  فاطمہ زہرا کے گھر حاضر ہوئے  دی صد اگھر سے یہ بنت مصطفیٰ  اپنے پیغمبر کو مٹی میں چھپائے  چاند شرماتا تھا جبکی تاب سے  حکم سے اللہ کے چارہ نہ تھا  روز محشر سے وہ دن کچھ کم نہ تھا  جوریں رو کر دیتے تھے پرساتام  لے گئے مرقد پہ نبی بی کو علی  تھا خلق روح رسول اللہ کو  بے مہارے بمیزہ ہے زندگی  رات اندھیاری وہیں بن جائیگا</p>	<p>ایسے شفق باپ کی جب ہو قصا  جب وفات سرور عالی ہوئی  جب ہوئے فارغ صحابہ دفن ہی  عذر خواہی کر کے سب نے رو دیا  کیسے تم اصحاب تھے کیا کر کے آئے  وہ سنور منہ تھا بابا کا مرے  ستفق ہو سب نے معروضہ کیا  عرش سے لے فرش تک تھا زلزل  خضر دیتے تھے صدائے السلام  دات جب رونے میں آدھی جاتی تھی  قبر پر زہرا گرے بیہوش ہو  عرض کی رو رو کے اسے بابا بنی  روز روشن پر گرے گر غم مرا</p>
--	---

## رباعی

یا من ناصر اور اپیش خود از وفا طلب      یا کہ تو پاکدہ منی صبر من از خدا طلب

درد تو محی کشد مرا یا ز کرم و دانش      یا قدرے فزوں از تین تا ختم و دوا طلب

## قصید

کہتے تھے زہرِ اقبہِ نجا پر بابا پیہر بابا پیہر  
امت کے خاطر اک دن نہ سوئے گئے گنہ پرست راوے  
ہم نوہ گرہیں حصہ جگر میں روزِ ناتویہ جواب لے پڑیں  
پر چھپکا کون اب آبی بی زہرِ فاقہ ہی کچھ کھایا ہے  
غافل ہو کر کیوں فاطمہ سے اب کیسے بچھے دونوں تیرے  
اسے غمزدون کے غم کھانیو اے عاصیو کچھ بخشانے والے  
ترٹھ برس تک کچھ نہ محبت اچھی اٹھنا فاقہ کی لذت  
ماتم زدو کچھ سمجھا کون اب است کی خاطر غم کھا کون اب  
کہ مدینہ ویراں ہوا سب نے ہنجانا بس اٹھ گیا اب  
ہے جہاں سے نیت احمد کا سفر  
راوی لکھتے ہیں ہجر ہجر بسی  
عاشقی پیدا است از زاریِ دل  
رات دن آنکھوں سے تھا آنسو کا تار

آرام کیجئے مرقدر کے اندر بابا پیہر بابا پیہر  
سو جاؤ بس اب پر قدمیں دل بھر بابا پیہر بابا پیہر  
جو کچھ سلی اسے دیں کے سرور بابا پیہر بابا پیہر  
کیسے میں تیرے شیر و شہر بابا پیہر بابا پیہر  
نالائیں غم سے ساقی کو شر بابا پیہر بابا پیہر  
اب مطمئن ہے روحِ مطہر بابا پیہر بابا پیہر  
وہ حق کے پیارے مستحق داور بابا پیہر بابا پیہر  
احباب غم سے سدا میں مضطر بابا پیہر بابا پیہر  
سوئی تھے مسجدِ نالائیں ممبر بابا پیہر بابا پیہر  
ہے خدا کے شیر کا ویران گھر  
فاطمہ کو کوئی بیماری نہ تھی  
نیت بیماری چو بیماریِ دل  
درد و فرقت لے گیا صبر و قرار

آہ اور زاری میں بس بعد رسول  
 روتے روتے پھر تو یہ حالت بنی  
 ایک دن مولا ولی اللہ کے  
 دیکھتے کیا ہیں کہ بی بی فاطمہ  
 اک طرف مٹی بھی ہے بھیلگی ہوئی  
 باپ کے غم میں ہیں بس زار و طول  
 کر گئے جس روز سے رحلت بنی  
 خوب بابا کی عزاداری رہی  
 آج کے دن کیا سبب ہے فاطمہ  
 رو کے زہرانے کہا یا مرتضیٰ  
 آج آئندہ کا بہانا ہو چکا ہے  
 پھر کہے رو کر شہ دیجاہ کو  
 ہو کھڑے میرے سر جانے باقیں  
 منتظر جیسا کسی کا ہو کوئی  
 پاؤں پر تل کے آنکھیں غم کی

چھ مہینے تک رہے زندہ بٹول  
 بیٹھنے اٹھنے کی بھی طاقت نہ تھی  
 حجرے میں خاتون جنت کے گئے  
 گوندہ کر آٹا رکھے ہیں ایک جا  
 دھو رہے کڑتے ہیں کچھ نبت بنی  
 پوچھا مولانا کہ اے نبت رسول  
 کچھ غرض تم کو نہ دنیا سے رہی  
 چھ مہینے گریہ و زاری رہی پو  
 کام میں دنیا کے ہو جو مبتلا  
 جاتی ہے دنیا سے اب خیر التنا  
 رونے دھونے کا زمانہ ہو چکا  
 خواب میں دیکھی رسول اللہ کو  
 دیکھتے ہیں چو طرف سالار دیں  
 گر بڑی قدموں پہ میں روتی ہوئی  
 مار ڈالی ہم کو فرقت آپ کی

## حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ

<p>زحال من چنیں غافل چرائی          بکن رحمتے خدا را بر بکائی          ترحم یا نبی اللہ ترحم          زہجہ راں چرا غافل نشینی          روئیں خاتون جنت روئیں          کل ملو گے مجھ سے تم آرام سے          تا پکا لوں روٹی اپنے ہاتھ سے          کھائیں گے روٹی یہ میرے ناز میں          دھوونگی کا کل میرے حنین کی          آخری خدمت ہے یہ کر جاؤنگی          یاد رکھئے اس کو بہر مصطفیٰ          عفو کیجو ہوا اگر ان سے قصور          بھولنا مت تجھ کو اے شیر خدا          بخش دیجئے یا علی بہر خدا</p>	<p>کجائی اے پدر آخر کجائی          بھروم از تپ دردِ بدائی          زہجہ ری بر آ مدح بان عالم          تو آخر رحمۃ للعالمین ہو          یوں ہوا ارشاد ختم المرسلین          چھہ مینے ہجر کے پورے ہوئے          یا علی گوند ہا ہے آٹا اس لئے          کل رہیں گے میرے غم میں حزیں          اور جو مٹی ہے یہ بھگی ہوئی          یہ جو کرتے دھوتی ہوں پہناؤنگی          کچھ وصیت کرتی ہوں شکل کشا          رحم کرنا میرے بچوں پر ضرور          قبر پر آنا برائے فاتحہ          اور اگر مجھ سے ہوئی ہو کچھ خطا</p>
--	---

اور میرا دفن شب کے وقت ہو  
 رو کے فرمایا علی نے اے بتول  
 عرض ہے میری بھی اے بنت نبی  
 مصطفیٰ کو پہلے پہونچا نا سلام  
 رو کے تب مولا سے بی بی نے کہا  
 دیکھ کر بچوں کا رونا اس گھڑی  
 تھا جگر میں داغ حیر مصطفیٰ  
 کی تسلی رو کے جب بنت نبی  
 جو ہو اپیدا سو وہ ہو گا فنا  
 آہ وزاری کر رہا ہے اب قلم  
 ماں کا جانا چھوٹے بچے چھوڑ کر  
 ہو چکے مولا سے رخصت فاطمہ  
 تھے حسن کے اندنوں طفلی کے دن  
 چھ برس اور چھ مہینے کے حسین  
 کی تسلی ان کی زہرا نے کہا

تازہ دیکھے کوئی میری لاش کو  
 ہے وصیت جان و دل سے سب قبول  
 بخشد و گر کچھ خطا مجھ سے ہوئی  
 کچھ گلا میرا نہ کیجو نیک نام  
 آپ کا کس منہ سے ہو مجھ سے گلا  
 سوز دل سے آہ اک مولائے کی  
 داغ تازہ دے چلی خیر النساء  
 صبر کیجو صبر کیجو یا علی پر  
 ہے مگر اس ذات خالق کو بقا  
 تازہ معتمون غم کا کرتا ہوں قم  
 اے محبوب یہ ستم ہے سخت تر بڑ  
 مشکل اب بچوں سے ہے ہونا جدا  
 سات سال اوچھے ہمینہ کا تھا سر  
 کر رہے تھے ماں کے غم میں خود  
 روئے احمد یہ تم باؤ ذرا

لاڑ لورو کر حضور مصطفیٰ ﷺ  
 وہ تو روتے قبر احمد پر گئے  
 قبر احمد سے جیب آویں دل ربا  
 پاس لائیں گے اگر ان کو مرے  
 ناگہاں آنے لگے سیٹا بنی پڑ  
 خاصہ جیب آیا تو دون نے کہا  
 بھکو تو کھانا کھلاتی کیوں ہے آج  
 رو برو اب فاطمہ کے جائیں گے  
 عرض کی اسمانے تب اے تازین  
 میں مرض سے ناتواں خیر النساء  
 دونوں شہزادے یہ سن کر اٹھ کھڑے  
 کر کے یس شور و فغاں یوں عرض کی  
 کیوں اجی اماں یہ کیسا سو گئے  
 کیوں اجی اماں ہر اماں کرتے ہو  
 کیوں اجی اماں ہمارے جہریاں

کیجو خالق سے مری خاطر و عا  
 یاں کہا اسما سے اسم بی بی نے  
 کھانا کھلو ادیں بٹھا کر کوئی جا  
 دیکھ یہ حالت بہت گھبراہٹیں گے  
 دوسرے گھران کو اسما لے گئی  
 بھید کیا اسمیں ہے اے اسما بتا  
 خیریت سے تو ہے اماں کا مزاج  
 ہم تو بے ماں کے نہ کھانا کھا سینگے  
 منہ سے کچھ اب بی بی کہہ سکتے نہیں  
 اب نہ جانا پاس ان کے دل ربا  
 رو برو ماں کے گئے روتے ہوئے  
 لیجئے اماں سلام رخصتی پڑ پڑ  
 کیا ابھی بے فکر ہم سے ہو گئے  
 ایسے کیوں ہم کو پریشاں کرتے ہو  
 آج کیوں غش میں ہو ایسے ناتواں



کیوں اجی اماں میں سمجھاؤ تو غش سے آنکھیں کھولیں تباہ پیار سے دونوں کو لپٹا کر گلے پھر پلٹ کر آئے دونوں زار زار	سینہ اٹھا ہے گلے لپٹاؤ تو دیکھ مصوموں کا رونا کی بکاؤ روضہ الودہ پہ پھر بھجوا دے کر دے رورو کے ماں کو بقیار
---	--

### قصیدہ

کہتے تھے رور و شبیر و شیر غمخوار مادر غمخوار مادر کس سے کہیں ہم اب پیار کیجئے کس سے کہیں ہم گوشتیں بتیاں ہیں ہم انا غم سے آماں جانی رہ گھونٹ مٹی جی ہے گسیو دھلاو بھوکے ہیں ہم کچھ کھانا کھلاؤ ااں اگر تم سے خفا ہو بہنو نکو تواب چھاتی لگاؤ رہتے جداتھے ایدم نہ سے لیٹے ہیں آج آپ سہوئیں پھر گلے زہر آنے دونوں کو لگاؤ اب ہماری موت کی اسے لاڑ لو شہزادوں نے کہا اسے فاطمہ رو کے فرمایا خلیس اللہ نے	بیشوش کیوں رہو لبتہ کے اوپر غمخوار مادر غمخوار مادر ہم روز ہیں سہجواؤ اٹھکر غمخوار مادر غمخوار مادر مر جائیں گے ہم دونوں برادر غمخوار مادر غمخوار مادر ادوبت احمد خاتون محشر غمخوار مادر غمخوار مادر کلثوم ذریب غم سے میں مضطر غمخوار مادر غمخوار مادر کھینچو خدا را منہ پر کی چادر غمخوار مادر غمخوار مادر چوم پیشانی کو پوچھے دل دبا کس نے دی تم کو خبر تباہ تو جار ہے تھے ہم حضور مصطفیٰ یہ یتیم اب جاتے ہیں خاتون کے
--	---

اور ذبیح اللہ دیتے ہیں صدا  
دی صدانا نا کی روح پاک نے  
جب کیا روضہ پہ جاہنئے سلام  
جلد اٹے پاؤں واپس جاؤ اب  
دیکھ لو دیدار ماں کا آخری  
بس یہ کہہ کر دونوں ماں پر گر پڑے  
غمزدوں کو پھر گلے لپٹا لیا  
یا علی اب جلد آپ ان کو مناد  
وال دعا ئے خیر میرے واسطے  
مجھ کو بھی درگاہ میں اللہ کی  
دونوں شہزادوں کو لے مشکل شا  
دانی سلا سے یہ نبی بی نے کہا  
بس وہیں حمام کر نبت نبی  
مل کے خوشبو پھر یہ اسما سے کہا  
نصف کا قدر اس سے نبی بی لیا

وہ چلے ہیں شافع روز جزا  
آ رہے ہیں دو جگر گوشے مرے  
قبر سے فرمائے یوں خیر الانام  
ماں تمہاری ہو رہے ہیں جان طلب  
ہم بھی استقبال آتے ہیں ابھی  
پاؤں پر رو رو کے منہ ملنے لگے  
رو کے مولا سے یہ نبی بی نے کہا  
روضہ احمد پہ ہمراہ لے کے جاؤ  
ساتھ ان دونوں کے لیکر کیجئے  
کچھ دعا کرتا ہے اس دم یا علی  
قبر احمد پر گئے کرتے بکا  
جلد کر سماں ہمارے غسل کا  
پہننے اک اطہر لبکس آخری  
حجر بیسے کا فور حنبت جلد لا  
واسطے مولا کے آدھا رکھ دیا

روپہ قبلہ سر سے چادر تان کر  
 کی وصیت پھر یہ ہما کو بلایا تو  
 بس انھیں کپڑوں سے میرا غسل ہو  
 پھر کہا اسما سے دروازہ لگا  
 کہتی ہے اسما کہ میں بھی اس گھڑی  
 آہ و زاری کر کے بی بی فاطمہ  
 واسطے بابا رسول اللہ کے  
 واسطے غمگیں مرے حسنین کے  
 یہ روایت کرتے ہیں حضرت حسن  
 اک دودن رحلت کے آگے بانیان  
 روتے تھے وہ صبح تک سوتے نہ تھے  
 میں یہ محنت دیکھ کر عرضہ کیا  
 تب کیا ارشاد مجھ سے آپ نے  
 مرحبا واللہ ذات پنجستن  
 الغرض امت کی خاطر کرو دعا

رکھ لئے رخسار سیدھے ہاتھ پر  
 روح جس دم میرے تن سے ہو جدا  
 برہنہ کرنا نہ ہرگز لاش کو پاؤ  
 حجرے کے باہر دراب تو بھی جا  
 کان حجرے سے لگا کر تھکی کھڑی  
 کر رہے تھے عرض اے بار خدا  
 اور جناب مرتضیٰ کے واسطے  
 باپ کی امت کو میرے نبی سے  
 تھا گنہگاروں کا بی بی کو محن  
 میں نے دیکھا رات بھر پڑتے نماز  
 اور دعا کرتے تھے امت کے لئے  
 کیوں نہ مانگیں اپنے خاطر کچھ دعا  
 فکر ہے ناما کی امت کی مجھے  
 ہم یہ سب بھیجا ہے رحمت ذوالمنن  
 راہ لی حنبت کی بی بی فاطمہ

<p>تیسری تاریخ ماہ صوم کی پڑ          جا لے جنت میں اپنے باپ سے          بیقراری کیا کہیں اس وقت کی          ان جگر گوشوں کی ہے کچھ بھی خبر          ہا بے اماں کہہ کے بس رونے لگے</p>	<p>بعد مغرب رات وہ منگل کی تھی          روتے روتے چھ مہینے جب کٹے          آئے جب سینن کو لے کر علی          کہتے تھے بے فکر ہو مجھ سے اگر          ماں پہ دولوں شہزادے گر پڑے</p>
--	--

### قصیدہ

<p>اٹھو اٹھو اجی اماں تیسرے آئے ہیں          تمہارے غم میں یہ کیا حال ہم منائے ہیں          ہزاروں داغ میتی کے دل پہ کھائے ہیں          یہ رخ کو چاند سے چادر میں کیوں چھپا ہیں          مزار پاک سے نانا ہمیں سنائے ہیں          جو آج آنسو کے پانی سے ہم نہائے ہیں          خطا معاف جو ہم آپ کو ستائے ہیں          رات ہی کو دفن بی بی کا ہوا          اور جناب مرتضیٰ لے واسطے</p>	<p>یہ رو کے شور حسین و حسن چجائے ہیں          ذرا تو دیکھیے منہ پر سے کھینچ کر چادر          جگر کیاب ہے سینے میں سوز تن میں بھار          کہو خدا کے لئے ہم سے کچھ خفا تو نہیں          تمہاری ماں کا بس اب ہو چکا ہے وقت خیر          بنا ہے اور ہی رنگ آپ سکھو دیکھو تو          دغانہ دیکھئے اس کمسنی میں اسے اماں          حسب فرمان غسل اسمائے دیا          یا الہی مصطفیٰ کے واسطے پڑ</p>
--	--

بہرِ حُسن اور طفیلِ فاطمہ  
اے جنابِ فاطمہ بنتِ رسول  
شکلیں سب اس کے آساں کیجئے

مومنوں کا دو جہا نہیں ہو بھلا  
ہے غلامِ دستگیر از حدِ طول  
دین اور دنیا میں شاداں کیجئے

حالِ وفاتِ سیدۃ النساءِ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

آنکھوں سے کر خونِ جگر کا رواں  
ہو گئی جس وقت وفاتِ رسول  
شعلہِ جدائی کا جلانے لگا پڑ  
جانِ دو عالم سے جدا ہو گئی  
آٹھ پہرِ نعرہ تھا بس آہ کا  
شاہِ ولایت نے کہا بی بی سے  
جمع میں مسجد میں صحابہ سب آ  
راہِ کوسب جائیں گے جب اپنے گھر  
کرتے تھے اصحابِ نمازیں ادا  
غمرِ دے سب فاطمہ کے گھر پہ جا  
پوچھا یہ اصحاب سے زہرا نے تب

عاشقِ شیدا کی سنو داستاں  
فاطمہ زہرا ہویں زار و طول  
دردِ جگر روزِ ستاں لگا  
ہجر میں مشتاقِ قصا ہو گئی  
حالِ دگرگوں ہوا اس ماہ کا  
ایسا نہ بے ساختہ چلائیے پڑ  
رونے کی بی بی نہ سناؤ صدا  
زاری کرو قبر پر دل کھول کر  
تمیری شبِ دفن ہوئے مصطفیٰ  
پر سادے سید کو نین کا۔  
دفن کئے اپنے پیغمبر کو سب

کیسے تم عشاق تھے کیا کر کے آئے  
 ایک فقط میرے ہجا افسر نہ تھے  
 دل میں کھٹکنا میرے نشتر ہے آج  
 عرض یہ کی سب نے کہ یا فاطمہ  
 روتے ہوئے وال سے صحابہ اٹھے  
 تین پہر رات گئی جس گھڑی  
 رولوس اب چلکے اے عالی نسب  
 شاہ ولایت سے یہ سن فاطمہ  
 مرقدا قدس پہ جو کی ہے فضا  
 باپ کا غم بی بی کو اس طرح تھا  
 صبح سے تا شام تھا رونیکا کام  
 آتے تھے جس در سے جنا ب رسول  
 جب وہ نہیں آتی تھی صورت نظر  
 آپ تو دنیا سے گئے منہ کو موڑ  
 مجھ میں جدائی کی ہے طاقت کہاں

ماہ رسالت کو زمیں میں چھپائے  
 ہائے وہ کیا سب کے ہمیر نہ تھے  
 چین صحابہ تمہیں کیونکر ہے آج  
 حکم کیا ہم نے انہیں کا ادا  
 غش ہوا بس بی بی کو بتا بی سے  
 ہوش میں لا بولے یہ حضرت علی  
 قبر نبی خالی ہے لوگوں سے اب  
 قبر نبی پر گئیں کرتے بکاؤ پڑا  
 لکھنے میں آسکتا نہیں وہ بیاں  
 لکھنے ہیں آپ اک عربی مرثیہ  
 رات گزر جاتی تھی غم میں مدام  
 دیکھ ادھر روتی تھیں ہر دم بتول  
 رد رو کیوں کہتی تھی وہ لوحہ گر  
 فاطمہ زہرا کو گئے کس پہ چھوڑ  
 بابا بلا بولجھے تم ہو جہاں

فرقت احمد میں جو گھبراتے تھے  
 رلف معنیہ نظر آتی نہیں پڑو  
 سید اکمل نظر آتے نہیں  
 شافع محشر نظر آتے نہیں  
 ہجر کی تاب اب تو نہیں لاؤنگی  
 کر کے بیاں روتے تھے اس شاہ کا  
 دیکھا جو آدم نے زیرہرا کا غم  
 حضرت یعقوب بھی تھے اشکبار  
 حال حنین مریم و حوا کا تھا  
 گر یہ زیرہرا پہ کلیجہ کو تھا م  
 شام و سحر فاطمہ کے رونے سے  
 عرض یہ کی سب نے کہ یا مرتضیٰ  
 اب تو نہیں ضبط کا یا رابہیں  
 سن کے یہ غلین ہو مشکل کشا  
 آپ تو دن رات ہیں بس اشکبار

رورو کے ہر باد یہ فرماتے تھے  
 چشم منور نظر آتی نہیں  
 احمد مرسل نظر آتے نہیں  
 لوگو پیسہ نظر آنے نہیں  
 رو کے اسی حال میں مر جادونگی  
 عرش یہ بس شور تھا اک آہ کا  
 بھول گئے نالہ انا ظلم پڑو  
 روتے تھے ادریس بنی زار زار  
 سینہ پھٹا جاتا تھا بالقیس کا  
 روتے تھے داؤد علیہ السلام  
 اہل محلہ سمجھی عا جز ہوئے  
 گر یہ زیرہرا سے ہے محشر بپا  
 فاطمہ کے رونے نے مارا ہیں  
 زیرہرا سے کہنے لگے یا فاطمہ  
 اہل محلہ میں بہت بے قرار

کھاتے میں نہ پیتے ہیں سوتے میں  
 زہرا یس گر پڑے غش آگیا  
 ہوش میں آجب لگے رونے بتول  
 کہنے لگے یا علی اب جائیے  
 باپ سے ملنے کا یہ سامان ہے  
 لوگوں کے زچ ہونے کا سن باجرا  
 کہتے تھے بابا مری فرما رہے  
 جاؤں کہ صبر کیا کروں فرمائیے  
 آپ تو آرام کئے شاد کام  
 جان میری جینے سے باز آگئی  
 واں بھی وہ روئے تو آت ہوئی  
 لرزہ میں ہر مرد تہ گور تھا۔  
 یوں ہی گئی رونے میں مدت گزر  
 بڑھ ہی گیا درد دل زاز کا  
 خون ہوا آنسو کے بدلے رواں

آچے رونے سے وہ سب روتے ہیں  
 عرش بھی اس صدمہ سے تھرا گیا  
 قبر میں تھرا گئی روح رسولؐ  
 اہل محلہ سے یہ فرمائیے  
 فاطمہ کچھ روزوں کی مہمان ہے  
 بعتہ میں کرنے لگے جا کر بکا  
 جینے سے بس دل مرانا شاد ہے  
 جلد اس آشفقہ کو بلوائیے  
 شہر مدینہ ہوا دیراں تمام  
 خلق مرے رونے سے گھبرا گئی  
 اہل فنا پر بھی قیامت ہوئی  
 سارے مزاروں میں بس اک شور تھا  
 آئی نہ وہ صورت انور نظر  
 حال بنا اور ہی بیمار کا  
 سینے سے اٹھنے لگا غم کا دہوال



مثل قمر گھٹنے لگے صبح و شام  
 تیسری شب خواب میں آئے رسول  
 بابا بنی خوب ستائے مجھے۔  
 بیٹی کی الفت بھی کچھ اب یاد ہے  
 زہرا کا سر سینہ الوز پہ دھر  
 خاک بسر چاک گریباں تکیوں  
 صبر کربا روتی ہے کیوں زازا  
 آج سے سرور و نہ لکڑاؤ گے  
 صبح قیامت جو ہوئی آشکار  
 پھر تو یہ ہاتھ سے بھی آئی ندا  
 بولے یہ آسمان سے وہی فاطمہ  
 فاطمہ فردوس کو جاتی ہے آج  
 شیر خدا لے جو سنا یہ پیام  
 گھر میں جو داخل ہوئے شیر خدا  
 پوچھے یہ زہرا سے دھڑی رسول

آگیا بس اتنے میں ماہ صیام  
 گر پڑے قدموں پہ یہ کہکرتبول  
 رخ تلک اپنا نہ بتائے مجھے  
 فاطمہ کی آپ سے فریاد ہے  
 کہنے لگے ایسا تو ماتم نہ کر  
 بال کھلے حال پریشاں ہے کیوں  
 جان پدر اسی نہ ہو بے قرار  
 کل میرے نزدیک چلے آؤ گے  
 جاگ اٹھی فاطمہ ذمی وقار  
 آج وفات آچکی ہے سیدا  
 جا کے یہ مسجد میں علی کو سنا  
 واسطے خصلت کے بلاتی ہے آج  
 گھر چلے ہاتھوں سے کلیجہ کو تھام  
 رونے لگے دیکھ کے خیر المن  
 موت سے واقف ہو کیونکر بتول

اے مرے محذومہ ہر دو جہاں  
 شوق ہے کیوں مرنے کا جا جہاں  
 فاطمہ بولیں کہ سنو یا علی  
 بولے تھے یوں مجھ سے شہ کا سنات  
 آج بھی ہاتھ سے سنی یہ خبر  
 دیجئے رخصت مجھے یا مرتضیٰ  
 کی ہے اگر فاطمہ نے کچھ خطا  
 جانتی تھی اپنے کو میں یا علی  
 آپ کی خدمت میں ہوا مقصود  
 شاہ ولایت نے یہ رو کر کہا  
 حشر کے صدمے ہیں بہت ہی حسد  
 شافع محشر ہیں تمہارے پدر  
 پل پہ حمایت کرو میراں پہ آؤ  
 ہاتھ پکڑ نارمی قرشتے اگر  
 دوڑ کے تم محب کو چھڑانا وہاں

چھوڑ کے معصوموں کو جاتے کہاں  
 پورا ہوا سال نہ انتہیواں  
 روتی تھی میں وقت وفات بنی  
 چھپے عینے بعد ہے تیری وفات  
 فاطمہ کا سوئے جنان ہے سفر  
 آپ کا اور بچوں کا حافظ خدا  
 عفو کرو یا علی بہر خدا  
 بیٹی میں ہوں احمد مختار کی  
 تھا اسی عالی نسب کا سرور  
 تجھ سے یہ اقرار کرو فاطمہ  
 بندہ گنہگار ہوں مسکین غریب  
 جھپہ وہاں ہووے کرم کی نظر  
 حشر کے ہر صدمے سے محب کو بچاؤ  
 کھینچیں جہنم کے چودروازے پر  
 ورنہ محمد ہی کو لانا وہاں

رو کے کہا زہرا نے یا مرتضیٰ  
 دل میرا اس دم ہے بہت بقیار  
 بچوں کو میرے نہ رولایا کرو  
 بہر خدا بہر رسالت مآب  
 غم مری فرقت میں نہ کھایا کرو  
 رو رو کے پھر آئیں وہاں لگے  
 ہاتھ پکڑ زینب و کلثوم کا  
 لطف و کرم دونوں پہ رکھا کرو  
 ہاتھ پکڑ سیدہ منطلوم کا  
 سید عالم کا یہ دلدار ہے  
 بولے یہ نہرا سے شہ ذوالمنن  
 فاطمہ بویں یہ کلیجے کو تھام  
 کہنے لگے رو رو کے بتیاب ہو  
 پوچھے کوئی انجی ہواں تمہیں  
 دیکھتے تھے انجی جو خاطر ملول

آپ کو مقبول خدا نے کیا  
 سورہ یسین پڑھو یا رب  
 یاد میری دل سے بھلایا کرو  
 تم نہ کہیں بھولیو یا بو تراب  
 فاتحہ کو قبر پر آیا کرو۔  
 چھاتی سے بچوں کو لگانے لگے  
 ہاتھ میں حسنین کے دیکر کہا  
 بہنیں نہیں بیٹیاں سمجھا کرو  
 ہاتھ میں زینب کے دیا اور کہا  
 اس کی رفاقت تجھے درکار ہے  
 کس لئے زینب سے کہا یہ سخن  
 کر نہیں سکتی میں بیاں یا امام  
 پالا ہے تکلیف سے ان دو تو کو  
 کہتی تھی میں دائی ہوں ماوریں  
 کا ندھے پہ لے پھرتے تھے اکثر رول

اب مرے رونیکا یہی ہے سبب  
 جو رجواحقا کر کے سب اہل یزید  
 سجد میں سر جس گھڑی خم ہوئیگا  
 سر سے جدا ہوئیگا تن تن سے سر  
 ریت پہ رکھ جلتے گل اندام کو  
 ہوگا وہیں خاتمہ پختن و  
 است عاصی کے لیے یا علی  
 ان کے گناہوں سے جو گھبراتے تھے  
 چھوڑ کے فردوس کو بابا رسول  
 فاتے رہی بابا کے میں ساتھ میں  
 نسل مرا کچھ نہیں تقصیر وار پڑ  
 سنتے ہی ان باتوں کو دونوں لہر  
 دونوں کو زہر آنے گلے سے لگا  
 ہے مجھے بیماری سے اس وقت چین  
 روضہ میں جاسید کو نین کے

دشت میں جب ہوئیگا یہ تشنہ لب  
 بچے کو بس میرے کریں گے شہید  
 پیاسے پر اک اور ستم ہوئیگا  
 الحذر والحذر والحد والحد  
 نیزے پہ لیجائیں گے سر شام کو  
 ساتھ بھی ہوئیں گی زینب ہیں  
 کیسی مصیبت ہے بابا بنی  
 ہر گھڑی یا امتی فرماتے تھے  
 کر چکے مدفن بھی زمیں کا قبول  
 نہر دیا اپنا اسی بات میں  
 رحم کر اس پر مرے پر دروکار  
 ماں کے قدم پر گرے اک آہ بھر  
 کہنے لگے لوگو! اٹھیں دو سلا  
 روتے ہو کیوں اکرے پیار حسین  
 دونوں وہ گل روتے ہوئے سو گئے

خواب پڑا دونوں کو سوتے ہوئے  
 آکے کیا زہرا سے گریہ کناں  
 قاقوں کی سہلیں گے جفا و ستم  
 نانا بنی تھے جو بس اک مہرباں  
 ایسے ہو کیوں ہم سے خفا اماں جاں  
 فاقہ کشی کرتے ہیں دولوں قبول  
 دھوم لگے کرنے جو دونوں سپہ  
 کہنے لگے فاطمہ حسنین سے  
 ماں کو دیا دولوں نے رو کر جواب  
 نانا بنی کہتے ہیں اسے لاڑ لو پڑ  
 عورتیں خنجل میں ہیں چند اشکبار  
 اتنے میں حبوت لگے ہم وہاں  
 دیکھ ہمیں رو رو کے کہتے تھے یوں  
 بی بی تھی اک انہیں بہت خوش تھا  
 ہم نے یہ اس بی بی سے پوچھا کیا

چونک ٹھے پھر تو وہ روتے ہوئے  
 دیکھے ہم کو نہ دغا اماں جاں  
 آپ کو آرزو کریں گے نہ ہم  
 وہ بھی نہیں جھوڑ لگے بس یہاں  
 جھوڑو نہ اب بہر خدا اماں جاں  
 جاو نہ تم نانا کے پاس اے بتول  
 زینب و کلثوم ہوئیں نوحہ گر  
 مرنے سے کیوں کر مرے واقف ہو  
 اماں ابھی ہم نے یہ دیکھا ہے خوا  
 ماں کا ہے وقت آخری جا کر ملو  
 کھو درہی تھیں وہ کسی کا مزار  
 روتے ہوئے اٹھ کھڑے سب بیباں  
 فاطمہ زہرا کے میم آئے کیوں  
 ہم کو لگی رونے گلے سے لگا  
 کون ہیں فرمائیے یہ بیبیاں

بولے یہ آئے ہیں بحکم خدا  
 رورو کے حوراں جہاں زارزار  
 پھر کیا ہم دونوں نے اسے کلام  
 رورو کے کہتے لگے اے خوشخبر  
 نانی ہوں تم دونوں کی زہرا کی ماں  
 سوتے ہو کیا اس گھڑی ہو جیگر  
 نانی سے امرار جو یہ پائے ہم  
 مادری الفت کو نہ یوں توڑے  
 دونوں یتیموں کو گلے سے لگا  
 پھر لگے فرمانے کہ اے دلربا  
 ہو کے بہت دونوں یتیم اشکبار  
 جا چکے جب بیٹے تو رو کر کہا  
 دونوں یتیموں کو منا لیجئے  
 بولے پھر اسما سے یہ خیر النساء  
 در سے جو اسمانے سنا سر لگا

مریم و حوا بھی ہیں اور آسیا  
 کھودتی ہیں مازکا تمہاری مزار  
 بی بی تمہارا ہمیں تسلّا و نام  
 زوجہ احمد ہوں خدیجہ ہے نام  
 بیٹی کے دفنائے کو آئی ہوں یا  
 ماں سے ملو جا کے ذرا حبلہ تر  
 چونک کے اب نیند سے آیا ہے ہم  
 اماں اکیلے نہ سہیں چھوڑیئے  
 رورو کے بیاب ہوئی فاطمہ  
 جاؤ تم اس وقت پہ باہر ذرا  
 چل دے باہر کی طرف زارزار  
 جائیے اب آپ بھی یا مرتضیٰ  
 چھاتی سے یا شاہ لگا لیجئے  
 حجرے کا دروازہ لگا تو بھی جا  
 حجرے میں تھی روح نبی کی صدا

<p>ساتھ مرے اے مرے دلہ ارچل          تیرے لئے بن گیا موتی کا گھر          اور خمار آنکھوں میں بس چھا گیا          سو گئے آرام سے ہو قبلہ رو          دھوم دینے میں مچی آہ کی ڈ          ختم کر اب یاں سے تو اے دستگیر          تاکہ ہو خوش روح رسولِ انام</p>	<p>کہنے تھے اے فاطمہ غمخوار چل          جنت فردوس میں رشکِ قمر ڈ          روئے منور جو نظر آ گیا          اوڑھ رو اکلمہ پڑھی نیک خو          روح نکل خلد کے جانب گئی          غم کامیتوں کے بیاں ہے کثیر          فاطمہ پر بھیج درود اور سلام</p>
---	---

### حالتِ فاحضہ امیر المومنین سید جناب ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>حال ہے یہ رحلتِ صدیق کا          کر دے حضرت عمر کو جانشین          مرقیٰ آئے عیادت کے لئے          بیٹھے بالین پر خلیفہ کے علی          یا علی اب ہے مرا وقتِ اخیر          وصل محبوبِ حقیقی کا ہے آج</p>	<p>دل لگا کر سنئے خاصانِ خدا          جب ہوئے بیمار امیر المومنین          اور مرض میں حضرت صدیق کے          تھے بہت دالِ جمعِ اصحابِ نبی          یوں لگے فرمانے اسدم وہ امیر          چھوڑنا اس جسمِ خاکی کا ہے آج</p>
--	--

وقت آں آمد کہ من عریاں شوم  
 اے خدا کے دوست اے رنج بول  
 ان مبارک ہاتھوں سے آنیکو  
 اتنا احساں یا علی تجھ پر کرو  
 اے دمی مصطفیٰ اے بواحسن  
 رکھنا لاشہ کو مرے بعد نماز  
 عرض کر دیجو کہ اے خیر الانام  
 خود سچو دروازہ حجرے کا کھلے  
 گریہ خبش ہو در سلطان کو  
 روئے سین کر جناب مرتضیٰ  
 اے خلیفہ تم پہ رحمت حق کی ہو  
 آپ سے قمراتے تھے راز و نیاز  
 خوش تھے محفرت آپ کی دیدار کو  
 وئے افسوں امیر المومنین  
 راوی فرماتے ہیں یوں اس غم کا

جسم بگزارم سراسر جاں شوم  
 اک گز ارش کیجئے میری قبول  
 آپ ہنلائے رسول اللہ کو  
 غسل میرا بھی انھیں ہاتھوں سے ہو  
 مجھ کو ان ہاتھوں سے پہنا ناکفن  
 روضۂ اقدس کے آگے با نیاز  
 ہے ابو بکر آپ کا حاضر غلام  
 روضہ میں دفنانا لاشہ کو مرے  
 دفن دیندارو بکے قبرستان میں ہو  
 اور کہے اے یار غار مصطفیٰ  
 تم سے الفت تھی رسول اللہ کو  
 مشورہ لیتے تھے خود بندہ نوا  
 اور اپنا سہمہ تھے جاتے پڑ  
 ہم کو تنہا کر چلے اندوہ گیس  
 غسل مولائے دیا بعد وصال ہو



<p>آگے روحنے کے تھا لاشہ بانیاں  اور یہ اندر سے آتی تھی صدا  دفن عزت اور کرامت سے کرو  دوست کو لے جا ملائے دوست  تھی جمادی اولیٰ کی بانیوں  عرض کراے یار غار مصطفیٰ  ہے بدو کا وقت اس دم امام  ایک کیا لاکھوں ہی شکل میں ہیں ہم</p>	<p>اور پڑھے فاروقِ میت کی نماز  خود سنجود دروازہ حجرہ کا کھلا  لاؤ پہلو میں مرے صدیق کو  سب صحابہ دفن اس شہ کو کئے  عمر ترسٹھ تھی سدھار شاہ دیں  ہاں غلام دستگیر بے نوا  دور آخر ہے زمانہ ہے تمام  دسبدم ہو ہم پہ حضرت کا کرم</p>
---	---

### قصیدہ

<p>خود خالق اکرم ہے ثنا خواں ابی بکر  جھک جائیگا بس پلہ ایماں ابی بکر  قرآن کی آیات ہیں شایاں ابی بکر  ہے معرفت اللہ کی عرفاں ابی بکر  مجھے نہ ادا ہو سکا احساں ابی بکر  شب سلق پہ کیونکر نہ ہو فیض ابی بکر</p>	<p>کس طرح بشر سے ہو بیاں شان ابی بکر  اک پلہ میں کل جن و بشر کا ہو جواں ابی بکر  توصیف ہو کیا نئی اور جن و بشر سے  بخشا ہے پیمبر نے انھیں علم لدنی  حضرت کہے یہ کہ کیا احساں ابی بکر  کندھے پہ شہنشاہ دو عالم کو اٹھایا</p>
---	---

عاشق میں سول خداے دستگیر اُنکے  
کوئین میں تھامے رہو دامان ابی جبر

### مثنوی شہادت امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اے محبوب سنئے غم کی داستاں  
لکھتے ہیں یوں راویانِ بادب  
دوستو یہ ہے عرب میں انتظام  
اسمیں سے مالک کو کچھ پہنچاتے ہیں  
اک مغیرہ کا مجوسی تھا غلام  
بیٹھے تھے بازار میں حضرت عمر  
اے خلیفہ میرا مالک کرستم  
اک درم پر اس کو سمجھا دیکھئے  
آپ نے فرمایا اس سے اے جواں  
وہ کہا میں ہوں بڑھائی اور لوہار  
آپ بولے تیرا پیشہ ہے بڑا  
ہو گئی حق بات اس کو ناگوار

ہے شہادت کا عمر کے یہ بیاں  
یہ عمر کی ہے شہادت کا سبب  
کرتے ہیں مزدوری جو انکے غلام  
اس سے جو کچھ بچ رہا وہ کھاتے ہیں  
تھا ابی لولو اسی ملعون کا تام  
عرض یوں کرنے لگا وہ بد گہر  
لیتا ہے ہر روز مجھ سے دو درم  
میں اسے ہر روز دو نگار مٹی سی  
کیا ترا پیشہ ہے اس دم کر بیاں  
یا دنقاشی بھی ہے اے دیندار  
دو درم سے کم نہ دینا ہو گیگا  
دل سے دشمن ہو گیا وہ بدشکار

<p>قتل کے قابو میں تھا وہ بد گہر  تھے نماز صبح میں وہ شاہ دیں  پے یہ پے خنجر لگا یا وہ شقی  یعنی جو اللہ نے چاہا وہ ہوا  یعنی اللہ نے جو چاہا وہ ہوا۔  خود کشی کی واصل دوزخ ہوا  دین کا دشمن نبیث اور کلبے  کوئی کلمہ گو مجھے مارا نہیں  غلبہ حضرت پہ ہوا بے ہوشی کا  کی امامت حکم سے اس شاہ کے  کی نماز صبح تم سب نے ادا  اے خلیفہ پڑھ چکی سب نے نماز  اور نماز صبح کی تنہا ادا  پر نہیں چھوڑی نماز ظاہری  اک نماز فرض تک پڑھتے نہیں</p>	<p>زہر میں بھجوا یا خنجر تیز کر دے  آئی جیب ذاکج کی ستائیسویں  تھی تلاوت سورہ احزاب کی  كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَلْبًا اَجَارِي تَهَا  وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَلْبًا مَقْدُورًا  اور اٹھارا شخصوں کو زخمی کیا  آپ نے فرمایا ہاں مارا مجھے  شکر ہے اللہ کا اے مومنین  خون کا سیلان کثرت سے ہوا  عبد الرحمن عوف کے فرزند نے  پوچھے آکر ہوش میں وہ با خدا  عرض کی اصحاب نے تب بانیاز  بس و صوفاروق نے تازہ کیا  زخمی تھے حضرت بہا تھا خون بھی  اندنوں کے ہٹے کٹے مرشدین</p>
---	---

رہتے ہیں حقے اڑاتے روزِ شنب  
 شرم آتی ہے جو قولِ انکا لکھوں  
 کیا صحابہ کو خبر اس کی نہ تھی  
 تب صحابہ سے یہ فرمائے عمر  
 سب بڑے اصحاب کر کے مشورہ  
 جا کے مد پر عائشہ صدیق کے  
 حجرے میں اک قبر کی جا ہو عطا  
 سن کے بی بی بی لے کہا اندو گئیں  
 ہے وہ ہوتا رب کو جو منظور ہو  
 سن کے حضرت لے کہا اصحاب سے  
 پھر اگر پروانگی بی بی کی ہو  
 گرنہ واں منظور ہو اللہ کو پڑ  
 پھر صحابہ نے یہ رو کر عرض کی  
 نزع کا ہے وقت چھٹی ہے زمیں  
 آپ بولے نیک تر ہیں گر عمل

کہتے ہیں دل سے ہے اپنے یادِ رب  
 عاشقاں میں فی صلوٰۃ دامنوں  
 پھر پڑ ہے کیوں یہ نماز ظاہری  
 اب ہمارا وقت ہے نزدیک تر  
 ایک کر لیجو خلیفہ دین کا  
 میرے معروضے کو پہنچا دیجئے  
 دفن روئے میں حضرت کے سرا  
 میں رکھی تھی اپنے خاطر وہ زمیں  
 دی خوشی سے میں عمر فاروق کو  
 پوچھنا پھر بعد مرنے کے مرنے  
 دفن کرنا واں ہماری لاش کو  
 دفن دینداروں کی قبرستان میں ہو  
 آپ لیٹے ہیں زمیں پر اسٹکھری  
 تخت پر آرام کیجئے شاہ دیں  
 تخت دیگا حق تعالیٰ بے بدل

<p>گر عمر کے بد عمل میں مومنین          گریہ و آزاری صحابہ میں رہی          غسل دے کر پڑھ جناب کی نماز          غمزدہ اصحاب سب روتے ہوئے          اے غلام دستگیر اب عرض کر          دین و دنیا میں ہماری مشکلات</p>	<p>سخت دشمن ہوئیگی یہ بھی زمین          روح جنت کو سدھاری آپچی          روضہ اقدس میں لائے بانیاز          پہلو میں صلیق کے دفنا دے          اے عمر اے عاشق خیر البشر          ہو دیں حل پہر رسول کائنات</p>
---	--

### منشوی شہداء و الیرمیین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

<p>دب دم دل سے کہو صل علی          وصف میں جن کے نبی فرماتے تھے          خاطر عثمان سے وہ کرو گار و          مہربانی کر رسول اللہ نے          جب قضا کیں دونوں صاحبزادیاں          ہوتیں گر چالیں مجھکو لڑکیاں          خون آنکھوں سے بہ کر کوستو</p>	<p>ہے بیان عثمان ذی النورین کا          مجرمین و درخ میں قابل جلنے کے          بخش دے گا حشر میں ستر ہزار          لڑکیاں دو عقد میں دیں آپچے          ایسا فرمائے رسول اس و جاں          عقد میں عثمان کے دیتا بے گماں          قصہ عثمان کی شہادت کا سنو</p>
---	--

مصر کے حاکم تھے عبداللہ تھانام  
 پھر کئی سو جمع مصری ہو گئے  
 کی شکایت ظلم عبداللہ کی :  
 بیٹے تھے صدیق کے عالی مقام  
 آپ ہی کو مصر کا حاکم کیا  
 مہر ہی خط دے کر روانہ کر دئے  
 آپ کا منشی تھا مرداں پر دغا  
 مہر حضرت کی لفافے پر رہی  
 مصر کے حاکم کو یہ نامہ لکھا  
 مارڈالا چاہئے بس بے گماں  
 جارہا تھا لے کے خط وہ نامہ بر  
 اونٹ سے اس کو انارے خاکیر  
 پڑہ کے خط دشمن خلیفہ کے بنے  
 پوچھے عثمان غنی سے وہ تمام  
 آپ نے حق کی قسم کھا کر کہا

ظلم سے گھبرائے انکے خاص و عام  
 آئے فریاد آگے ذی النورین کے  
 آپ نے انکی تسفی کی بڑی  
 تھا محمد بن ابی بجران کا نام  
 کر دئے معزول حاکم پہلے کا  
 یاں دغا کی بس شفقی مردود نے  
 یہ فریب اس بیجا ملعون کا تھا  
 خط لفافے میں کا بدلا وہ شفقی  
 یہ جو آتے ہیں تم ان پر کر جفا  
 قتل کر کے ان کے سر بھجواؤ یاں  
 راستے میں ہو گئی ان کو خبر  
 اور وہ خط اس سے لئے تالاش کر  
 اور مدینے کے طرف واپس پھرے  
 یہ دغا کیسی کئے ہو کر امام :  
 مہر میری ہے نہیں مضمون مرا

بس اسی پر پڑہ گیا فتنہ فساد  
 آگ بھی دارالامارہ کو دئے  
 سات سو حبشی تھے حضرت کے غلام  
 منع حضرت نے لڑائی سے کیا  
 وقت پہونچا ہے شہادت کا قرین  
 پڑکچے کوٹھے پر پکارا آپ نے  
 بند پانی ہو گیا پیاسے میں ہم  
 ماجرا حقارت کے سنکر پیاس کا  
 جو گئے تھے پانی لے زخمی ہوئے  
 اس گھر ٹی مولادلی اللہ کے  
 ہاتھ میں تلواریں لے کر حلیہ تر  
 اور جو قبیرہ مرتضیٰ کے تھے غلام  
 آپ نے فرمایا صاحبزادوں کو  
 اس سے لڑنا جو کوئی فتنہ مچائے  
 اور محمد بیٹے طلحہ کے جو تھے

گھیرے دولت خانہ کو وہ بد نہاد  
 بند پانی کر دیا بد ذالوں نے  
 ہو گئے آمادہ لڑنے پر تمام  
 اور کہے فرما چکے ہیں مصطفیٰ۔  
 پھر یہ خونریزی سے کچھ حاصل نہیں  
 کہہ دو جا کر حمید در کرار سے  
 پانی بھجوادیکھے ازراہ کرم و  
 مشکیں جھروا کر بھجائے مرتضیٰ  
 تھوڑا پانی پہونچا گھر میں آپ کے  
 دونوں شہزادوں کو بلوا کر کہے  
 باؤ عثمان غنی کی دیوڑھی پر پڑ  
 ان کو بھی ہمراہ بھیجے وہ امام  
 تم خلیفہ کی خبر داری کرو و  
 اور کوئی دار الخلافہ میں بجائے  
 ان کو بھی طلحہ نے واں بھجوادئے

ہو گئی نوبت جو کشت و خون کی  
 اور قریشی بھی کئی زخمی ہوئے  
 تین شخص آمادہ ہو کر مصر کے  
 ماہ ذیحجہ کی تھی اٹھارہویں  
 بیٹھے تھے قرآن پڑھتے یا دمنو  
 تب محمد بن ابی بکر آگے جا  
 ان سے تب فرمائے عثمان غنی  
 اسی حالت میں تمہیں گردیجھتے  
 سکے یہ بس ان پہ دہشت ہو گئی  
 مصر کا باشندہ اک مرد دو تھکا  
 آپ قرآن کی تلاوت کرتے تھے  
 باحیا ایسے تھے میر المومنین  
 لوٹنے گھر مصر کے بیدنیوں نے  
 بی بی نے کوٹھے پہ چڑھ کر دی صدا  
 یہ خبر سن کر غلی دڑے گئے

ہو گئے زخمی حسین ابن علیؑ  
 خوں بہا حضرت حسن کے جسم سے  
 کودے گھر کی پشت کی دیوار سے  
 حمیمہ کا دل تھا امیر المومنین  
 اور تھیں حضرت کی بی بی ردبرو  
 داڑھی پکڑی اور گلا سیدھا کیا  
 باپ ہوتے گر تمہارے اس گھڑی  
 بد سمجھتے روکتے اس فعل سے  
 ہاتھ کانپے چھوڑی دارمعی آچی  
 اس نے کاٹا ہے خلیفہ کا گلا -  
 چند قطرے خوں کے قرآن پر گرے  
 شرم سے قاتل طرف دیکھا ہمتیں  
 جلد بھاگے کو در دیوار سے  
 کٹ چکا عثمان کا پیاسا گلا  
 منہ پہ مارے حضرت شبیر کے



<p>مارے چھاتی میں حسن کے ایک مار  لڑکے ہم زخمی ہوئے دونوں یہاں  کو داہن والوں نے گھر کے پیچھے سے  پھر غضب کرتے ہیں ہم پر کیوں حضور  دیکھے خونیں تر ہیں عثمان غنی  رو دے سنکر جناب مرتضیٰ  ختم کر اس کو غلام دستگیر  اے خلیفہ سید کونین کے  کافی ہے اے نائب خیرالورا</p>	<p>ہو بہت غصہ میں شیر کردگار  دونوں نے رو کر کہا اے بابا جان  اس طرف سے ہم نہیں جانے دے  ہے ہمارا اس میں کہنے کیا مقصود  جب زنا نے میں گئے حضرت علی  حال بی بی نے شہادت کا کہا  انکے غم سے کانپا ٹھاعش قدیر  التجا کر حضرت عثمان سے بڑے  اک کرم کی کیجئے ہم پر نگاہ</p>
---	---

مثنوی شہادت امیر المؤمنین حضرت جناب مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہ

<p>شاہِ مرداں کی شہادت کا بیال  یوں لکھا ہے راویوں نے یہ بیاں  ایسا فرمائے کہ اس جاہے کوئی  عبدالرحمن ابن بلجم اٹھ کھڑا</p>	<p>آنکھوں سے ہوتا ہے سنکھوں رواں  مرتضیٰ کے قتل کی ہے داستاں  خزداں مولا نے جس دم فتح کی  کوفے میں پہنچائے مژدہ فتح کا</p>
---	--

عرض کی گر حکم ہو جائے امام  
 اس سے تب فرمائے یوں ہوا علی  
 سمجھا اس ارشاد سے وہ بے حیا  
 عرض کی دل سے ہوں معتر کا غلام  
 مانگتا ہوں میں پناہ اللہ سے  
 چھوڑ کر احباب اپنے اور وطن  
 آپ فرمائے مقدر ہے یوں ہی  
 روکے بولا قتل کروادیکھئے  
 اس سے فرمائے وہ شاہ دیں پناہ  
 کیوں قصاص شرع اس پر آئے گا  
 ابن بلجم بس نہیں کوئی کیسا  
 ایک کو سچے کے یہ دیکھا قصر میں  
 بس ڈر آیا اس نے ان عورات کو  
 باہر آئی ان میں سے اک بہ حبیب  
 نام تھا حسام وہ تھی خسار جی  
 باپ بھائی اور قرابت والوں سے

کو فیوں کو مژدہ پہنچا دے غلام  
 ہاں کرے گا پھر تو اپنا کام بھی  
 ہے اشارہ اس میں اپنے قتل کا  
 یہ گماں دلیں نہ رکھئے اے امام  
 ایسی باتوں سے بچا یا رب تجھے  
 ہوں غلامی میں اسے شیر ذوالمنن  
 دے چکے اسکی خبر حضرت بنی  
 تاجپوں میں ایسے بھاری جرم سے  
 جب تک النساء سے ہنومادر گناہ  
 جاسنا کوفے میں مژدہ فتح کا  
 پھر رہا بخت مژدہ دینا فتح کا  
 گارہی تھیں جمع ہو کر عورتیں  
 چھوڑ دیہ حرکات اللہ سے ڈرو  
 تھی عرب کی عورتوں میں وہ حسین  
 دشمن جانی علی حیدر کی تھی  
 بار شخص اس کے علی نے مارے تھے

حسن اسکا دیکھ یہ عاشق بن  
 وہ کہی میں تجھ سے راضی ہوں بھی  
 چھایا تھا آنکھوں میں کیف حرام  
 زہر میں بھجوا لیا شمشیر کو پڑ  
 اکونے میں داخل ہوئے جبرِ تفتی  
 کونے کی مسجد میں جا کر آپ نے  
 حمد خالق کا کئے لغت رسول  
 یوں حسن سے پہلے پوچھا آپ نے  
 عرض کی حضرت حسن نے یا ابی  
 پوچھا پھر حضرت حسین پاک سے  
 تب حسین ناز میں لے یوں کہا۔  
 ہاتھ رکھ ڈاڑھی پہ فرمائے علی  
 خون میں ڈاڑھی کرے گا سحرِ نام  
 اتنے آنکھوں دونوں آنکھوں لئے ہے  
 بولے خوفِ موت سے روتا نہیں

اور کیا پیغام اس سے عقد کا  
 مہر میرا ہے فقط قتلِ علی  
 تیغ لیکر نکلا دال سے شاد کام  
 تاکہ زخم اس کا کبھی اچھا نہ ہو  
 آئے سب حضرت کو لینے پیشوا  
 وعظِ منبر پر یہ فرمائے لگے  
 دیکھئے شہزادوں طرف ہو کر ملول  
 کتنے دن گزرے ہیں ماہِ صوم کے  
 تیرھویں ہے آج ماہِ صوم کی  
 کتنے دن رمضان کے اب باقی ہے  
 سترہ دن باقی ہیں اے شاہِ ہدا  
 اس مہینے میں اس امت کا شعی  
 بس یہ کہہ کر روئے حضرت امام  
 بھگی ڈاڑھی آپ کی سب اشک سے  
 غم ہے ہوتے ہیں یتیم اب ناز میں

ماں گئیں نانا گئے ہم بھی چلے  
 اترے نمبر سے جناب مرتضیٰ  
 گھر حسن کے ایک دن افطار تھا  
 آئی شب انسوئیں جیب جمعہ کی  
 صحن میں آتے تھے گھر کے بار بار  
 کہتے تھے سچے ہیں حضرت مصطفیٰ  
 آج قاتل کو ہمارے کیا ہوا  
 دی اذان حضرت نے مسجد میں گئے  
 جب اٹھا آیا آپ نے سجد لیے سر  
 سر پٹھا حضرت کا مانتہ انداز  
 تب قسم کھا کر کہے حضرت علی  
 بولتے تھے مل کے وارھی پر لہو  
 سرخ رو ملنا ہے زہر اسے مجھے  
 سرخ رو ملنا ہے اب جا کر مجھے  
 کی امامت تب حسن نے آگے جا

کون ہے ان کا سوا اللہ کے  
 تھا اسی دن سے یہ مہمول آپکا  
 ایک دن لیجا تے شاہ کر بلا  
 بیقرار اس شب کو تھے حضرت علی  
 آسمان کو دیکھتے تھے بار بار  
 سچ ہوا جو کچھ کہ حضرت نے کہا  
 وقت آیا ہے نماز صبح کا  
 اور نماز صبح میں مشغول تھے  
 وار سر پر مارا ملعون دوڑ کر پڑ  
 بھاگا وال سے ابن بلجم ناپکار  
 آرزو دل کی مرے حاصل ہوئی  
 جاؤں گا حضرت کے آگے سرخرو  
 سرخرو ملنا ہے حمزہ سے مجھے  
 بھائی حضرت جعفر طیار سے  
 کی نماز صبح ہر ایک نے ادا

دونوں شہزادے غرض روتے ہوئے  
 جمع صاحبزادے حضرت کے ہوئے  
 شور سن کر فاطمہ کی بیٹیاں  
 باپ کے قدموں پہ سر رکھ کر کہا  
 غم میں نانا کے سدھار انا جان  
 یا علی مشکل کشائی کیجئے  
 دی تسلی ان کو مولائے کہا  
 شاہزادوں نے بہت غمگین ہو  
 دیکھ اس نے سرٹپک کر یوں کہا  
 مار ہے یہ زہریلی تلوار کا ٹوٹو  
 سن کے دوٹا ہو گیا سب کا الم  
 بس اسی دم دوستوں نے سرسیر  
 تب یہ فرمایا خدا کے شیر نے  
 میں جو کھاؤں اور پیوں وہ آکودو  
 ایک ہمارا ہے اس نے مجھے پہ دار

باپ کو واں سے اٹھا کر لے گئے  
 نعرے کر کے غمزدے رونے لگے  
 زینب و کلثوم آئیں نا کہاں  
 لے چلے تشریف اے شیر خدا  
 ہلکو کس پر چھوڑ جاتے ہو یہاں  
 ہم کو بھی ہمراہ اپنے لیجئے  
 باپ اب بھائی کو سمجھو دلربا  
 زخم دکھلائے بکرا چراغ کو  
 زیر سب اس میں سرایت کر گیا  
 ہوئے گا اس سے علی کا خاتمہ  
 اور نہ تھا وہ روز کچھ محشر سے کم  
 ابن بلجہم کو لے آئے باندھ کر  
 قید میں رہنے دو قاتل کو مرے  
 بعد میری موت کے قتل اسکا ہو  
 ایک سے زائد نہ ماریں اسکو مار

جب ہوئی حضرت پہ ظاہر تشنگی  
 آپ بولے پیاسا ہے قاتل مرا  
 وہ کہا اس کو میں پینے کا نہیں  
 یہ پیالہ پتیا گر آگے مرے  
 پھر یہ شہزادوں سے فرمانے لگے  
 حجرے میں پہونچائے دونوں تازہ  
 دلی جو کچھ راز و نیاز اندر ہوا  
 اک بیک آئی جو کلمے کی صدا  
 روح جب نکلی شہ ابرار کی  
 کھول کر دروازہ جب دیکھے حسن  
 اور پھر حب و صیت آپ کا  
 کر یہ معروضہ غلام دستگیر  
 اے ہمارے دین و دنیا کے امام

لائے ہیں شربت حسن ابن علی  
 اک پیالہ اس کو دو اسے دل ربا  
 تب یہ فرمائے امیر المومنین  
 حشر میں کوثر پلاتا میں اسے  
 لے چلو حجرے کے اندر اب مجھے  
 بند دروازہ کئے اندوہ گیں  
 اس کو جانے یا خدا یا مصطفیٰ  
 بس سد ہارے خلد کو مشیر تبرا  
 تھی وہ شب اکیسویں اتوار کی  
 ہو چکا ہے غفل پہنے ہیں کفن  
 رات ہی کو دفن صحرا میں ہوا  
 اے ولی حق کے علی روشن ضمیر  
 مشکلیں حل ہو دیں ہم بسکی تمام

بیان شہادت جناب مرتضیٰ علی شیر خوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منظر ذات خدا شیر خدا  
واقف ستر نہاں شیر خدا  
بادشاہ اولیا شیر خدا  
کون ہمسر ہے علی کا دوست  
فرق پر وحدت کا جس کے تاج ہے  
اولیا جتنے ہوئے چھوٹے بڑے  
غیر مولا راستہ حق کا کہاں  
ایسا فرماتے تھے حضرت مصطفیٰ  
رات دن اہل نظر کی دید تھی  
دل کے کانوں سے سنو یہ داستاں  
جب سدا سداے دار فانی سے بجا  
غم جدائی کا علی کو تھا کمال  
جنگ کی حضرت علی نے وادی  
بادشاہ دین و دنیا تھے علی  
دن کو روزہ رکھتے تھے حضرت

جانشین مصطفیٰ شیر خدا  
راہ نمائے اس دنیا شیر خدا  
ہادی شاہ و گدا شیر خدا  
لافتی الا علی حق نے کہا  
دوش احمد پر ہوا معراج ہے  
خاک میں مولا کی سب دہلیز کے  
واسطہ ہے مرتضیٰ کا درمیاں  
ہے عبادت مرتضیٰ کا دیکھنا  
بھیہ تھا اللہ کا روئے علی  
ہے یہ مولا کی شہادت کا بیاں  
بجو در میں دھوم ماتم کی جچی پڑ  
ہو گیا زہرا کا تسپر انتعال  
ایک دم فرصت لڑائی سے رہتی  
پر نہ چھوڑی آپ نے فاتہ کشی  
اور سوکھی روٹی کھاتے وقت شام

شاہزادوں کی طرف چپ دکھتے  
 پوچھا یاروں نے جو رونے کا سبب  
 میرے رونیکے سبب دو ہیں بہم  
 غم تھا ان دونوں کو تانا کا کمال  
 ہے دم یہ میرے سونیکا سبب  
 جو کرے گا غم حسینا کے لئے  
 اس لئے روتا ہوں یا رو اس گھڑی  
 مر حبا صدم حبا صدم حبا  
 حتی الامکان ہر گھڑی ایدوستو  
 اشک اس غم کے ہیں موتی کی لڑی  
 لکھتے ہیں یوں راویاں ذی حسب  
 کی ہے سمیت جب بن بلجمن نے آ  
 دیکھ لو اس کو محبت ان علی  
 سب محبوبوں نے یہ سن کر یوں کہا  
 بولے مارا جائے گا جب یہ پلید

اشک جاری ہوتے اکثر آپ کے  
 روکے بولے ان سے یوں مقبول رہ  
 پہلے دونوں کی مٹی کا ہے غم  
 ہو گیا کمسن میں ماں کا انتقال  
 بولتے تھے ہر گھڑی محبوب رب  
 مغفرت بیشک ہے اسکے واسطے  
 رونو الو نہیں شرکت ہو میری  
 رونے والوں کا ہے کیا رتبہ بڑا  
 ماتم شبیر میں رویا کرو ڈ  
 سلسلہ ہے مغفرت کا بس یہی  
 ہے یہ مولا کی شہادت کا سبب  
 سب سے حضرت نے کہا اسکو دکھا  
 بالیقین قاتل ہمارا ہے یہی  
 قتل اسے کروادو یا شاہ ہدا  
 کون مولا کو کرے گا پھر شہید



جب سنا حضرتؐ نے یہ کلام  
 دُرّہ ادا ہوں اور نا کام ہوں  
 ہوں میں رو باہ آپؐ ہیں شیر زیاں  
 ہوئے گانچے سے نہ یہ ہرگز قصور  
 لکھتے ہیں قوم خوارج کو کھپا  
 وال اک عورت رہتی تھی اس قوم کی  
 باپ بھائی اسکے تھے مارے گئے  
 ابن بلجم حسن اس کا دیکھ کر پڑ  
 اس کو شیداد کھکھک بولی وہ زن  
 سر جناب مرتضیٰ کا کاٹ لا  
 چھایا اس کے آنکھ میں کیف حرم  
 دی بہت دینار ملعون شاد ہو  
 جمعہ کی شب ہفدہم ماہ صیام  
 تھے بہت اس شب کو حضرتؐ بقیہ  
 چھاتی سے لپٹا حسن کو اس گھڑی

پاؤں پر سر رکھ کے بولا یا اہم  
 آپؐ کا میں بندہ بے دام ہوں  
 مور کی طاقت سیلماں پر کہاں  
 یہ خیال اب دل سے دھو ڈالیں  
 کوفے میں تشریف لائے مرتضیٰ  
 نام تھا قطاءؒ تھی رشک پری  
 جنگ میں حضرت علیؑ کے ہاتھ سے  
 بن گیا عاشق لگا ٹکرائے سر  
 کراوا اک شرط میری جان من  
 پھر تری لونڈی ہوں تو شوہر مرا  
 قول لے کر اس سے نکلا بے حرام  
 زہر میں کھجوا لیا تلوار کو پڑ  
 خواب دیکھے ہیں شہادت کا امام  
 دیکھتے تھے آسماں کو بار بار پڑ  
 سب کئے ارشاد سر باطنی

پھر حسین نازنین سے یوں کہا  
 زینب اور کلثوم سے ملکر وہیں  
 ابن ملجم سو رہا تھا بے خبر  
 عابد اور زاہد کی بیداری ہوئی  
 وقت نذرانی مہینا خوب ہے  
 میں عبادت حق کی کرتا ہوں ادا  
 آپ تو مصروف طاعت ہو گئے  
 قابو پا کر وہ لعین بد گہر  
 کان تک پہنچی وہ تیغ بدستار  
 عرش سے لے فرش تک یہ غلچا  
 اس کو کہتے ہیں عبادت دوستو  
 سر دوپارا ہونے کا کچھ غم نہ تھا  
 عجز سے اللہ اکبر بول کر ڈو  
 خوں انشاں ساری مسجد ہو گئی  
 دیکھ کر یاروں کو غم میں مبتلا ہو

باپ اب بھائی کو سمجھو دلربا  
 داخل مسجد ہوئے سالار دیں  
 اس کو حضرت نے کہا ہوشیار کر  
 صبح صادق کی نموداری ہوئی  
 عاشقوں کو وقت یہ مرغوب ہے  
 تو بھی اٹھ کام اپنا کر سوتا ہے کیا  
 وہ اٹھالیں ہاتھ میں شمشیر لے  
 وارا کہ مارا ہے سر پر دوڑ کر  
 یوں پھٹا سر جیسا پھٹتا ہے انار  
 آج زخمی ہو گئے منیر خدا  
 اس کو کہتے ہیں شجاعت دوستو  
 ڈرتے تھے اصلا کہ بے قاتل کھڑا  
 رکھ دیا بس آپ نے مسجد میں سر  
 دل میں ڈر کے بھاگا وہاں سے وہ شقی  
 دیکھ حضرت نے تسلی یوں کہا

جو ہوا پیدا سودہ ہو گا قتا  
 دوستو جان ہے مجھ کو سر خرو  
 منہ بتانا یہ چپا حمزہ کو ہے  
 دڑے صاعیزادے سکر یہ خبر  
 بھر کے آہیں روئے یوں دو ٹوٹ  
 اتنے میں مسجد کے باہر غل ہوا  
 پوچھا اس قاتل سے یوں حسنین نے  
 ہم نے کیا تیرا گناہ لایا  
 قتل مولا سے تجھے انکار تھا  
 شانہ زادے العزیز روتے ہوئے  
 دیکھ کر شیر خدا کو خوں میں تر  
 یہ دعا کرتے تھے خالق سے سبھی  
 ابن بلجم نے پس کر یوں کہا  
 دفن کا سماں کرو جلد ہی کہیں  
 سن کے یہ سب ہو گئے سینہ فگار

ہے مگر اس ذات خالق کو بقا  
 اب محمد مصطفیٰ کے رو برو  
 منہ بتانا فاطمہ زہرا کو ہے  
 باپ کو مسجد میں دیکھے خونیں تر  
 شور محشر ہو گیا چاروں طرف  
 کپڑا آیا قاتل شیر خدا  
 ساقی کوثر کو مارا کس لئے  
 کس لئے ہم کو بنایا اب تیسیم  
 کی دغا پھر تو نے آخریے دغا  
 باپ کو دولت سہرا میں لے گئے  
 سر ٹپک دیں بیبیوں نے آہ بھر  
 خیر ہوئے حیدر کرار کی پٹ  
 زخم ہے یہ تیغ زہر آلود کا پٹ  
 اسکا مارا کوئی بچتا ہی نہیں  
 فرقت مولا تھی سب کو ناگوار

<p>سب کو فرما کر نصیحت آخری روح جب نکلی شہ ابرار کی جب سدھارے دوستو شیر خدا یہ روایت ہے کتابوں میں لکھی غسل حضرت کو فرشتوں نے دیا دفن جب حضرت علی کو کر چکے قبر کا ظاہر نہیں اب تک نشان یا علی مقبول رب روشن ضمیر آفت عصیاں ہیں ہم میں مبتلا خاتمہ ہو مومنوں کا خیر سے</p>	<p>و اصل حق ہو گئے حضرت علی تھی وہ شب اکیسویں اتوار کی سحر دربر میں آپ کا ماتم ہوا اس کے راوی ہیں حسین ابن علی اور کفن جنت کے حلوں کا ملا۔ قتل کروائے عدو کو باپ کے ہے بغیر پر اتفاق دوستاں عرض کرتا ہے غلام دستگیر حل ہو مشکل سب کی اے مشکشا اور بچیں سب حادثوں سے مضر کے</p>
--	--

### واقعہ شہادت جناب امام حسین علیہ السلام ۷

<p>زیرم جہانیں دھوم ہے ماتم کے شین کی کیا سمجھے کوئی مومنو رتبہ حسین کا محنت جگر حسین جون نوز عین ہے سنے تھے مثنوی جب کسی بچے کے رد نیکا</p>	<p>کیسی الم فرما ہے شہادت حسین کی فرماتے تھے یہ ہر گھڑی محبوب کبریا ہے نصف تن حسن مرا باقی حسین ہے بچیں ہو کے کہتے تھے سالار انبیا</p>
--	--

چلا کے رو رہا ہے کوئی طفل ناز نہیں  
 راتوں کو اٹھ کے جو شہیں محبوب کر دگار  
 آواز سنتے تھے جو نواسوں کے روٹکی  
 بیدار ہو کے نیند سے روتا ہے زار زار  
 زندہ تھے جب جہانیں شہنشاہِ دہلی حبیب  
 سننے کا ماجرا ہے دل آیا جو عید کا  
 چھوٹے بڑے مدینہ کے پہنچیں خوش لب  
 اچھے لباس پہن کر شیشی سب آئیں گے  
 آرزو دیکھ دو نونوں دل پر قلع ہوا  
 یارب بہت صغیر ہیں یہ دونوں ناز میں  
 اتنے میں آئے حضرت جبریل تیز پر  
 کرنے لگے یہ عرض رسالت مآب سے  
 حضرت نے وہیں طونکو پانہیں ڈال کر  
 بولے حسن کے رنگ مجھے بہتر چاہئے  
 محبوب کبریائے جو پوچھا حسین کو

لو صاحبِ خیر کہ حسینانہ ہو کہیں  
 پھرتے تھے گرد خانہ زہرا کے بار بار  
 فرماتے تھے پکار کے زہرا سے یوں بنی  
 سمجھا و حبلہ تاکہ ہو دل کو مرے قرار  
 کرتے تھے عیدِ دسویں محرم کو سب ب  
 حضرت سے رو کے دو نونوں نے یوں کہا  
 نانا بچھے پرانے ہیں کپڑے ہمارے پاس  
 مارے حیا کے ہم تو مسجد کو جائیں گے  
 درگاہِ ایزدی میں بنی نے یہ کمی دعا  
 پیغمبرِ نیکے صبر سے واقف ذرا نہیں  
 خلد بریں سے لائے دو ملبوس خوبتر  
 یہ دونوں جوڑے آپ مصفا میں لائے  
 پوچھا کہ رنگ کو لٹا مرغوب ہے لپیر  
 نانا ہمارے جوڑے کو دہانی بنائے  
 ہنس کر کہا کہ جوڑا ہمارا تو سرخ ہو

بکھے جو اب صاف سے ملبوس پُرنیا  
 پھر دونوں شاہزادے جو کپڑے پہن چکے  
 حضرت پوچھا روئے ہو کیوں بھائی اہل  
 جوڑا پسند جس نے کیا سبز رنگ کا  
 چاہا جو سرخ جوڑے کو حضرت حسین نے  
 سلطان دو جہاں ہوئے یہ سنکے بغیر  
 دونوں نے پہرہ نئی سے کہا یوں بخشیم تر  
 ہکو بھی کوئی ناقہ ملے آج نانا جاں  
 فرمایا اتنی کس لئے خاطر ملول ہے  
 دونوں کو شہ نے دوش پر اپنے بٹھالیا  
 پھر راہ میں یہ پوچھا نواسوں نے نانا جاں  
 فرمایا بھرنی نے کہ افسردہ دل نہ ہو  
 پھر چلتے چلتے دونوں نے حضرت سے یوں کہا  
 جب دونوں شاہزادوں کی مرضی کو پا کر  
 جبریل عرض کرتے لگے یا امام دیں  
 حیرت ہوئی صحابہ کو یہ حال دیکھ کر

اک جوڑا سرخ رنگ تھا اور سبز دوسرا  
 آنکھوں سے جبریل کے آنسو رواں ہوئے  
 جبریل عرض کرنے لگے ہاتھ جوڑ کر  
 پیٹنے سے زہر رنگ زمر دسا ہوئیگا  
 یہ قتل ہو کے نہیں اپنے نہائیں گے  
 امت جو یاد آئی کیا صبر اختیار  
 اہل مدینہ نکلیں گے اونٹوں پہ بیٹھ کر  
 یہ سنکے اٹھ کھڑے ہوئے سلطان دو جہاں  
 ناقہ تمہارے واسطے اس دم رسول سے  
 ہستے ہوئے مکاں سے چلے فخر انبیا  
 ہاتھ نہیں میں سوار دیکھ اونٹوں کی رسیاں  
 اے نور عین رضی اللہ عنہ کی تھام لو  
 لوگوں کے اونٹوں کو لئے چلتے ہیں برا ملا  
 عفو پکار نیلے ارادہ میں آپ کھڑے  
 یہ لفظ منہ سے آپ فرمائے کہیں  
 فرمایا مصطفیٰ نے پھر آنکھوں میں اشک بھر

یہ دونو ماہر وہیں مرے جالتے سوا  
 کمی پرورش یہ دونوں نماز اور پیار سے  
 جوان کا دوست ہے وہ ہمارا حبیب ہے  
 اب سامعین پہ کھل گیا رتبہ حسین کا  
 حب مصطفیٰ کا ہو گیا اللہ سے وصال  
 مسجد میں مارا حیدر کرار کو بلید  
 چاروں کو حب زمین کے اندر سلاچکے  
 نانا کو یاد کر کے کھجوا زار زار تھے  
 کہتے تھے گاہ رو رو کے اماں کدھر گئے  
 تنہائی میں حسین کے چاروں کا سوگ تھا  
 آئی نذا ارادہ سوئے کر بلا کرو  
 یہ سنتے ہی حسین نے ہمیشہ سے کہا  
 زیب یسن کے رونے لگے کر کے شوقین  
 نزدیک پہنچے جس گھڑی قبر شریف کے  
 پھر رو کے عرض کرنے لگے ابن مرضیٰ

ان پر سے میں نے بیوں قرباں کر دیا  
 راہ خدا میں دید یا امت کے واسطے  
 دشمن جو انکا ہے وہ ہم نصیب ہے  
 دل سے سو ہے آگے شہادت کا ماجرا  
 فرقت میں باپ کے کیا زہراہ نے تعال  
 سم کے اثر سے ہو گئے حضرت حسن شہید  
 تنہائی اپنی دیکھ کے شبیر رو دے  
 بابا کو یاد کر کے کھجوا شک بار تھے  
 کہ سر شیک کے کہتے تھے بھائی ہی مر گئے  
 تقدیر نے دلاسا دیا پھر تو یہ دیا  
 بچپن میں جو ہوا تھا سودہ دفا کرو  
 بھینا سفر کو جائیں بلائی ہے اقصا  
 نانا کی قبر پر پئے رخصت گئے حسین  
 عمارت کو اتار کے لپٹے مزار سے  
 نانا حسین جاتا ہے اب سوئے کر بلا

مجرہا آ آخری اب لیجئے یا رسول  
پانی نہ پاؤں والی نہ گھبراؤں پیاس سے  
نالہ بلند جب ہوا زہرا کے ماہ کا  
آخر پکارے قبر سے سلطان شہر قین  
ناما سے جب حسین کو رخصت ہوئی عطا  
رخصت طلب جو مال ہوئے بقیرا ہو  
زہرا کی یوں صدا ہوئی تخت جگر سے  
روضہ پہ پھر حسن کے گئے شاہ دو جہاں  
رو کر کہا کہ چھوڑتے ہیں ہم مدینہ کو  
اک عشق چھوٹے بھائی سے حضور حسن کو تھا  
آواز دی کہ ساتھ تمہارا سنجی ہی ہیں  
آنے لگے قریش و مہاجر سوئے حمیں  
فرمایا پھر سب کہ سب گھر کو ساتھ لو  
بیٹی کو لے نہ چلنے کی حیدم خبر ہوئی  
کی عرض میری نہیں سب ساتھ آچے

وقت دعا ہی ہے دعا کیجئے یا رسول  
خنجر کے نیچے مہر کروں وقت فوج کے  
اک شور تھا احد میں محمد کی آہ کا  
ہمنے خدا کو سو نپاسد ہار و میر حسین  
زہرا کے قبر پر گئے پھر شاہ کر بلا  
لرزہ ہوا احد کو غش آ یا حسین کو  
تم کیا چلے کہ ہم بھی ہیں ہمراہ آچے  
چلا کے قبر پر گرے بھائی کے ناگہاں  
اے بھائیجاں بھائی کو رخصت عطا  
رخصت کا نام نکلے قلع روح پر ہوا  
ہم بھی ہیں ساتھ اماں بھی ہیں اد علی بھی ہیں  
اک اک مدینے والے سے رخصت ہوئے  
صفرا خجاریں ہے سپہاں سکو رہنے دو  
دو تے ہوئے حسین کے قدمو نیپہ گر پڑی  
اس لوٹدی کہ مدینے میں تہنا نہ چھوڑیئے



بابا سدھارے پر یہاں کیونکر رہنچی  
 کیرا کو اور سکینہ کو ہمراہ لے چلے  
 تب بھی چڑھے پہ چپکے نہ سویا کرونچی میں  
 بابا میں صدقے لونڈی کو بھی ساتھ لیجئے  
 صغرا کو پھر تو رشتہ نے گلے سے لگا لیا  
 کس طرح ساتھ لے چلوں امیرے نازنین  
 صغرا جو دیکھی مرضی نہیں اتنی باپ کی  
 ماں کا بھی سینہ بیٹی کے رونیسے پھٹ گیا  
 صغرا بچھاڑ کھلکے گرمی پھر زمین پر  
 صغرا تھی قراغم سے بس عالم میں نزج کے  
 آنکھوں میں شل خار کھٹکتا تھا ہر دیا  
 مکے کا طوف حبشہ ابرار کر چکے  
 منزل میں ایک شانمی مسافر ملا جواں  
 کی رو کے عرض اس نے کہ آسم در سعید  
 مسلم کا حال سن کے شہ دینے رو دیا

محل میں جا کر نہ پیدل چلوں گی میں  
 بیکار مجھ کو سمجھے کہ چھوڑے ہوئے چلے  
 صغرا علی کا جھولا جھولایا کر دیں گی میں  
 مرجاؤں راستے میں تو بس دفن کیجئے  
 فرمایا رو کے ہوش میں امیرے دلربا  
 بیمار کو سفر میں بھی لیجاتے ہیں کہیں  
 چلا کے بی بی بانو کے قدموں پہ گر پڑی  
 بہنوں کو پھر ملا کے گلے سے لگا لیا  
 مانباپ کے بچھڑنے کا صدمہ ہے سخت  
 مکے کی سمت سرور عالم رواں ہوئے  
 شہ مڑ کے دیکھتے تھے مدینہ کو بار بار  
 کو فے کا راستہ لیا اس وقت آپنے  
 مسلم کا حال پوچھا شہ دیں نے ناگہاں  
 مسلم کو کوئیوں نے کیا تشنہ لب شہید  
 فرمایا رو کے یہ تو قصا کا ہے سامنا

مرنے کا جس کو ڈر ہو چلا جائے اپنے گھر  
 استاد کر بلا ہوئے دیسے جو شاہ کے  
 انبوه تھی سپاہ یزید پلید کی  
 گرمی تھی اہل بیت کی صدمہ تھا پیا کا  
 پانی طلب جو کرتے تھے سلطان دو جہاں  
 حاکم کا حکم ہے کہ یہ پانی بشر پیئیں  
 جو تشنہ لب جہان میں ہو وہ آنکریں  
 کافر ملک پیئیں تو نہ تم منع کیجیو  
 جب ظالموں نے کر لیا بالکل حمامہ  
 سارے فریق تنگ ہوئے مار پیاس کے  
 جب خاتمہ تمام رفیقوں کا ہو چکا  
 قاسم حسن کا لعل بھتیجا حسین کا  
 یک جوش جنگ کا ہو اس تو رعین کو  
 گھوڑے اُترا سر رکھا قد مونپہ شاہ کے  
 کہنے لگے بھتیجے سے سلطان نیک خو

سنکر کئی چلے گئے منہ اپنا موڑ کر  
 ستر دوق حسین کے ہمراہ رہ گئے  
 حلقے میں اسکے گھر گیا سب لشکر نبی  
 پانی نہ لینے دیتے تھے ندی سے اشعیا  
 شاعر نے یوں لکھا ہے کہ کہتے تھے شامیا  
 گھوڑے پیئیں سواریں اور ستر پیئیں  
 حیواں پیئیں پرند پیئیں جالوز پیئیں  
 پر فاطمہ کے لعل کو پانی نہ دیجو  
 محشر شہید شاہ پہ پہلے ہوئے قدا  
 ندی پہ جا کے جام شہادت کی پی لٹو  
 پھر اقربائے شہ نے کیا قصد جنگ کا  
 آغاز تو جوانی تھی پندرہواں سال تھا  
 زرخ میں کافروں کے جو دکھا حسین کو  
 رو کر کہا غلام کورن کی رضا ملے  
 اچھی نہیں جوانی میں مرنے کی آرزو

قاسم کی عرض یہ تھی مجھے سرکٹانے دو  
 حضرت سے جب رضا ملی اس شرکاء کو  
 فوج شقی کو اس میں مساکر کر دیا دیکھو  
 حس دم لب فرما پیہ پیچا وہ تشنہ کام  
 زخموں میں چور کر دیا اس نور عین کو  
 نزدیک پہنچے شاہ تو حالت ہی نزع کی  
 بیجان پائے قاسم مضطر کو شاہ دیں  
 فرمائے رو کے لعل تو جنگل میں مر گیا  
 زینب کے دو تھے تخت جگر جان مرقی  
 بھجرائے پاس شاہ کے وہ دونوں زینب  
 تم فاطمہ کے لعل ہو سبط رسول ہو۔  
 رخصت نے دونوں دلبر زینب حسین سے  
 جب لڑ چکے لعینوں سے وہ دونوں تشنہ کا  
 دونوں شہید ہو کے ہوئے خلد کو رواں  
 عسکال بھی حسین کی تنہائی دیکھ کر

محشر کے روز باپ سے شرمندگی نہ ہو  
 اک تفرقے میں لایا عدد کے سپاہ کو  
 ارزق سے پہلوان کو فی النار کر دیا  
 نیزوں سے مارنے لگے پیاسے کو اہل شام  
 گھوڑے جیسے جب گرا تو پکارا حسین کو  
 تسلیم کر اشارے سے جنت کی راہ ملی  
 کپڑے لہو میں سرخ تھے اور لال تھی زمین  
 داغ جگر ہیں دیا بھائی کا گھر گیا  
 جعفر تھا نام ایک کا اور عون ایک کا  
 رخصت لے دن کی عرض یہ کی یا امام  
 اسدم دعا کرو کہ شہادت قبول ہو  
 گھوڑے اٹھا نیزید کے لشکر پہ جاگرے  
 باران تیر کرنے لگے اشقیائے شام  
 نہر نے مرجا کہا زینب تھی شاماں  
 بشیر کو پکارے کہ یا شاہ سحر و بر

جنگل میں آپ اکیلے میں تیرنکی مارے  
 فریاد رو کے منہ نے کمر کو نہ توڑیئے  
 عباس بولے مجھکو بھی اے بھائی لڑنے  
 خیمے میں آئے ہاتھ میں اکبر کے دے علم  
 سب بیویوں سے ملے جو زکوہ ہوئے روا  
 سوکھی زباں دکھا کے کہا اے مرے چچا  
 عباس بولے رو رو کے اے دختر امام  
 لٹکانی مشک کندھے سے نہیں ہو روا  
 تم جس کا کلمہ پڑھتے ہو اے قوم ناپاک  
 ایک مشک پانی دو مجھے ندی سے اتھتیا  
 ندی کے آڑ ہو گیا جب شکر شقی  
 لشکر پہ جاگرا اسد اللہ کی طرح  
 مار گئے بہت سے بہت بھاگے ناپاک  
 ندی سے بھر کے مشک جو بکھلے سو حرم  
 دانتوں سے مشک تھام لی بازو جو گر پڑے

مجھکو بھی حکم دیجئے سرتن پہ بار ہے  
 عباس بھائی مجھکو اکیلا نہ چھوڑیئے  
 یا با علی سے حشر میں شرمندگی نہ ہو  
 عباس کے گلے ملے روتے ہوئے حرم  
 بی بی سکینہ روتی ہوئی آئی ناگہاں  
 تشنگی سے مرتی ہوں پانی تو کچھ پلا  
 جیتا پھر تو پانی لے آتا ہے یہ غلام  
 فرمایا جا کے نہر پہ با حشمت خوں فشاں  
 سب آل انجی بیاس کے مارے ہے تھرا  
 سقد میں ہوں حسین کی بیٹی سکینہ کا  
 بس کھینچ لی نیام سے شمشیر حیدری  
 کوئی تمام چھپتے تھے ردباہ کی طرح  
 کرتا تھا غرہ غنیمت سنے یاں شیر کو دگار  
 جھپ جھپ کے سب شقی کئے ہاتھ آپ کے قلم  
 افسوس وہ بھی چھد گئے باران تیر سے

عباس زخمی ہو کرے حیدم زمین پر پڑ  
 عباس سے یہ بی بی سکینہ کو عشق تھا  
 آنی حرم میں جس گھڑی عباس کی خبر  
 بی بی سکینہ کہتی تھی رو کر ہر ایک سے  
 اے دوستان شاہ یہ رونیکا ہے مقام  
 یک تخت دل جو شاہ کا باقی بھارہ گیا  
 عزم اس جوان کا سوئے وار السلام ہے  
 اکبر کو پیاسا جب شہ ابرار پاتے تھے  
 اکبر نے رو کے عرض یہ کی شہ سے یا امام  
 سر میرا با جسم ہے اے شاہ ذی حسب  
 شہ نے کہا مدینے میں لے مل جاؤ تم  
 ہے منتظر ہیں تری شادی کے واسطے  
 اکبر کو شاہ دین سے جو خدمت ملتی یہاں  
 ہنشل مصطفیٰ کو بس اب خوب دیکھ لو  
 یہ شکستہ بی بی باؤ کو دردِ بگر ہوا

روتے تھے پیاس بی بی سکینہ کی یاد کر  
 پیاسا شہید ہو گیا پانی نہیں پیا  
 شیر رو رو کہتے تھے ٹوٹی میری کمر  
 کھوئی چچا کو آج میں پانی کے واسطے  
 ارض و سما میں پڑ گئی غم کی ہے صوم و دم  
 جس شک مرہ کو کہتے تھے ہنشل مصطفیٰ  
 لوح جہان پہ جبکا جو انرگ نام ہے  
 انگشتی رسول خدا کی چوساتے تھے  
 قرآن سبق ہو چکے باقی ہے یہ غلام  
 بچو بچی پیکس آپکی تنہائی ہے غضب  
 اٹھارہ سال کی نہ کمائی کھپاؤ تم  
 ندی پہ جا کے سر نہ پیارے کٹائیے  
 خیمہ کے در پہ ماں کو پکارا دہل حزن  
 اماں میں مرنے جا باہول تم دو دنجندہ  
 سوئے نجف پکارے دہائی ہے مٹھنی

بھوکی زخوگی بیاس کا مہد سہوگی میں  
 سر رکھ کے مانجھے قد مونپہ اکبر نے یوں کیا  
 سر کو کٹنا کام ہمارا ہے اماں جان  
 تلواریں کھانا کام ہمارا ہے اماں جان  
 پیا کھڑے میں شت میں ایتو بابا جان  
 یہ سنکے بس ٹرپ گئے بانوئے ذلفگار  
 خون جگر رواں ہوا بانو کے چشم سے  
 بوسہ دیار کا ب کو قد مونپہ سر رکھا  
 میدان میں پہونچا خسر و عالم کا جھل  
 افواج اٹھیا ہوئے برہم جونا کہاں  
 چھلنی تھائیروں سے علی اکبر کا تن سبھی  
 دل پارہ پارہ ہو گیا ٹکڑے ہوا جگر  
 جب نور دیدہ شاہ دو عالم کا گم ہوا  
 کہتے تھے میرے یوسف ثانی کی ہر سو ہر سو  
 صورت نظر نہ آئی مجھے آج صبح سے

اس حل کو تو راہ خدا میں نہ دوں گی میں  
 ہم عاشق الہ میں سر نہ کا خوف کیا  
 گھر کو کٹنا کام ہمارا ہے اماں جان  
 امت چھڑانا کام ہمارا ہے اماں جان  
 چاروں طرف سے تیروخی بوچھا رہے وہاں  
 سب بیبیاں جدائی سے روتی ہیں زار  
 اکبر پھرایا روبرو سبط رسول کے  
 ناچار شاہ والا نے بس زکی دی رضا  
 مارا تمام فوج کو تھا گو کہ تشنہ لب  
 چاروں طرف سے کہتے تھے کفالا ماں  
 برچھی ستم کی سینہ میں اک اور بھی لگی  
 غش کھا کے حل بانو کا آ یا زمین پر  
 شبیر ڈھونڈنے لگے جنگل میں جا بجا  
 آواز دو حسین کے جانی کدھر ہو تم  
 غمخوار ہائے کیا ہوئے سکس حسین کے

اتنے میں ایک سمت جو اکبر نظر پڑا  
 چھاتی لگا پسر کو یہ شہ نے کہا پکار  
 اکبر نے عرض کی کہ بس غم نہ کیجئے  
 یہ کہکے روح پاک ہوئی غلہ کو رواں  
 اکبر کا غم حسین کے خمیے میں جیب ہوا  
 بے دودھ گرزے عجب سی صغریٰ تین دن  
 فرمایا شہ نے گو دہیں اس ماہر کو تھام  
 ماں نے کہا چھپائیے دہن میں شاہ دیں  
 بولی سکینہ بھائی کو پھر حلد لائیے  
 دریا پہ سنبھلیا طمہ زہر کا لعل جب  
 مارا کسی نے تیر تو حلقوم پر لگا پڑ  
 کیا دل تھا تین روز کے پیاس کا دوستو  
 ہم عاصیوں کے واسطے کیا ستم بہا  
 مانباپ مدت کیجئے ایسے شفیق پر  
 درِ ستیم زہر کا تنہا جو رہ گیا

زخمی تھا اور پیاس تھی عالم تھا نزع کا  
 سونا یہ حلقی ریت کا ہم کو ہے ناگوار  
 اماں کو جا کے خمیے میں سکین دیکھئے  
 لے آئے لاش خمیہ میں سر دار انس جا  
 لرزہ تھا آسمان کو زمیں کو تھا زلزلہ  
 فاتحے سے رونہ سکتے تھے سسکی تھی دودھ بن  
 شاید کہ رحم کھائیں گے بچے پہ اہل شام  
 اکبر کی طرح اس کو نہ کھو آئیے کہیں  
 اصغر کا جھوٹا پانی مجھے لا پلائیے پڑ  
 گو دہیں بیٹھا اصغر ناداں تھا لاشہ لب  
 اصغر کا حلق چھید گیا بازو حسین کا  
 کیا صبر تھا نبی کے نواسے کا دوستو  
 قبضے میں دو جہاں تھے پہ شہ نے کچھ کہا  
 غم میں رہو حسین کے دنرات چشم تر  
 حسرت سے آسمان کی طرف دیکھ رو دیا

فرمایا خوشیٰ قربا جھگل میں سو گئے  
ظالم ہزاروں اور مظلوم ایک ہے  
سجاد شامہ ادا کچھ حضرت کے تھا بخار  
ہم آج سرکٹائیں گے لب پر فراط کے  
پھر رو کے شہ سے حضرت سجاد نے کہا  
شہ نے کہا بخار میں تم ناتوان ہو  
تکلیف تمکو دیں گے یہ کو فی ستم رں  
کی عرض شامہ ادا نے بٹیا ہوا پکا  
رخصت حرم سے بھی ہوئے مظلوم کر ملا  
زینب کو شاہ نے کیا جب خری سلام  
سجانتے ہیں بیٹی میں بنت نبی کی ہو  
سیفی میری زبان پہ نا دلی کی ہے  
اے تخت دل رسول کی زیر آؤ زمین  
بانو کی بقیر اری تھی اس وقت استقامت  
اک غمزدہ کی سنتے کی قابل ہے دانت

تہا ہم آج بے سرو سامان ہو گئے  
تلواریں سنیکڑوں مرا طقوم ایک ہے  
بولے قریب جا کے یہ محشوق کردگار  
آفت میں چھوڑ جاتے ہیں تخت جگر تجھے  
حضرت مریں غلام جسے واہ واہ واہ  
سب بیویوں کے لیے مدینے کی راہ لو  
بہتر ہے صبر کرنا مصیبت میں میری جاں  
جز شکر کچھ نہ بولوں گا اے صابر جفا  
سب بیویوں نہیں حشر نمودار ہو گیا  
ہم شیر نے گلے سے لپٹ کر کیا کلام  
تہ خدا میں پہ اسیدم بپا کروں  
کیا بد دعا کروں مجھے خاطر نبی کی ہے  
سو نپا تہیں خدا کو سدھارو مر حسین  
بے آب جیسے ماہی ٹرتی ہے خاک پر  
تیرے بھی جگر سے لبوسن کے ہو رواں



نرخت ہو سبے جلد یہ شہیر جھڑی  
 باتیں تہیں بھولی بھولی برس چار کا تھا  
 بولی یہ رو کے آچھ جانے نہ دنگی میں  
 مرنے میں کیا مزا ہے جو جا ہو بابا جان  
 جو جو عزیزوں کو لے پھر نہیں پھر  
 گو یہ میں لے سکیں نہ کو بولے بچشم زار  
 جب تم یتیم ہو گی ہمارا کٹے گا سر  
 امت کا نام سن کے سکیں نہ یوں کہا  
 اسمیں رضا بنی کی ہے بہت نہ ہارے  
 القہر قتل گاہ میں آیا وہ شہ ہوا  
 تم مجھ کو جانتے ہو نو اسہ بنی کا ہوں  
 سید کا قتل ظالمو جانز بھی ہے کہیں  
 عجبی خراب ہو گی دنیا نہ پاؤ گے  
 کہتا نہ مانے سبط یمیر کا وہ شقی  
 تب ذوالفقار حیدری کی شاہ علم

دامن پکڑ کے بی بی سکیں نہ بگڑ گئی  
 گو میں کھیلے تھے شہ دیں کے رات دن  
 ایسے پیار سر کو کٹانے نہ دوں گی میں  
 مجھ کو یتیم بولیں گے طیبہ کی لڑکیاں  
 تم کو خوشی ہے مرنکی بولو تو کس لئے  
 امت گنہگار بنی کی ہے بے شمار  
 یہ سار بخشے جائیں گے بخوف و خیل  
 مجھ کو بھی تم سے پیاری ہے امت شہید  
 بابا خوشی سے کہتی ہوں زکو سد ہارے  
 فرمایا یوں لعینوں سے اسے قوم ناچکا  
 زہرا کا نور عین ہو بیٹا علی کا ہوں  
 اچھا نہیں تمہارے لئے کچھ بھلا نہیں  
 مجھ سے اگر لڑو گے جہنم میں جاؤ گے  
 برسانی چار سمت سے بوجھا تیر ونجی  
 سر سنیکڑوں لعینوں کے اس دم ہو قلم

آئی نہ حسین بس اب ہاتھ تھام لو  
یہ سنتے ہی حسین نے سر کو جھکا دیا پو  
ستر نزار زخم لگے ایک جسم پر  
قاتل ہوا نمود جو خنجر لے جوش سے  
ایک روز وہ تھا کا ندھ پ احمد کے سوار  
نانا کو شہ نے دیکھا ہی غش میں حشم تر  
امت رہائی پاتی ہے قید گناہ سے  
گرایا حسن کھڑے تھے پر لیاں تھے تفتی  
ظلم و جفا سے سجدہ میں کاٹا عیسٰی سر  
اندھیر تھا زمیں پہ قیامت ہوئی بپا  
اہل حرم پہ ٹوٹ پڑا غم کا سماں  
محشر کے روز اس کو بس آرام و چین ہے  
حبیب دل سے دوستو یہ استان سنو

بچپن میں جو ہوا تھا مود و وفا کرو  
تیغ و سناں چلانے لگے سارے اشتیاق  
گھوڑے شاہ گر پڑے ہو کر لہو میں تر  
کی نیت نماز شہ تشہ کام نے  
اک روز یہ ہے سینہ پٹھیا ہے ناپکار  
فرماتے تھے نواسے کا طوق چو مکر  
اعلٰی سر کٹا دے میں قربان حلق کے  
بیچین و بقیار تھی بس روح فاطمہ  
سبحان رب اعلیٰ تھا شہ کی زبان پر  
حور و ملک پکارتے تھے واحمد  
اے دستگیر ختم کر اب شہ کی داستان  
اے دستگیر حبس کا وسیلہ حسین ہے  
آل نبی کے نام یہ پس فاسخ پڑھو

داستان شہادت حضرت جناب مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حال مسلم کی شہادت کا سنو

خون آنکھوں سے بہا کر دوستو

مرتنفی کے بھائی تھے حضرت عقیل  
یہ چیمیرے بھائی تھے شبیر کے  
ان سے فرمائے حسین نیکنام  
ان کا معروفہ ہے میں جاؤ وہاں  
عرض کی مسلم نے اے شاہ زماں  
آپ بولے میں بھی ہوں یہ جانتا  
راست ہے یہ قول رب العالمین  
کوئی لکھتے ہیں خطوں میں یہ پیام  
ہو گیا ہے سارا کفر ستاں کا طور  
لائیے تشریف آپ اب جلد تر  
گرنے آؤ گے یہاں اے شاہ دیں  
مصطفیٰ بھی ہوئیں گے حاضر میں  
حکم حق مجبور کرتا ہے مجھے  
بھائی ان کے دلیں جو کچھ ہو بدی  
خوابیں جو کچھ کہے ہیں نانا جاں

انکے صاحبزادے مسلم تھے جمیل  
ہاشمی تھے اور بہادر تھے بڑے  
خط کئی سو بھیجے ہیں کوئی تمام  
کرتے ہیں بیت سجھی پیر و جواں  
کو فیوں میں ہے وفاداری کہاں  
بالیقیں ہم سے کریں گے وہ دغا  
جو مقدر میں ہے وہ ٹلنا نہیں  
ہم نہیں رکھتے یہاں کوئی امام  
کو رہے ہیں یاں نیریدی ظلم و جور  
تا ہمیں احکام دیں سے ہو خیر  
ہم کہیں گے پیش رب العالمین  
کیا جواب اسکا کہو گے شاہ دیں  
سابع ہوں شرع رسول اللہ کے  
شرع ظاہر پر ہے شاہ دین کی  
وہ میں کہہ سکتا نہیں راز نہاں

سمجھے مسلم اب شہادت ہے قرین چوم قدموں کو حسین پاک کے سینکڑوں آفت اٹھا کر راہ کی بر محل اس دم مجھے یاد آ گیا	بے دہاں جانے کے کچھ چارہ نہیں کوفے کو مسلم چلے روتے ہوئے کوفے میں پہنچے ہیں جا کر وہ لی کوئی شاعر نے یہ مطلع ہے لکھا
--	---

## مطلع

یارب کوئی دنیا میں نہ آوارہ وطن ہو تلواروں نے تکرطے نہ مسافر کا بدن ہو کانٹوں کا الم سید سجاد سے پوچھو جمع تھے کوفی ہزاروں ہی پلید کوفے کے حاکم تھے نعمان بشیر کوفیوں کے حال بیعت کا سنا کیفیت نعمان کی اور بیعت کا حال آ کے غصے میں نرید بے حیا میں نے تجھ کو کوفے کا حاکم کیا دیکھ عبداللہ زیاد می نامہ کو	دشمن بھی نہ پردیس میں پابند محن ہو غربت میں کوئی مر کے نہ محتاج کفن ہو ایذائے سفر مسلم ناشاد سے پوچھو ہاتھ پر سلم کے ہوتے تھے مرید دوست ال بیت کے تھے وہ امیر منہ سے کچھ کہتے نہ تھے وہ با خدا شام کو لکھ بھینجا مخبر بد خصال بصرے کے حاکم کو یہ نامہ لکھا قتل کر مسلم کو کوفہ جلد جا کوفے میں پہنچا نہایت شاد ہو
---	--

شکل عربوں کی بنایا بے حیا  
 رات کا وقت آیا تاتے پر سوار  
 عرض کرتے تھے یہ سار خاص عام  
 وہ لعین عدار کھا کر پیچ و تاب  
 الغرض دار الامارہ میں گیا  
 دھمکیوں سے اسکے کوئی ڈر گئے  
 ہانی اصحاب نجی ہو تھے نجیب  
 ان کے گھر مسلم نے جا کر لوں کہا  
 بیوفائی مجھ سے کوفنے کر گئے  
 سن کے یہ ہانی نے بس محبوب ہو  
 کوئی بیعت کرتے تھے خفیہ تمام  
 کوفنے کا حاکم عبید اللہ جو تھا  
 تھا غلام اک اسکا معقل تام تھا  
 جا حبان علی کی کر تلاش  
 لے کے درہم وہ غلام بے حیا

طلیسائے منہ پہ تھا ڈالا ہوا  
 سمجھے سب آئے حسین نامدار  
 لیجئے ابن رسول اللہ سلام  
 دیتا تھا آہستہ آہستہ جواب  
 قتل پر مسلم کے بس آما وہ تھا  
 حضرت مسلم کو تنہا کر گئے  
 تھے امیر اور عمر مٹی ہو کے قریب  
 اے صحابی رسول کب سب ریا  
 رکھئے اب اپنی حمایت میں مجھے  
 گھر میں لیجا کر چھپائے آپ کو  
 بنگلے شیعہ ہزاروں خاص و عام  
 آپ کی تالاش میں تنگ آ گیا  
 دیکھ درہم کئی ہزار اس سے کہا  
 یہ درہم دکھلا کے کر یہ پردہ کش  
 دوستوں سے جا کے مسلم کے ملا

قسمیں کھا کھا کر خدا کی وہ پلید  
 حال عبید اللہ زیاد سی سے کہا  
 مکر و حیلہ کر معین بد خصال  
 آپ بولے تب عبید اللہ سے  
 میں نہ بتلاتا تجھے اے بے حیا  
 مارا منہ پر ہانی کے مردود نے  
 ساتھ تھے مسلم کے شیعوہ بے ہزار  
 دھمکیوں سے بس عبید اللہ کی  
 ہو کے تنہا ایک طرف مسلم چلے  
 ایک بڑھیا بھٹی کھڑی دروازہ پر  
 پاس جا کر اس سے مسلم نے کہا  
 لا پلائی پانی بڑھیا ایک جام  
 وہ کہی اب جاؤ پانی پی چکے  
 آپ بولے ہوں غریب و خستہ جا  
 ایک شب رہنے دے انچو گھر مجھے

مکر سے ہوا یا مسلم کا مرید  
 ہانی نے مسلم کو رکھا ہے چھپا  
 پوچھا ہانی کو بلا مسلم کا حال  
 ہوتے گر مسلم مرے پیر دل تلے  
 کیونکہ تو دشمن ہے اہل بیت کا  
 استخوان چہرے کے ٹوٹے مار سے  
 ہو گئے آمادہ بہرہ کارزار  
 کر گئے مسلم کو تنہا سب شقی  
 اپنی تنہائی پہ بس منموم تھے  
 تمام طوعہ دل تھا اس کا نرم تر  
 پیاسا ہوں تھوڑا مجھے پانی پلا  
 بیٹھے دروازے پر اس کے وہ اہام  
 اے مسافریاں نہ اسدم ٹھیرے  
 کچھ مجھے آرام لینے دے یہاں  
 ہم بھی مشکل میں ترے کام آئیے

پوچھی بڑھیا آپ کا کیا نام ہے  
 ہوں رسول اللہ کی اہل بیت سے  
 ہے مدینہ شہر اے بڑھیا مرا  
 جب ضعیفہ سمجھی مسلم ہیں یہی بڑ  
 گھر میں لے جا حجرے میں پوشیدہ کی  
 بیٹا آیا شب کو اسکا ناگہاں  
 حجرے میں کیوں جاری ہے بار بار  
 جب بہت چھپا کیا اس کا شتی  
 رات بھینی میں کاٹا لے حیا  
 بھیجا لشکر سن بعین بد گہر  
 شیر کے ماتہ مسلم باہر آئے  
 یہ بھیت تھے علی کے ذی وقار  
 ڈکے تارسی سارے کوٹھے پر چڑھے  
 جسم سب پتھروں سے زخمی ہو گیا  
 بھرا شک اٹھ دے تھے چشم زار میں

آپ بولے نام سے کیا کام ہے  
 بیوفائی مجھ سے کوئی کر گئے  
 ہوں فرستادہ حسین پاک کا  
 بولی قرباں آپ پر ہے جامری  
 خوش ہوئی مہمانی میں مشغول تھی  
 پوچھا غیر عادت تو جاتی ہے کہاں  
 آج اے مادر تو ہے کیوں بقرار  
 قسمیں دے کر کیفیت انکی کہی  
 صبح جا ابن زیاد سے کہا  
 اک طرف سے گھر گیا بڑھیا کا گھر  
 سینکڑوں کو نار دوزخ میں بھیجا  
 ہے شجاعت انکی جگ میں آشکار  
 ہر طرف سے سنگ برسائے لگے  
 خون ہر ہر عضو سے جاری ہوا  
 ناتواں کو لے گئے دربار میں

بولا اک بد ذات مسلم سے وہیں  
 آپ بولے اس شیعہ مردود سے  
 ہے حسین ابن علی کا اب خیال  
 نہ تو ان مسلم جو از حد ہو گئے  
 جمع تھے دربار میں سب خاص و عام  
 ظالموں سے پانی مانگا آپ نے  
 ہو یہ آب سرد کب تم کو نصیب  
 آپ بولے اے عدو اللہ کے  
 ایسے میں اٹھا وہاں سے اک غلام  
 منہ لگائے ہیں جب اسکو وہ امام  
 تین بار اسنے بھی پانی لا دیا پو  
 چھینک کر اس کو کہا مسلم نے تب  
 الغرض مسلم کو سب کھینچے ہوئے  
 دیکھ مسلم کو زیادہ بے حیا  
 آپ بولے اس کے لائق ہے توئی

یوں دلا اور موت سے رو تے نہیں  
 روتا ہوں سب طہنی کے واسطے  
 آرہے ہیں وہ معہ اہل و عیال  
 بیٹھے ٹیکہ کر کے ایک دیوار سے  
 جاں بلب تھے تشنگی سے وہ امام  
 یوں کہا اس وقت اک مردود نے  
 لوجمیم دوزخ اب پی لو قریب  
 ہے لعین دوزخ تمہارے واسطے  
 سرد پانی لا دیا بھر ایک جام  
 خون سے پڑ ہو گیا پانی کا جام  
 وہ پیالہ ولیسا ہی پر خون تھا  
 پانی دنیا کا نہیں حصہ میں اب  
 آگے عبداللہ زیادہ کی گئے  
 شان اہل بیت میں کچھ بد کہا  
 برگزیدہ میں حسین ابن علی



وہ کہا سختی سے تجھے کو ماروں گا  
 اک زمانہ اے تو فرصتِ اشتی  
 بولے تب مسلم عمر بن سعد سے  
 قتل کرتا ہے زیادتی زود تر  
 ساتھ سو درہم کا قرضہ ہے مرا  
 دوسرا یہ ہے کہ میری لاش کو  
 متمیرا یہ ہے حسین خوش فصال  
 حال لکھ بھیج انکو میرے قتل کا  
 یاں نہ ہرگز لائیں تشریف اب حضور  
 تب عمر بن سعد سن کر یہ کلام  
 یوں کہا مسلم سے تب وہ پر ستم  
 لاش پر تیری ہے ہم کو اختیار  
 متمیرا دیں حسین اس سمت گر  
 پھر عبید اللہ زیاد دی لے حیا  
 نام تھا اسکا بکیر اور شبامی تھا

یہ کہے حاضرین میں اے حیا  
 تا وصیت کر لوں کچھ ہیں آخری  
 ہے قرابت آل احمد سے تجھے  
 تین باتیں تو مری منظور کر  
 بیچ کر متیار گھوڑا کر ادا ہو  
 دفن کر ناجو مناسب جائے ہو  
 آرہے ہیں یاں سہ ال و عیال  
 اور لکھدے کو فی ہیں سب پُر دغا  
 کھل گیا سب کو فیوں کا کوزہ و ر  
 بولا عبید اللہ زیاد دی سے تمام  
 بیچ سماں قرض ادا کر دینگے ہم  
 ہم جو جاہیں گے کرینگے خستہ وار  
 کاٹیں گے تیری طرح انکا بھی سر  
 قتل کا مسلم کے حکم اک کو دیا  
 لیکے مسلم کو وہ بنگلے پر چڑھا

<p>کر رہے تھے درجناب کبریا          پڑھ رہے تھے صدق سے وہ خوشی          ہم میں اور اس قوم میں مصفٰی تو          واں رسول اللہ کھڑے ہیں چشم تر          قتل مت کر اے لعین کے دین اسے          لاش نیٹے پر سے پھینکا خاک پر          دونوں کی لاشوں کو منگوایا پلید          لشکوایا لاشوں کو          خوش ہوا دیکھا یزید بے حیا          اے جناب سلم اے روشن ضمیر          دو جہاں کی آفتوں سے ہوا ماں</p>	<p>آپ تسبیح اور تحلیل اور دعا          اور صلوٰۃ احمد مختار پر          کہتے جاتے حق سے تھے وہ نیک خو          قتل کے وقت اس لعین نے کی نظر          رکھ کے انگلی دانت میں فرماتے          کاٹ کر بد ذات نے مسلم کا سر          پھر تو ہانی کو بھی کر دیا شہید          بس کنا سے میں بھیجا وہ تند خو          شام کو دونوں کے سر بھجوا دیا          عرض کر رو کر غلام دستگیر          ہم غریب ناتواں ہیں خستہ جاں</p>
---	--

### واقعہ شہادت جناب امام حسین علیہ السلام

<p>وہ ذات مر جہا حسن مجتبیٰ کی ہے          حضرت حسین کے رتبے سے کوئی سوا نہیں          بیٹے علی کے بھائی بڑے میں حسین کے</p>	<p>ہر لحظہ خاص حبیب عنایت خدا کی ہے          سوچو تو بعد شاہ ولایت کے بالیقین          جان نبی ہیں نور میں زہر کے عین کے</p>
--	--

پہلے حسن ہی جرم سے ہکو چھڑائے ہیں  
 لکھی ہے راویوں نے روایت بی شرح و  
 احباب معتدی شہ والا امام تھے  
 سیدی میں سر جو رکھ دیا حضرت نے اکیلا  
 کیا فخر انبیا کو بھی خاطر سن کی تھی  
 گردن سے نیچے آیا ہے جدم وہ نازنین  
 بعد سلام پوچھا صحابہ نے یا بنی  
 احباب سے یہ بولے شہنشاہ ذی وقار  
 سجدیے اس لئے نہ اٹھائے جبین کو  
 یہ ماجرا بنی سے صحابہ نے جب سنا  
 لکھی ہے راویوں نے کتا بونیں یہ خبر  
 حسنین کو جٹھالیا زالنوں پر آپ نے  
 زہر لے پوچھا باپ سے اے نائب خدا  
 بولے یہ فاطمہ سے شہنشاہ ذی حسب  
 اولاد میں حسنین کے ہو وینگے تو امام

بیکر وہ زہر عاصیو نکو بخشا ہے میں  
 تھے ایک دن نماز میں محبوب کردگار  
 حسنین تھے مصلے کے اوپر کھڑے ہوئے  
 گردن پہ مصطفیٰ کے حسن ہو گئے سوار  
 سر اپنے اٹھایا یہی سیسے اس گھڑی  
 سجدیے سر اٹھالیا حضرت نے بھی وہیں  
 سجدیے کیوں حضور نے آج ایسی دیر کی  
 گردن پہ تھا ہمارے حسن دلر با سوار  
 پہنچے کہیں نہ رنج میرے نازنین کو  
 کرتے تھے جان اپنی حسن پر سبھی فدا  
 یک روز مصطفیٰ آگئے خیر النساء کے گھر  
 پیشانی چومنے لگے دونوں کی پیار  
 کیوں گھڑی حسن پہ ہے دل اپکا خدا  
 پہنچایا جبریل نے مجھ کو یہ حکم رب  
 جکے سب سے دین کو ہے حشر تک قیام

اولاد میں حسن کے ولی ایک ہو گیا  
 زندہ رہے گا دین اسیکی ہی نام سے  
 کیا مرتبہ ہے دوستو پیران پیر کا  
 ہے ذاتِ غوثِ پاک کی ہادی ہر ولی  
 ہے ماجرا حسن کی سخاوت کا مشہرہ  
 دل آپکا عبادت خالق میں تھا کہ نہ  
 اک شب کا یہ بیان ہے کہ اک بار مصطفیٰ  
 صحنِ حرم میں ریت پہل لے کر لے گئے  
 بیہوش ساتھ شوقِ الہی میں وہ جولا  
 دیکھا جو غور کر کے صحابیِ ہادف  
 بولے قدم کو چوم کے وہ یارِ دل و فکر  
 نانا متہار کشافِ یومِ القیام ہیں  
 ماں فاطمہ میں آچے اے سیدِ مصطفیٰ  
 فرمایا اس صحابی سے یہ آپنے کلام  
 مانباپ کی بزرگی پہ نازاں نہیں ہوتیں

سن لومحی دین ہے نام اس جناب کا  
 طاہر کرامتیں ہو فزوں ہر اہم سے  
 بس نام ہی وسیلہ ہے اس شگہر کا  
 ہے عرش سے صدارتی اللہ عنہ کی  
 اکثر لٹا یا آپنے نام خدا پہ گھر  
 حج کے لئے بھی جاتے تھے ہر سال یا نیاز  
 کعبہ کی طوف میں تھے کہ اک مرتبہ پڑا  
 روتا تھا سر کو مسجد میں رکھ کر وہ زمین  
 کسں تھا اور چہرے اے لور تھا عیاں  
 حضرت جن تھے لڑکا کوئی دوسرا نہ تھا  
 اے شانہ اڑے کس لئے روتے ہوزار اڑا  
 باپ کے علی شہِ عالمی مقام ہیں  
 کیا ڈر ہے شانہ اڑے عیشیں روزِ حشر کا  
 طالبِ ہولِ مشغرت کا یہ توبہ کا ہے مقام  
 امید و انصاف کا ہوں کمرے میں نہیں

سنکر گئے شکوہ صحابی ہوئے تیار  
 اب روکے گئے سنئے شہادت کی دہلیز  
 ساسیہ سی کا سر سے حسن کے جواٹھ گیا  
 ناچار ہو کے کو فیوں سے سبط مصطفیٰ  
 رہنے لگے مدینہ میں وہ دونوں تانیں  
 ہر وقت مستعد تھے لڑائی کے واسطے  
 مردان تھا شیر نرید پلید کا  
 جعدہ تھا نام ایک حرم تھی جناب کی  
 یہ زہر تیز حیب تو امام حسن کو دے  
 دولت نرید کی سمجھی آئیگی تیرے ہاتھ  
 زر کی طمع پہ ہو گئی راضی وہ بیوفا  
 حالت عجیب تھی ابن علی کی تمام رات  
 روئے نہ صلیح کے گئے رجبہم حسن  
 مانگی دعا پٹ کے نبی کی مزار سے  
 بیچین تھے محمد میں شہنشاہ بحر و بر

قدمو نہ مہر کو رکھ کے بہت روئے زار  
 ستر الشہادتین میں لکھتے ہیں یہ بیاں  
 کو فی یتیم جان کے کرنے لگے جفا  
 نکلے ارادہ کر کے مدینے میں رہی کا  
 افسوس واں بھی قتل کے درپے ہو لعین  
 آرام تھا ہر ادوں کو لینے نہ دیتے تھے  
 اک زہر تیز لایا مدینے میں بیحیا  
 اس سے کیا شقی نے یہ پیغام باطنی  
 کرو ادوں عقد تیرا اسیدم نرید سے  
 اور شہر بھی ہو تیرا اسی بد عمل کیسا تھ  
 بس زہر شہد میں شہ دین کو پلا دیا  
 درو شکم تھاتے تھے ٹرپ تھی تمام رات  
 لپٹے مزار پاک سے رو کر وہ سبیر تن  
 نانا جگر میں درد ہے اب رحم کیجئے  
 اللہ نے دو کر دیا سب ہر کا اثر

بیمار ہو گئے اُمدن سے وہ نیکو  
 پھراپ جا کے لپٹے مزار رسول سے  
 اللہ رے تیرا علم یہ آفات ہتے تھے  
 ان ظالموں کے ظلم و ستم اور جفاؤں سے  
 اندھا تھا اک دمشق میں شیطان لعین  
 بھجو انسان کو زہر میں لاٹھی میں نصب کر  
 مسجد میں جب نماز کو آئے وہ شہر یار  
 اکثر حدیثیں آپس سن سکے روتا تھا  
 اک روز تابو پلکے شدہ دیں کے پاؤں  
 زخمی شقی نے پاؤں کو اس طرح کر دیا  
 قتل اسکو کرنا چاہا رفقیوں نے آپس  
 فرمایا اسکے قتل سے مطلب ہمیں نہیں  
 چاہا تھا ہم نے سچ نہیں ادا کے ظلم سے  
 آئے ہیں پھر مدینے میں زہر کے دلربا  
 مسجد میں کو فیوں نے پد رکھ کر کیا شہید

خرے میں زہر بھر دیا جلدہ نے آپس  
 پھر زہر دور ہو گیا ابن بتول سے  
 لیکن یہ حال ظلم کسی سے نہ کہتے تھے  
 ناچار ہو کے بلدہ موصل میں جا رہے  
 وہ سن لیا کہ ٹھہرے ہیں موصل میں شاہین  
 موصل میں جا کے پہنچا وہ بدکار بد گھر  
 ظاہر محبت اپنی وہ کرتا تھا بد شعار  
 دلیس بدی تھی ظاہر اقر بان ہوتا تھا  
 رکھ کر عصا سنان کا دبا یادہ بد گھر  
 جریان خون کا کمی دن تک نہیں رکا  
 اللہ رے خلوق منع کیا اس جابے  
 اندھا یا نکا و انکا بھی اندھا یہ لعین  
 یاں بھی نہ چین لینے دیا ان لعینوں نے  
 روغن میں جد کے جاکے یہ کرنے لگوں گا  
 ہے فکر میں ہمارے بھی اب قتل کے یزید

آئی نذاحد سے کہ صابر رہا کرو  
 اے لاڑلو شہید و نکے سلطان ستہیر  
 اے میری جان یا انجی مصیبت کا خوف کیا  
 درپے بہت تھے گھاتیں نابزید کے  
 رنجور اور زخمی تھے پہلے سے وہ امام  
 خون جگر نکلتے لگانمہ کی راہ سے  
 کیوں جان زار میری لیا چاہتی تھے  
 زہر کے دلر باکو وہ جعدہ ستم شعار  
 تاثیر سم کی ہوتی تھی حضرت جن کو حب  
 جعدہ نے دیکھا حال جو حضرت پہ کھل گیا  
 جعدہ کے گھر کو چھوڑ کے وہ الیہ شہر  
 اکلن جو منہ سے آچے خون جگر گرا  
 سب کو دلاسا دیکھ یہ فرمایا اپنے  
 واللہ اپنے مرزیا بالکل نہیں الم  
 بچپن میں انکو چھوڑ کے نانا گزر گئے

انجی جفا سے مت ڈرو واللہ سے ڈرو  
 کشتی عاصیاں کے نگہبان ہو تمہیں  
 ہے جائے شکر تم سے ہے راضی بہت خدا  
 پھر زہر آچو دیا جعدہ نے مکر سے  
 اس زہر نے تو کر دیا کام آپکا تمام  
 فرمایا اس حرم سے وہ آگاہ ر مرنے  
 بھولی ہے حبیبہ اسکو نہ پائیگی تنہا  
 کر کے فریب ہر ملائی ہے پانچ بار  
 نانا کی قبر سے وہ لپٹے تھے با ادب  
 انکار اس خطلے کیا اور رو دیا  
 ٹھہرے حسین ابن علی کے گھر آن کر  
 محفل میں سر ٹپک کے صحابہ رو دیا  
 ہم مستعد میں بخشش اہل کے واسطے  
 لیکن فقط حسین کی تنہائی کا ہے غم  
 اور بعد چھپے حبیبہ کے اماں بھی مر گئے

یا باہوئے شہید انہیں جھکو سوئپ کر  
 مستعد ہیں قتل پر اس نور عین کے  
 پہلے سے دروحد سے زیادہ تھا زخم کا  
 سوز جگر ہے اور طبیعت تڑپاں ہے  
 مروان نے جو دیکھا کہ سب ہر پہنچ گئے  
 جعدہ کے پاس حلد شعی نے بھجا دیا  
 یہ جان لے یزید سے تیرا وصال ہے  
 بس زہر لیکے رات کو تھکی وید گھر  
 پانی کی جو صراحی حسن کے نظر پڑی  
 بیدار نیند سے ہوا زہرا کا لاڈ لا  
 کیونکر میں اس بیاں کو روں ہو نور قم  
 الماس کے وہ ریزے تھو اللہ کی پناہ  
 راوی کا اختلاف ہے اسکے حنا میں  
 دوڑے حسین ابن علیؑ تنکے یہ خبر  
 کی عرض ہجو چھوڑ کے تنہا چلے کہا

ہر وقت بلکیسی پہ ہے آنکھ مری نظر  
 دشمن ہیں سنی کڑوں مر بھائی حسین کے  
 اس زہر نے تو بس مجھے بہکا کر دیا  
 قبر نبیؐ پہ جاؤں تو جانا محال ہے  
 الماس کا سفوف منگا یا ہے شام سے  
 بولا اگر یہ زہر جو تو نے پلا دیا  
 پھر فاطمہ کے نعل کا بچنا محال ہے  
 چھپتی ہوئی حسین کے آہستہ آئی گھر  
 صافی میں زہر چھپان کے کا فور ہو گئی  
 تھی تشنگی بس اٹھتے ہی پانی وہ پی لیا  
 ہوتا ہے اس الم سے قلم کا جگر قلم  
 سالم جگر کے ٹکڑے نکل آئے منہ کی رن  
 اکثر لکھے ہیں ایک سو تتر کتاب میں  
 قدمونہ بھائی کے گریو عامہ بہن کر  
 تنکے کا بھی سہا را نہیں جھکو بھائی



چھاتی سے تب حسین کو لپٹایا آپ نے  
 پوچھے حسین حال تو فرمایا آپ نے  
 کی عرض شدہ نے کون ہ دشمن ہے اخی  
 فرمایا اسکا میث پتا دوں گا زینہا  
 جیسے مرا گماں ہے اگر ہو اسی کا کام  
 اور ہو گمان میں جو بہاری اگر خط  
 لکھتا ہے راوی یہ بھی صیت حسن کی  
 دوزات دہیں حل و علا کا ہر اس ہو  
 بھائی خدانے کی ہے نبوت میں عطا  
 ہر وقت صبر کچھو اعدا کے ظلم پر  
 ہر چند اہل کوفہ ابھاریں گے آپ کو  
 نازک مزاج میں جی بھائی مریم  
 جسم جدا ہو روح مری جسم زار سے  
 اور عرض جا کے عائشہ نانی سے کچھو  
 مانع نبی اسکا گر ہو دیں دفن کے

ارشاد مب سنایا جو پہنچے تھے باپ سے  
 بھائی جگر حلا ہے یہ کوز یکے پانی سے  
 جینے کیا ارادہ ہلاکت کا آپ کی  
 بدلا کرو گے اس سے تم اے بھائی دلفگا  
 اللہ بس ہے بھائی مرا بہر انتقام  
 دوتا ہوں خوں بہو کسی بگیناہ کا  
 تقویٰ کو جانے دنیا نہ تم ہاتھ سو کبھی  
 اور اہل بیت احمد مرسل کا پاس ہو  
 ممکن نہیں جو پاویں خلافت کا بھی ترا  
 جاؤ کہیں نہ روضہ النور کو چھوڑ کر  
 قولوں پہانکے آپ توجہ نہ کچھو  
 ایذا نہ انکو دیوے کوئی ظلم سے لیم  
 رکھو بکھو لاش روضہ النور کے ساتھ  
 تھوڑی سی جا رسول کے پائین دیکھو  
 عباس جد کے روضے میں دفن سینا

حضرت پہ بقیہ اری ہوئی نزع کی عیال  
 اتنے میں سبز ہو گیا جسم آپ کا تمام  
 عابد سے اور اکبر مغنوم سے ملے  
 لیٹائے گلینے سے بھائی کو کچھینچ کر  
 کرتے تھے زبانی ذکر خدا ادا  
 اتنے میں روح پاک ہوئی خلد کو روں  
 پاؤں پہ سر کو رکھکے یہ ہر بار کہتے تھے  
 اتنا حسین رو ہیں بھائی کی لاش پر  
 اسدم حضور عائشہ جا کر حسین نے  
 فرمایا رو کے بی بی نے اے مصیبتا  
 ہم ہائے زندہ رہ گئے دلیر نے جاندا  
 القصة حب جہازہ وہ مظلوم کا چلا  
 روختے میں بھی رسول کے جلنے نہیں  
 پھر قصد کر اٹھے نبی ہاشم لڑائی کا  
 رحلت کے وقت برسے ہیں محبوب کو دگا

بسل کی طرح ٹرپے وہ سلطان دو جہاں  
 نخصت ہر ایک سے لگے ہونیکو پھر امام  
 زینب بہن سے مل لئے کلتوم سے ملے  
 روتے تھے گاہ قاسم مضطر پہ کر نظر  
 کہ مانگتے تھے غاصیوں کے واسطے دعا  
 غش کھامین گر پڑے بھائی پہ ناگہاں  
 بھائی اکیلا کر گئے آج اپنے مجھے  
 افلاک پر فرشتے ہوئے سار فوجہ گر  
 پائین زمین مانگی مزار رسول کے  
 اپنے مزار کیلئے رکھی تھی میں وہ جا  
 صدقے زمین ناتنی بھی قبر بان ہو گئی  
 آمادہ ظالموں نے کیلئے لڑائی کا  
 تھی دشمنی عینوں کو حضرت کی لاش سے  
 فرماں جن کا یاروں اسدم سداویا  
 کرنا نہ جنگ میرے جہازہ پہ زیہنا

<p>عباس ہی کے روضے میں مدفن ہوا پتھر بھی پانی پانی ہو یہ وہ بیان ہے اونتیسویں کی شب تھی صفر کا مہینا تھا کر عرض یہ جناب حسن میں تو بانیاز یا شاہ روز حشر شفاعت ضرور ہو</p>	<p>قبر رسول تک بھی نہ لاشہ پہنچ سکا شق ہو گئی الم سے قلم کی زبان ہے دنیا سے جو سد ہمارے ہیں مردار اولیا اے دستگیر غم کی نہ لکھ داستانِ راز دنیا کے رنج اور الم دل سے دور ہو</p>
--	---

### امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر

<p>پنجتن میں جلوہ گر ہے کیریا حتی الامکان اپنے کرتے میں بھی شیر حق اور بی بی زہرا کرتے تھے تھے شریک ان کے جناب مصطفیٰ پھیک مسجد میں کراتے تھے جناب ان سے بہتر کون جانے گا بھلا کر لئے تھے حافظہ ابن علی ان کو بھی قرأت سنائی آپ نے</p>	<p>پنجتن کی ذات ہے نور خدا ہے ضرورت تربیت اولاد کی تربیت حسنین کی کس حسن سے راوی دیتے ہیں کتابوں سے پتا دونوں کو دیکر پھرے گدگے جناب علم قرآن اور حدیث مصطفیٰ قرائتیں ساری کلام اللہ کی عبدالرحمن قاری قرآن جو تھے</p>
--	--

وہ علی اور مرتضیٰ کے تازنین  
ایک دن حضرت حسن بندہ نواز  
مثلاً جوڑے کے بندھو تھو گیلے بال  
کب ٹھہرتے تھے پڑھتے تھے نماز  
آپ دیکھے غصے سے بعد سلام  
سیکھے ان سے وہ حدیث مصطفیٰ  
انہی خوش لکھنے پر گروہ نظر  
ہو چکے جب طے علوم ظاہری  
صبر اور تسلیم کے تھے جو مقام  
کسینی میں سید کونین نے پڑ  
جب سن پر ہو گیا سم کا اثر  
عرض کی حیدم حسین پاک نے  
واں تو تسلیم در صفا کا تھا مقام  
کہتے تھے بخشے مجھے گر کبریا  
ہم میں الٰہ بیت ختم المرسلین

ہر طرح سے سیکھے میں احکام میں  
پڑھ رہے تھے غسل فرما کر نماز  
پچھپے سے دیکھے صحابی خوشنصال  
کھولے جوڑے کو کئے گیسو دراز  
وہ سنائے حکم سردار انام پڑ  
اس طرح کا حال شہزادوں کا تھا  
مجھڑہ موتی کا ہے مشہور تر پڑ  
راہ باطن کی بتائے میں علی  
کر دیا دونوں چہق نے اختتام  
کان میں فرما دیا ان دونوں کے  
تکڑے ہو کر منہ سے گرتا تھا جگر  
نام قاتل کا ذرا بتلائے  
جانتے تھے پر نہیں بتلائے نام  
ساتھ جنت میں اسے لیجاؤ گا  
ہم کریں غماز یاں شایاں نہیں

شان کیا سمجھے حسین پاک کی  
 نور کی تصویر تھی سرتابہ پا  
 تھے رسول اللہ میں فانی حسین  
 ہے تصوف کی کتابوں میں لکھا  
 سینے سے لپٹا کے خادم کو کبھی  
 راوی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب  
 مسئلہ تھا کوئی شرعی پوچھنا  
 واپسی کے وقت میں نے عرض کی  
 آپ فرمائیے حسین دل رُبا  
 میں یونہی لایا ہوں مکمل باندھ کر  
 اے محبوبِ سینہ سلطان دین  
 ویسے سینے سے جو لپٹے بارہا  
 دیکھتے تھے ان کو جو اہل نظر  
 ابن عباسؓ اچھے گھوڑے کو تھام  
 لوگ کہتے تھے بن عباس کو

شان تھی ان میں شہ لولاک کی  
 جس نے دیکھا بول اٹھا صل علی  
 بن گئے تھے ثانی لاثانی حسین  
 ہے یہ دستور اولیاء اللہ کا  
 اپنے ولیا کر ہی دیتے ہیں دلی  
 کھٹکھٹایا جاوے محبوبِ رب  
 سن صد الشریف لائے مصطفیٰ  
 پیٹھ پر کیا شے ہے اونچی یا نی  
 سو گیا تھا میرے سینے سے لگا  
 تانہ ہو بیزار یہ نور نظر  
 گنجِ امرِ خدا ہے بالیقین  
 انکا رتبہ کیا تباوے یہ گدا  
 کہتے تھے خیر البشر خیر البشر  
 چلتے تھے اکثر پیادہ چند گام  
 تم چمپرے بھائی پیغمبر کے ہو

زین پر بچوں کے رکھ گھوڑ کیے ہاتھ  
 مصطفیٰؐ ہمراہ جیب لیجاتے تھے  
 سن کے یہ فرماتے تھے وہ باخبر  
 جب سمجھ کا ولیوں کے یہ حال ہو  
 امتحان کا وقت جب آیا قریب  
 ابن عباس آئے اور ابن عمر  
 آپ کو فے کونہ جامیں زینہار  
 آپ فرمائے ہوں میں بھی جانتا  
 کام ہم بھاری کئے ہیں اختیار  
 جو مجھے فرما گئے ہیں شاہ دیں  
 گرنہ سہہ دیتے حسین رشک ماہ  
 زانی اور منجوار تھا ظالم نرید  
 جان کے ڈر سے وہ شاہ بھر ویر  
 یہ نہ رہتی استواری دین کی  
 جان دنیا کر لئے حضرت قبول

آپ پیدل چلتے ہیں کیوں ساتھ ساتھ  
 ساتھ اپنے اونٹ پر بٹھلاتے تھے  
 میں جو سمجھا ہوں وہ تم کو کیا خبر  
 خاک سمجھے ہم اگر سمجھے بھی تو  
 کر بلا جانے لگے حق کے حبیب  
 کہتے تھے اے نائب خیر المیشہ  
 سارے کو فی ہوقا میں بدشعار  
 میرے بابا سے کئے ہیں وہ دعا  
 کمسنی سے ہم پہ ہے دار و مدار  
 راز مخفی ہے وہ کہہ سکتا نہیں  
 عاصیوں کی کشتی ہو جاتی تباہ  
 طالب بیعت تھا حضرتؐ پلید  
 بیعت اس ظالم کی کر لیتے اگر  
 تفرقے میں آتا یہ دین نبیؐ  
 تانا بگڑے آگے یہ دین رسولؐ

کر بلا میں آئے شاہ شریفین  
 ڈیرے استاد آپ کے جیسا ہوئے  
 کر بلا کا نام ہے کرب و بلا  
 ریگ کا جنگل تھا اور ہو کا مقام  
 دھوپ کا موسم تھا لڑکا شور و زور  
 ایسی گرمی تھی وہاں کی دھوپ کی  
 ویسی جا پر آپ فرمائے مقام  
 نہرِ یقینہ تھا ابن سعد کا ڈ  
 ویسی جا پر جو کوئی پیاسا رہے  
 سخت اس جانب سے آتے تھے پیام  
 ایک نکتہ اولیا کے حال کا ڈ  
 کشف ہے ان پر سبھی باطل کا حال  
 عرش سے تا فرش ہے ان پر عیاں  
 اس طرح فرمائے ہیں پیران پیر  
 بالیقین میری نظر میں یہ جہاں

تھے اکبر شخص ہمراہ حسین  
 ہے حقیقت واں کی سننے غور سے  
 محل کا زہرا کے وہ مسکن بنا  
 جہاں کیا کوسوں نہ تھا سنا کا نام  
 رہ نہیں سکتے تھے جس جا مار و مور  
 مشک پانی پیوے دن بھر آدمی  
 مرضی مہود پر تھے سنا و کام  
 بند پانی کر دے تھے اشتیاء  
 دل جگر سے اسکی حالت پوچھے  
 کچھ جواب اسکا نہ دیتے تھے امام  
 بولتا ہے سن رکھو یہ بے لؤا  
 اس طرف ہے رات دن انکا خیال  
 بنے نظر میں انکی پیدا اور نہاں  
 شاہ دیں محبوب جہاں و شکیہ  
 رائی کے دانے برابر ہے عیاں

انکے جد پاک میں حضرت حسین  
 ان کو تھا علم لدنی کا مزا  
 عرش حق سے لے کے تاحث التری  
 اولیا جتنے ہوئے عالی مقام  
 قصہ ذکر یا نبی کا سن چکے  
 آرہ ان کے سر پہ حب چلنے لگا  
 دوسرے بار اُف کہو گے لاکھام  
 سب یہ کہتے تھے حسین ذبی حشم  
 رات دسویں آگئی اندوہ گیس  
 اک توجہ الہی فرمائے امامؑ  
 شوق ہرک کو شہادت کا ہوا  
 طبل اتنے میں لڑائی کا بجا  
 ہے ہزاروں کو فیان ز رشت خو  
 انکی ہیبت انکے دلیں ایسی تھی  
 ظالموں کو خوب یہ معلوم تھا

برحق کے مصطفیٰ کے نور عینؑ  
 اپنے ولیا کر دے تھے مرتضیٰ  
 آمینہ تھا۔ آمینہ تھا۔ آمینہ  
 سب حسین ابن علی کے ہیں غلام  
 جھاڑ میں جا کر چھپا تھا آپؑ  
 ایک بار اُف کہتے ہی آئی ندا  
 عاشقوں کا نکلے گا دفتر سے تمام  
 ٹھہریں گے اس جنگ میثاق تہم  
 سب رفیقوں کو بلائے شاہ دیں  
 بن گئے وہ سب کے سب عالمی مقام  
 چاہتے تھے پہلے ہم ہوویں فدا  
 لڑ گئے سارے رفیق و اقربا  
 دو تہاں حق تھے یاں ستر پہ دو  
 بند پائی کر دے تھے وہ شعی  
 لشکر حق کا ہے اس دم سامن



وہ لڑے ہیں اقرباے شاہ دیں  
 چھید ڈالا ایک تیر پر حبس  
 ہو گئے پیاسے فدا شدہ پر تمام  
 ہاتھ اٹھا دے مجھ جان حنین  
 قعر دوزخ الیا ہوئے یا الہ یٰ  
 اس میں بھجنا قاتلان شاہ کو  
 عشرہ کی شب شہر بانو خستہ جاں  
 میں کمر باندھے ہوئے اندو گئیں  
 بانو سے فرمائے میرا دل رہا  
 جھاڑتی ہوں اس لئے اے ماہرہ  
 دو پہر ڈھلتی ہی یوں آئی ندا  
 دھجی تنہائی کو اپنے شاہ نے  
 غور سے لاشوں طرف دیکھے ام  
 پیٹ پیٹوں سے لگے تھے ناؤں سے  
 پیاس سے باہر تھی ہر منہ میں باں

کوفیوں کے خوں سے تھی رنگیں زمین  
 حلق اصغر کا جگر شبیر کا ی  
 سب کے شاہ میں شہادت کے ام  
 عرض ہو درگاہ حق میں بھر کے نین  
 مانگتے ہوں دوزخی جس سے پناہ  
 کچھ ہماری دل کی آتش سرد ہو  
 خواب میں زہرا کو دیکھی ناگہاں  
 کر بلا کی صاف کرتے ہیں زمین  
 ظلم سے کل قتل اس جا ہو یگا  
 تاجھے کنڈر نہ اس کے جسم کو  
 آپ کی باری ہے اے شاہ ہما  
 شکر خالق کا ادا کرتے لگے  
 چاند کے تھکے نظر آئے تمام  
 دھوپ سے چہرے تھے سونے لائے  
 نور کا عالم تھا چہروں سے عیاں

ان کو دکھلا کر کہے شاہ ہدا  
 سب نقد تیرے رستے پر ہو  
 ایک بندہ ہے ترا باقی رہا  
 گر کرے پیدا تو مجھ کو لاکھ مار  
 ہم تو وعدہ اپنا پورا کر چلے  
 آئے خیمے میں حسین ابن علی  
 جو ہوا پیدا سو وہ ہو گا فنا  
 بعد میرے تم نہ کرنا شور و شین  
 بال مت نو چونہ سر ہو برہنہ  
 مت کرو اپنے گریبا نو کو چاک  
 مت کرو سینہ زنی اسے بی بیو  
 دی خلافت عابد ذیجاہ کو  
 پیاس سے تھیں مینیاں مضطر تمام  
 بی بیوں کو روتے پیاسے چھوڑ کر  
 جمع تھے کوئی تہاروں شاد ماں

یہ ترے بندے تھے اے بار خدا  
 فصل سے یارب تو ان کو بخش دے  
 جان خوشی سے بھی کرتا ہے فدا  
 تیر ہی راہ میں سر کروں یونہی تثار  
 امت عاصی کو تو بھی بخش دے  
 کی تشفی سارے اہل بیت کی  
 ہے فقط اک ذات کو اسکی بقا  
 اور رونا منع ہے کر کر کے بین  
 منع ہے منہ پر طمانچے مارتا  
 ڈال لینا امت سر و تپیر اپنے خاک  
 رونا آیا تو فقط رویا کرو پڑ  
 بولے سو نیاں میں مہیں اللہ کو  
 تپہ یہ غم تھا بچھڑتے ہیں امام  
 رانا ہیں آئے شاہ مردان کے پسہ  
 لیکے تیر و خیر دیر و سستاں

تشنگی سے خشک تھانشہ کا گلا پڑ  
 ظالموں سے ختمِ حجت کے لئے  
 پڑتے ہو تم جن کا کلمہ بالیقین  
 میں سپہ ہوں حیدر کرار کا پڑ  
 ماں مری خیر النساء بنت نبی پڑ  
 نون سادلوں کا جائز ہے کہیں  
 وال تو شیطان انجے سر پر تھا سو ا  
 شیر تھے شیر خدا کے دل رُبا  
 ہیبتِ حق تھی وہ اللہ کی پناہ  
 قتل کا جس جس لعین کے حکم تھا  
 اشقیاء گھبرا کے اس دم دور سے  
 جسم والا نادکوں سے چھد گیا  
 کانپے اس صدمے سے سب بیکانِ عرش  
 حور و غلماں قدسیوں کو تھا نہ چین  
 عالم ارواح میں تھا بس قلق

برف پیٹتے تھے دکھا کر اشقیاء  
 چند کلمے شاہِ والا نے کئے  
 میں نوا سا ہوں انہیں کا یا نہیں  
 ہوں بھتیجا جو غریب کا  
 میرے بھائی میں حسن ابن علی  
 سو نچکر دیکھو یہ کام اچھا نہیں  
 سن کے یہ کرنے لگے تیر و نجی مار  
 ہاتھ میں لی ذو الفقار مرتضیٰ  
 بزدلوں نے چھوڑ بھاگا رزم گاہ  
 آپ کی تلوار سے مارا گیا  
 تیروں کی برسات برسانے لگے  
 گر پڑے گھوڑے سے شاہِ کربلا  
 رو رہے تھے ساکنانِ عرش و قرش  
 رو کے کہتے تھے حسینا و حسین  
 بزلزلے میں آگئے ساتوں طبق

کھینچنے کی جہم سے تیروں کی بھی  
 تجیس مزکی کر دیش شیر کی  
 غش ہوا حضرت کو جلی ریت پر  
 قصہ ہے مشہور اسمعیل کا ڈ  
 کی وصیت باپ کو تب آپنے  
 سنہ اگر دیکھو کے شفقت آئیگی  
 مہربانی کر کے اس دم کبیریا  
 ہو گئے مفہوم اسمعیل تب ڈ  
 یہ وہی قربانی تھی اے دوستو  
 حلق شہ کا جب نہ خنجر سے کٹا  
 بوسہ گاہ مصطفیٰ ہے اے لعین  
 میں رہوں سجد میں سر نیچا کیا  
 دادا اسمعیل جیسے لیٹے تھے ۔  
 پھر جفا جو جو کئے ہیں وہ لعین  
 فخران کا کیا شہادت سے بڑا

اشقیانے شاہ کو نہلت نہ دی  
 گر طہتے ہر کر دٹ پہ ناوک تیر کی  
 دھچی نانا کی سواری جسدہ گر  
 کہتے ہیں جب ذبح کا موقع ہوا  
 سیری پیشانی زمین پر کیجئے  
 ہاتھ سے شاہد ہے رک سچا چھری  
 ان کے بدلے میں خدا دنیہ کیا  
 کیوں نہ قربانی ہوئی منظور رب  
 حق نے بخشا حضرت شیر کو  
 شمر سے قرائے شاہ کر بلاؤ  
 اس طرف سے حلق کٹنے کا نہیں  
 کاٹ پیچھے سے گلا کٹ جائیگا  
 ولیا ہی لیٹے شہ دارین نے  
 اس کے لکھنے میں قلم بڑھتا نہیں  
 بلکہ فخران سے شہادت کو ہوا

<p>لکھدیا حال شہ روشن ضمیر          کھڑے ہوتے ہیں جگر عشاق کے          ہم سمجھی آپ ہی کے گھر کے میں غلام          وال بھی آپ ہی کے میں سا میں ہم</p>	<p>سنگ دل بن کر غلام دستگیر          بس کر اب بس کر قلم کو روک لے          اے حسین ابن علی دین گرام          یاں بھی ہو یا شاہ آپ ہی کا کرم</p>
--	---

مرتبیہ بروایات صحیح در بیان واقعہ شہادت سید الشہدا  
 حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیلا نیلا ہے سید ابراہیم تے پی  
 قدرت کے کارخانے کے مختار تے پی  
 فوج محمدی کے سپہ دار تے پی  
 جن ملک و دین کے سردار تے پی

زہرا کا لال آج جو اس مرحلے میں ہے  
 لرزہ ہے آسمان کو زمیں زلزلہ میں ہے

یوں لڑائیوں نے دکھایا ہے غم کا ماجرا  
ستر و تن کا فائدہ جس وقت ہو گیا  
تیمین خوں سے بن گیا چھڑائے کر بلا  
فرزند اور بیٹے ہوئے شہید جب فدا

حور و ملک فلک پہ یہ کرتے تھے شور و شین | تنہا ہیں آج دھوپ میں تشنہ دہن حسین

کی یکسی پانچپن شہ دین جب نظر  
شکر خدا ادا کیا آنکھوں میں اشک بھر  
لاٹے پسے تھے ریت پہ طبع اور ادھر  
یک یک سے روکے ہوئے یہ سلطان جبروت

اے فوج الوپی لئے کوثر کے جام کو | غم کھانے پیاسے چھوڑے ہو کس الام کو

افسردہ نہیں غم پہ تھا اصغر کی طرف  
پورے شہید سوتے تھے اکبر کی طرف  
زینب کے فلک دھول میں تھے دکن کی طرف  
علی اور قاسم مفسر کسی طرف

دیکھا گیا یہ حال نہ شاہ انام سے | تشریف لائے خمیے میں خضت کی واسطو

جو حال کہے اہل نبی ہو بہت سارے  
سر پہ چھانک اڑائے ہیں روئے بن کر  
مانگتے پکار کے چلائے آہ حبیب  
پس غلط حسین پر ثبوت ہے سب

بے صبری کا کلام بھی منہ پر نہ لگتے تھے  
جز شکر کے حسین زباں کہ لاتے تھے

ہاں اس بیانی سے لاکھوں میں دفتر چھوٹے  
شبیر لاکھ طرح کے رنج و الم  
یہ ماجرا بیان کریں روئے کے واسطے  
اس بات میں غرور و تمکک کچھ نہ جانتے

سروینا گھر لٹا نا نہ ذلت کا ہے مقام  
بینہ خیر وں کا کام ہے عزت کا ہو مقام

نہیں یہاں کے پیہلوں سے شہر نہ یوں کہا  
اب خاتمہ تمام رفیقوں کا ہو بیچا  
نہ بے خدا کے ہو چکے خالق پیسب خدا  
عابد جو ایک باقی سو ہے تپیں تبتلا

اے پیو بس آج سے تم سے جدائی ہے  
باری حسین کے بھی شہادت کی آئی ہے

پوچھنا یہ بیبیوں نے کہ اسے سید انا نام  
 اسباب بوسہ مبارکت میں یاں سے کشنہ کا  
 قہجی میں بھوک کی پیاسی میں ہم عورتیں تمام  
 کچھ کون مکیوں کی خبر لے جو حج و شکر

بد ذات اشقیاء ہیں اگر ستائیں گے | اسباب لٹ لٹو نیگے نغمے جلائیے

شہ نے کہا تھہرا رنگمہیاں ہے کردگار  
 قریب اسی پہ سر میرا اور گھر بھی ہے تیار  
 لٹ جانے دو جو لٹ لیں تھیں وہ بد شکار  
 بیوا لویا فاطمہ کا کرد صبر اختیار

تکلیف بھوک پیاس کی ذلت و بیکسی | میراث ہے یہ تانا رسالت مآب کی

پراگشہادت جو پائی ہم تیرا نام  
 چلائے تیرے کو پیٹ کے کرنا تیرا نام  
 غنیمت اورین کرنا تیرا نام کھولنا ہم  
 رونے کا اختیار ہے انسان کو جو چاہے

صابر ہر اک رنج و الم میں رہا کرو | امت کو مصطفیٰ کی نہ کچھ بد دعا کرو



دور کے میڈیاں میں حضرت پیر سید شہار  
پیش تھے زمین پر بانو نے دفنگار  
لٹچ لٹچ سے دور کے زنیب ہو بے قرار  
سر رکھ قدم پر رولے تھے سجاد ازار

سیدانیوں کے شور سے عرش خدا ہلا | پھرائے کوہ کانپ گیا دشت کربلا

علم لدنی احمد اس سے تھا ملا  
اسرار باطنی جو تباہ تھے مصطفیٰ  
سنیہ بسینہ عابدہ کو کر عطا  
فرمایا صبر سچو بہ وقت یہ دلہا

دریا کی طرح جوش تھا رقت سحر شاہ کو | ہاتھ لے دی صدا کہ حسین اب ہمارے ہو

علاء مصطفیٰ کا کیشہ نے زیب پہ  
تلوار مرصعی کی تھی حمزہ کی تھی سپہ  
دل دل خدا کے شہر کا حاضر تھا دیوڑھی پہ  
پہنچا میں بیبیاں درخشاں ایک آن کر

تخافک نے ایسا کیا اس جناب کو | باقی رہا نہ کوئی کہ تھلے رکاب کو

زینبؓ بڑھ کر تھامی رکاب اور یہ کہا  
 یان یک رکاب اپنی دی اسے شہ بد  
 االسے کہنا خلد میں جا کر یہ ماجرا  
 زیرِ اچاری بی بی یہ تو بونی ہے کیا

تھا شہ ہے کسکو خلد کے آرام و چین کی  
 تھامی ہوئی رکابوں میں بھی حسین کی

گھوڑا بڑھایا چلتے تھے سرورِ ماسم  
 گر زورہ را بوار اٹھا تا نہ تھا قدم  
 بولے حسین رک گیا کیوں شکِ چشم  
 کی عرض سنے رو رو کے اسے مکانِ مسم

کیونکر بڑھائے آگے قدم اپنا یہ غلام  
 سرسم پہ رکھ دیا ہے سکینہ نے یا امام

چھاتی برائی شاہ کی بی بی پر نظر  
 نہیں میں اٹھا لیا کچھ نہیں اشکِ جگر  
 منہ چوپا خاکِ چہرہ انور سے جھاڑ کر  
 بولے میری پیاری تراد و بیانِ جگر

چھوٹے منہ کو دیکھ یہ جلتی زمیں کو دیکھ  
 گھوڑے منہ کو دیکھ تو اپنی جہیں کو دیکھ

وہ بولی کیا کروں مراقبوں میں نہیں  
 سہو تھے کیسے بھائی مر کیسے نازیں  
 جا جا کے سارے مگئے ہیں خیر کے قریب  
 بابا بارادہ کرتے ہو جانیکو چیریں

مانیں گے ہم نہ لاکھ طرہ سے منائے  
 ہاں پھر نیت تم پہ گرتی ہوں ٹھکر اگو جائے

تیرے تشریف سے دل اور جگر کباب  
 فریادیں سنائے پیارے کی اسے ابن ابوزراب  
 ادا کھیجے شہ کا نہ فرمایا کچھ جواب  
 مرنے پہ پہلے کہ بہت کھلتے تھے قباب

زینب کی گود میں دیا اس لور عین کو  
 بولے پس اب رضا دو سکیمتہ حسین کو

اس گفتگو سے کانپا زینب سے اسماں لگا ہوا  
 اس غم سے اسے بہت کا دنا سوا ہوا  
 اور جگر پرستے آنے لگے آہ کی صدا  
 پیچھے کے در پہ بیلیاں کرنے لگیں بکا

از حد تھا عشق مٹی سے شاہ مدینہ کو  
 چوتھا پرس تھا ان دنوں بی بی سکینہ کو

تکین سے نہ آیا کچھ اس غم سے کوہین  
 روتی رہی سکینہ علیہ شاہ شہر قین  
 آواز آئی غیب سے غم و مصیبت  
 یہ سنتے ہی کھڑے رہے زہرا کے زین

پوچھا صدایہ کی ہے جس سے ملول ہوں | آواز آئی محل میں نانا رسول ہوں

بولے حسین شہنشاہ جبروت  
 بے چین ہو گئے ہیں اے سپر  
 جہاں تو ہمارے آئے ہیں اور ماورودیدر  
 ان سب کی اب گواہی سے کٹوا دینا پسر

شعیر نے یہ سنتے ہی شکر خدا کیس | بولے اے نانا جاں اس آئیگی میں فنا

اتنے میں ایک پتہ یافتہوں کا از دام گئے یا دام  
 تیرا سب بند ہے ہوئے کہتے تھے یا دام  
 گرم کر حکم تو ابجا کرتے ہیں ہوم وھاگ شام  
 غارت ہو گیا ان میں کوئی اور ہاں نام

ہم کو خدا لے بھیجی ہے اے سرور اتم | باقی رکھیں جہاں میں نہ ظالم کا نام اتم

شہنشاہ کی حمایت نہ چاہئے  
 ممکن ہے کوئی شہزادہ خلیفے بن جائے  
 قدرت کا زور رکھتے ہیں بازو حسین کے  
 تقدیر میں جویوں سے تو شبگیر کے

امت پہ مصطفیٰ کے فدا ہے سر حسین | واللہ بچنے سے بکا ہے سر حسین

افقہ آئے سروریں قتل گاہ میں  
 پہلے ہوئی اودھ کو عدو کی سپاہ میں  
 بازو تھے مورچے بھی ندی راہ میں  
 سپاہیوں کو دبوکھے تھے دولت کی جاہ میں

آمادہ تھے بنی کے نواسے کیواسے | لاکھوں تھے جمع ایک یہ پیاسے کیواسے

منہا می شہ کی زلفہ عالمی دیکھ کر  
 خبات عرض کرتے تھے یا سید البشر  
 حکم حضور آج غلاموں پر ہو اگر  
 کیل میں کات لائے ہیں سب کو فیکر

مٹی میں ظالموں کو ملائے ہیں ہم حسین | آتش کے گھوڑے اپنے چلتے ہیں ہم حسین

فریادِ شہداء نے رحمتِ عالم کا ہول بپا  
انسانِ حق کو دیکھتے ہو وہ غمِ ستمِ دنیا  
شہداء کو دیکھتے ہو وہ غمِ ستمِ دنیا

میں چاہتا ہوں جلد شہادت قبول ہو  
نانا کے عاصیوں کی شفاعتِ حصول ہو

صدمہِ حبیبین کے قربان جانیے  
جرات سے رو برو ڈھکے ظالم کی فوج کے  
لاکھوں تھے انتہیائے شہداء والا کیلئے تھے  
سیرِ واروں کے پیر کے فرمایا اپنے

ناحق شناسی چھوڑ کے سن لو ستر کلام  
پھر ہم بھی ہیں تمام یہ قصہ بھی ہے تمام

مارا ہے ستم نے میرے چال بھائی اور سپر  
میں رقیق پوشیں و بار میں ناک پیر  
رزا میں سب کے خون سے خالق پر رکھ نظر  
باز اب بھی آؤ میرے پیر کے پیر

فرمائیں روزِ حشر نہ یوں مصطفیٰ اچھے  
امت سے لڑ لیا مرے غم میں عزیز بچے

مگر چھک جاتے ہو تو اسانہی کاموں  
 سزاؤ میں تشریف کا سوا کچھ ہی کاموں  
 رہے گا اور عین میں بیباکی کاموں  
 کیلئے ہو سکتا ہے کہ یہ کاموں

جہانی حسن ہے جو طیار میں چھا  
 یاں تم میں مجھ سے کون ہے دو ظالمو بتا

کیا جھوٹی تم نے نصیحت رسول کی  
 وقت وفات بولے جو بولیں زیدی  
 است کو اہل بیت کی لازم ہے دوستی  
 الٹا بجائے اسے وہ فرماں آخری

دیراں تمام کر چکے باغ بتول کو پڑ  
 پانی پلانا منع ہے سبط رسول کو

سین کے سنگریوں پر سب شقیلے شام  
 تفریہ سے حسین کے ازلے لگے تمام  
 شہر اور ابن سعد بکپارے کیا اہم  
 کہنے ارادہ کیا ہیں ابن جحیم

یہ کہے سب لیر و نگو لکار نے لگے  
 سبط نبی کو تیر ستم مارنے لگے

جونی پیر گری کا ہے محل تھا شاہ کو  
کیا زحمت نے خنیا تھا شیر الہ کو  
نہیں دیکھی طرح روزِ اعد کی سیاہ کو  
نارستہ میں بھیجا کہتی رو سیاہ کو

بھاگے ہزاروں سنیکڑوں میں جاسے ٹنگے  
چھوٹی کی طرح مورچے دریا سے مٹ گئے

ماتہِ بقی بیچ گری جب کہ قریب  
کافی سوار کو تو دودی اسپ کی مگر  
بہل پڑے تھے سنیکڑوں ظالم اور آبر  
نکدر میں ظالموں کے ہوا شہزادہ خنڈ

تختین آفریں کی اٹھی عرش سے صدا  
روح الامیں پکارے کہ شہرِ مرہب

سایا کہیں نہ تھا جو کوئی دم کھڑے رہے  
جہلت کہاں ٹھہرنے کی کفار دہشت تھے  
حضرت کو تسپ کر دیا چین پیاس نے

خیمے کی سمت نہر سے پیاسے پھر حسین  
غل پڑ گیا کہ قریب پہ پھر آگے حسین



ہر چند چاہا گھڑے نے پانی نہیں پیا  
حضرت جو بنیا چاہے تو اعدائے یوں کہا  
نشیہ تری پیوں کا خمیہ لٹ گیا  
یہ سنتے ہی سوار ہوئے سب مصطفیٰ

تجھے کی سمت ہنر سے پیا سے پھر حسین  
غل پڑ گیا کہ فوج پہ پھر اگر حسین

پانی شگست کو نہیں نے ڈر کے اکیبار  
دور خمیں پہنچا جبکہ گری سر پہ ذوالفقار  
روند اہبت پیادوں کو کھوکھو سے راجوار  
تھر گئی زمین لڑنے تلے تلے کو سبار

کوئی بھی پہلوان نہ ٹھہرا ترائی میں  
نیر خدا کا شیر پھر آیا ترائی میں

اس وقت تشنگی کا تقاضا تھا دبیم  
پانی اٹھایا ہاتھ سے شہ نے بعد الم  
منہ میں حسین کے لگا اک تیر پتہ تم  
پانی میں نگوں کا گڑا تھا فورہ دبیم

اس خوں کو روک سوئے فلک چھنکا شاہ  
تھا یہ ادھر ہی اسکو رسالت پناہ لے

چرا یازم گاہ میں وہ شیر و اجال  
کھینچا ہوا تھا سیف کو احمد کا زونہاں  
کھپ جاتے تھے اشتیاقِ روباہ کے شان  
نصرتِ صدایہ دیتی تھی اسے فاطمہ کے لال

انامتِ تنہا ہے ترے بابا کی شان میں | ہاں اب نچوڑ ایک شقی کو جہا نہیں

بھینک کا شیر لڑا اس شکوہ سے  
جڑ گئے آیا دو کیا بیس زوالِ فقر نے  
اور جاں بچا کے سنکڑوں نہچ پڑے سنگے  
ناک غراؤں تھے تن بازک پشاہ کے

زخمی تھے میں روز کے پیاسے بھی تھوام | تسپریہ دبدبہ تھا لڑتے تھے اہل شام

شعر اور ان سعدی کا سے لپوں کو تب  
اسے پہلو اڑو تم کو ہے غیرتِ ضرر اب  
حق نمک زید کا بھولا ہے تم نے سب  
نامزد و ایک پیاسے تھے تم کو کیا غضب

لعنت کر گئی خلق نہ مجروح سے درو | مارو نہ تیر دور سے بڑھ کر دغا کرو

جیسو ڈریا چارست سے فوج کشم ششار  
 علم کے حصین پیدل کے ایک بار  
 خیمے کے لوٹنے کو بھی پہنچے کسی سوار  
 اسو ہی صدا اٹھی کہ سبط نبی کو مار

تیروں سے مار کر پڑے جلدی ہیں حسین  
 خیمے کی سمت جانے پناہ کے کہیں حسین

حضرت نے پوچھا تم سے اسے شمر نابھور  
 بھولا خدا کو پس تو کر قوم کا ضرور  
 گر میں قصور دار تو میں ہوں تو سے ضرور  
 یہ اہلبیت فاطمہ زہرا میں ہے قصور

کہہ دے کہ حق سے سمر مرا جب تک جدا ہوں  
 خیموں پر اہلبیت کے ظلم و جفا نہ ہو

پین کے شمر نے شہ والا سے یوں کہا  
 ہے اتنا س تیری قبول ابن فاطمہ  
 خیموں طرف سے فوج کو اپنی بلا لیا  
 سپ بھر تو گرم ہو گیا باز جنگ کا

ندی بہائی ظالمو کچھ خون کی شاہ نے  
 دکھلایا زور ہاشمی شیر الہ نے

جب چور چند غنوں سے جہم آپ کا مینا  
گھوڑا جبار زخمی ہو گیا سید رسول کا  
کھینچے میں لڑتے لڑتے رکاشیر کبیرا  
رہی ندائیں حسین ارادہ ہے کیا ترا

شکر الہ کر کے یہ کی عرض شاہ نے  
تیری رضا پہ شاد ہوں کچھ غم نہیں مجھے

بانو نے مجھ سے پوچھا تھا انکے وقت پر  
باقی کوئی رفیق و مبادر نہ ہے سیر  
لاوے گا کون آپچے نمکی یاں غبر  
بانو سے کہہ کے آ رہا تھا اسے سوختہ جلر

تو چھوڑ دو ہونڈنی ہوئی آنا نہ بے ردا  
گھوڑا خبر ہماری شہادت کی لا ئیگا

عابد سیر ہے تبتلا اس دم بخار میں  
بے نیچے کے در پہ بانو ہے بس انتظار میں  
حالات اب اتنی باقی ہے اس راہ ہوا میں  
بہ حال جاسنا سے مرم کے حصار میں

جہنم سے جدا تہہ کون و مکان ہوا  
دل دل ادھر کو رہتا ہوا بس رواں ہوا

اب آگے وہ بیان ہے کہ جس کی پیچ و تاب  
 کیونکہ نہ مومنوں کے جھجکے ہوں کہ باب  
 وارد ہوا ہے دھوپ میں حیدر کا آفتاب  
 نکلتے ہیں جب میں گرے ان بوقت اب

غش کھا کے کر بلا میں سول میں گرے | نزدیک تھاز میں یہ عرش بریں گرے

اللہ کی تسبیح و ثناء میں موشو  
 یہ حال دل سے ہر کے مخاطب ذرا سنو  
 گرنیکی نشہ کے پوچھی خبر بن سعد کو  
 ظالم تمام دور پے شاد شاہ دو

لحنت خدا کی ہووے دلیر ان شام پر | تلواریں آزمائے تھے بکیں مام پر

اتنے چلے تھے تیغ و سناں تیر اور تیر  
 حضرت کے صبر پاک پہ گنتی نہ تھی مگر  
 کھیا ہے اربابوں نے کہا بونہی یہ خبر ایک پر  
 سترہ پر دو تھے زخم نقطہ رو سے پاک پر

یاد خدا میں ہو کے غریب الوطن حسین | بیٹھے تھے گرم ریت پہ تشنہ دہن حسین

کوزے بلوری برف کے بھرے سرور  
پتے تھے شاہ دیں کو تیار کردہ بدکرد  
تھا تشنہ لب رسول کا فرزند خاک پر  
پانی دیا نہ اس کو کسی نے بھی جام بھر

دلیں لو اسے کے تھی شہادت کی جستجو  
انام سے روزِ حشر شفاعت کی آرزو

ذکرِ خدا میں بیٹھا تھا سلطانِ نامور  
زنجوں کا بچہ خیال نہ سر کاٹنے کا ڈر  
تلاوار ماری ایک شتی نے جو در کر  
ایک ہاتھ لٹ کے گرٹا پاشے کا زین پر

اللہ ری شجاعتِ فرزندِ فاطمہ  
ایک ہاتھ سے شتی کو اسیدم دوتا کیا

معراجِ شاہ دیں کو اسی حال میں ہوا  
چلے ہوا دھال اسی دم صیب کا  
صل علیٰ حسین کو وہ مشبہ  
پینچیروں کو جس کی تنہا تھی بارگاہ

خالق کے کارخانے کے مختار ہو گئے  
واللہ سب شہید و محسوس ہو گئے

کہتے ہیں حسین نے کی حق سے التجا  
یار ہیں اپنا وعدہ تو اس دم وفا کیا  
پہ عرض ہے کہ اپنے بھی وعدہ کو کر وفا  
سب بختے جائیں آج گنگار مصطفیٰ

حکم آیا عامی ہو ویرج الے ترے حسین | حشر کے روز سب کو چھڑالے مرے حسین

سلطان دیں کے رحم پہ اب غور کیجئے  
بیجا جو کوئی سنیہ پشہ اتام کے  
اس سخت دل کو نرمی سے فرمایا اپنے  
اے شخص اور خدا سے نہ دوزخ کی راہ لے

سرکاٹ لینا سہل ہے مشکل نہیں مرا | توبہ کر اس خطا سے تو قاتل نہیں مرا

اثر اوہ شخص سنیہ پشہ اتام کے  
تقصیر بخشنائی شہ تشہ کام سے  
شہ شہید ہو گیا کفار شہ سے  
سپاہ ہوئے مر گیا کوزل کے جاہ سے

اتنے میں بن سعد بڑا کر کے یہ خیال | میں سرحد اکرواق ملے مال اور مال

حضرت نے ابن سعد سے اوقت لیوں کہا  
 بابا ترا صحابی خیر الورا ہوا  
 نیتا ہے کہیں تو دوزخی کم نخت پر نجا  
 یہ سن کے ابن سعد بھی اوقت میں گیا

وہ روسیہ تو بھاگا اور ہر کا پتا ہوا  
 لشر آ کے میٹھا سینہ پہ خنجر لیا ہوا

زنانہ سے مسکائیں عالم جناب کو  
 پیش آیا غش سے تب خلف بوزرب کو  
 بولے حسین اس شعلے جناب کو  
 ظالم اٹھا دے منہ سے ذرہ کی نقاب کو

تھے داغ اس ملید کے سینہ پہ کوڑ کے  
 دانتیں جائے تھے گویا سور کے توڑ کے

بولے حسین صدق اسے فخر انبیا  
 قاتل نے پوچھا کیا کہا اسے ابن فاطمہ  
 شہ بولے راج غاب میں کہتے تھے مصطفیٰ  
 اپنی جہت کاٹے گا جو سرین کا

قاتل ہمارا ہے تو ہی مردود اور ملید  
 وہ تجھ میں میں نشانیاں جودا ے ملید



موجود ہے حدیث یہ مسلم میں موند  
فرمایا یوں رسول خدا نے صحابہ کو  
جس وقت ذبح کوئی ذبیحہ قلم کرو  
احسان خند باتوں کا اس پر ضرور ہو

سچ ہے کہ جان لیتے ہیں حکم الہ سے | لیکن کھانا چند شرائط کا چاہئے

بانی پاک کے پیلے کریں اسکا حق تر سکے حلق یہ  
زی کے ساتھ پھیریں پھری اس کے حلق یہ  
جو جانور کہ ذبح ہوئے اس سے شیشہ پھر کر  
پاس کے نکلے اسکو ذبح نہ کرنا بھیا کر

جنت تک نکلے دم نہ دو تکلیف جسم کو | کھینچو نہ اس کے پوست کی جنت تک نہ دو

نعت جگر کا شافع جنت کے ماجا  
سوچو تو اس حدیث کے سب برخلاف تھا  
آگے تمام لاشوں کے پیلے کر کر جفا  
کھائیں لے بیختی سے وہ نازی گل

تھنڈا بھی جسم پاک ہوئے نہیں دے | گھوڑے چلائے لاشہ پہ بڑا بول کے

اتم ضرور شاہ کا انساں کو چاہئے  
جبک ہے زندہ شمیم ہے انسو بہا کرے  
ستر سزارا کے ملک سمان سے  
ہزار در در روئے ہیں شہ کے فرار کے

ستر سزار روز قیامت تک میں گے

رو کر خم حسین میں انسو بہا میں گے

جو نصیبیں سہا فرزند فاطمہ کا تو بھلا  
اس واسطے کہ نانا کی امت کا تو بھلا  
جہاں جیجی خورشید و باد فدا کیا  
فرزند چاند سے تھے جو کی نذر کیا

قاتل ہے آج سینہ پہ اس شاہ کے سوار

عالمش ہے جسکے روئے منور کا کردگار

کیا یاد ہے کے طفلی سے کیا پایا حسین  
ماحول میں تھام تھام کے زلفا دو تار حسین  
کنڈے پہ مصطفیٰ کے چڑھا بار بار حسین  
کو تیا تھا جو کہ خوب ہے ناؤ تار حسین

کہتے نبی تھے ناؤ اگر با صواب ہے

لیکن سوار ناؤ کا بھی لا جواب ہے

پڑتے اگر ناز میں شیر نشین پڑتے اپنا سر  
بجلیے بے طعنے نہ اٹھاتے تھے اپنا سر  
اک دن کیا کسی نے میاں نشین سے اثر  
ازردہ اس سے ہو گئے سلطان جود بہ

بولے ہارب بچوں سے الفت جیسے نہیں  
محشر کے روز میری شفاعت اسے نہیں

کس طرح پانی فاطمہ محدثہ جہاں  
بہاؤ نے کی پیشینا شام پھر گراں  
چراں کا دور رہتا تھا منہ سے ادھر رداں  
معنی یہ ہیں کہ دل تو خدا پر نشان جہاں

اور پانوں سے جھلاتے تھے جھولا حسین کا  
واللہ کیا بلند ہے رتبہ حسین کا

اور پیسے تلکنے تھے جس دم وہ ذی وقار  
سہ نکھوں پر غنید کا بھی آجاتا تھا خار  
حسین غنید سے ہوتے تھے پوشیار  
ہوتا تھا جبریل کو یہ حکم کردگار

اگر کس کہیں نہ خواب محمد کے عین کا  
دید کیے لوری جھولا جھولا تو حسین کا

بیٹھا تھا کہ وہ شہنشاہ دینا یہ  
 صوبے کا حکم تھا روح الامین یہ  
 دربان زہرا تعین جس نازنین یہ  
 ظالم اسے بٹایا ہے جلیجی زین یہ

خیر نکالا شہر نے جیدم نیام سے | کہتے ہیں انھیں کھول دیں اس دم ام نے

کھلے راویں نے کہ موقع پہ جگ کے شہر نے  
 رونے لگے حسین تو پوچھا یہ شہر نے  
 بیٹے علی کے در گیا اس دم تو موت سے  
 شہ نے کہا میں روتا ہوں امت کی واسطے

اندیشہ جان کا ہے نہ گھر کا خیال ہے | اسے ظالمو تمھارے لئے یہ ملال ہے

روئے وفات تک رہا اس غم سے مصطفیٰ  
 اور عمر بھر ہدایت امت کی تھی دعا  
 ظالم یہ کام کرتے ہو کیا تم کو ہو گیا  
 خوف رسول تکو نہ ہے خوف کبریا

اس فکر سے ہے دل مرا وقت پر لول | دو زنجیں جاہلی میرے سبب امت رسول

کھئی اپنے والوں کتابوں میں یہ نمبر  
 منجھ گئے پھر اشد دیا کے بد گرا  
 بہتیرا کاٹا پرنہ ہوا چھ ذرا اثر  
 میں دھر کہا یہ شاہ نے ست جھپٹا

کیونکر کئے یہ بوسہ گہے شاہ مشرقین  
 یعنی عقب سے کاٹ کٹے گا سر حسین

تیب شہم نے کہا کہ کیا میں نے اٹھاں  
 برقی ہو ذرا عین شہنشاہ دوجاں  
 سہ تار نیکیوں کے میں یہ سب اپنی عیاں  
 چول میں سوچا ہے سودہ کر تا ہوں ایتیاں

سر کا ٹکر مہار استرا اسکی پاؤں گا  
 میں بھی قریب ہے کہ جہنم میں جاؤں گا

تکلیف شاہ دیں کو جو ہو بچائے نابکار  
 دین سال کے ہوئے عین اسرار  
 کتنی طرح مگر گئے ظالم ہی بکار  
 دوزخ نصیب ہوئے گئے ایک رکھیں ہزار

اکثر مرض سے مر گئے کوڑا اور جزام کے  
 مارے گئے بہت سے غصے ام کے

مٹاں سے شہ نے پوچھا ہے دل آج کیا تباہ  
 وہ بولا دیویں غم کی کبھی تباہ  
 مارچ کیا نہیں ہے کیا وقت کون  
 اور وقت خاص جو ہے کیا چاہ نماز کا

شہ نے کہا کہ کرتے ہیں کیا لوگ سنگھڑی  
 وہ بولا میں نماز میں خطیہ میں متقی

تو رفیق میرا سے ناتا کی کرتے ہیں بار بار  
 اودا کی آل ہم میں تو جمع بھی نہیں تیار  
 س کے عین تو پوچھ گیا ہے سننیہ پناہ

ظالم ذرا ترکہ میں حمد خدا کروں  
 پروا نہی جو دے تو دور کھت ادا کروں

پڑھتی ہی اتر گیا اس دم وہ زشت ہو  
 پہنچے شہ دیب ہو قلیہ رو  
 پہنچی نے سننیہ کو کیونکر کہے وہ  
 درجی پہنچے پناہ نے اپنا لکھو

لاکھوں صفیں تھیں مجھے ملائیکہ مقتدی	نیت کیا تھہ امام نے تکبیر جب کہی
-------------------------------------	----------------------------------

اب اس کے کیا قسم کروں روئیکہ ہے بیان  
شاغل نمازیں ہوئے سلطان و جہاں  
فانی تھے عشق ذات الہی میں حیر و جا  
سبحان رب اعلیٰ میں مصروف تھی زباں

بجی میں عجز سے جو رکھاسر کو شاہ نے	خنجر گلے پہ پھیر دیا روسیہ نے
------------------------------------	-------------------------------

اس غم ستین روزا جو دیا آسمان  
ہر رنگ سے تراوش خوں ہوئی رواں  
اوڑھیں روز تک رہی تاریک یہ جہاں  
جب آج تک عجاوئے میں یہ ماجہ کسے سبباں

دھجے میں خاک خونیں رسالتاب کو	روشن کیا خدانے تھا جنکی نگاہ کو
-------------------------------	---------------------------------

نیز پیر پیر سے جب باقی تمام اور مسلم  
پھر آیا عین کامپ کے لئے لوح اور قلم  
خودوں نے بال کھول کے تمام کئے ہم  
اسے سنگیہ غم کو اب داستان غم

کر عرض کر بلا میں بلا لیجئے حسین | عاصی ہوں روزِ شہرِ بچا لیجئے حسین

کیفیتِ وفاتِ بی بی سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت

حضرت امام حسین علیہ السلام

سن لو اسے دوستو یہ غم کا بیاں  
لا تے ہیں احمد مرسل تشریف  
فاطمہ آتے ہیں ہو کر بے چین  
عمر بھر رنجِ دالم ہے دل سوز  
رونا مر غوب ہے خالق کو بڑا  
رونا ہے خوب شہیدوں کے لئے  
رونا ان پانچوں کا ہے سب سے سوا  
یاں تلک روئے ہیں بھر کر آہیں  
جوز اور لونگ کا تختہ ادگا

چشم سے خون جگر کر کے رواں  
جس جگہ ہوتا ہے مولود شریف  
اور ہوتا ہے جہاں ذکر حسین  
یار و دنیا میں خوشی ہے دور روز  
رونے سے ملتی ہے ہر ایک بلا  
رونا بہتر ہے گتہ پر اپنے  
یونے روتے تھے سبھی اہل صفا  
پہلے آدم جو غمِ حوا میں  
انک سے سبز ہوا اک صحرا بڑ



دوسرے حضرت یعقوب بنی  
تیسرے روئے جناب سیمائی  
چوتھے خاتون جہاں نبت بنی  
عرش تک پہنچنے میں جن کے تالی  
پانچویں روئے میں عابد ازلیں  
حال جب باپ کا یاد آتا تھا  
عمر بھر روتے رہے وہ سالار  
پانی جب رو بروان کے لاتے  
تو وہ پانی ہے پدر کو نہ ملا -  
جب کئی روز نہ کھانا کھایا  
بھیجا جنت سے خداوند کریم  
لوگ کہتے تھے کہ اے ابن حسین  
کس لئے آپ یہ غم کھاتے ہیں  
آپ فرماتے تھے یوں لوگوں سے  
باپ مشوق خدا تھا میرا

روئے یوسف کے لئے سال کئی  
خوف اللہ سے کر کے نالای  
باپ کے بعد یہ کی ہے زاری  
زچ تھے رونے سے محلے والے  
باپ کی یاد میں چالیس برس  
عالم اک ہوتا تھا بے ہوشی کا  
کھانے پینے سے ہوا تھا انکار  
رو کے اس پانی سے یوں فرماتے  
پیاسا مارا گیا سارا کنبہ  
کٹ گئے رونے میں ہر صبح و صا  
خوان نعمت کے اور آپ تسنیم  
اس طرح کرتے ہو کیوں شور و شین  
سب کے مانباپ گزر جاتے ہیں  
سب کے ہیں باپ خدا کے بندے  
باپ حاجات روا تھا میرا

نذر حق کر کے پیارے سر کو پاؤ  
 جو کہ رویا میرے بابا کے لئے  
 جب یہ فرماتے تھے کہ شیون  
 لوگ رونے میں جو سمجھاتے تھے  
 کیونکر ہر دم نہ بھرے وہ آہیں  
 ہیں صواعق میں روایات لکھیں  
 جو جو کرتے تھے ستم ساکن شام  
 یوں تو ہوتا تھا ستم روز نیا  
 شام کے ملک میں پہنچے جو حرم  
 ایک ٹوٹا سا ملا رہنے گھر  
 چھوڑ کر شہر مدینہ صدوائے  
 یوں تو گریاں تھے سمجھی آل رسول  
 ہر گھڑی روتی تھی بابا کہہ کر  
 بھوکے مدت سے تھے اور شہر دہن  
 وہ جو ویران مکاں میں سوئی

تم کو دوزخ سے بچا یا یا رو  
 اس کو بچتے گا خدا رحمت سے  
 موم سا ہوتا تھا قلب آہن  
 آپ جنگل میں چلے جاتے تھے  
 رو برو جن کے یہ صدے گزریں  
 آفتیں آپ پہ جو جو گزریں  
 لکھ نہیں سکتا ادب کا ہر مقام  
 ایک لڑکی کا سنو حال ذرا  
 بھوکے اور پیا سے بصدیخ و لم  
 قفل باہر سے اندھیرا اندر  
 مالک خلد وہ دیرانہ بہائے  
 پر سوا سب سے سکینہ بھٹی ملول  
 چھوٹا سن داغ میتھی دل پر  
 باپ کا سوگ تھا اور غیر وطن  
 باپ کی یاد میں شب بھر روئی

خواب میں آئے حسین ابن علی  
 بولی بابا مجھے تم مچھوڑ گئے  
 ساتھ اب لے چلو مجھ کو بابا بڑ  
 اپنی اماں سے ملے جا کے حسین  
 شاہ نے چھاتی سے بیٹی کو لگا  
 تجھ کو بلوائی ہے دادی تیری  
 خواب سے چونکی سکینہ اسدم  
 ہے سکینہ کوئی دم کی مہمان  
 آج میں تشنہ جگر جاتی ہوں  
 جب مدینے کو یہاں سے جاؤ  
 کر بلا کا جو نظر آوے مقام  
 بندگی عرض کرو بابا کو بڑ  
 بول دو اکبر و قاسم سے یہی  
 کہنا عکس سے یوں بعد سلام  
 شام میں ہو گئی پیاسی کی قضا

پوچھا کیا حال ہے بیٹی پیاری  
 لاکے پر ویس میں دل توڑ گئے  
 میرا اس گھر میں ہے جی گھراتا  
 یہ کہاں جائے سکینہ بے چین  
 اور منہ چوم کے یہ فرمایا  
 چل مرے ساتھ پیاری میری  
 ماں سے کہنے لگی باوردو الم  
 باپ کے پاس چلی ہے اماں  
 یہ وصیت تمہیں کر جاتی ہوں  
 قبر پر سے مری ہوتے جاؤ  
 سب شہیدوں کو مرا کہنا سلام  
 اور اصغر کی بلائیں لے لو بڑ  
 کہ ہے تسلیم سکینہ نے کہی بڑ  
 کہ سکینہ ہوئی غربت میں تمام  
 پیاس بھر جس کو کہ پانی نہ ملا

اور پہنچو جو وطن میں غم خوار  
 اس سے سب حال مرا کہہ دینا  
 آخری اک ہے وصیت میری  
 جب ملے آپ کو کھانا پانی  
 باتیں بیٹی کی فغاں کی سنکر  
 قبر احمد کی طرف ہاتھ بڑھا  
 ہم پہ ہے آج غریب الوطنی  
 آج ہوتی ہے سکینہ خست  
 غلغلہ رونے کا سن کر ناگاہ  
 کہا ماما سے خبر لا جلد ہی پڑ  
 جا کے ماما نے خیر یہ لائی پڑ  
 خواب میں دیکھ کے دیدار پر  
 نہیں تھمتی ہے جو سمجھاتے ہیں  
 اب سحر باپ کے اسکو نہیں چین  
 ہو کے بچپن یزید اظہار

وال بہن صغرا ہے تب سے بیمار  
 اور رو رو کے بلائیں لینا  
 اس کو مت بھولنا بانو بی بی  
 یاد کرنا مجھے اماں جانی  
 بی بی بانو کو ہوا درد جسگر  
 عرض کرنے لگے با آہ و بکا  
 سنئے اے سید مکی مدنی پڑ  
 صبر و بانو کو آ کر حضرت  
 نیند سے چونکا نیرید گمراہ  
 کس لئے روتے ہیں آج آل غی  
 ایک ہے شاہ کی چھوٹی بیٹی  
 غمزدی آج ہے بالکل مضطر  
 سبھی اسکے لئے غم کھاتے ہیں  
 دمدم رو رو کے کہتی ہے حسین  
 سر شہ دیں کا منگا یا اسدم

رکھ دیا ایک طبق میں وہ سر  
 کہا ماما سے حرم میں پہونچا  
 جب حرم میں ہوا داخل وہ طبق  
 کھینچ کر دیکھی سکینہ رومال  
 چاند سا تباہاں ہے روئے پر نور  
 مشک و عنبر کی مہک گیسو سے  
 سر لے ہاتھوں میں سکینہ مضطر  
 کیف آنکھوں میں محبت کا چڑھا  
 منہ سے منہ ملتی تھی سر ہاتھوں میں تھا  
 سنا عابد نے جو یہ شور و بکا  
 اے مرے رشک قمر نور العین  
 تب سکینہ نے یہ عابد سے کہا  
 بھائی اب چھٹتا ہے زنداں ہے  
 ہم مصیبت زدہ اور غیبت وطن  
 عود خوشبو یہاں ملتی ہے کہاں

ڈہانکار و مال حریری اس پر  
 یہ علاج اس کے ہے بس رونیکا  
 بڑھ گیا عابد مضطر کا خلق  
 باپ کا سر ہے لہو میں سب لال  
 یاد خالق میں تھیں آنکھیں مخمور  
 گھر معطر ہوا سب خوشبو سے  
 منہ سے منہ ملنے لگی رو رو کر  
 دمیدم کہتی تھی ! بابا ! بابا  
 اور چیتا قی تھی کھ کر بابا !  
 پوچھا چھاتی سے سکینہ کو لگا  
 آج جاتی ہو کہ ہر نبت حسین  
 خواب میں آئے تھے شب کو بابا  
 مگر افسردگی ہے اس غم  
 دفن کی جا ہے میر نہ کفن  
 جب میر نہ ہو شمع سوزاں

<p>چادر گل نہ میسر ہوگی  بھائی یلین پڑھو بالین پر پڑ  بنی سکینہ ہوئی جنت کو رواں  پڑ گیا شام میں اک اندھیارا  خون کا برس افک سے باراں  اس پریشاں نے یہیں ختم کیا  دستگیر آپ کا عاجز ہے غلام</p>	<p>وفن جب شاہ کی دختر ہوگی  میرا اس نزع میں ہے حال گر  کرتے عابد رہے بس شور و فغاں  ہوئی زنداں میں قیامت پر پا  جب ہوئی وفن سکینہ ناداں  طول ہے آگے بیاں اس غم کا  فصل اس پر رہے یا شاہ اناں</p>
---	--

### داستان درحالات بی بی صفرائی اللہ عنہا

<p>باپ سے صفرائی جدائی کا حال  یہ تھی گرفتار بلائے بختار  رہ گئی تانی کے گھر وہ خستہ حال  ہجر میں شتاق قضا ہو گئی  دو نامرض ہو گیا بیمار کا پڑ  داغ جدائی سے جگر تھا کباب</p>	<p>لکھتا ہے یوں راوی شیریں مقال  جب چلے کوفے کو شہ دلفگار  صنف سے کاہیدہ تھی مثل طال  باپ سے صفرائی جو جد ہو گئی  حال و گریہ گیا اس زار کا  شعلہ سا بھڑکا دل پر اضطرا</p>
---	---

انک کا آنکھوں سے بسا کرتا تھا  
 کھانا نہ پینا تھا نہ آرام و چین  
 رو رو کے بہلاتی تھیں مہاسیاں  
 جاں کو نہ بیتابی میں کھوئیں حضور  
 کہتی تھی کیا صبر کرے بی بیو  
 زلیست گویا میری قصا ہو گئی  
 پہلے کھڑے ہو کے میں درواز پر  
 درد جدائی سے بنا اب یحال  
 ہوش سے گواہی میں بہوش ہوں  
 بابائے کی یاد نہ مادر نے کی  
 قاسم و اکبر نے نہ پوچھا مجھے  
 سینکڑوں میں رنج و یاکن مقرر  
 یا باکو تکلیف ہے کچھ پیاس کی  
 رو رو کے سو جاتی ہوں جہت بخبر  
 ظلم پر باندھے ہیں کمر اہل شام

دود و جگر آہوں سے اٹھنے لگا  
 صبح و سائب پہ تھا نام حسین  
 بی بی سلامت میں شہ دو جہاں  
 رحم کچھ ہم لونڈیوں پر ہو ضرور  
 ہجر میں دل جس کا گرفتار ہو  
 کیسے مسیحا سے جدا ہو گئی بڑ  
 باپ کی رہ تکتی تھی شام و سحر  
 نہ بھی ہے بائیں سے اٹھانا حال  
 پر نہ عزیزوں سے فراموش ہوں  
 عمو نہ ہمیشہ براور نے کی بڑ  
 حیف کہ اصغر نے نہ پوچھا مجھے  
 ساتھ یہ فرقت بین یا ہے بخار  
 ہوتی ہے یاں تپ میں مجھے تشنگی  
 خواب برے آتے ہیں مجھ کو نظر  
 پیاسا ہے لشکر شہ دیں کا تمام

دکھتی ہوں نیزے پہ بابا کا سر  
 روتے نظر آتے ہیں زینب چھو بھی  
 دکھتی قاسم کو ہوں پیسا کبھو  
 خوں میں تر دامان ہے شبیر کا  
 دیکھتا ہے زندان میں ماں کو کبھی  
 دکھتی ہوں شیر خدا کو کبھی پڑ  
 کرتی تھی یوں ہاتھ اٹھا کے دعا  
 تب ام سلمہ نے گلے سے لگا  
 روکے کہے نانا تمہارے سول  
 پوچھی میں کیا حال ہے کیونکہ میں  
 دیکھ شیشہ مجھے فرمائے تھے  
 ہوگی شہادت جہاں شبیر کی  
 ہوئے گا بظلم سے قتل امام  
 جب سے گیا کونے کو سخت جگر  
 دسویں محرم سے ہے رنگ امکا ل

دھوپ میں لاشہ ہے پڑا خاک  
 جلتے ہوئے دکھا ہے خیمے کبھی  
 نہر پہ عباس کا لاشہ کبھو  
 حلق پہ اصغر کے نشان تیر کا  
 گردن عابد سے ہے رسی بندھی  
 روتے ہوئے غیر نسا کو کبھی  
 کنبہ سلامت رہے شبیر کا  
 شیشہ دیا خون بھری خاک کا  
 آئے تھے اک روز مرے گھر لول  
 کس کا ہے غم آپ جو خوں بارش  
 رکھو حفاظت سے بہت ہی اسے  
 خاک ہے اس شیشے میں انکی بھری  
 خاک یہ خوں ہو سگی اس دم تمام  
 ہر گھڑی شیشے پہ تھی میری نظر  
 قتل ہوا ہے کہیں زہرا کا لعل



سنتے ہی صغرا پہ اک آفت ہوئی  
 کہتی تھی ہجولیاں بیمار سے  
 حق سے دعا ہے کہ شفا دے تمہیں  
 آپ غذا کھائیں نہ رویا کریں  
 کیجئے نہ بے اس میں اے حضور  
 کہتی تھی کیا خاک وہ کھا و غذا  
 آرزو کب ہے جو سد ہر جا نہیں  
 قصہ ہوا فیصلہ اب زلیت کا  
 غم تو یہ ہے آیا نہ قاصد مرا پڑ  
 کہتے ہیں اس سال کوئی دیندار  
 لوگوں نے صغرا کو خوشی سے کہا  
 سنتے ہیں ایک قاصد نیکو مصفا  
 مال سے آگاہ وہ سرور کے ہے  
 تانی سے صغرا نے کہا ہنس کے تب  
 ساتھ تھیں ہجولیاں اس دم تمام

اور قیامت پہ قیامت ہوئی  
 بی بی سلامت ہیں پدر آپ کے  
 باپ سے اللہ ملا دے تمہیں  
 چین سے بہرات کو سویا کریں  
 دے گا شفا شافی مطلق ضرور  
 جس سے نہ پی جاتی ہو مطلق دوا  
 سب یہ دعا مانگو کہ مر جاؤ نہیں  
 جھکو بھی بہنوں کی طرح دو ٹھکلا  
 لایا نہ خط سید کو نین کا پڑ پڑ  
 آیا مدینے میں شتر پر سوار  
 حق نے دیا بی بی ترا مدعا  
 لایا ہے انبارشہ کائنات  
 ٹھہرا وہ روحنے میں تمہر کے ہے  
 لے چور و خنے میں یہ میر کے اب  
 کرتی تھی صغرا یہ خوشی سے کلام

مانگو دعائیں یہ خدا سے بہ ہم  
 کہتے ہیں روئے میں جو داخل ہوئی  
 حشر کا سماں نظر آیا اُسے  
 روتا ہوا قاصد ناشاد تھا  
 بی بی نے قاصد سے یہ رو کر کہا  
 کرتا ہے اس طرح تو کیوں روئیں  
 آہ کے ساتھ اسنے یہ کی عرض تب  
 بھائی برادر سبھی کنبہ ترا پڑ  
 لاشے عزیزوں کے ترے سر لبر  
 سنتے ہی چمین ہو وہ نوحہ گر  
 آگے بس اس غم کا ہو کیونکر بیا  
 باپ نہ صغرا کے فقط آپ تھے  
 ان کے الم میں ہے جہاں سیر  
 کر یہ دعا اے مرے پیار حسین

بابا کو بھی لینے یونہی جائیں ہم  
 دور ہوئی دل سے وہ ساری خوشی  
 سو جھانہ کچھ اپنا پرایا اسے  
 مرقد الوز کو تھا اک زلزلہ پڑ  
 حال تو کہہ بھائی مرے باپ کا  
 زندہ تو ہے بھائی امام حسین  
 مارا گیا بابا ترا تشنہ لب  
 کو فیوں کے ہاتھ سے مارا گیا  
 دھوپ میں جلتے ہوئے آئے نظر  
 مرقد احمد پہ گری آہ بھر  
 سارے مدینے میں تھا شور و فغا  
 سارے مسلمانوں کے وہ باپ تھے  
 غمزدہ اک تو ہی ہے کیا و تنگی  
 دور ہو سب رنج ہمارے حسین

کر بلا ہاں بلدیے کے خمیے میں حضرت امام حسینؑ کی شہاد کی خبر گھوڑے پہنچا نیکا حال

کچھ سنا دتگیر غم کی تیسرے پڑ  
 کہتے ہیں جب حسین ابن علی  
 غش نے چاہا زمین پہ گر جائے  
 تشنہ لب گرم ریت پر ناگاہ  
 قتل کرنے وہ دوڑے سارے عین  
 تھا علی کی سواری کا گھوڑا  
 پھر کھڑے ہو کے دور تیروں سے  
 تب اشارہ کئے جناب حسین  
 خون حضرت کامل کے ماتھے سے  
 کہا بانو نے حق کے میں قرباں  
 بولی زینب نبی کی میں واری  
 دوڑی بی بی سکینہ چلا کے  
 پر وہ عابد اٹھا کے خیمے کا پڑ  
 غل ہوا بی بیوں میں رو نیکا  
 زمین خالی جو رو رہا گھوڑے

کیا ہوئے رن میں سبط پیغمبر  
 پاؤں تک سر سے ہو گئے زخمی  
 پر سنبھالا ہوا تھا گھوڑے نے  
 زمین سے گر پڑے شہ ذیجا  
 گرد پھرتا تھا دل دل غلیں پڑ  
 اشتیاقوں کوٹاپوں سے مارا  
 اس کو زخمی کیا عینوں نے  
 جاتیر کر ہیں بی بیاں بے چین  
 نہنہنا یا وہ در پہ خیمے کے  
 زندہ آئے شہ زمین دڑا  
 بھائی جانی کی آئی سواری  
 گود میں بیٹھوں گی میں بابا کے  
 کہے گھوڑا ہے خالی زمین آیا  
 اور سکینہ نے گھوڑے سے پوچھا  
 میرے بابا کو کیا کیا گھوڑے

<p>کس کے خوں سے رنگا یہ ماتھا ہے  تیرے جانے کے وقت رو رو کر  دکھ غافل سواری سے مت ہو  کیسے تجھ سے جس راہوں کے بابا  انکے جینے کی کوئی آس بھی ہے  اے علی کی سواری کے گھوڑے  عرش غم سے سکینہ کے کانپا  بس کراے دستگیر اس غم سے  آہ کا دل سے اٹھ رہا ہے دھوا</p>	<p>شہ کو کس جاگرا کے آیا ہے  میں نہ بولی تھی رکھ کے سرمہ پر  نہ گرا دنیا میرے بابا کو پاؤ  ہائے پانی انھیں ملائے ملاؤ کو  کیا اکیلے میں کوئی پاس بھی ہے  مجھے لچل جہاں ہیں بابا گرے  منہ سے کیا بولے رو دیا گھوڑا  کٹ رہے ہیں جسگر محبوب کے  کوئی ذکر اور چھڑا ہے زادان</p>
---	---

مثنوی در بیان مفارقت سراقہ و جسم مبارک بعد شہادت  
حضرت جناب امام حسین علیہ السلام

<p>سرورِ حنبت حسین ابن علی  فانی دورِ وزہ ہے یہ دنیا حقین  زحمیتیں پیغمبرِ دل کو اس نے دی  بہر حق اس مثنوی کو دوستو</p>	<p>حامی امت حسین ابن علی  اعتبار اس بیوفا کا کچھ نہیں  اولیاء نے آفتیں کیا کیا سہی  ہو مخاطبِ دل کے کانوں سے سنو</p>
---	--

یوں تو اس دنیا میں ہیں لاکھوں ہی غم  
 یاپ ماں خویش و برادر اور وطن  
 سو نہجئے تو فاطمہ کے نور عین  
 باپ سے نانا سے ماں سے بھائی سے  
 ہو گئے مکے مدینے سے جدا  
 خیر یہ سب کچھ ہوا تنہا ہوئے  
 پارہ پارہ بن گئی لاش آپ کی  
 اس جدائی میں جو گزرے حادثے  
 سر ٹپک دوں یا گریاں چہر لول  
 کر بلا میں دفن ہے اس شہ کی لاش  
 بعض دیتے ہیں مدینے کی خیر  
 مصر میں بھی ہے زیارت آپ کی  
 یہ بھی ہے اکثر کتابوں میں لکھا  
 جب سلیمان شام کا حاکم ہوا  
 از سر نو غسل دیکر بانیاز

سب سے بڑھ کر ہے جدائی کا الم  
 چھوڑنا اس کا ہے پس رنج و محن  
 کو کنسی شئے سے نہیں بچھڑے حسین  
 اقربا سے اور بچوں سے چھٹے  
 چھٹ گیا روضہ رسول اللہ کا  
 سر کٹائے سجد میں اللہ کے  
 سر میں اور تن میں جدائی ہو گئی  
 روح سے زہر لے کے پوچھا چاہئے  
 حال اس سر کا عزیز و کیا لکھوں  
 ہے ہر اک کو آج تک سر کی تلاش  
 فاطمہ کے گود میں ہے شہ کا سر  
 کر بلا میں بھی ہے تربت آپ کی  
 سر نیزید بے حیا کے گھر میں تھا  
 شہ کا سر اس کو خزانے میں ملا  
 کی ادا اس نے جنازے کی نماز

دفن گورستاں میں اسکو کر دیا تو  
 ہائے اس سر پر جو گزرے حادثے  
 سر جدا جب بسم اظہر سے ہوا  
 بنوازلے چوں حکایت می کند  
 کز نیبتاں تا مرا ببردہ اند  
 کوفیوں نے حسیم اظہر آپ کا  
 قولی ملعون نے نیزہ پر چڑھا  
 راوی کہتا ہے کسی النساں کا سر  
 پہلے اس دنیا میں جو نیزہ چڑھا  
 کیوں نہ عقل انسان کی اسیں ملتے  
 سر خرو ہو دیں تمامی اشقیاء  
 ظالموں کے لاشوں پر ہو دے نماز  
 گھر میں ہو آرام سے اہل ستم  
 جب چلے کوئے کو آل مصطفیٰؐ  
 روئے ہیں لاشوں پہ حیدم بی بیبا

ہوتا ہے حضرت کا دال بھی فاتحہ  
 ہیں سبھی غم کے کتابوں میں لکھے  
 تھی یہی حلق بریدہ سے صدا  
 وز جدائی ہا شکایت می کند  
 وز نفیرم مرد وزن نالیدہ اند  
 گھوڑوں کو دوڑا کے خستہ کر دیا  
 کوفے میں سر شاہ دیں کالے گیا  
 نیزہ پر رکھا نہیں کوئی بشر  
 حسین ابن علی مظلوم کا  
 اسکی قدرت وہ ہی جانے دوستو  
 نیزہ پر سر فاطمہ کے غسل کا  
 اور رہیں حضرت کے لاشیں بے نماز  
 اونٹوں پر بے پردہ ہوشہ کے حرم  
 پہلے آئے لاشوں پر کرنے بکا  
 عرش کا پنا خون رو یا آ سماں

کو فے میں قوی جو سر کو لے گیا  
 رات تا یک ہو گئی تو وہ لعین پڑ  
 ظرف میں مٹی کے اس کو رکھ دیا  
 آج لایا ہوں سر شاہِ اعم  
 وہ کہی لاتے ہیں مردم مال و زرہ  
 اٹھ گئی بستر سے اس کے خشکیں  
 ایک بی بی اس کے جو ہمراہ تھی  
 سر سے لیکر آسمان تک رات بھر  
 حاکم کوفہ جو تھا ابن زیاد پڑ  
 طشت میں رکھ کے سر ابن علی  
 زید بن ارقم وہاں موجود تھے  
 حاکم کوفہ سے روکریوں کہا  
 میں نے دیکھا ہے رسولِ کبریا  
 ماجرا یہ سن کے کھایا پیچِ قتاب  
 رحم کرتا ہوں صغینی پر تری پڑ

وقتِ شرب اور بند در حاکم کا تھا  
 اپنے گھر لایا سر سلطان دیں  
 شاد شاد اپنی یہ بی بی سے کہا  
 خلعتیں اس کے عوض پائینگے ہم  
 تو نے لایا سبطِ پیغمبر کا سر  
 دوسری جا سو گئی وہ دل خیز  
 دیکھی قدرت صبح تک اللہ کی  
 نزدیک تا بندہ تھا مثلِ قمر پڑ  
 صبح منگوایا سروں کو شاد شاد  
 رکھاوند ان مبارک پر چڑی  
 یہ صحابی ہیں رسول اللہ کے  
 کر چڑی لب سے شہ دیں کعبہ  
 چومتے تھے ان لبوں کو بارہا  
 اور دیا ابن زیاد اس دم جواب  
 ورنہ تجھ کو قتل کر داتا ابھی

ابن ارقم کانپ کر اسدم کے  
 پاس آل مصطفیٰ کا کچھ نہیں  
 کیا کیا کرتا ہے کیا تو اسے غیبت  
 ایک دن دو دنوں تو اسوں کو رسول  
 ہاتھ سر پر پھیر کر منہ چوم کے  
 ان کو ہنسو نپا تجھے اے کبریا  
 ڈر خدا اور مصطفیٰ سے اے لعین  
 برگزیدہ مقبلہ اور میں یہ  
 ابن ارقم روتے اپنے گھر گئے  
 سر شہیدوں کے کیا بس ایک جا  
 خانہ خانہ کوچہ کوچہ در بدر  
 تھی محبوس میں خالق کی خوشی  
 مومنو سمجھو کچھ ذلت اسے  
 صفحہ دنیا پر اب دیکھو یقین  
 ہم روشنی سے شہ کو سن کا

رحم ہے میری ضعیفی پر تجھے  
 ڈر خدا سے ڈر خدا سے وہ لعین  
 اور میں تجھ کو سناؤں یک حد  
 اپنے زاتوں پر بٹھا کے تھے مول  
 عرض کرتے تھے خداے پاک سے  
 نیک بندوں کی حمایت کر رہا  
 یہ ہیں اولاد شفیع المسد  
 یاد رکھ مقبول پیغمبر ہیں یہ  
 کی جفا ایک اور اس مرد دوسرے  
 کوفے میں پھروایا نیزے پر چڑھا  
 روتے تھے اس ظلم سے جن و بشر  
 اس میں عزت ہے شہید دینی بڑی  
 بھید ہیں اس میں بہت اللہ کے  
 ظالموں کا نام لیوا ہی نہیں  
 شتر تک قائم ہے آل مصطفیٰ



سر جھکا کر مومنوں سے ذرا ڈر  
 جمع نیزوں پر کئے تھے اہل شام  
 تھے وہاں کوئے کے سب چھوٹے بڑے  
 قاسم و عباس اور اکبر کا سر  
 شہ کا سر جوں چودھویں کا چاند تھا  
 تھا سمندر کو فخر رخ کے نور سے  
 مشک از فر کی مہک کا کل سے بھی  
 سایہ کرتے تھے فرشتے سر سپید  
 زید بن ارقم کے گھر پہنچے جو سر  
 سورہ اصحاب کہف آپ اس گھڑی  
 جبکہ آیات تعجب کو پڑھا  
 تم نے اس قصے کو سمجھا ہے غریب  
 زید بن ارقم یہ سن کر رو دئے  
 بولے یا ابن رسول اللہ بجا  
 خون آنکھوں سے بہاؤ مومنو ڈر

یہ فساد اور یہ قصہ ہے نبی  
 اقربائے شاہ دیں کے سر تمام  
 دیکھ کے سر روتے تھے سر پیٹ کے  
 عون حبغر اور علی اصغر کا سر  
 مثل تاروں کے تھے سارے اقربا  
 روشنی افروز تھی شمع طور سے  
 تھی مسطر کو فہ کی ہر ہر گلی ڈر  
 تھے تلاوت میں کلام اللہ کے لب  
 پڑھتے تھے قرآن یہ اپنے بام پر  
 پڑھتے تھے آمد سروں کی وال ہوئی  
 دی سر سرور نے نیزے سے صدا  
 میرا قصہ اس سے بڑھ کر ہے عجیب  
 ہو گئے سب رو نگھنے تن کے کھڑے  
 ہے عجب تر اس سے قصہ آپ کا  
 سر روانہ ہوتے ہیں اب شام کو

<p>لو سفر آل رسول اللہ کا پڑ ہو سکے اہل حرم کا کیا بیاں</p>		<p>بے سرو ساماں ہی غربت میں ہوا شرم سے اب بند ہوتی ہے زباں</p>
	<p>مرج</p>	
<p>حرم کو ساتھ لے سجاد شام جاتے ہیں فلک طرف کبھی حسرت سے سر اٹھاتے ہیں</p>		<p>سرو کو نیزے پکچھ اشک خوں بہاؤ زمین پہ شرم سے گردن کبھی جھکا نہیں</p>
<p>پیادہ پاہیں تو اونٹوں کی ہاتھ میں تھما رہا یہ عاجزی کے تصدق یہ صابری کے نشا</p>		<p>سوار پانچہزار اور ایک یہ سمیار جھٹائیں کھینچ کے امت کو بختواتے ہیں</p>
<p>فرشتے رورو کے کہتے تھے اے خدا کریم علی کے پوتے ہیں سجاد صاحب تعظیم</p>		<p>ترا ہے اسم مبارک غفور اور رحیم تو دیکھتا ہے جو کوئی انہیں ستاتے ہیں</p>
<p>ملائکہ کو سوا حکم خالق اکبر محبتوں میں گرفتار کر کے شام و سحر</p>		<p>ہمارے کھید و شکی اصلا نہیں ہے تلو خیر ہم اپنے دوستوں کو یونہی آزما تے ہیں</p>
<p>پیادہ چلنے سے پاؤں نہیں ہو گیا ہے ورم</p>		<p>برہنہ پاہر ترقی کا نمٹوں کے ہیں ہزار وستم</p>

ہر اک قدم پہ صد آیلے سناتے ہیں	جنگ کے غنچوں کے مانند درد سے پیچم
عزیز دیکھیے تو سر سامنے عزیزوں کے ہزاروں ٹھوکریں ناطاقتی سے کھاتے ہیں	چلے جو شام کو حضرت تو اس طرح سے چلے ستم رسیدہ ہیں مظلوم بھوکے اور پیاسے
قدرت حق تھی نمایاں سو منو تھا ہر اک منزل میں اعجاز بنی کو بچو پھرتے تھے سر لے اہل شام اور اس میں ایک قلم لوہے کا تھا سفر یہ لکھی قلم نے خون سے اس کو بخشے گا نہ ہر گز لاشریک کچھ شفاعت کی نہ رکھیں گے امید اک مکاں پر ایک راہ ہے ملے دیکھتے ہی سر کو عاشق بن گیا رات بھر اس کو رکھا جہاں پڑا	سر شہیدوں کے چلے جب شام کو لیا کراست اس سر سرور میں تھی پہلی منزل میں ہوا اک جام مقام ہاتھ اک دیوار سے پیدا ہوا حکم حق سے سنگ پر دیوار کے جو ہوا قتل حسینا کا شریک حشر میں ناما سے انکے وہ پلید پھر سر اقدس وہاں سے لے چلے خادموں کو لے کے وہ واں رہتا تھا اس ہزار اُن کو روپے دوہو جواں

دھویا مشک و عطر اور عنبر لگا  
 رات بھر تا باں بھتا وہ اللہ کا لوز  
 وہ نصاریٰ خادموں کو ساتھ لے  
 واسطے تقسیم کے جب بد گہر  
 ہو گئی تھی راکھ چاندی جلے سب  
 یک طرف جو ایت قرآن تھی  
 آج یہ سمجھے نہ ظالم پر جفا  
 دوسری جانب جو ایت تھی لکھی  
 جان لیوں گے وہ ظالم پر جفا  
 لے چلے پھر واپس سے سر شیر کا  
 دیکھا لب ہلتے تلاوت میں ہے سر  
 پوچھا یہ کس کا ہے سر بولے بھی  
 بولا سچ ہوتا نہ دین ان کا اگر  
 لایا اسلام اشقیاءوں سے لڑا  
 سینکڑوں اعجاز اس سر سے ہوئے

صبح تک اس سر کو آنکھوں سے ملا  
 والد و شیدائیاں یہ ذی شعور  
 بس مشرف ہو گیا اسلام سے  
 وہ روپے دیکھے جو کیسے کھو لکر  
 قدرتی سکھ اٹھا اس پر عجب  
 اے محبوب اس کے معنی ہے یہ  
 ظلم سے ان کے ہے تائید  
 مولانا مضمون اس کا ہے یہی  
 ان سے اب کرتا ہے جو جو کھریا  
 راہ میں سچی بیڑی آ ملا  
 پس مجھ یا شور شور و شہر  
 آل احمد ہے حسین برہنہ  
 نیرہ پر چڑھتا کلام اللہ  
 اور شہادت باکے جنت کو گیا  
 سینکڑوں کامر سماں بن گئے

جس جگہ اس سر کا ہوتا تھا نزل  
 مرسلوں کی رو میں جنت چھوڑ کر  
 قالموں کے سینکڑوں سہک سہم  
 خوش ہوا سنکر نیرید لے حیا  
 جمع تھے دربار میں سب خاص عام  
 نشہ پیکر تخت پر بیٹھا نیرید  
 سر شہیدوں کے جو آئے روبرو  
 طشت میں رکھو ایا سر شبیر کا  
 چند اصحاب نبی حاضر تھے داں  
 ہو گیا اصحاب پر برہم نیرید  
 سمرہ بن حذیب صحابی رسول  
 بات کاٹے تیرے خالق اسشتی  
 ان لبوں کو بارہا اے تند خو  
 یہ سخن سنتے ہی ہو کر خشکیں  
 تو بہت صحبت میں حضرت کے رہا

آتی تھی فردوس سے روح بتوں  
 چومتے اس سر کو تھے شام و سحر  
 شام کو پہنچے غرض اہل حرم  
 اور کیا سماں فراہم حشرن کا  
 تھے خوشی میں فتح کے شاعر تمام  
 نہایتیں بجوار ہے تھے سب پلید  
 پوچھا حال اک ایک کا وہ تند خو  
 اور چھڑی دانتوں پہ رکھا بیجا  
 دیکھو یہ حالت کئے شور و فغاں  
 سات کو انہیں سے کر دیا شہید  
 بولے اس مردود سے ہو کر ملول  
 دودھ کر دندان اقدس سے چھڑی  
 چومتے دیکھا رسول اللہ کو  
 اس صحابی سے کہات وہ لعین  
 پاس ہے مجھ کو رسول پاک کا

آپ بولے پاس صحبت ہے تجھے  
ایک سوداگر یہودی تھا وہاں  
بولا اس سے تب یزید بد کلام  
اس نے جب پوچھا نسب تو یہ کہا  
پھر یہودی نے کہا یہ تو بتا  
سرنگوں ہو کر یہ بولتا تب شقی  
سنتے ہی سر سے عمامہ پھینک کر  
بولا کیا بد ذات ہے تو اے پلید  
میں بنی سحیلی کے ہوں اولاد سے  
سب یہودی عجز سے بے شہہ و شک  
کل کے دنگی بات ہے ابد نہال  
آج ان کی آل کو کر کے شہید  
ظالم اور جاہر شقی ہے تو لعین  
تھا دکیل ایک روم کے قصیر کا دل  
رو کے بولا شامیو کیا ہو گیا

ڈر نہیں آل رسول اللہ سے  
پوچھا حالت سر کی آیا وہ فقال  
جس کا یہ سر ہے حسین انکا ہے نام  
باپ تھے انکے علیؑ ماں فاطمہ  
فاطمہ کے باپ کا کیا نام تھا  
فاطمہ بیٹی رسول اللہ کی  
وہ یہودی بس لگا ٹکرانے سر  
آل پیغمبر کو کر دایا شہید  
پشت ستر حج میں اور انہیں ہوکے  
ریڑھ چوکھٹ چومتے ہیں آج تک  
اگر گئے تیرے پیغمبر انتقال  
در بدر پھر دار ہا ہے اے پلید  
تجھ سے بدتر کوئی دنیا میں نہیں  
عیسوی تھا قوم کا وہ لوزواں  
آل پر اپنے نبی کے یہ جفا

بعض جا برا آج تک مثل گماں  
 کرتے ہیں ہم مثل کعبے کے طواف  
 آنکھ اس جا پر ملا کرتے ہیں ہم  
 اپنے پیغمبر کے مارے آل کو  
 راوی کہتا ہے نیرید بد شعار  
 مجھ سے کچھ درخواست کر ابنِ حسین  
 سر منگادے میرے بابا کا ابھی  
 سر شہیدوں کے غرض سہرا لے  
 جب وطن کو پہونچے میں ابنِ حسین  
 ہر طرف تھی داعینا کی صدا  
 بعض کہتے ہیں ملا کر جسم سے  
 بعض کہتے ہیں کہ سر شہیر کا پڑ  
 دفن ہیں جس جاحن اور فاطمہ  
 دونوں کی پہلو میں سر رکھ باپ کا  
 لیجئے دادی امانت آپ کی

سم کا عیسیٰ کے گدھے کا ہنسیاں  
 پوچھ لے اس میں نہیں بالکل خلاف  
 جان و مال اپنا فدا کرتے ہیں ہم  
 بدتر از کفار سچو اے شامیو  
 حضرت عابد سے پوچھنا ایک بار  
 آپ بولے اس سے تب کر کے نشین  
 اور مدینے کی دے بس پر دانگی  
 حضرت عابد مدینے کو پھرے  
 سب مدینے میں ہوا اک شور و نشین  
 روزِ محشر سے وہ دن کچھ کم نہ تھا  
 دفن عابد لاشِ شہ کی کر دے  
 تا مدینہ ساتھ ہی عابد کے تھا  
 اس زمیں کو کھود کر زین العیا  
 پھینک کر عمامہ عابد نے کہا  
 سو نپتا ہوں یہ سر ابنِ علی

<p>اس الم سے کانپ اٹھا عرشِ قدیر          غم سے محشرِ فاطمہ اٹھ کر کے ہے          سن لئے حالِ جدائی دوستو          اے حسین ابنِ علی والاصفات</p>	<p>بس کراب بس کر غلامِ دستگیر          زلزلہ رو صحنے میں پیغمبر کے ہے          ہاتھ اٹھا کر عرشِ یشہ سے کرو          دو جہاں کے غم سے ہو ہو کونجاست</p>
--	---

### سلام

<p>جگرِ فاطمہ اور دلبرِ حیدر میں ہوں          سب جنودِ ولی اللہ کا افسر میں ہوں          تم خطا پر ہوا رے ظالمِ حق پر میں ہوں          سب میں افتخارِ حیدر و صفہ میں ہوں          ایک کو زندہ نہ چھوڑوں دلا در میں ہوں          تشنگی دیکھ کے مصونہ کی مضطر میں ہوں          یاد رکھنا سپہِ ساقی کو شرم میں ہوں          دستگیر آج تیرا حامی محشر میں ہوں</p>	<p>جگرِ حق کہتے تھے رشتہ سبطِ پیغمبر میں ہوں          میرے بابا کو ملا شاہِ ولایت ہے خطاب          کہا شبیر نے کفار و ستمیوں وقتِ دعا          ایک حملہ میں کروں زیر و زبر و فوجِ تمام          گر کروں نعرہ تو دکھلاؤں بھی نارسر          خیر و در سے پانی نہ یا تم نے تو کیا          حشر کے روز جو تم تڑپو کے پانی کے لئے          گل کے دن آرزو اتنی ہے یہ کہدینِ شبیر</p>
---	--

ملکِ شام سے مدینے کو واپس آنا اہل حرم کا بعدِ شہادت جنابِ امامِ حسین  
 علیہ السلام کے اور ملاقاتِ فاطمہِ صغریٰ کی



قافلہ جب مدینے کو پہنچا پڑا  
 کہا صفرا نے نانی سے رو کر پڑا  
 سب عزیز آج آئیں گے نانی  
 سارے اہل مدینہ کو لے کر  
 دیکھا اونٹوں پہ بی بیاں ہیں کئی  
 دیکھ صفرا کو ہٹ گئے وہ سوار  
 پہلے صفرا نے سر رکھا رو کر پڑا  
 عرض کی اے بتوں کی دختر  
 ایسے پیارے حسین بھائی کا  
 اے بھوپتی آہ تم جو کر جاتے  
 کو فیوں کو ذرا دکھانا تھا  
 وادی زہرا کالے کے نام پاک  
 مارمیت کے دیکھتے آئنا پڑا  
 کہا زینب نے تب یہ صفرا سے  
 اے بہن بددعا نہ کیجیو وری

کیا ہوا حال بی بی صفرا کا پڑا  
 لے چلو مجھ کو شہر سے باہر پڑا  
 پیشوا ہم بھی جائیں گے نانی  
 گئیں شہزادی شہر کے باہر  
 گردان کے سوار ہیں کوئی پڑا  
 ملی سب غمزدوں سے یہ غمخوار  
 بی بی زینب بھوپتی کے قدموں پر  
 اے جناب علی کی لوزن نظر  
 آپ کو قتل کیوں گوارا ہوا  
 سارے اہل زمین مر جاتے  
 زور تا دِ علی کی سیفی کا پڑا  
 پھینکتے کافروں پہ تھوڑی خاک  
 قتل ہو جاتے پل میں بدکردار  
 کہہ گیا مجھ کو تیرے بابا نے  
 ہے یہ امت رسول نانا کی

<p>سرخرو جاؤں آگے نانا کے          روئے قدموں پہ رکھ کے سر صغرا          مار ڈالے اسے بھی بد اختر          گل ہے انصاف اپنا پیش خدا          روئے سارے دیکھنے والے          کیا بہن کو کہو کہے اکبر          حال ایک اک کا پوچھا عابد سے          پایا سب نے لکھا مقدر کا          چوں چرا کرنا ہو نہیں سکتا          ختم کر اس کو دستگیر یہیں          کہیں ہوتا ہے یہ بیاں ہم سے</p>	<p>ہے شہادت کا شوق بچپن سے          بیوہ بن دیکھ شہر بالو کا          پوچھا بھائی تھا شیر خوار صغرا          بھلا یہ طفل کیا کیا ان کا پو          پھر گلے مل کے روئے عابد کے          پوچھا بھائی کہاں گئے اکبر          پھر تو صغرا نے آہ بھر بھر کے          رو کے سجاد نے یہ فرمایا          اسکی قدرت میں اے بہن اصلا          یہ فسانہ بہت ہی ہے غمگین          آسمان رویا جن کے ماتم سے</p>
--	--

مثنوی در حال قطب عالم غوث اعظم پیر و سنگیر رضی اللہ عنہ

<p>رہنائے اولیاء پیران پیر          سعدن فیض و کرم پیران پیر</p>	<p>واقف سر خدا پیران پیر          سید عالمی ہم پیران پیر</p>
--	--

دستگیرِ گمراہانِ پیرانِ پیر  
 پانی دریا کا سیاہی ہو اگر  
 آدمی جن و ملک لکھیں مدام  
 سرسبز تھے ذاتِ خالق میں قنات  
 قرب تھا سبحان سے سمجھو نہ دور  
 گرچہ سب ولیوں کے وہ سردار تھے  
 بات اتنی یاد رکھو دوستو بچو  
 لاکھ عصیاں سخت سر پر ہیں اگر  
 جو کہ مرقد میں نکیروں سے چھڑ ہیں  
 کیا سراپا ہو گا وہ وصلِ علی  
 رعب سے خامہ سرا سر چور ہے  
 گر نسب بوجھو تو میں آلِ رسول  
 بدعتِ بالیقین کے بالیقین بچو  
 ظاہرِ اشرفِ نبی پر تھا قیام  
 جس کے قبضہ میں خدائی ہو سب  
 مردوں کو زندہ کیا ہے آج

قاسم تار و جہاں پیرانِ پیر  
 اور قلم بن جائیں جنگل کے شجر  
 وصف ان کا ہو نہیں سکتا تمام  
 تھے مجسمِ لیک یہ حبشہ نہ تھا  
 تھے لیکن ظاہر میں ادراکِ باطن میں لور  
 خادہ سے کہنے اور شبِ غمخوار تھے  
 اس گھر ان کے غلاموں میں رہو  
 حامیِ محشر ہیں حضرت کیا ہے ڈر  
 کیا عجیبِ آفت ہے محشر کے بچائیں  
 حق تعالیٰ جس کا عاشق بن گیا  
 وصف لکھنے کا کہاں مقدور ہے  
 حدِ علی میں اور وادی میں بتول  
 حشرِ یکتا ایسا بشر پیدا نہیں  
 جانتے تھے علمِ باطن کا تمام  
 وہ کرامت گرد دکھا دے کیا عجیب  
 بارِ جبرِ بڑا دیباچہ آپ سے

تھے مراقب ایک شب محبوب رب  
 وہ بنا اندھا ٹٹو لارات بھر پو  
 پاس دینداروں کے کچھ دنیا نہیں  
 اسکی آنکھوں کو وہیں بسنا بنا  
 کون ہے بڑھ کر محی الدین سے  
 پیکے قارورہ کو نضرائی طیب  
 اولیا کس فخر سے ان کے قدم  
 تھا مقام قرب حضرت کو عطا  
 محویت میں بارہا فرمائے ہیں  
 قرب میرا ہے جو اس مجبور سے  
 میں ہوں بیشک بادشاہ و دھرا  
 بالیقین میری نظر میں یہ جہاں  
 میں شراب عشق سے مخمور ہوں  
 عجب ہوتے کا حال بھی سن لو ذرا  
 طاعت حق میں تھا کشتادن تمام

چور ایک حجرے میں آیا وقت شب  
 آپ نے فرمایا یوں وقت سحر  
 تو نہ جا محروم ہم دیتے ہیں دین  
 کروئے ابدال اسے ایک ملک کا  
 اولیا اس گھر سے لاکھوں بن گئے  
 ہر مسلمان بن گیا حق کا حبیب  
 اپنے کندھوں پر رکھے ہیں دمدم  
 تھے وہ سحر معرفت کے آشنا  
 سب مقام اب ہاتھ میرے آئے ہیں  
 حشر تک کوئی ولی کو کلب ملے  
 ہیں طفیلی میرے سارے اولیا  
 رائی کے دانے برابر ہے عیاں  
 واصل حق ہوں سر اسر تو زمہوں  
 کیا سب تھا ان سے یوں اصغر اخلا  
 ذکر میں خالق کے تھا شب کو قیام

وہ ریاضت آدمی کیا کر سکیں  
 جاگتے چالیس سال ایسے رہے  
 وعظ جو کہتے تھے وہ گنج علوم  
 مرسلوں کی روحیں آتی تھیں سدا  
 جب کسی حاجت کو جلاتے وہ جتنا  
 ہے ریاضت کے بیاں میں بھی حال  
 دست باون مرتبہ حضرت کو آئے  
 شرک اور عصیاں سے حضرت پاک  
 میرے عصیاں ہیں پہاڑوں کی گراں  
 تو اگر چاہے مرے پروردگار  
 کس نے محبوب الیا دیکھا اور سنا  
 کیا سمائی تھی مقدس ذات میں  
 مصطفیٰ کو جیسا تھا خوف خدا  
 اب بھی جو ہیں عاشق پروردگار  
 وہ جو فقروں کو فقیروں کے چہرا

گر فرشتے ہوں تو انکے پر جلیں  
 صبح پڑھتے تھے وضو سے شام کے  
 ہوتا تھا حاضر فرشتوں کا ہجوم  
 اور روح پر فتوح مصطفیٰؐ  
 بس اسی دم غسل فرماتے شباب  
 ایک شب تھا کچھ طبیعت پر ہلال  
 آپ باون مرتبہ اس شب نہا  
 پیرائے شرب لیتے تھے عجز سے  
 بلکہ حبیبیہ موج دریا کی رواں  
 چوں پر لپٹے یہ اوڑ جاوے گایار  
 فخر ولیا عجز الیا مرحبا  
 شرع کے آداب ہر ہر بات میں  
 خوف دلیا ہی محی الدین کو تھا  
 کر رکھے اپنے کو ہیں بس خاکسار  
 جانتے اپنے کو بھی ہیں رہنما

دل میں جو آتا سو فرمادیتے ہیں  
 حرص دنیا میں گزاریں روز و شب  
 ایسے یہ گستاخ ہیں ویرا دیں  
 کیا مریدی کو یہ اب ٹھہرائے ہیں  
 انسے بچاے بھائی مت ہاتھ انکا چھو  
 اے ببا بلیں آدم روئے بہت  
 ہر گستاخی کند در راہ دوست  
 مرشد الیسا ہو جو دنیا چھوڑ دے  
 کر غلامی ایسوں کی اے بوا کہوں  
 خاک شو مردان حق رازیر پا  
 اب سنو محبوب سبحانی کا حال  
 سب مریدوں کو بلا کر آپ نے  
 کی نصیحت شانہرا دوں کو بلا  
 مانگنا جو کچھ ہو تم کو دل ربا  
 عرض شہزادے نے کی آبا بجاں

سنیکڑوں کا بوجھ سر پر لیتے ہیں  
 صاف ہیں ظاہر کی قیل و قال سب  
 دل میں کچھ اللہ کا ڈر ہی نہیں  
 پیٹ بھرنے کا سبب ٹھہرائے ہیں  
 شنو می میں لکھتے ہیں مولانا روم  
 یس بہر دستے نشاید داد دست  
 رہن مردان شد و نامردا دست  
 رات دن بس عشق ہو اللہ سے  
 قول مولانا کا رکھ یہ یاد بس  
 خاک بر سر کن حد را بچو ما  
 پہنچا جب حضرت کا وقت نہ تھا  
 ایک شفقت سے ملے ہر ایک سے  
 گاڑ و میداں میں قدم توحید کا  
 حق تعالیٰ کے سوا امت مانگنا  
 حال کچھ اس وقت کا کیجئے بیاں

بولے ہر ہر عرصہ ہے اب دردناک  
 دور ہے دل سے ہجوم ماسوا  
 جاؤ باہر حجر لیے اسدم تمام  
 بن کے غزرائیل اک مرد عرب  
 دست کے تھا وصل کا امیں پیام  
 رو برو جا اس فرشتے نے کہا  
 قبض جاں کرتا ہوں ہو حکم آپکا  
 اک روایت میں یہ آیا ہے بیاں  
 نزع کی حالت میں تھے محبوب  
 دیکھا سب نے اس گھڑی حضر کا حال  
 شہزادے نے یہ اس دم عرض کی  
 منہ تھا بابا آپ کا بدرالدجے  
 کیا ہے حالت اپچی اے خوشحال  
 اس گھڑی کیا فکر ہے فرمائیے  
 آپ میں محبوب سب جاں اے پدر

پر ہے راحت دل کو خوش ہے جان  
 علم اک باقی ہے اب اللہ کا  
 عالم باطن کا ہے اب اژدہام  
 لاوے اک رقعہ شہزادے کو تب  
 باپ کو دکھلاوے وہ نیک تام  
 السلام اے آفتاب اولیا  
 وقت مہلت کا نہیں شاہ ہدا  
 ہے مال کار کا یہ استخاں  
 قطب غوث واد لیا حاضر تھے سب  
 روئے التور پر ہوا طاہر ملال  
 کیا سبب چہرے پہ ہے افسردگی  
 بلکہ تھا پر لوز چوں شمس الضحیٰ  
 دیکھتا ہوں منہ پہ حضرت کے ملال  
 اضطرابی کا سبب بتلائیے  
 وقت آخر آپ کو کس کا ہے ڈر

موت کی سختی نہ غم ہے نزع کا  
 آپ نے تخت جگر سے یوں کہا  
 انبیاء بیت المقدس میں جو تھے  
 سر پہ پیغمبر کے ارہ چل گیا  
 بس کہ بے پروا ہے اس شہ کی جتنا  
 بولے پھر فرزند سے شاہ زمن  
 شانہ زادے نے یہ اسدم عرض کی  
 آپ جو فرمائیں حاضر ہے غلام  
 تب ہوا ارشاد اے تخت جگر  
 مانگتے ہیں امر قبض روح کا  
 قابض ارواح تو اتنا بتا  
 وہ یہ کہتا ہے سوال اسکا نہ کر  
 بس یہ سنکر میں پریشاں ہو گیا  
 لے مریدوں کو تم اب مسجد میں جاؤ  
 دل میں کرا اپنے مدینے کا خیال

پھر کس کی فکر ہے شاہ ہدا  
 لا اہالی ہے جناب کبریا  
 سینکڑوں اک دن میں پیگا مر گئے  
 ہے وہ غیور اس کو کچھ پروا ہے کیا  
 خوف اسکا ہر گھڑی عین صواب  
 کچھ ہمارا حق ہے تمیر جان من  
 آپ مالک ہیں مرے حق کے ولی  
 سر سے اور آنکھوں سے کراؤ وہ کام  
 بیٹھے عزرائیل ہیں بالین پر ڈ  
 میں نے اتنا اتنے پوچھا دلربا  
 خیر سے تو ہے ہمارا خاتمہ  
 بعد مردن خیر و شر کی ہے خبر  
 اس لئے افسردہ چہرہ ہے مرا  
 یک دکانہ کرا داسر کو جھکاؤ  
 سب سناؤ مصطفیٰ کو میرا حال



یا نبی وقت مدد ہے آئیے  
 شانہ زادہ اور تمامی اولیا  
 تھا مدینے کا تصور اس گھڑی  
 لے صحابہ کو محمد اٹھ چلے پڑ  
 پہونچے جہد م غوث اعظم کے قریب  
 فکر تیرے دوست کی اب دور کر  
 حکم آیا اے شفیع المذنبین پڑ  
 دور ہو اب فکر میرے دوست کی  
 دوسرے کو کب یہ رتبہ نصیب  
 غوث اعظم خوش ہوئے سن یہ خبر  
 شانہ زادے اٹھ گئے ہیں پُر ملاں  
 تھے یہودی چار تب حضرت کیے پاں  
 طاہر اسلام باطن کفر تھا  
 وقت آخر کے وہ حالت دیکھ کر  
 بولے یہ محبوب ہیں بیشک یقین

رحم میرے حال پر فرمائیے  
 جا کے مسجد میں کئے قرماں ادا  
 یک بیک قبر نبی شوق ہو گئی  
 مرتضیٰ کا ہاتھ تھے پکڑے ہوئے  
 عرض کی حضرت نے حق سے عجیب  
 خاتمہ کی اس کے دے جلدی خبر  
 یہ مرا محبوب ہے بیشک یقین  
 خاتمہ کی دو بشارت یا نبی  
 بس اسی کو کہتے ہیں وصل حبیب  
 روئے النور ہو گیا رشک قمر  
 ہو گیا بس غوث اعظم کا جمال  
 تن پہ تھا ان کے مسلمان کی لباس  
 امتحاں کرتے تھے حضرت کا سدا  
 وہ مسلمان ہو گئے چاروں لبشر  
 کام لے حکم خدا کرتے نہیں

مصطفیٰ اسے اپنے یوں عرض کی  
 مجھ سے جو وعدہ کیا تھا کبیلہ  
 بس اسی دم آیا حکم کردگار  
 پوچھا حضرت نے کہ جانِ مصطفیٰ  
 جد سے غوثِ پاک نے تب عرض کی  
 تھا کسی حالت میں میں محوِ لقا  
 یہ ہوا مجھ کو خطاب اللہ سے  
 کیوں یہ فاتحِ رات دن انا نہیں  
 عرض کی تب میں نے اے مولا سے  
 جب مریدوں کو مری مرقد میں چھوڑ  
 آتے ہیں اس دم فرشتے ہولناک  
 موت سے اس کو جگادیتے ہیں وہ  
 اس کو دکھلاتے ہیں گرزِ آتشیں  
 کرتے ہیں من رُبک اس کے سوال  
 دیکھتے ہی انہی وہ صورتِ مرہیب

کیجئے ایک عرض حق سے یا بنی  
 پھر کرے گا یا نہیں اس کو دقا  
 ہے مریدوں کا ہمیں سب اختیار  
 عہد کیا خالق سے تھا تم نے لیا  
 سنئے اب اس کی حقیقت یا بنی  
 بے یہ بے چالیں دن روز رکھا  
 کھینچتا ہے تو جفا میں کس لئے  
 رزق کیا میری خدائی میں نہیں  
 التجا یک میری اس دم مان لے  
 اقر با گھر جاتے ہیں منہ اپنا موڑ  
 اس بچارے کا کفن کرتے ہیں چاک  
 صورتیں اپنی دکھا دیتے ہیں وہ  
 وہ چھپا چاہے کہیں جائے نہیں  
 خوف سے ہوتا ہے اسکا غیر حال  
 انہی تنہائی پہ روتا ہے غریب

بن نہیں آتا جیساں سے کچھ جواب  
 المدد یا شاہ جیلاں المدد  
 المدد اے پیر پیراں المدد  
 بیکسی ہے قبر ہے اندھیر ہے  
 جب میں سنتا ہوں بیکسی کی صد  
 بعد مردن حشر تک بھی یا نبی  
 میں اسی دم قبر میں بیکسی کے جادوں  
 ہو گئی مقبول اب میری دعا  
 خوش ہوئے سن کر رسول خوشخصا  
 کیسا لیتے ہیں فرشتوں سے چھڑا  
 ایک خادم معصیت میں مر گیا  
 کون رب تیرا تو بولا غوث پاک  
 قبلہ و کعبہ تو بولا غوث پاک  
 جب فرشتوں نے سنا الیسا جواب  
 ڈر گیا دیکھا جو اشکال مہیب

چیتا ہے اس گھڑی کر اضطراب  
 المدد محبوب سبحاں المدد  
 المدد واروے عصیاں المدد  
 آپ کے آنے میں پھر کیوں دیر ہے  
 اسکو لیتا ہوں فرشتوں سے چھڑا  
 قبر میں مجھ کو پکارے گا کوئی  
 اور اسکو ان فرشتوں سے چھڑاؤں  
 حق نے مجھ کو اختیار اس کا دیا  
 ہو گیا بس غوث اعظم کا وصال  
 لایوں نے یوں لکھا ہے ماجرا  
 قبر میں اس سے فرشتوں نے کہا  
 اہستی کس کا تو بولا غوث پاک  
 دین و ایماں کیا تو بولا غوث پاک  
 گرز آتش کے اٹھائے پر عتاب  
 دونوں جانب دیکھتا تھا غیب

دی صدا اتنے میں یوں محبوب نے  
 ان فرشتوں نے کہا حضرت نے تب  
 اس پہنچی مت کر دو تم اور عتاب  
 تب فرشتوں نے خدا سے عرض کی  
 حکم آیا تم کرو اس پر عذاب  
 ان فرشتوں نے اٹھایا گرز جب  
 میرے جو باطن میں آتش ہے بھری  
 نیک و بد سب بے نوا ہو جائیں گے  
 جنتی راحت نہ پاویں گے کبھی  
 ہو کے عاجزان فرشتوں نے کہا  
 کون ہے یہ شخص ایسا ذی کمال

میں ہوں حاضر ڈھونڈتا ہوں پھر کسے  
 پوچھنا چو کچھ ہو پوچھو مجھ سے اب  
 دیتا ہوں اسکی طرف سے میں جواب  
 حکم کیا ہو تا ہے ہم کو اسگھڑی  
 جب تملک پاؤ نہ صاف اپنا جواب  
 چھین گزائے کہا حضرت نے تب  
 گر کروں میں جوش سے ظاہر بھی  
 جنت اور دوزخ فنا ہو جائیں گے  
 آگ کی صورت نہ دیکھیں دوزخی  
 یا الہی ہے کیسا ماحر اژدہ  
 تب ہوا ان پر یہ حکم ذوالجلال

اے فرشتوں ح پر دیکھو ذرا  
 ہے مرے محبوب کا دیوانہ نام  
 عفو کروا کر خطا آؤ چلے  
 مصر میں گھر ایک سوداگر کا تھا  
 کر کے بیعت کا ارادہ نیک خو  
 ہو گیا تھا غوث اعظم کا وصل  
 اس کو لوگوں نے کہا آؤ ہی شور  
 لوٹتا تھا سر ٹپکتا تھا کبھو  
 بولتا تھا وائے قسمت و نصیب  
 میرا کچھ کم نجات آنا ہو گیا  
 دیکھ اس آشفۃ کا رنج و محن  
 ایک تاثیر اس کی تھی فریاد میں  
 کہتا تھا سر خدا دکھلائیے  
 شوق ہوا اتنے میں حضرت کا مزار

نام ازل سے ہم نے دیوانہ لکھا  
 ہوتے ہیں ایسے ہی دیوانوں کے کام  
 اس کو چھوڑ دو حال پر محبوب کے  
 عشق اس کو غوث اعظم کا ہوا  
 مصر چھوڑا اور چلا بغداد کو  
 یہ خبر سن وہ بنا آشفۃ حال  
 تیسرا دن ہے سد ہارسے میں حضور  
 مرقد والا کو تکلتا تھا کبھو پڑ  
 نہ ہوا دیدار حضرت کا نصیب  
 ایسے شاہنشہ کا پیالا ہو گیا  
 جمع سارے ہو گئے وال مردوز  
 تازہ غم پھر ہو گیا بغداد میں  
 روئے الزآپ کا دکھلائے  
 ہاتھ اوپر آگئے بے اختیار

<p>تین سو شخص اس کے ساتھ تھے تھے برآمدین دن تک وہ صیب ہو گئے پوشیدہ بھر دست شریف ہے مقدس ذات حضرت آچی آپ کے اوصاف ہوں کیونکر جتنا شاہ ہر تہم اور میں عاجز حقیر</p>	<p>وہ بھی سب بیعت کے محبوبے سینکڑوں کو ہو گئے بیعت نصیب پھر برابر ہو گئی قبر شریف آپ کا عاشق جناب ایزدی میں براہوں ہے زباں میری خزا تم میاں ہو میں غلام دستگیر</p>
--	--

بعض خرق عادات حضرت جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

<p>لوزیر طاں غوث اعظم دستگیر تا ظہور حضرت مہدی دیں جو کرامت آپ سے پائے ظہور قہم بعضے ناقصوں کا ہے خراب ایسے بد باطن ہیں دلیں سوچتے ذکر سے ایسوں کے کچھ مطلب نہیں کیوں مطالب خلق کے برآتے تھے</p>	<p>دین کے سلطان فیض عالم دستگیر غوث اعظم سالش پیدائیں شک نہیں کچھ اسمیں لاتے ذی شعور حاسدی کا جن کے دل پر ہے حجاب امر یہ دشوار کیونکر ہو سکے سنئے اب احوال غوث العارفین کرتے تھے مردوں کو زندہ کس لئے</p>
--	---

کیوں دے بڑھیا کے بیٹے کو جلا  
 مجرموں کو کیوں نکیروں سے بچائے  
 مرسلوں کو ان سے کیوں کشتی تھا  
 ڈوبے سوداگر کے دریا سے جہاز  
 گیارہ بیٹے بائج کو کیسے دے  
 آئی اک عورت جو غمگین جزیرین پڑ  
 روز جا بجا ادیس چالیس بار  
 لے اجازت ان کے لے پروانگی  
 قطب کیوں ہیں حشر تک ان کے غلام  
 خانوادے جتنے ہیں عالیجناب  
 عاکشہ سے بولے کیوں تحبیر الا نام  
 سمجھے کیوں ہر ایک کا پوشیدہ راز  
 خادمہ کو زانی سے کیسے بچائے  
 کیوں لئے اقرار یہ اللہ سے  
 اب سنیں اس کی حقیقت مردون  
 عشق احمد میں فنا تھے غوث پاک  
 جو رسول اللہ میں فانی ہوا

جو کئی برسوں کا تھا ڈوبا ہوا  
 روحیں عزرائیل سے کیسے چھڑائے  
 اولیا کیوں سر جھکائے زیر پا  
 کیوں کنارے پر کئے لاسر فراز  
 جسکی قسمت میں خدائی میں نہ تھے  
 بیٹیاں میں اسکے کیوں بیٹے بنیں  
 کیوں تھا بیت اللہ اپنے سے تیار  
 کیا سب بنتے تھے نہیں غوث مولیٰ  
 حکم میں کیوں ان کے سب دنیا کے کام  
 کیوں اسی گھر سے میں سار فیضیاب  
 تیرے بیٹے کا محی الہی ہے نام  
 پانی پر کس طرح پڑتے تھے نماز  
 مردے کو قوال کے کیوں نکر جلائے  
 میرا بے توبہ نہ اک خادم مرے  
 کیا سب تھا ان میں زور و دھن  
 نور وحدت میں گیا تھا جسم خاک  
 وہ فنا فی اللہ لاثانی ہوا

جو دلالت تھی نبی کی ذات میں  
 غوث اعظم میں تھے وہ موجود سب  
 تھا اسی باعث سے ارشاد آپ کا  
 حکم جب ہوتا تو کھاتا ہوں طعام  
 پانی کب پیتا ہوں بے اسکے کہے  
 صاف ظاہر اس حقیقت سے ہوا  
 جو کرے احمد میں فانی آپ کو  
 حال ان کا بھی سنیں عشاق سب  
 مصطفیٰ کو شرع کا تھا جوں نا حیاں  
 ہیں تمامی خرق عادت معتبر  
 لکھتے ہیں اک وقت پر جیلاں کے  
 اس گھڑی خادم جناب غوث کا  
 بھولا رخ قبلے کا وہ خادم مگر  
 تینوں شخصوں نے یہ سوچا اس گھڑی  
 منہ نہ جب لوٹے کا قبلے پر ہے

جو کرامت تھی علی کی ذات میں  
 وہ کرامت کر دکھائیں کیا عجیب  
 کچھ نہیں کرتا میں بے حکم خدا  
 وہ جو فرماتا سو کرتا ہوں کلام  
 پہنچا ہے پوشاک اس کے حکم سے  
 حکم ان کا حکم ہے اللہ کا  
 عادتیں سب مصطفیٰ کی آہیں ہو  
 اک نشانی کا بیاں ہوتا ہے اب  
 تھا محی الدین کا بھی وہ ہی حال  
 کان رکھ کر غور سے سنتے ادھر  
 تین شخص آئے تھے ملنے آپ سے  
 آفتابہ تھا وضو کا لارکھا  
 دوسری جانب دکھا منہ پھر کر  
 کیسے میں محبوب سجاں یہ ولی  
 ہو وضو کیونکر مطابق شرع کے



انکا مطلب پا کے تب محبوب نے  
 بس اسی دم مر گیا وہ نیک خو  
 سوچئے نازک ہے کیا شرع میں  
 شیخ ابو العیاس احمد مصری  
 اولیا ایسے حضور میں جو تھے  
 غور سے سنئے روایت ہی نئی  
 شیخ ابابکر ابن حامی تھا نام  
 شرع میرے سے رسول اللہ کی  
 ہمیں جو باتیں شرع سے تم میں خلا  
 سن وہ حضرت کی نصیحت چاہئے  
 ایک دن غصے میں تھے محبوب  
 سلب جب انکی ولایت موچکی  
 رحم کر کے اس پہ سب برناؤ پیر  
 آپ کے گھر سے ہے فیض خاص عام  
 کیسے کیسے جرم اور کیسے قصور

دیکھے خادم کی طرف ایک قہر سے  
 آفتابہ ہو گیا خود قبل رو  
 اولیا ہوتا بھی کچھ آساں نہیں  
 سہر دردی شہ نہاب الدین لی  
 خرق عادت آپچے میں یوں لکھے  
 شہر میں بعد ادا کے تھے اک لی  
 بولے ایک دن النے غوث ذوالکرم  
 کرتی ہے تیری شکایت اکولی  
 اڈولی تم چھوڑ دو اب اسکو صاف  
 پر نہ چھوڑے عیب جو اپنے میں تھے  
 چھین لی انکی ولایت سب کی سب  
 سر شپک رونے لگے تب وہ لی  
 عرض حضرت سے کئے یاد ستیگر  
 رحم سے ملو بیٹا ان کا تمام  
 غم کر ڈالے اسیدم اے حضور

سب سے حضرت نے کہا تب ختم ہو  
 شرع میں ڈالے خلل چو تا گزیر  
 اس ولی کو یوں ہوا حکم حضور  
 ایک قرعے میں وہ جارہے لگا  
 قصد کرتے جس گھڑی بغداد کا  
 جو ارادہ ادن کے لانے کا کیا  
 سب مصاحب ایک دن سنجو نیز کر  
 عرض اس بی بی نے کی محبوب سے  
 آپ نے فرمایا اے آشفتمہ حال  
 ہاں مگر ہر ہفتے میں وہ مستعار  
 پھر تو ہر ہفتے میں وہ با چشم تر  
 اک کنوں تھا ان کے گھر کے درمیان  
 اپنی اماں سے وہ جب مل لیتے تھے  
 وہ کنواں لیتا تھا نہ میں انکو کھینچ  
 غور کیجئے ہے یہ نادر ماجرا

واسطے اس کے سفارش مت کرو  
 حشر تک اسکا نہیں میں دستگیر  
 شہر سے بغداد کے اب جائے دور  
 کچھ نہ کرتا گریہ دزاری سوا  
 آنکھیں بنجاتی تھیں اندھوں سے سوا  
 خاک پر مہوش ہو کر گر پڑا پڑ  
 ان کی ماں کو ڈالے لاکر پاؤں پر  
 میرے بیٹے سے ملا دیکھے مجھے  
 اس زمیں پر سے ملاقات ابحال  
 آئے گا زیر وز میں سے ایک بار  
 آتے تھے زیر زمین سے ماں کے گھر  
 آٹھویں دن اس سے ہوتے تھے عیاں  
 کھشش ہوتی تھی پیدا چاہ سے  
 تھے پہنچتے پھر اسی قرعے کے بیچ  
 پاس کیسا آپ کو تھا شرع کا

گزرے اس حالت میں اب چنڈال  
 ہے روایت تھے کہیں شیخ عدی  
 اک دلی کو پاس غوث پاک کے  
 نیک وعدہ ان سے کر غوث الورا  
 کچھ عجب قدرت ہے اسکی دوستو  
 یہ بیاں سب عارفوں نے لکھا  
 تھا مظفر نام ان کا بادقار  
 تھے شکر خواہی میں اک شبہ دلی  
 یوں ہوا ارشاد انہیں اللہ کا  
 اس دلی نے عرض کی تب اے کریم  
 اس دلی کی عفو کر تقصیر اب  
 یوں ہوا ارشاد حق سن اے دلی  
 غوث اعظم کا ہوا جس پر عتاب  
 پھر مظفر نے خدا سے عرض کی  
 تو جو چاہے وہ ابھی برائے کار

آہ وزاری میں بنا اک خستہ حال  
 صاحب باطن تھے اور کامل دلی  
 بھیجکر ان کی سفارش جو کئے  
 بولے انجام ان کا بہتر ہوئے گا  
 اب رہائی کی حقیقت بھی سنو  
 اک دلی رہتے تھے کامل ایکجا  
 رہتے تھے بغداد کے قرب جوار  
 خواب میں دیکھے تجلی ذات کی  
 مانگ لے ہم سے جو کچھ ہو مانگنا  
 بس ہے تیرا محکویہ نصیحت عیسم  
 ہے محی الدین کا جس پر غضب  
 کام یہ ہم سے نہ ہو دے گا کبھی  
 ہم سے سدہر لگانا وہ خانہ خراب  
 غوث اعظم کا بھی مالکے توئی  
 کل خدائی کا ہے تحکیم اختیار

پھر ہوا ارشاد یہ سچ ہے مگر  
 لیکن اک تدبیر مبتلا تے ہیں ہم  
 اے مظفر کہہ غوث پاک سے  
 اس دلی کے جرم بخشا ہے غفور  
 یوں تپے دنیا ہمارے حکم کے  
 یاد ہو گا سب خلایق پر ہمس  
 یہ سفارش کا تمہارے تھا سبب  
 دوسری تم نے جو کی تھی یہ دعا  
 میرے رحم و فضل سے پاؤں نجات  
 ہم کئے احسان تم پر بارہا پڑا  
 خواب میں آ کر رسول اللہ بھی  
 کہہ کے غوث پاک کو میرا سلام  
 اس دلی کے حق نے بخشا ہے گناہ  
 تم بھی اسکے بخشہ و جرم و خطا  
 حکم حق امر محمد سنتے رہی پڑا

دوست کی خاطر ہے ہم کو سرسبز  
 اس دلی کا جائے جس سے درد و غم  
 تم کو فرمایا سلام اللہ نے  
 تم بھی بخشو رحم سے اس کے قصور  
 ہم نے معروضہ تمہارے سب سے  
 چاہتے تھے اک بلا بھجوائے ہم  
 وہ بلا میں ہم نے کی موقوف سب  
 کوئی مومن رنج میں ہو مبتلا  
 پہنچے بخشے آپ میں وہ بھی صفات  
 اس کے بدلے بخش دو اسکی خطا  
 اس مظفر سے کہے سن اے دلی  
 ساتھ ادب کے پھر یہ پہنچا ناپیم  
 ہم بھی اسکو بخشے ہیں اے رشک ماہ  
 یا محی الدین فخر اولیاء  
 نیند سے اٹھ کر چلے بس وہ دلی

جو ولایت کھو کے تھے خستہ بنے  
حکم حق تم پراد ہر صادر ہوا پڑ  
یعنی میرا حال مجھ کو مل گیا  
دونوں پھر بے اد کو راہی ہوئے  
تب منظر سے یہ حضرت نے کہا  
با ادب ہو کر سنائے سارا خواب  
جب منظر بھول جاتے کوئی بات  
پھر ہو ارشاد غوث پاک کا  
یہ سفارش تم نہ لے آتے اگر  
پھر ہمارے روبرو تو یہ کرو  
کر لئے توبہ اسی دم وہ ولی  
ہو گئے سب اولیا میں نیک نام  
بے خبر جاہل ہیں ہم عاصی خراب  
یہ نزاکت اولیا کے واسطے  
یاشہ جیلاں دیا پیران پیر

خوش و خرم راہ میں ملکر کہے  
غوث نے یاں عفو کی میری خطا  
از طفیل حضرت غوث الورا  
جاگرے قدموں پہ غوث پاک کے  
بولد و کیا ہے پیام اللہ کا پڑ  
مرحبا کیا راز داں تھے وہ جناب  
یا دلواتے تھے وہ عالی صفات  
واقعی تم نے بڑی کی تھی خطا  
ایسے ہی مایوس رہتے عمر بھر  
بار دیگر شروع میں رخنہ نہو  
پہلے سے دوفی ولایت مل گئی  
سنیکڑوں حامل ہوئے اعلیٰ مقام  
ہم پہ حضرت کا نہیں الیا اعتنا  
ہو کے عارف جو تصور الیا کرے  
عرض کرتا ہے غلام دستگیر

سب غلام نمیں ہے یہ ادنیٰ ان غلام جو یہاں حاضر ہیں اب چھوٹے بڑے	اس شہقت کی نظر مریح و شام سب مقاصد ان کے بھی بر لائے
---	---

### مناجات در حباب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المدد یا شاہ حبیلاں المدد المدد محبوب سبحاں المدد ہیں مسخر آپ کے جن و پری ہم میں کچھ طاقت عبادت کی نہیں عارضے نے جرم کے پس دق کیا بکیسی ہم کو ستاتی ہے بہت رحم کے قابل ہمارا حال ہے عرض کر ہر دم غلام دستگیر	المدد اے دین کے سلطان المدد المدد معشوق یزدان المدد المدد در شک سیماں المدد المدد وارو کی دریاں المدد المدد وارو کے عصیاں المدد المدد مہر غریباں المدد المدد مقبول رحماں المدد المدد شاہ غلاماں المدد
---	--

### التجاء مصنف

غوث اعظم بادشاہ بحر و بر	رحم کیجئے حال خسانہ زاد پر
--------------------------	----------------------------

بتلا اک فکر میں ہے یہ سزیاں  
 واقعی ڈاکر کا ہے یہ ماحبرا  
 شب کو دیکھا خواب میں وہ نکیلا  
 لے کے وہ دیوان اس کے ہاتھ سے  
 ہو گیا دیوان مقبول جناب  
 تھی وہ نعمت بس اسی کے واسطے  
 میں بُرا مسکیں ہوں ناچیز اور حقیر  
 بار ہا فرمائے ہو اے شاہ دیں  
 مدرسے اور خالقہ میں جو گیا  
 گیا رحوں کی یا کسی نے ذوق سے  
 دل سے کوئی صدق حضرت رکھا  
 ان سبھوں کے نزع میں آتے ہیں آپ  
 ان سبھوں کے قبر کے والی ہیں آپ  
 سنتے اب معروضہ فدوی کا ذرا  
 اعتقاد دل تو پوشتیدہ رہا

اس کشاکش سے چھڑا دو شاہ دیں  
 اسنے اک دیواں لکھا ہے مدح کا  
 لائے تشریف اسکے گھر خیر الا نام  
 اس کے سب اشتاد فرحت سے پُرحے  
 خاتمے میں لکھ دیا ہے اپنا خواب  
 مجھ کو کیا نسبت ہے اس دربار سے  
 عرض سنتے اب مری پیران پیر  
 خوف عقبا میرے خادم کو نہیں  
 یا کسی نے فاختہ دل سے پڑھا  
 یا زیارت کی کسی نے شوق سے  
 صدق سے نام آپ کا کوئی لیا  
 تو بہ مرتے وقت کروا تے ہیں آپ  
 ان سبھوں کے حشر کے حامی ہیں آپ  
 عمر بھر داخل غلاموں میں رہا پڑ  
 اس کا کچھ دعویٰ نہیں شاہ ہدا

یہ جو ظاہر ہے غلامی کا لقب  
 پوچھ لیجئے سب اے پیران پیر  
 لاج آتے آقا غلامی کی رہے  
 نزع میں سینے پہ ہر حضرت کا ہاتھ  
 قبر میں منکر نکر آجائیں گے  
 یا محی الدین میزاں پر بھی آؤ  
 دوستو سنئے یہ معروفہ اخیر  
 بلتی ہر اک سے ہے شام و سحر  
 جب پڑھو اشعار اس ناچیز کے  
 یا الہی ازیرائے مصطفیٰ  
 یارب ہمیں حال ہے جن کا لکھا

اس پہ تازاں ہوں میں محبوب  
 نام ہے میرا غلام دستگیر  
 جانکنی میں دید آپ ہی کی رہے  
 دم بھی نکلے تو یہ اور کلمہ کے ساتھ  
 ہے یقین تشریف حضرت لائیں گے  
 اور صراط و تار دوزخ سے بچاؤ  
 ہے بڑا مجرم غلام دستگیر  
 رحم کیجیوں کے حال زار پر  
 التجا ہو مغفرت کے واسطے  
 بخش دے عاصی مصنف کی خطا  
 روز حشر انکی قد مبوسیٰ کرا

### رباعی

کہلاتا ہوں غلام غلامی قبول ہو  
 اولاد ہو مبتول کی آل رسول ہو

اے دستگیر و کایہ مطلب حصول ہو  
 برائیں کیوں نہ مطلب دارین آپ سے



## داستان درمقبت جناب غوث اعظم پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غور سے سنئے اسے سر کو جھکاؤ  
شاہ شاہاں غوث اعظم دستگیر  
رتے کیا کیا آپ کو حق نے دے  
اولیا جتنے ہیں سب چھوٹے بڑے  
اہل بیت پاک میں ہے سلسلہ  
والدہ کا فاطمہ ثانی ہے نام  
جب محل بی بی کو حضرت کا ہوا  
جن تلاک انبیا بھی آتے تھے  
جب ہوئے دنیا میں پیدا وہ لی  
کیا ادب روزوں کا اس رہبر کو تھا  
کون کر سکتا ہے تعریف آپ کی  
دیکھ کے ہیں مصطفیٰ ان کی خبر  
کیا کرامت کوئی انکی لکھ سکے

حال ہے یہ غوث اعظم پیر کاؤ  
پیر پیران غوث اعظم دستگیر  
غوث ہیں غوثوں کے قطب اقطاب کے  
انچہ کندھوں پر قدم ہیں آپ کے  
جد علی ہیں اور ناتا مصطفیٰؐ  
میں ابو صالح پدر عالی مقام  
خواب میں آتے تھے اکثر اولیا  
سب بشارت آپکی فرماتے تھے  
پہلی تھی تاریخ ماہ صوم کی  
دودھ پیتے تھے نہ دن کو دانی کا  
آپ مادر زاد میں بے شک ولی  
دیکھ کے زمین العبا ان کی خبر  
جمع تھے نبیوں کے سارے مہر ہے

یہ تو کیا انکے جو ہیں ادنیٰ غلام  
 بے کرامت کے سنے جو ہو غلام  
 حضرت صدیق اور مولائے دیں  
 گرنہ دکھلاتے کرامت دستگیر  
 اک نبوت کا تو رتبہ نہ ملا  
 سن چکے سارے کرامت کے کمال  
 کم سنی میں خواب دیکھے وہ لبشر  
 والدہ سے لی اجازت آپ نے  
 عاشقو یہ میں محب ذو المنن  
 جان کی پروا نہ بچپن سے رہی  
 بھوکے پیاسے برسوں مکے میں رہے  
 ہو گیا تنہائی کا جب اشتیاق  
 پا برہنہ بھوکے پیاسے خستہ حال  
 اتنے برسوں میں کسی انسان سے  
 خستہ رہا ہوں «النفقہ»

یہ کرامت میں دکھاتے صبح و شام  
 ہم تو سچا کہتے ہیں اس کو غلام  
 معصطفیٰ سے معجزے چاہے نہیں  
 جب بھی کہتے ان کو ہم پیران پیر  
 باقی سب قدرت خدا نے کی عطا  
 کچھ ریاضت کا سنجو حضرت کیے حال  
 لوگ حج کرتے ہوئے آئے نظر  
 پایادہ قصد مکے کا کئے  
 پہلے چھوڑے والدہ کو اور وطن  
 نام اس کا ہے محبوب عاشقی  
 رات دن کرتے تھے طاعت شوق سے  
 بس سنبھالے آپ صحرائے عراق  
 آپ جنگل میں رہے پچیس سال  
 وہ شہنشاہ دو عالم نہ ملے  
 تھکا گیا «النفقہ»

حیب کیا از حد تعاضا نفس نے  
جائے عبرت ہے کہ آل مصطفیٰ  
جاگتے چالیس سال ایسے رہے  
نام جس منزل کا ہے برج عجم  
ایک یا دو پاؤں پر شب بھر کھڑے  
وعدے کے سچے بھی ایسے آپ تھے  
خضر اک دن آچو اک جا بٹھا  
میرے آنے تک یہاں کیجے قرار  
سال چوتھے دودھ روٹی خضر لائے  
جسٹہ ایسا تھا کہ حرکت سے عیاں  
اس طرح فرمائے غوث ذی وقار  
مرچکا ہوں میں ہزاروں مرتباً  
لکھتے ہیں یوں راویاں ذی وقار  
عکس میت دیر ہے تھے تخت پر  
میں کرامتیں ہزاروں مستبر  
بعضے جو بے اصل کرتے ہیں بیابا  
ٹھک لگاتے ہیں کہیں سے لاکھیں

جھاڑوں کے برگ و ثمر کچھ کھائے  
سختیاں جھیلی میں کیا کیا بر ملا  
صبح پڑھتے تھے و صومے شام کے  
اسمیں بارہ سال تھے وہ ذی کرم  
پڑھتے تھے قرآن محب اللہ کے  
از ماش کی جناب خضر نے  
اس طرح فرمائے اے غوث الورا  
تین سال اس جا کئے ہیں انتظار  
دونوں حضرت ایک جا ملے کھائے  
دیتے تھے آواز تن کے استخواں  
آفتی مرتا ہے یارو ایک بار پڑ  
میں فنا ہوں میں فنا ہوں میں فنا  
آپ کو بے جان پا کر چند یار پڑ  
آپ اٹھ بیٹھے میں اللہ بول کر  
گر کریں ان کو بیاں ہے خوب تر  
یہ نہیں زبیا ہے سرگز بھائیجاں  
اس سے حضرت بھی تو خوش ہوئیں

گیارھویں کرتے ہیں جو میر و فقیر  
 اک دم اس کام میں خرچے جو یاں  
 قائدہ حضرت کا اسمیں کچھ نہیں  
 ہے مسلمانوں کا اسمیں قائدہ  
 اجر ملتا ہے اسے کونین میں۔  
 اہل بیت اصحاب اور سارے ولی  
 سن چکے ہیں سید عالم کا حال  
 جتنے خاصان خدا ہیں مومنوؤ  
 حسب مقدوران سے جتنا ہو سکے  
 مصطفیٰؐ ہوتے ہیں انسے شاد شاد  
 جب اویں قرنی کو خرّہ ملاؤ  
 تھے صحابہ بھی ہمارے خیر خواہ و  
 وقت حلت کے جناب فاطمہ  
 یا الہی از طفیل مصطفیٰؐ پڑ  
 جب حسن کو زہر کا صدمہ ہوا

نذر ہے حق کی نیاز دستگیر  
 دس یہاں ملتے ہیں اور تتر وہاں  
 کھانا کھاتے ہیں نہ راول منہیں  
 شاد ہوتے ہیں خدا اور مصطفیٰؐ  
 نیک ہو جاتا ہے وہ دارین میں  
 اپنے پیغمبر کی کرتے ہیں خوشی  
 آپ کو امت کا تھا از حد خیال  
 کر لئے ہیں اختیار اس کام کو  
 کرتے ہیں احساں اس امت کیلئے  
 اسمیں بر آتی ہے انجی بھی مراد  
 کرتے تھے امت کی بخشش کی دعا  
 پنجتن امت کے ہیں پشت پناہ  
 بارگاہ پاک میں کی التجا  
 امت عاصی کی بخشش ہو عطا  
 عاصیوں کے مغفرت کی تھی دعا

عاصیوں کے واسطے کرتے تھے نشین  
امت عاصی سے بس اک عشق تھا  
اس کو سن لیتے محب ذوالجلال  
یہ نہ سمجھو تھا یہ شہرت کے لئے  
رحم دل ایسے تھے وہ محبوب رب  
کوئی اس در سے نہ بے امید جاے  
اور یہودی لاکھوں اس دیں میں ملے  
سلسلہ میں دو مہرے امت ہو مرید  
نیک میں سب نیک میں سب نیک میں  
پہنچتے ہیں سب رسول اللہ کو  
دوست رکھنا دل سے غوث پاک کو

کر بلا میں فاطمہ کے نوزمین و  
ایسا ہی ہے حال غوث پاک کا  
کیسا ہی کرتا تھا جو آکر سوال  
یہ کراحت آپ جو دکھلاتے تھے  
مستویہ تھا ریحی کا سبب  
جو غرض بندہ خدا کالے کے آئے  
لاکھوں نصرانی مسلمان ہو گئے  
ہم تو یہ کہتے نہیں ہیں اسے رشید  
دوست ہیں آپس میں سب پر ایک  
سلسلے سب ایک ہیں انیک خو  
مومنو جمعیت کسی بھی جائے ہو

غلامی کر عطا

ربنا یا ربنا یا ربنا

دوسیم کہتا رہے پیراں پیر

یہ جوان کا ہے غلام دستگیر

مذہب و دھرم یہاں تک پڑھ کر لیں کریں نیچے کے باقی اشعار انکے ملاحظہ کیجئے

ہیں جو حضرات قادر یہ اور چشتیہ آپس میں مباحثہ کر رہے ہیں۔

<p>غوثیوں اور چشتیوں کے درمیاں ان کو یہ کہتے ہیں بد وہ ان کو بد دونوں سے محبوب رب بنیاد میں قال میں کس طرح آوے انکا حال فانی فی اللہ کا ہے پس ان کا مقام کون بچانے ولی کو حسب زولی ان کو دود کر دیکھتا ہے پس ستم مثنوی میں کہہ چکے ہیں مولوی آں دود مساز خدا فی راجب انکے جھگڑا نہیں غضب ایک اور ہے کہتے ہیں محبوب کی ہے بد دعا قہر محبوب الہی سے مرا پڑ پڑ سمجھے ہیں اپنی طرح کے جنگ جو رحمتہ للعالمین کے ہیں یہ آل</p>	<p>ایک جھگڑا ان دونوں پھیلا ہے یاں انکا یہ لکھتے ہیں رو وہ ان کا رو سچ تو یہ ہیں دونوں دنیا دار ہیں اولیاء کے حال میں کرتے ہیں قال عالم تنزیہ میں وہ تمام جلوہ گرداں بھی وہی وال بھی وہی دونوں محبوب ایک میں حق کی قسم یہ دونی میں کر رہے ہیں اجولی شاہ احوال کر دور راہ خدا مومنو قصہ یہ قابل عذر ہے اس طرف کوئی نقصا سے گر مرا وہ مریں تو کہتے ہیں یہ بر بلا کیا یہ ظاہر میں جناب پیر کو دل سے اپنے دور کر لیں یہ خیال</p>
--	--

بد مذاہب رات دن کہتے ہیں بد  
 اگر غضب پر اچھی ہوتی نظر  
 سعدی فرماتے ہیں مردان خدا  
 بھولے ہو تو یاد دلواتے ہیں ہم  
 کافروں نے جسم پاک مصطفیٰ  
 عرض کی جبریل لے یا شاہ دیں  
 حکم ہو تو ان پہاڑوں میں ابھی  
 یوں کہے جبریل سے خیر الہام  
 بد دعا کرنا نہ مجھ سے ہوئے گا  
 یہ اگر زندہ رہیں اسے کردگار  
 جو حضرت پہ چو کافر لاتے تھے  
 کوفے کی مسجد میں تھے شیر خدا  
 زخم زہری تیغ کا کاری لگاؤ  
 کیفیت مجھ اور شاہ دیں کی تھی  
 کون مارا تیغ کسکی کس کا ہاتھ

انتہا رکھتے ہیں حضرت سے حد  
 بد مذاہب کا نہ رہتا ایک گھر  
 دشمنوں پر بھی نہیں کرتے جفا  
 یہ حدیث دیکھ لو چھوڑو ستم  
 خون آلودہ جو پتھروں سے کیا  
 ایسا فرماتا ہے رب العالمین  
 چور ہو جاتے ہیں یہ ظالم سبھی  
 رحمت للعالمین ہے میرا نام  
 وہی ہدایت نام ہے ہادی ترا  
 شاید اولاد انکی ہو دے دیندا  
 آپ ان سے نیکی سے پیش لے تھے  
 ابن ملجم آپ کو زخمی کیا  
 یاں مذاق عشق میں حال اور تھا  
 رنگ بے رنگی میں تھے حضرت علی  
 کون زخمی اور بدلا کس کے ساتھ

الغرض جب تنگی از حد ہوئی  
 آپ بولے تشنہ ہے قاتل مرا  
 پینے سے انکار قاتل نے کیا  
 یہ پیالہ پتیا گر آگے مرے  
 جاتے تھے اک دن شاہِ ہدا  
 شان میں حضرت علی کے بے حیا  
 اس سے ترمی سے کہے وہ ہمیں  
 تو اگر بھوکا ہے کچھ کھلو اوں گا  
 بی بی سے اپنی لڑا ہے تو اگر  
 بول اٹھا وہ پاؤں پر ملکر جیں  
 کر بلا کا مال تو معلوم ہے  
 کہتے ہیں خنجر چلا جب حلق پر  
 شمر نے اس وقت پوچھا اے حسین  
 آپ نے فرمایا میں ڈرتا نہیں  
 ظالمو غم ہے تمہارے واسطے

لائے کچھ شربت حسین ابن علی  
 یہ پیالہ اس کو دوائے دلر با  
 بولے تب یاروں سے یوں شکشا  
 ساتھ لیجاتا میں جنت میں اسے  
 راستے میں یک جواں بدوی ملا  
 دل میں جو آیا سو بد کہنے لگا  
 کیوں خفا ہے آج بھوکا تو نہیں  
 قرض گر ہے میں ادا کرو اوں گا  
 میں تجھے ملو اوں چکر اے بشر  
 سچ ہوا رحمت للعالمین  
 جب کٹا شیر کا حلقہ م ہے  
 روتے تھے اس وقت شاہِ خوش نظر  
 موت سے کیا ڈر کہ یہ کرتے ہوش  
 یاد آیا محکو جسم شاہ دیں  
 تم جلیں دوزخ میں میرے واسطے



شام میں پوچھنا زید شوم نے  
 حال کیا عقیقی میں میرا ہو گیا  
 اپنا بدلہ چاہتے ہم کچھ نہیں  
 وہ جو چاہے گا وہی ہو جائیگا  
 مومنوں پر کیوں کریں گے بددعا  
 توبہ ان باتوں سے کر لو مومنو  
 غوث اعظم کی غلامی کر عطا  
 دمیدم کہتا ہے پیران پیر

لکھتے ہیں جبر حضرت سجاد سے  
 یہ تو کہہ دو مجھ کو اے زین العبا  
 آپ بولے ہم ہیں آل شاہ دیں  
 مالک و مختار ہے وہ کبریا  
 انکے صاحبزادے ہیں غوث الورا  
 درگزر ایسے خیال بد سے ہو  
 ربنا یا ربنا یا ربنا  
 یہ جو ان کا ہے غلام دستگیر

حالت فاضل پیران پیر غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے وصال غوث اعظم کا بیاں  
 کیوں نہ ہو عشاق کے دل پر لال  
 امر و نہی و معرفت اللہ کی پُر  
 انبیا کی سی تھی حالت آپ کی

اتک خونی چشم دل سے ہو رواں  
 ایسے شفقت مہرباں کا ہو وصال  
 تھی ہدایت عمر بھر اس شاہ کی  
 وقت آخر بھی ہدایت جاری تھی

یہ نصائح آخری ہیں دوستو  
 ہے کلام پیر ارشاد خدا  
 ہو گئے بیمار حبیب پیران پیر  
 تھے بڑے فرزند حضرت کے بینا  
 یوں کئے معروضہ اس دم بر محل  
 تب کئے ارشاد غوث ذی وقار  
 حق تعالیٰ سے ڈرو ڈرتے رہو  
 جز خدا سے پاک کے اسے دلربا  
 دنیوی دینی جو کچھ حاجات ہو  
 اس سے سب حاجات مانگا چاہئے  
 واسطے توحید کے سب کو پکارو  
 پھر کئے ارشاد یوں غوث الورا  
 خود تمہارے ساتھ وہ مصدق ہے  
 حال پھر اپنا شہ دیں نے کہا  
 حج سے اب ہو جاؤ فرزند و جدا

ہوش رکھ کر دل کے کانوں سے سنو  
 اس دوش کا نہیں یہ مرثیہ  
 قطب حق غوث منظم دستگیر  
 شیخ سیف الدین ابو عبد الوہاب  
 ہو وصیت تاکروں اس پر عمل  
 ہاں کرو پر ہنر گاری اختیار  
 غیر اس کے کوئی شے سے مت ڈرو  
 مت کرو ہر گز بھروسہ غیر کا  
 سوئپ دو اس بے نیاز پاک کو  
 لطف پر اس کے بھروسہ چاہئے  
 کی وصیت شاہ دیں نے تین بار  
 دل متھارا ساتھ جب حق کے ہوا  
 پھر جو تم چاہو سو وہ موجود ہے  
 بالیقین میں مغربوں کے پوست کا  
 حاضر اب ہوتے ہیں مردان خدا

ظاہر اگر میں تمہارے ساتھ ہوں  
 باادب ہو یاں سے ہٹ جاؤں تکام  
 مہربانی اور بخشش ہے یہاں  
 آئے ہیں ارواح خاصان خدا  
 ایک دن ایک رات وہ عالیجناب  
 کہتے تھے رحمت ہو بر ما دشتما  
 پھر لگے فرمانے سلطان زماں  
 ڈر نہیں ہے کوئی بھی شے سے مجھے  
 دوست ہے میرا خدا کے کردگار  
 عبدالرزاق اور موسیٰ قادری  
 والد ماجد اٹھا کر دونوں ہاتھ  
 تم کو جو اللہ کی رحمت نصیب  
 حالت سکرات میں وہ نیک خو  
 دوستو اللہ کا جو ہو ولی  
 صوفیوں کی ہے کتابوں میں خیر

لیکن باطن دوسروں کے ساتھ ہوں  
 ہے ملائکہ کا اب اس جاؤ دحام  
 ہے نزول رحمت حق یہ مکان  
 جا کتا وہ کرتے جاؤ واجباً  
 دیتے تھے تسلیم کا سب کے جواب  
 تم سبھوں کو اور مجھے بخشے خدا  
 وائے تم کرتے ہو مجھ پر کیا گماں  
 نہ فرشتوں سے نہ عزرائیل سے  
 اس سبب ہے سب خدائی دوستدار  
 دونوں صاحبزادے کہتے ہیں یہی  
 ایسا فرماتے تھے ارواح کے ساتھ  
 ہم بھی کرتے ہیں مصافحہ عنقریب  
 منہ سے فرمانے لگے نرمی کرو  
 اس پہ ہے سکرات کی سنحی ٹری  
 سب سے سنحی ہے زیادہ قطب

یوں ہی فرماتے ہیں بی بی عائشہ  
 جو جو سختی تھی نبی کے واسطے  
 روح جس کی سہل تن سے ہو رواں  
 لکھتے ہیں پھر اپنے صاحبزادوں سے  
 خلق کے میرے مختارے درمیاں  
 مت کرو میرے کو اوروں پر قیاس  
 آپ کے فرزند شیخ عبدالعزیزؒ  
 کیا مرض ہے یا ابی تبلائیے  
 بولے ہوں میں علم میں اللہ کے  
 حال میرا ہے بدون امتیاز  
 یہ جو حالت ہے ہمارے درد کی  
 بعد اس کے وہ دلی اللہ کے  
 ایسا فرمائے کہ علم رب کریم  
 اس اشارے میں یہی مفہوم ہے  
 نہ تغیر اس میں کچھ ہو دے یقین

نزع کا صدمہ جو پیغمبر پہ تھا  
 میں نہیں دیکھی کسی کے واسطے  
 اس کا کچھ رتبہ نہیں اللہ کے یاں  
 اس طرح فرمایا غوث پاک نے  
 فرق ہے جیسے زمین و آسماں  
 اوروں کو سمجھو نہ مجھسا کر قیاس  
 عرض کی اس وقت ہو کر اشک نیر  
 درد کی حالت بھی کچھ فرمائیے  
 منقلب اک حال میں اک حال سے  
 کون سمجھے جز خدا کے بے نیاز  
 آدمی سمجھے فرشتہ نہ پری پڑ  
 معرفت حق کی بیاں کرنے لگے  
 بے شبہ روز ازل سے ہے قدیم  
 جزو کل کا حال اسے معلوم ہے  
 دخل نبیوں کو بھی کچھ آئیں نہیں

وہ ہی اسکے علم سے واقف ہوا  
اور اسی کا نام ہے اُمّ الکتاب  
ہے تغیر اور تبدل حکم کو۔  
مقتضائے وقت جو چاہا کیا  
حکم سب لکھوا دیا ہے وہ کریم  
حکم وہ ان کو دکھاتا ہے خدا  
معروضہ سے اس ولی پاک کے  
حکم لکھواتا ہے اس جا دوسرا  
عرض کی اس وقت رد کر باپ سے  
یوں کہے اس دم محبوب ذوالجلال  
کیا تباؤں میں تمہیں اے دلربا  
میں سے ہے یہاں

یہ رہے تھے کلمہ محبوب خدا  
فصل سے اس کلمہ توحید کے  
تھے حضوری میں جو حاضر باپ کی

ہاں جیسے علوم کردادے خدا  
کہتے ہیں تقدیرا سے اہل حجاب  
اور عقیدوں میں تمہارے یہ بھی ہو  
ناسخ و منوخ ہے حکم خدا  
لوح محفوظ اس کا تختہ ہے عظیم  
جو کہ خاصان خدا میں اولیا  
وہ دعا کرتے ہیں جس کے واسطے  
محو کر داتا ہے اس کو کبیریا  
عبد جبار آپ کے فرزند نے  
درد کا فرمائے کچھ ہم سے حال  
پوچھتے ہو حال جو ہم درد کا پڑ  
میں تمامی عضو میرے درد کا

پس قریب آیا زمانہ موت کا  
استعانت چاہا حق سے آپ نے  
ہتے میں یوں شیخ سوئی قادری

من تعز جیب پڑا محبوبے	من تعز نکلامنھ سے آپ کے
کی زباں لغزش تو اس سلطان نے	تو تعز نکلے پلٹاتے رہے پڑ
تین بار اللہ اللہ بول کر	جا ملے حق سے شہ جن و بشر
ختم کر اس کو غلام و ستگیر	کر دعا حضرت سے یا پیران پیر
واسطے سے اپنے جد پاک کے	ہم غلاموں پر کرم فرمائیے

مثنوی شریف در حالات مسطر ح تیلیات الہی مورد انوار نامتناہی مجمع  
لطایف روحانی گنجینہ معارف سبحانی مشہور دیار رومی و شامی مولانا  
و مرشدنا الاعظم المرحوم المیر و رسید مصطفی القادری طیب الشہ مرتبہ  
ورفع فی عالم عالم المقدس رتبہ خلف الرشید واقف رموز خفی و حلّی  
مفہم سید سلیمان القادری بغدادی سجادہ نشین درگاہ ملائک بارگاہ محبۃ  
دارین مقبول کونین قطب الاقطاب غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی  
قدس سرہ السامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

مثنوی

ہیں محی الدین شاہ دوسرا	تا قیامت ہے تصرف آپ کا
-------------------------	------------------------

سنئے خاصان خدا کا حال ہے  
 کون اوصاف مبارک لکھ سکے  
 ہمیں کراماتیں ہزاروں آپ کی  
 سنیکڑوں محفوظ انکے مال کے  
 رکھتے تھے پوشیدہ حضرت آپ کو  
 آپ فرماتے نہ تھے کچھ اپنا حال  
 خوب ہی اس بات میں تحقیق کر  
 جب لکھی یہ شذوئی معنوی  
 جو اشارے چند عاجز نے لکھے  
 انہی تھا کس طرح فضل و الجلال  
 غوث کی مندر پہ سجادہ بنے  
 پہلے تھا بندگان کا مشکل سفر و  
 اب دغانی جاتے ہیں اکثر جہاز  
 کہتے ہیں حضرت کے جد پاک سے  
 جو تعریف ہے شہ جلیلان کا

پیر سید مصطفیٰ کا حال ہے  
 قطب تھے آپ اور غوث وقت تھے  
 آپ مادر زاد ہیں حق کے ولی  
 ہیں سبھی بغداد میں لکھے ہوئے  
 تاکہ سر باطنی ظاہر نہ ہو۔  
 خادموں کے مختلف ہیں قیل و قال  
 حال عاصی نے لکھا ہے مختصر  
 باطنی تائید بھی تھی پیر کی  
 کافی ہیں بس عاقلوں کے واسطے  
 سنئے پیدائش کی ہے آگے کا حال  
 پیر تھے سید علی جد آپ کے  
 شاذ جاتے تھے کوئی ہندی ادھر  
 اور بہت جاتے ہیں ہندی بانیاء  
 ہندیاں فریادیوں کرنے لگے  
 ہند سے لے تا عرب غلغلہ

ہم اگر غیظ اور میں آئے تو کیسا  
 آپکی حضرت عرب کی ہے زباں  
 گر کریں معیت پیالہ دیتے ہیں  
 نہ ہمیں معلوم ہوتی بول چال  
 جان لیتا ہے ہمارے یہ ستم  
 سن کے یہ معروضہ حضرت رحم سے  
 تین دن تک تھے مراقبہ جناب  
 پیر سلماں ہے جو تیرا دل رہا پڑا  
 جب تولد ہو دیں وہ عالم مقام  
 ہم کریں گے ان کا سماں باصفا  
 کہتے ہیں حضرت تولد جب ہوئے  
 عبد قحاح نام تھا تھے وہ جوال  
 بحر و بر کی آفتیں سہتے ہوئے  
 خواب دیکھے رات کو جد آپ کے  
 یہ جو ہندی آگیا ہے خوش نظر

کس سے بولیں دل کا اپنے مدعا  
 سب میں عاجز گفتگو میں ہندیاں  
 اور کچھ ارشاد فرمادیتے ہیں  
 ہم سنا دیں کس طرح حضرت کو حال  
 اپنی حضرت سمجھیں لے حضرت کی ہم  
 روضہ پر لوز میں حاضر ہوئے  
 غوث اعظم سے ہوا اس دم جو آ  
 اس کی بی بی کو حمل ہے لڑکے کا  
 پیر سید مصطفیٰ ہوا ان کا نام پڑا  
 ہوئیں گے سب ہندی السنہ فیضیاب  
 ایک شخص آئے اسی دن ہند سے  
 لائق اور فاضل تھے اور انصاف زباں  
 پہنچے تھے بغداد کو وہ شوق سے  
 یوں ہوا ارشاد حضرت پیر سے  
 اپنے پوتے تو حوالے اس کے کر



میرے یاں آنے جو محنت اس لئے کی  
 صبح بلو کر انھیں تو قیر سے  
 اس سبب ہی زباں کرتے تھے آپ  
 ترکی اور تازی زباں اور فارسی  
 اور پڑھائے ہیں علوم ظاہری  
 سات سال اپنا وطن چھوڑ ہوئے  
 ہند یو اپنے لئے سو سچو ذرا  
 اسم والا پیر سید مصطفیٰ  
 چوں حدیث پیر شمس الدین رسید  
 واجب آمد چونکہ آمد نام او  
 اس نفس جاں را منہم بر تافتست  
 شمس در خارج اگر چہ بہت فرد  
 لیکن اس شمس کی شدت شش اشیر  
 آفتاب آمد و سلیل آفتاب  
 روئے الوز تھا منور چاند سا

ہے وہ مقبول اس کا ثمرہ ہے یہی  
 گود میں انکے دیا سجاد نے  
 خاص ولی کی زباں کرتے تھے آپ  
 لہجہ اور کروی زباں بھی یاد تھی  
 مولوی سید رعلی دہلوی بڑے  
 آپ کی تعلیم میں مشغول تھے  
 کیا ہی سماں کر دئے غوث الورا  
 پیر شمس الدین لقتب ہے آپ کا  
 شمس جہاں آ سماں سرور کشید  
 شرح رمز گفتن از انعام او  
 بوئے پیرا ہاں یوسف یافتست  
 میتواں ہم مثل او تقویٰ کرد  
 بنودش و رذہن در خارج نظیر  
 گرد لیلیت باید از وی رو متاب  
 جس نے دیکھا بول اٹھا صل علی

نور حق تاباں بود اندر ولی  
 پیر سلماں والد ماجد کا نام  
 پیر سید عبد رحمن یا خدا  
 والد اور جد کے تھے حضرت جانشین  
 ہے شہنشاہی امارت باپ کی  
 پہنے رہتے تھے فقیرانہ لباس  
 دل ہر اک کا شاد رکھتے تھے سدا  
 چاہا جو دنیا سے دنیا دئے  
 مشرق اور مغرب میں تھے حاضر و ناام  
 کسی سے اپنے وہ عاجز نواز  
 تین سو خادم جو پورے ہو گئے  
 ان دنوں معیت کے خاطر میر ہاں  
 عرض کی لوگ اندنوں میں شوق سے  
 ہو کے برہم ایک خادم سے کہا  
 خوف سے بھڑکتے جد کے سامنے

نیک میں باشی اگر اہل ولی  
 آج وہ سجادہ میں عالی مقام  
 آپ کے سسرے بھی میں اور ہیں چچا  
 تسپہ پہو سچا فیض غوث العارفین  
 سیدھی سادھی تھی فقیری آپ کی  
 پھرتے تھے تنہا نہ کوئی اس پاس  
 خلق تھ حضرت رسول اللہ کا  
 دین جو چاہا ولی اسکو کئے  
 مختصر کچھ حال لکھتا ہے غلام  
 کرتے معیت سے ہر ایک کو سرفراز  
 پوچھا جد نے آپ کے خدام سے  
 کیا سب آتے نہیں میں ہندیاں  
 کرتے ہیں پوتے سے معیت آپ کے  
 پیر سید مصطفیٰ کو لا بلاؤ  
 جوڑ کر ہاتھ آپ حاضر ہو گئے

چودھواں سال اندلوں تھا دوتو  
 کستی کے باعث اس دم بر ملا پڑ  
 خشم سے پوچھا یہ جد پاک نے  
 سر کو نیچا کر کے اس دم وہ ولی  
 شوق سے آئیں جو میرے سامنے  
 ہو کے برہم جد والا نے کہا  
 بس محی الدین کے وہ لونہال  
 دید تھی محبوب کی صبح و مسا  
 ہے یہی راہ سلوک عارفین  
 رات کو یک بار وہ رشک قمر  
 کمسنی میں یہ ریاضت جو ہوئی  
 والد ماجد جو بلواتے کبھی  
 کہتے تھے بیٹھا ہوں جبکہ حکم سے  
 اب کراست آپ کی سنئے ذرا  
 نہ تھا جہاز گ جہیں تاجر تھا سوار

اس لئے جد کی تھی اس میں گفتگو  
 قاعدہ شرعی کیا جئے ادا  
 لیتے ہو بیت یہ کس کے حکم سے  
 اشک بھرا آنکھوں میں جد سے عرض کی  
 کس طرح پھیراں تھیں اے جد مر  
 بیٹھ رہیں آج سے حجرہ میں جا  
 بند کر حجرہ رہے ہیں تین سال  
 دوبرودھنے کے حجرہ آپ کا  
 بے الگ میٹھے کہ کچھ ہوتا نہیں  
 جاتے تھے حاجت کو حجرہ کھول کر  
 کھل گئے حضرت پہ سر باطنی  
 عذر کرتے تھے نہ آتے تھے کبھی  
 فدوی کے اور آپ کے بھی ٹپے  
 تین سو خادم میں سوداگر بھی تھا  
 مال بھی تھا اور مردم بے شمار

<p>قدرت حق سے ہوا طوفانِ مہاں  کوئی چلایا خدا کا نام لے  لے چکے سارے ولی اللہ کے نام  والا تو یہ منظور تھا اللہ کو  ایک بیک تاجر کے ڈھیں آگیا  نام سے ان کے پکارا چاہئے  شور کر کے گڑگڑا کر یوں کہا</p>	<p>لوگ چلاتے تھے کراہ و فغاں  کوئی دیتے انبیا کے واسطے  تھک گئے بیچارے چلا کے تمام  پیر سید مصطفیٰ کا نام ہو  پیر میرا اگر ہو اکسن تو کیا  کیونکہ یہ محبوب کے ہیں لاڑے  دو اماں یا پیر سید مصطفیٰ</p>
---	---

### مناجات

<p>شان کچھ اپنی بتا دو پیر سید مصطفیٰ  غضب پر جوش طوفانِ دہنور میں ہے جہاں  بحرِ و بر جد کے تہا رہ حکم کے باہر نہیں  ہے یہ وبالِ اجہازاٹے و تیریں سب غیب  جد نکالے آکچے ڈوبو نکو بارہ سال کے</p>	<p>سہو طوفان سے بچا دو پیر سید مصطفیٰ  پاراب اسکو لگا دو پیر سید مصطفیٰ  جوش دریا کا بٹھا دو پیر سید مصطفیٰ  کچھ کراستیاں بتا دو پیر سید مصطفیٰ  ڈوبتوں کو تم بچا دو پیر سید مصطفیٰ</p>
<p>رات گری تھی برابر دو پہر  شانہ اوسے یاں جنابِ غوث کے</p>	<p>بحر کو طوفان تھا یک جوش پر  برہ تہجد کچھ شکرِ خوالی میں تھے</p>

پہنچے حجرے میں وہیں غوث الورا  
 سو رہے بے فکر کیوں اے نازنین  
 یاں میاں کو خوش مزے کا خواب ہے  
 ہم ہیں اہل بیت اے میرے وحی  
 دیندار اور دنیا داروں کی خبر  
 کیا کہو گے پیش رب العالمین  
 کون اب چلا رہا ہے شور کر پڑ  
 بازو حضرت کا پکڑ کر غوث نے  
 کمسنی کے باعث اس سردار کا  
 دوسرے بازو سے وہ عاجز تواز  
 لگ گئی بازو میں میخ آہنی

پائے اقدس سے جگا کر یوں کہا  
 کچھ مریدوں کی خبر ہے یا نہیں  
 وال غلاموں کے لیے گرداب ہے  
 تابع امت ہے رسول اللہ کی  
 گر نہ رکھیں روزِ شب ہم اے سپر  
 پوچھیں گے حیدر شفیع المذنبین  
 کچھ ہے دریا کے بھی طوفاں کی خبر  
 موجوں میں طوفاں کے بس پہنچاؤ  
 ایک بازو ہاتھ میں حضرت کے تھا  
 چھوڑے ہیں لا کر کنارے پر جہاز  
 آستین حضرت کے خوں سے تر ہوئی

چھوڑ کر حضرت کو حُجریں وہیں  
 رات کو ہرگز نہ سونا میری جاں  
 معرفت کے اور جو ارشاد تھے  
 یعنی حضرت کو خلافت معنوی  
 بس فنائے چرخِ آئیں ہر آپ  
 اچھے دادا اچھے پوتے اچھے پیر  
 کوئی صحرا میں پریشاں جاں گدا  
 میں نہیں غافل مریدوں سے کبھی  
 آپ سجادہ نبیٰ سودیں ادھر  
 جاؤ سید مصطفیٰ کے پاس اب

یوں ہوا ارشاد غوث العارفین  
 عارفوں کو نیند آتی ہے کہاں  
 آپ کو سینہ بہ سینہ مل گئے پڑ  
 غوث اعظم جدِ اعلیٰ سے ملی  
 شمس دیں کیا ہیں محی الدین ہر آپ  
 اچھے در ماندوں کے حامی دستگیر  
 دو بتا ہے بحر میں کوئی جہاز  
 جو پکارا دستگیری ہے مری  
 بحر و بر کی روزِ شب ہم لین خبر  
 آج ان پر ہو گیا ہے فضل رب

یہ علامت سحر کے طوقاں کی تھی  
 رات ہی کو حکم حضرت غوث سے  
 شانہ زادے کو ہوئی جس دم خیر  
 ہاتھ پوتے کا پکڑ کر لے گئے  
 چشم کو بوسے دئے پیشانی چوم  
 بیٹھے بیٹھے حجرے میں اسے دلربا  
 رنج جو کچھ میرے جانب سے ہوا  
 رات ہی کو دی خلافت آپ نے  
 مہر کھدوانیکی دی پر و نگی  
 لکھ رکھی تاریخ جد پاک نے  
 کہتے ہیں حضرت جو نکلے حجر لیے  
 رہتے تھے خاموش اکثر وہ ولی  
 حال سوداگر کا پھر سنئے ذرا  
 بولا مجھ کو ہے یہاں کھانا حرام  
 بولتا تھا یہ ہر ایک سے شاد ہو

آستیں حضرت کی تھی بھیگی ہوئی  
 جد والا پوتے سے ملنے چلے  
 آپ بھی دوڑے ہیں حجرہ کھولکر  
 تخت پر بٹھلائے اپنے بازو سے  
 پوتے سے فرمائے وہ گنج علوم  
 شاہ دیں کو مٹنے اپنا کر لیا  
 عفو کر سکتے ہو بہر مصطفیٰ  
 مہر بھی سجادگی کی دے دئے  
 بولے جب تک مہر رہنے دوسری  
 سب کو واقف کر دئے اس حال سے  
 ایک مدت جذب کی حالتیں تھے  
 روضہ اقدس کی جانب دیدہ تھی  
 جب جہاز اس کا کنارے پر لگا  
 میں نہ اس جا پر کروں گا یک مقام  
 میں اسی دم جاؤں گا بغداد کو

لے لیا چوتھائی اپنے مال کی  
 لے کے سب بغداد میں حاضر ہوا  
 بولے سوداگر سے تب دیکھے غلام  
 وہ کہا نذرانے بھی دو ننگا بجا  
 لیکن اتنا مال وزیر یہ دلفگار  
 جب قدمبوسی ہوئی اسکو نصیب  
 اپنے پرگزرا تھا جو کچھ ساخنہ  
 جد سے تب فرمائے وہ بندہ نواز  
 یاں جو حضرت نے لکھی تاریخ تھی  
 آپ کو جب ظاہری خرفہ ملا پڑ  
 جب سدھارے جد سوائے خلدیریں  
 کہتے ہیں ایک سال والد آپ کے  
 دجلے کو ایک بار طغیانی ہوئی  
 ڈوبنے کا شہر کے اندیشہ تھا  
 بند دوکانیں کئے تھے خوف سے

ساتھ والوں نے بھی جو جو تذردی  
 پوچھا کس جائے میں سید مصطفیٰ  
 مال یہ سجادے کا ہے حق تمام  
 کیونکہ سجادے کا ہے رتبہ بڑا  
 پیر پر اپنے کرے گا سب تبار  
 ننگی حالت اس عاشق کی عجیب  
 وال سبھوں پر اس نے افشا کر دیا  
 جس کو ہم تھا بنے اسی کا تھا جہاں  
 بولا سوداگر وہی تاریخ تھی  
 سن تھا تب حضرت کا سترو سال کا  
 آپ کے والد ہوئے ہیں جانشین  
 روم کو تشریف اپنے لے گئے  
 ڈر گئے بغداد کے ساکن سبھی  
 صحرا صحرا بھاگنے عالم لگا پڑ  
 آستاناں پر غوث کے حاضر ہوئے



بادشاہ حاضر تھا عسکر کا مشیر  
 ہے دعا کا وقت اسدم اے جناب  
 آپ بولے روم میں ہیں بابا جیل  
 عرض کی سب نے کہ وہ کیا آپ کا  
 الغرض معروضے سے مخلوق کے  
 ہو مراقب بولے اے محبوب رب  
 آپ اس دم شرم رکھئے اے جناب  
 آپ باہر آئے ہیں جب روضے کے  
 جب کنارے دجلے کے پہنچے صفوں  
 پاس پانی کے مصلے کو بجھیا  
 مانگتے تھے حق تعالیٰ سے دعا  
 رحم فرما اپنی تو مخلوق پر پڑ  
 بادشاہ بخدا کا کہنے لگا پڑ پڑ  
 منجھ کو اندیشہ ہے اسدم ہج ہی  
 آپ بولے اب چلے جاویں تمام

عرض حضرت سے کئے یاد ستیگر  
 ورنہ دریا ہم کو کرتا ہے خراب  
 کام یہ ان کا ہے اے پیرو جیل  
 فیض سب میں ہے جناب غوث کا  
 جالئے اقدس میں دادا کے گئے  
 ہم دعا کے واسطے جاتے ہیں اب  
 ساتھ اس فدوی کے چلئے اے جناب  
 اشک جاری آچے آنکھوں سے تھے  
 آدمی لاکھوں ہی تھے نزدیک دو  
 بیٹھے حضرت یک دو گانہ کراوا  
 یا الہی ازیرائے مصطفیٰ پڑ  
 سات گز پانی یہاں سے دو کر  
 گھر چلیں حضرت بس اب انگیں دعا  
 بحر حضرت پر نہ طغیانی کرے  
 میں کروں تنہا اسی جا پر مقام

جھکوا اپنی جان کی پروا نہیں  
 یا ڈوبا دیتا ہے یہ شب کو مجھے  
 حکم سے حضرت کے سارے خاص علم  
 رات ساری زور سے بارش رہی  
 صبح آکر دیکھا سب مخلوق نے  
 اور سنئے حال ہے یک دوسرا  
 جب طبیبوں نے جواب اسکو دیا  
 ڈالے تھکڑیاں تھے اسکو بیڑیاں  
 آیا وہ حضرت کے جس دم روبرو  
 یہ نہیں دیوانہ اس سے مت ڈرو  
 حکم سے حضرت کے جب بڑی کٹی  
 کئی قد مبوسی وہ روئے پر گیا  
 ایک دن پوچھا گیا یہ آپ سے  
 آپ مخفی بولے یہ ستر نہاں  
 عہد سے حضرت محی الدین کے

دیکھتا ہوں شان رب العالمین  
 یا ہٹا دوں حکم حق سے میرا سے  
 آئے ہیں اپنے گھروں کو وقت شام  
 ایک عبا اوڑھے ہوئے تھے وہ دلی  
 ہٹ گیا پانی تھا حق کے حکم سے  
 لڑ کا یک مہین کا تھا محنوں بنا  
 لائے ہیں بند اڑیں سب اقربا  
 کیونکہ سب کو مارتا تھا وہ جواں  
 آپ نے فرمایا اس کے باپ کو  
 بیڑیاں تھکڑیاں اسکے کاٹ وہ  
 دور وحشت ہو گئی دیوانے کی  
 چو ماچو کٹ اور آنکھوں نے ملا  
 عہد سے کیا بیعت کے دربار کے  
 ایک ناظم یک وصی ہوتے ہیں یا  
 دو ہی عہد سے آج تک جاری رہے

منتظم والد ہیں حضرت کا وصی  
 آپ نے اپنا نہیں فرمایا نام  
 پھر ہوا معروضہ اسے حق کے ولی  
 آپ بولے ہے یقین ایسا مرا  
 پیر ابراہیم کا بھی سنئے حال  
 کچھ سمجھ کر ایک سال آگے ہی سے  
 اب نشانی پوچھو حضرت کی اگر  
 پیر سیف الدین لقب ہے آپ کا  
 فضل حق سے پندرہ سے سچا کہم  
 ایک دن ناتا کے اپنے گھر گئے  
 ایک خادم درد سے معذور تھا  
 آپ غصے سے کہے اسے بے ادب  
 وہ کہا یا شاہ میں مجبور ہوں  
 آپ بولے کون ہے شاید تیرا  
 درد تھا گھٹسوں کے مفصل میں اسی

بھائیوں میں سے ہمارے کوئی  
 سب خدائی بولتی ہے ان کا نام  
 بعد انکے کون پھر ہو گا وصی پا  
 شاید ابراہیم ہو لڑکا مرا  
 پندرہ کا انداز ہے سن سال  
 جانشین اپنا بنایا آپ نے  
 ایک ہی فرزند ہے یہ خوش نظر  
 یک کر امت انکی بھی سنئے ذرا  
 باپ کے اپنے قدم پر ہے قدم  
 سب اٹھے تعظیم کو چھوٹے بڑے  
 رگیا بیٹھا نہ اس دم اٹھ سکا  
 کیوں نہ کی تعظیم تو نے میری اب  
 پاؤں میں اکوڑے ہوئے معذور  
 بولے سب معروضہ ہے اس کا بجا  
 بیٹھے جانزدیک اس بیچارے کے

درد کی جاتھوک کر فرمائے تب  
 بس اسی دم وہ لگا ہے دڑنے  
 دوستو آگے ہے غم کی داستاں  
 سینہ خواہم شرعہ شرعہ از فراق  
 نشہ غم سے قلم مدہوش ہے  
 یوں تو میں بغداد میں آقا مرے  
 ہے دم تحریر خاصہ نوحہ خواں  
 تذکرہ ان کا ہر ایک محفل میں ہے  
 جو جو حضرت کو نہ تھے پہچانتے  
 کچھ جھٹے پہلے سے وہ با خدا  
 اور پینادے کہ خرقہ روبرو  
 حمبہ کی شب ساٹھ شانہرا دیو لے  
 بند کردروازہ رہتے تیم شب  
 ان دنوں جو آتے بیعت کے لئے  
 کی وصیت رو کے تب اکونہاں

میرے جد کا نام لیکر دوڑا ب  
 حاضرین جتنے تھے سب حیراں ہوئے  
 کولتے منہ سے ہو رحلت کا بیاں  
 تاں بگویم شرح درد اشتیاق  
 سینہ میں دریائے غم کا جوش ہے  
 آتا جانا تھا اٹھیں کے واسطے  
 کیا لکھوں حال وفات نوجواں  
 انجی الفت ہر کسی کے دلیں ہے  
 وہ بھی روتے ہیں تو حیرت ہے  
 سوت کا کرتے تھے اکثر تذکرہ  
 کردے سجادہ صاحبزادے کو  
 جاتے تھے روضے میں غوث پاک کے  
 باطنی اسرار دکھلاتے تھے سب  
 آپ انہی کے پاس بھجوا دیتے تھے  
 چاہتے میرے مریدوں کا خیال

ہر کبھی مشکل میں بیچارے تمام  
 بس اسی دم غوث اعظم کے حضور  
 جب قریب آ یا زمانہ وصل کا  
 میرا پہنچا تا مریدوں کو سلام  
 جو ہوا پیدا سودہ ہو گا فنا  
 گر ہوا میں تم سے ظاہر میں جدا  
 وقت آ آ کہ من عریاں شوم  
 میں ہوں جہاں خدا اے دوستو  
 وادریغا وادریغا وادریغ پو  
 روز تھا اتوار کا اندو گھیں  
 تیرہ سو پرچے تھے ہجر جانگداز  
 سال حلت راز ہاتھ میں بند  
 یاں سے گر پردہ کئے تو کیا ہوا  
 جب ولیعہد ایسا دنیا سے اٹھے  
 کیوں نہ ہو بغداد میں غم آپ کا

تم سے معروضہ کریں گے لاکلام  
 اتنے معروضوں کو پہنچانا ضرور  
 کی وصیت آپ نے سب کو بلا  
 اور پہنچے ان کو آخر یہ پیام  
 ہے وہی ایک ذات خالق کو بقا  
 خوف کیا حافظ تمہارا ہے خدا  
 جسم بگڑا دم سرا سر جاں شوم  
 میری جائے سمجھو ابراہیم کو  
 آفتاب ہندیاں شد زیر سیخ  
 ماہ ذالحج کی تھی ستائیسویں  
 وصل حق ہو گئے بندہ نواز  
 وصل رب روح سید مصطفیٰ است  
 حشر تک زندہ ہیں سارے اولیا  
 دل سے سجادہ کے پوچھا چاہئے  
 بن گئے ہندو کن ماتم سرا

شام میں انکی زیارت کی ہے دھوم  
 یہ نواسا تھا رسول اللہ کا  
 ہیں یہ دو الہامی بیتیں عاشقو  
 سات سو گزرے پر اپنے ہاتھ سے  
 یہ مجدد اپنے لاثانی ہوئے  
 ہیں محی الدین معشوق خدا  
 حق کے مطلوب کے مطلوب ہیں  
 یاد رکھ اس کو غلام دستگیر  
 رہ تو حضرت کی غلامی میں مدام  
 ایک سگ تھا انکے تو دربار کا  
 ایجناب پر سید مصطفیٰ  
 برگزیدہ خاندان مصطفیٰ  
 یا ولی یا پیر یا روشن ضمیر  
 ہم سمجھی آپ ہی کے گھر کے ہیں غلام  
 دین اور دنیا میں اے مولانا

فاتحہ خواں ہیں تمامی اہل روم  
 ہفت کشور میں ہے ان کا فاتحہ  
 جس کو سن کر عارفوں کو وجد ہو  
 وہ ہی نقشہ کھینچا پھر نقاش نے  
 ثانی محبوب سبحانی ہوئے  
 آپ کے معشوق سید مصطفیٰ  
 بالیقین محبوب کے محبوب ہیں  
 مثل جد کے یہ بھی ہیں پیران پیر  
 جیسا تو انکا غلام ان کا غلام  
 فیض سے حضرت نے دولہ کر دیا  
 آپ ہیں مقبول محبوب خدا  
 مصطفیٰ آل محمد مصطفیٰ  
 دستگیری کیجئے یاد دستگیر  
 رحم کی ہم پر نظر ہو صبح و شام  
 والی ملک دکن شاداں رہے

## حضرت بی بی رابعہ بصری کا حال

<p>ہے یہ بی بی رابعہ بصری کا حال یہ زمانہ دیکھتے ہیں اصحاب کا ان کا ہے بیت المقدس میں مزار نذر کی حسن و جوانی بی بی نے جاگتی ایسی رہی چالیس سال کہلا بھیجے رابعہ بصری کے پال عذر بیماری کا بی بی نے کیا رابعہ بصری کے گھر بھجوا دئے خود حسن بصری کو بلوا کر کہے جس سبب ہے رات دن رنج و غم کیا بلا بولی نہ بولی اے عزیز عاجزہ نے کی ادا یا رہ گیا ہاتھوں میں دیں گے عملنامہ تمام سید ہے یا بائیں میں دیکھتے کیا خبر</p>	<p>سن کہیں عشاق رب فدا بجلال عابدہ کھٹیں زاہدہ تھیں پارسا کر لیا مقبول ان کو کردگار حلیتے چلتے عشق میں اللہ کے پہلو بیستر پر نہ رکھی نیک فال تب حسن بصری خواجہ حق شناس عقد کیوں کرتی نہیں اے رابعہ تب طبیبوں کو بلا کر آپ نے ان طبیبوں کو تو واپس کر دئے ہیں مجھے بیماریاں چار احسن ایک تو روز ازل میں یہ کینیز اور ڈرتی ہوں کہ سجدہ دوسرا دوسرا یہ ہے ملک روز قیام اس عملنامے کا بھی ہے محکو ڈر</p>
--	--

تیسرا ہے خوف اے حامی دیں  
 خوف چوتھا ہے کہ قرآن میں خدا  
 ایک فرقے کو کہا جنت خبیر  
 فکر اس کی مجھ کو صبح و شام ہے  
 دل سے اپنے خواجہ دیں نے کہا  
 بعد پھر مدت کے حضرت نے لکھا  
 بی بی نے لکھ کر حدیث با ثواب  
 طالب الدیامونٹ ہو گئے  
 طالب المولیٰ مذکر ہیں ضرور  
 کیوں مذکر کا مذکر سے ہو بیاہ  
 کہتے ہیں ایک روز بی بی رابعہ  
 ایک کمبل لاکے دے کر کے خرید  
 لیکے درہم اس سے بی بی رابعہ  
 بے خریدی کے یہ فکر رنگ ہے  
 لکھتے ہیں یوں راویاں یا صفا

خاتمہ ایاں پہ ہو گا یا نہیں  
 دو فرقوں کا بیاں فرما دیا  
 اور کہتا ہے فرالین فی السعیر  
 کو لئے فرقے میں میرا نام ہے  
 تجھ کو بھی اندیشہ ہے ان باتوں کا  
 رابعہ بصری کو پیغام عقد کا  
 یوں حسن بصری کو دے بھیجا جواب  
 طالب العقبیٰ محنت ہو گئے  
 مجھ کو بھی سمجھ میں مذکر اب حضور  
 اس لیے معذور ہوں اے دین بیاہ  
 چار درہم دے کسی کو یہ کہا  
 وہ کہا کالی ہو یا ہو وہ سفید  
 پھینکے دبلے میں زباں سے یہ کہا  
 حق سے غافل ہو نیکا یہ ڈننگ ہے  
 حق سے ہر دم رابعہ کی تھی دعا



دشمنوں کے دے جہنم میں مکاں  
 رابعہ کو چاہئے تیرا لقا  
 ایک دن یوں رابعہ نے باخوشی  
 خوف و وزخ سے عبادت ہے اگر  
 اگر کروں طاعت میں جنت کیلئے  
 تیری طالب ہوں میں رب دو لکھلا  
 کہتے ہیں کعبے میں حاضر ہونے کا  
 ہر قدم پر سجدہ کرتے تھے جناب  
 ظاہر ہی کعبے سے حیراں ہیں یہ لوگ  
 خوب دیکھے رہبر راہ یقین پڑ  
 تب ہوا الہام حق کا صاف صفا  
 وہ گیا تھا رابعہ بھری کے پاس  
 رابعہ سے پوچھے یہ کیا ہے زور  
 رابعہ نے شکے حضرت سے کہا  
 شور ہے حج کے لئے آتے ہیں آپ

دوستوں کو دے بہشت جاوداں  
 ایسا اس بی بی حق سے عشق تھا  
 معروضہ یہ خالق اکرم سے کی  
 دے مرے حصے میں تو نارسق  
 تو نہ جنت کی بتا صورت چھ  
 تجھ کو دکھلا دے وہ باقی بھی جما  
 شوق ابراہیم اوہم کو ہوا  
 سال پندرہ میں وہاں پہنچے جناب  
 باطنی کعبے کے خواہاں ہیں یہ لوگ  
 اپنی جاکمبہ تپڑا یا نہیں  
 وہ ضعیفہ کا گیا کر لئے طواف  
 آپ بھی پہنچے وہیں وہ حق شناس  
 تو نے کیا ڈالنا زمانے میں یہ شور  
 اب تو مشہرہ ہو رہا ہے آپ کا  
 ہر قدم پہ سجدہ کر جاتے ہیں آپ

<p>آپ کہے کو گئے عاشق بنے  نصہم جس جا ہے وہاں کہیہ بھی ہے  راویوں نے ہے کتاب نہیں لکھا  ہو گیا اس جاگز ایک چور کا  وہ اگر سوئے تو کیا اے پردغا  کیسے بندے تھے غلام دستگیر</p>	<p>نصہم پر عاشق ہوئیں اس کہے کے  خود تصدق ہو رہا ہے پے پے  تھے شکر خواہی میں یک شب رابعہ  ہاتھ غیبی نے دی اس کو صدا  ہے نگہیاں رابعہ کا جاگتا  ان کا سایہ ہم پہ ڈالے وہ قدیر</p>
---	--

احوال جناب خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی سنہری رضی اللہ عنہما

<p>اے غلام دستگیر خوش مقال  کس سے ہو سکتے ہیں اوصاف جناب  ہے سجتاں جائے مولد آپ کی  ہیں یہ سادات حسینی نیک تن  جب ہوا والد کا حضرت کے وصلا  باپ کی میراث سے جو کچھ ملا  لینے آپ اس باغ کے محصول سے</p>	<p>عرض کر خواجہ معین الدین کا حال  ہند میں روشن ہیں مثل آفتاب  پرورش ملک خراساں میں ہوئی  والد ماجد عنایت الدین حسن  پندرہ کا آپ کا تھا سن و سال  ایک پن چکی تھی اور اک باغ تھا  اقربا کی پرورش فرماتے تھے</p>
--	--

تھے کہیں مجذوب اک عالم مقام  
واقف اسرار صاحب حال تھے  
خواجہ عالم ولی اللہ کے  
دیکھ اس مجذوب صاحب حال کو  
پھر تو اصنع اور یرمی تعظیم سے  
شاذ و خرم خواجہ عالمی نسب  
پھر تو وہ مجذوب دوست اللہ کے  
اپنے منہ میں رکھ کر اس کو چاکر  
کھاتے ہی باطن منور ہو گیا  
باغ بیچے ملک اور املاک کو  
پھر ثمر قند و بخارا کو گئے  
شوق بیعت میں جناب خواجہ نے  
دولت پالوس حب حاصل ہوئی  
کہتے ہیں بغداد میں بیعت ہوئی  
اس طرح ارشاد مرشد کا ہوا

جینکا ابراہیم قندوزی تھا نام  
آئے سن الہام غیبی آپ نے  
باغ کے جھاڑو کو پانی دیتے تھے  
ہاتھ جو حے خواجہ دیں شاد ہو  
جھاڑ کے نیچے بٹھایا آپ نے  
روبرو بیٹھے تھے ان کے باادب  
لمکڑا اھلی کا نکالے حیب سے  
ڈالے منہ میں خواجہ کے وہ راہبر  
باغ کیا دنیاۓ دول سے دل اٹھا  
بخشتے مسکینوں کو بس خورسند ہو  
حافظ قرآن اور عالم بنے  
خواجہ عثمان سے ہار و نہیں ملے  
آپ نے بیعت کی خاطر عرض کی  
یعنے مسجد میں جنید پاک کی  
اک دو گانہ نفل کر لیجو ادا

رو بہ قبلہ بیٹھ کر اے دیندار  
 پھر کھڑے ہو کر حجاب پیر لئے  
 یوں کئے ارشاد اے اوبا خدا  
 چار ترکی رکھ دئے سر پر کلاہ  
 بولے پیروں میں ہمار صاف صاف  
 حکم سے مرشد کے اکدن ایک رات  
 صبح آگے پیر کے وہ دل گداز  
 پھر بٹھا کر وہ شہ عالی وقار  
 تب ہوا ارشاد شاہ سرور داں  
 عرض کی خواجہ لئے اے پیران پیر  
 پھر کہے نیچے کرو اپنی نظر  
 عرض کی خواجہ لئے تب اے رہنما  
 پھر کئے ارشاد وہ قطب مدار  
 تب ہوا ارشاد دیکھو سر اٹھا  
 عرض کی خواجہ لئے نقشہ ہے دگر

سورۃ البقرہ پڑھو اب ایک بار  
 آسماں کی سمت منہ اپنا کئے  
 میں تجھے اللہ تک پہنچا دیا  
 خاص کمال بھی دے وہ دیں نیا  
 ایک دن اک رات کا ہے اعتکا  
 طاعت حق میں رہے وہ نیک ذات  
 جازمیں پر رکھ دئے روئے نیاز  
 یوں کہے پڑہ قل ہو اللہ اکبر  
 سر اٹھا کر دیکھو سوئے آسماں  
 آ رہا ہے اب نظر عرش قدیر  
 دیکھو اب پہونچی کہاں تک ہے بحر  
 رو برو میرے ہے تائحت التری  
 سورہ اخلاص پڑھو اک ہزار  
 اب کہاں تک پہونچا رہے آپکا  
 اب حجاب عظمت آتا ہے نظر

تب ہوا ارشاد آنکھیں بند کر  
 انگلیاں دکھلائیں دودھ پر اثر  
 تب یہ فرمائے وہ نور مصطفیٰ  
 اینٹ اک آگے دھری تھی اچھو  
 کھلے دینار اس کے نیچے سے کئی  
 پوچھے تب خواجہ سے وہ عالیخصا  
 عرض کی خواجہ نے اب محکوم ہوں  
 بیس سال اور چھ جہینے آپ نے  
 ڈالتے کندھے پہ بستر پیر کا  
 اور شہروں سے سفر کرتے ہوئے  
 ہاتھ خواجہ کا پکڑ کر حسہ سے  
 کی دعا اور غیب سے آئی ندا  
 کہے سے خواجہ کو حضرت پیر نے  
 تب کئے ارشاد وہ عالم مقام  
 بادب ہو کرو لی اللہ کے

پھر کہے اب کھول کر دیکھو ادھر  
 عالم اٹھارہ ہزار آئے نظر  
 اب ہاتھارا کام پورا ہو چکا  
 یوں ہوا ارشاد سر کا دوا سے  
 بولے ہاتھو یہ فقروں کو ابھی  
 میری خدمت میں رہو گے کتنے سال  
 جتنی مدت حکم ہو حاضر ہوں  
 پیر کے ہمراہ سیاحی کئے  
 ہاتھ میں لوٹا لئے چلتے سدا  
 پہنچے حرمین شریفین آپ نے  
 نیچے ہو نیزاب رحمت کے کھڑے  
 ہم نے مقبول اپنا ان کو کر لیا  
 روضہ سلطان دیں پر لے گئے  
 کر جناب پاک میں عرض سلام  
 پیر کے ارشاد سے مجرا کئے

آئی آواز شہنشاہ اتام  
 جا کمال باطنی حاصل ہوئے  
 کی ملاقات اولیائے عصر سے  
 چند روزہ اعتکاف انجام پانے پر  
 دیکھے اک لمبی میں وہ حق کے حبیب  
 انکو حاصل تھا تحیر کا مقام  
 ایک عارف سے بدخشاں میں ملے  
 اک عبادت خانہ میں تھے وہ ولی  
 کیفیت پوچھے تو رو کر عرض کی  
 ایک مدت ہو گئی تھی بھائیجاں  
 ایک پیر اس جا سے تھا باہر رکھا  
 بنیخیر ہو شیار ہو کرتا ہے کیا  
 عہد کیا تیرا یہی تھا مدعی  
 پیر جو باہر تھا مارے خوف کے  
 گزرے میں اس بات کو چالیس سال

مرحبا قطب المشائخ والسلام  
 جیب ملی رخصت بنجارا کو گئے  
 وال سے بغداد معلما کو چلے  
 پھر کئے دس سال حضرت سے سفر  
 اک فیر و نکی جماعت تھی عجیب  
 بے خبر اپنے سے بھی تھے وہ تمام  
 نائیوں سے تھے جنید پاک کے  
 پاؤں اک تھا عمر تھی سو سال کی  
 حق کی تاقرمانی اک مجھ سے ہوئی  
 بیٹھے ہم قید قدم کر کے یہاں  
 آسمان سے اک بیک آئی ندا  
 کیوں فراموش عہد کو اپنے کیا  
 ایک چاک بستے ہی دل پر پڑی  
 کاٹ ہی ڈالا چھری لے ہاتھ سے  
 مجھ کو حیرانی ہے اوہی انفعال

کل کے دن محشر میں کیا منہ لکے جاؤ  
 پھر کئے بغداد میں آئے تکاف  
 اے معین الدین یاں ٹھہریں گے ہم  
 بعد حضرت ہر نماز چاشت کے  
 کر کے اٹھائیں مجلس میں تمام  
 اے معین الدین یہ ہے شرع ہدا  
 مصطفیٰ کے اور خدا کے روبرو  
 یہ جو اٹھائیں دن مجلس ہوئی  
 پہلی مجلس میں میاں ایماں کا تھا  
 تب کئے خواجہ کو مرشد نے عطا  
 یوں کئے ارشاد وہ حق کے ولی  
 بعد اپنے اپنے ویسا دیکھ کر  
 جب خلافت خواجہ دیں کو ہوئی  
 کی نصیحت پیر نے خواجہ کو تب  
 ایک سمجھو شادمانی اور غم

کے طرح درویشوں کو یہ منہ بتاؤں  
 خواجہ دیں کو ہوا ارشاد صاف  
 اب جو کچھ باقی ہے وہ کھد نیلے ہم  
 شرع کے احکام فرمانے لگے  
 یوں کئے ارشاد وہ عالی مقام  
 اس کے سب احکام تم لاتا بجا  
 ساقیامت میں نہ شرمندہ رہو  
 سب لکھے ملفوظ میں ہیں وہ ولی  
 آخری دن ختم تو یہ پر ہوا  
 خاص خرقہ اور مصلّا اور عصا  
 ہے نشانی خواجگانِ حشمت کی  
 اس کو دینا یہ امانت احرار  
 عمر تھی بادن برس کی آپ کی  
 خرقہ درویشوں کا تم پہنے ہو اب  
 فقر و فاقہ رنج و محنت اور الم

ہو غریبوں اور درویشوں پہ پیار  
 بھاگنا صحبت سے دنیا دار کی  
 ہاتھ خواجہ کا پکڑ کر آپ نے  
 اس کو تو مقبول کر بار خدا  
 یوں صدا آئی ہے اس دم پہ بہ پہلے  
 مختصر یہ حال ہے سنئے اسے  
 پہلو بستر پر نہ رکھ وہ خوش نفس  
 سات دن رہتے تھے بھوکہ دلی  
 خشک روٹی پانچ مشقال اپنے  
 وزن بھی معلوم ہو مشقال کا  
 آپ دوست کے پہنتے تھے عبا  
 مست عشق حق تھے شوق راگ تھا  
 آپ رہتے تھے مراقب صبح و شام  
 جس پہ پڑتی تھی نظر اس شاہ کی  
 تین دن رہتا جو صحبت میں کوئی

رہنا مسکینوں میں کھجوا اختیار  
 ہے انہیں باتو نہیں اللہ کی خوشی  
 التجا خالق سے یوں کرنے لگے  
 اور مقرب اپنی کردرگاہ کا  
 یہ مرا مقبول ہے محبوب ہے  
 کی لبہ اوقات کیسی آپ نے  
 جاگے ہیں ہر رات یوں ستر برس  
 ساتویں دن یہ غذا تھی آچکی  
 ٹھنڈے پانی میں بھگا کر کھاتے تھے  
 یعنی ساڑھے چار ماشے لکھا  
 کرتے تھے پیوند ہر ہر قسم کا  
 ختم دو قرآن کا صبح و مسامحہ  
 بند آنکھیں رکھتے تھے اپنے مدام  
 وصل حق ہو کے بن جاتا دلی  
 وہ بھی ہو جاتا تھا اللہ کا دلی



وعدہ یہ حق سے لئے ہیں وہ مسحید  
 بخشے جائیں فضل سے تیرے خدا  
 اور کراماتوں سے خرق عبادا سے  
 خواجہ قطب الدین اوشی بختیار  
 ذکر اسرار الہسی کا کبھی  
 ہوتے تھے نازل جو انو آپ پر  
 اپنی صحت کی دعا ہرگز نہ کی  
 درد اور محنت جہاں ہوا خدا  
 میں نے گستاخی سے اکدن عضکی  
 بولے رنج و درد و محنت اور بلا  
 پیر سے جب آپ جھٹ ہو چکے  
 ایک خادم ساتھ رکھتے وہ امام  
 ہوتی شہرت آپکی جس جلے پر  
 رونق افروز آپ جس جا ہوتے تھے  
 کہتے ہیں وہ خواجہ بہر درد سرا

حشر تک میرے مرید و کچے مرید  
 اور بے توبہ نہ ہوئے خالص  
 کہتے ہیں پر سہیز حضرت کرتے تھے  
 لکھتے ہیں حال شہ والا تبار  
 کچھ نہ فرماتے زبان سے وہ ولی  
 وہ بھی کچھ کہتے نہ تھے وہ خوش نظر  
 جب دعا کرتے تو کرتے تھے یہی  
 تو معین الدین کو کر میتلا  
 کیا دعا ہے یہ محب ایزوی اڈ  
 آئے جس مومن پہ بخشا کب یا  
 خود بھی ویسا ہی سفر کرنے لگے  
 کرتے گورستان میں شب کا قیام  
 بس وہاں سے جلد کر جاتے سفر  
 ملتے وال کے اولیاء اللہ سے  
 غوث اعظم سے ملے گیلانیں جا

ہو کے تہذیب اسٹریٹ آباد اور حرارت  
 طوف بیت اللہ کا کرتے ہوئے  
 ایک مدت تک تھے حاضر بامرور  
 ہے ملوث کفر میں ہندوستان  
 ہند کی ہر ایک جادو کھلا دئے  
 دے اناراک جنت فردوس کا  
 آئے پھر بغداد وہ گنج علوم  
 پیشین گوئی کرتے رہتے فاقوں سے  
 ہر بیت اللہ اکبر دیکھ کر  
 آپ نے بیدنیوں سے ایسا کہا  
 وہ کہے ہم پوچھتے ہیں اس لیے  
 آپ بولے اگر پرستش حق کی ہو  
 وہ کہے کلمہ پڑھیں گے سرسبز  
 آپ نے فرمایا تب اے تارلو  
 کفش پھینکیے آگ میں اوریوں کہے

سبزہ دار اور بلخ سے وہ نیکذات  
 راستہ شہر مدینہ کا لئے پو  
 یوں ہوا اک روز ارشاد حضور  
 اے دئے ہند تم پہونچو وہاں  
 اور مقام اجمیر کا دکھلا دئے  
 کی رسول پاک نے حضرت عطا  
 دیکھے اک آتش پرستوں کا هجوم  
 آگ پر جاں اپنی قرباں کرتے تھے  
 رکھ دئے ہیں آگے قلب مونیہ سر  
 اسکو چھوڑے جو تمہیں پیدا کیا  
 چھوڑ دے گی یہ ہیں دن حشر کے  
 نار و وزخ سے بچو گے جابلو  
 آپ اس آتش سے بچ جائیں اگر  
 یہ جلائے گی نہ میرے کفش کو  
 تو بچا رکھنا حفاظت سے اسے

دوست کی کفشت ہے آئی ندا  
 دی صد آتش نے میں ٹھنڈی ہوئی  
 بس وہیں ایمان لائے وہ تمام  
 الغرض چالیس تن ہمراہ لے  
 آئے اجمیر مبارک میں حضور  
 زور سے للکار اک ہندو جواں  
 یوں کیا ارشاد اسدم خواجہ نے  
 آپ انساگر کے جاتالاب پر  
 خادموں نے ذبح کر ایک گائے کو  
 بیل ہندی نام اس تالاب کا  
 تھے کناروں پر ہزاروں تبتکے  
 خادموں کو برہمن واپس کئے  
 بولے ہاتھ اس کو مسلمان کا لگا  
 تھا پتھر راجہ تب اجمیر کا پڑ  
 جانتی تھی والدہ اس کی نجوم

یہ چلے انگار کی طاقت ہے کیا  
 کفشت ہے خواجہ معین الدین کی  
 کر کے سبیت بن گئے عالی مقام  
 آپ لاہور اور دہلی ہو چلے  
 چاہے بیٹھیں ایک جائے باسرو  
 بیٹھتے ہیں اونٹ راجہ کے یہاں  
 اونٹ بیٹھے ہی رہیں گے راجہ کے  
 جھاڑ کے سایہ میں بیٹھے تکیہ کر  
 گوشت بھونے اور گئے کرنے وضو  
 جگھٹا اطراف کفاروں کا تھا  
 پھول اور گھی سٹیکڑوں میں ڈالتے  
 وال وضوان کو نہ وہ کرتے دے  
 یہ سبھی پانی بخش ہو جائے گا  
 دشمن جانی مسلمانوں کا تھا  
 بار سال آگے سے بولی تھی وہ شوم

اک ولی آئیں گے اس جا با خدا  
 اتنے پیش آنا بڑی تعلیم سے  
 جب نہ کرنے کا وضو کے ماجرا  
 آپ لوٹے میں ولی اللہ کے  
 سب کنویں تالاب سو کھے لاکھام  
 جن تھا اک سب جس کے خانہ زاد تھے  
 واں کاراجہ اور سب چھوٹے بڑے  
 اس کو حامی جانتے تھے وہ تمام  
 دوڑ آیا نام سنکر خواجہ کا  
 لایا ایماں بڑہ گیا اسکا مقام  
 تخریے جو جو ہوئے سب من و عن  
 اور کہے ہے ماجرا اندوگہیں  
 حال یہ سنکر کہے ماں بیٹے سے  
 ہو قد مبوس اور سعادت کر حصول  
 ایک ساحر تھا اچھیال اسکا نام

ان کا حلیہ اس طرح کا ہوئے گا  
 ورنہ آنت میں سمجھی آجائیں گے  
 خواجہ عالم سے معروضہ ہو اپکا  
 دونوں تالابوں کا پانی بھر لے  
 دودھ کے بچے ترستے تھے تمام  
 خرچ میں جس کے کئے تھے پر گئے  
 اسکی کرتے تھے پرستش شوق سے  
 کہتے تھے ہے راجا اس سے قیام  
 چو ماقدموں کو مسلمان ہو گیا  
 اپنے شادی رکھا اس جن کا نام  
 بولے اس راجہ سے سداک برہمن  
 اونٹ اپنی جا سے اٹھ سکتے ہیں  
 یہ وہی میں میں جو کہتی تھی تھے  
 کر وفر دکھلائے مت اے پو افضل  
 رات دن جادو گری تھا اسکا کام

کہہ کے بھیجا راجہ تے خواجہ کامل  
 یوں جواب اس کا دیا وہ پر غرور  
 سات سو سانپ اس نے جادو کیلے  
 پندرہ سو سحر کے چکر لے ساتھ  
 اس طرف سے کر کے سماں جنگ کا  
 راہ میں بنتا تھا اندھا وہ شقی  
 سات بار اندھا بنا بینا ہوا  
 آیا راجہ خدمت عالی میں جب  
 جاتے سو کوس اس کے چکر حکم سے  
 خادموں پر خواجہ کے چکر جو آئے  
 موسیٰ و قمر عون ساتھ امر حلا  
 تشنگی سے جب لگے مرنے تمام  
 حکم جادو گر پہ حضرت کا ہوا  
 کیا اٹھاتا وہ نہ اس سے ہل سکا  
 آپ نے فرمایا یہ جادو نہیں

سن کے برہم ہو گیا وہ بد نہال  
 میں ابھی کرتا ہوں جادو انکا دور  
 سات سو شاگرد اسکے ساتھ تھے  
 نکلا لڑنے خواجہ عالم کے ساتھ  
 بد ارادے سے جو وہ راجہ چلا  
 توبہ کرتا پھر بصارت آتی تھی  
 تب خیال بد سے توبہ کر لیا  
 اک طرف سے آیا صاحب اوب  
 کاٹ سر دشمن کے واپس آتے تھے  
 اٹے سب جادو گروں کے سر اڑا  
 سحر آگے معجزے کے ہے فنا  
 عجز اور زاری لگے کرنے تمام  
 وہ جو لوٹا ہے ہمارا لا اٹھا  
 سارے تالابوں کا پانی ہمیں تھا  
 لوٹے مردوں کا ہے اٹھتا ہے کہیں

حکم شادی پر کئے وہ حق شناس  
ہاتھ میں پانی کچھ اس لٹسیے لے  
چاہ اور تالابوں میں پانی بھرا  
پھر دعائے خواجہ ذیجاہ سے  
عرض جادو کرنے کی تب آپ سے  
ایسا فرمائے محب ذوالجلال  
پس ہوا پر مرگ جہا لے کو بچھا  
وہ چلا اڑتا ہوا چرخ میں  
جب نظر سے چھپ گیا وہ تند خو  
لاکھوں مردم دکھتے تھے یر بلا  
کفش جو لگتی تھی اک آواز تھی  
وہ مغز کفش جب سر پر پڑی  
خاک پر گر کر کہا اے خوش حال  
آپ کی روح مٹھرا ڈر چلی  
عرض کی یا شاہ ہمراہ لیجئے

لا رکھا لوٹہ وہیں حضرت کے پاس  
پھینکے تالابونجی جانب آپ نے  
عورتوں کا دودھ جاری ہو گیا  
اونٹ جو بیٹھے ہوئے تھے اٹھ گئے  
کچھ کمال اپنا بھی بتلا دیجئے  
تو بتا اپنی ریاضت کا کمال  
جست کر کے میٹھا سپر اور اڑھا  
یاں مراقب ہو گئے سلطان میں  
تب کئے ارشاد حضرت کفش کو  
آپچی جوتی تھی سرسحر کا تھا  
دوسری آواز اس کے رونے کی  
کس کو شک ہے اس کے بنے نیوں لی  
آپ اب دکھلائیے اپنا کمال  
سات ہی دوڑا اجدیال آپ بھی  
چرخ پر آنے نہیں دیتے مجھے

تصفیہ اور تزکیہ تھا کر چکا پو  
لایا ایاں آپ کے ارشاد سے  
دیکھ آیا عالم بالاتمام پو  
عرض کی اس نے دعا فرمائیے  
ہو گئی مقبول حضرت کی دعا  
دیکھ کر یہ حال ہندو کانپ اٹھے  
کیا لکھوں میں جانتے ہیں خاص و عام  
شاہ عبدالحق محدث دہلوی  
جب وصال اس رمیز دیکھا ہوا  
دیکھے سب چہرے کو اس محبوب کے  
ہو گیا ہذا حبیب اللہ عیاں  
سال رلت ہند سے لے تا بہ ہند  
اے جناب خواجہ بہر دورا  
ہے غلاموں میں غلام دستگیر

تھا محمد مادہ تیار تھا  
کھل گئے سب اسپہ درافلاک کے  
آپ عبد اللہ رکھے ہیں اسکا نام  
عاصی روز حشر تک زندہ رہے  
وہ ولی جنگل میں پھرتے ہیں سدا  
سینکڑوں اس دن مسلمان ہو گئے  
ہے تصرف انکا تا روز قیام  
لکھتے ہیں تالیف میں اپنے ہی  
بن گئے ہندو دکن ماتم سرا  
خوش جبین پر سبز خط لوزر سے  
مات فی حب اللہ بھی تھا نشاں  
لکھتے ہیں سب افتاب ملک ہند  
ہم غلاموں پر کرم ہو آپ کا  
قائمہ ہو خیر اے پیران پیر

<p>جسے دیکھو وہ ہر شیدائے معینینِ چشتی کا  ازل و ول ہے دیوانہ معین الدین چشتی کا  کہو نگاہیں تو ہوں بندائیں الدین چشتی کا  ریاضِ خلد ہے کوئی معین الدین چشتی کا  خدا جانے جو ہے رتبہ معین الدین چشتی کا  ہو جس روز سے سودائے معین الدین چشتی کا  نظر آجائے وہ چہرہ معین الدین چشتی کا</p>	<p>عجب پیش ہے نقشہ معین الدین چشتی کا  بہارِ عالم میں نہاروں اور بھی گل میں  نیکروں کو لحد میں کوئی کچھ اور کوئی کچھ کہیں  دراچشمِ بصیرت سو آنکھیں بند کر دیکھو  رسول اللہ کے منزل ہیں ملک ہند میں شیک  اسی کو ہم نے سمجھا آیہ واللیل کی تفسیر  تمنا ہے غلام دستگیر آشم کی یا اللہ</p>
---	--

### مثنوی شہادت کے کھانے اور لباس اور ملک و املاک کے حال میں

<p>اور زبان سے ہو ادا صدقِ مقال  واسطے تقویٰ کے جو حق نے کہا  اچھا الناس التقیٰ ارشاد ہے  لیے فریب و مکر ہاتھ آتے نہیں  قرش و سند اور تلکے زر نگار پڑ  کل یہ سارے طوق گردن ہوئی گئے</p>	<p>نومنون کو چاہئے اکلِ حلال  دیکھئے قرآن میں ہے جابجا  دوستو تقویٰ ٹیری علیٰ ہے شے  مال اور دولت مکانات اور زمین  اطلس اور کجواب و جھٹل پُر بہار  آج ان سے چاہو سو کر لو مریے</p>
---	--



گرہے آل اولاد کی خاطر یہ مال  
 شاد خرم کھاتے ہیں لوگوں کا مال  
 سولوی کہلاتے شاہی چال ڈہال  
 نوز عرفاں کب رہے ان باتوں سے  
 یہ مضامین ہیں کتابوں میں رسم  
 ایک لڑکی کا ہے حال پر حذر  
 وقت شب کا تھا سواری شاہ کی  
 بٹکر آیا کپڑا اس دہانگے سے جب  
 رو بردائی امام وقت کے  
 مشعلوں کی روشنی میں شاہ کی  
 مسئلہ فرمائیے اب یا امام بڑ  
 تب امام وقت کو حیرت ہوئی  
 عرض کی سب نے کہ وہ بھی تھے امام  
 لکھڑیا طبوس کی میں اک مثال  
 مستحق کھاتے نہیں مال حرام

ایک دن ان پر بھی لائیں گاد بال  
 تور مانان و پلاو شیر مال  
 ناک ہے کیسا ہی ہو بجائے مال  
 ایسے کھانوں سے تو فائدہ ہی بھلے  
 کل بھر نیگے آگ سے ان کے شکم  
 کاتتی تھی سوت چھت پر ٹھیکر  
 رہ سے گزری روشنی چھت پر پڑی  
 لیکے اس لڑکی نے اس کو یاد اب  
 کاتنے کا عرض کی حال آپ سے  
 سارا ک دو کاتی ہوئیں آدلی  
 ہے پہننا اس کا جائز یا حرام  
 پوچھی اس لڑکی کی حالت باپ کی  
 مرجاسن کر کہے سب خاص و عام  
 ہوش رکھ کر اس بنیں کھانوں کا حال  
 ذکر سے اسکے نہیں کچھ ہکو کام

شرع میں مذکور ہر کھانے کا ہے  
اسکے کھا نیسے عبادت ساری جائے  
ہیں امام اعظم اپنے رہنما  
ایک قصائی ایک دن حاضر ہوا  
آج میری ایک بکری گم گئی ہے  
اس قصائی سے کہا تب آپ نے  
میں یہ تجھ سے پوچھتا ہوں مسئلہ  
تب کہا حضرت سے وہ اشقتہ کا  
واسطے اس کے دعا فرما دے  
پوچھا شاگردوں نے جو اسکا سبب  
اک قصائی کی ہے بکری گم ہوئی  
گوشت کھانے میں کہیں وہ اسکا  
کہنے پر قصاب کے وہ خوشحال  
چال ہے ملک عرب میں خاص عام  
اس سے کچھ مالک کو اپنے دیتے ہیں

گر ہے جھگڑا شبہ کے لقمہ کا ہے  
اور ہر ہر طرح کے آفات آئے  
حال سنئے کیا تھا انکے تقویٰ کا  
بولامیرے واسطے کیجئے دعا  
رحم ہو یا شاہ غربت پر مری  
پوچھتی ہے خلق ہم سے مسئلہ  
کتنے دن رہتی وہ زندہ دکھ بتا  
زندہ رہتی تھی وہ بکری تین سال  
گوشت کھانا چھوڑے آپ امر و  
یوں کئے ارشاد وہ مقبول رب  
نہج ہو کر کوئی دن یک جا بیگی  
خوف ہے مجھ کو مرا تقویٰ نہ جائے  
گوشت چھوڑے ہیں برا تین سال  
کرتے ہیں مزدوری جو انکے غلام  
جو بچے قوت اپنا وہ کر لیتے ہیں

تھی یہ حالت حضرت صدیق کی  
 اپنی مزدوری سے حضرت کا غلام  
 روز اس سے پوچھتے تھے وہ دلی  
 ایک دن بے پوچھے اپنے عبد سے  
 پھر اسی دن پوچھے اس کو وہ ام  
 اس نے تب حضرت سے معروض کیا  
 جب ملی کوئی نہ مزدوری مجھے  
 آپ یہ قصہ سنے جب عبد سے  
 شبہ کے لقمے کو ست کیجو گماں  
 اصل بد ہے اسکی جس نے کھا لیا  
 اس نوالے کے ہر ایک دانے کا حال  
 جسکی یہ تمہید میں تمثیل ہے  
 ایک دانہ شبہ کے لقمے سے لے  
 آسمان کی گائے سے ناگر چلے  
 چھٹکس زمرم روز ابراہیم اگر

کسب کرنیکی ذری فرصت نہ تھی  
 روٹی یا خرے تھا لا تا دقت شام  
 آج تو نے کونسی مزدوری کی  
 روزہ کھولے اور ٹکڑا کھالے  
 آج کیا مزدوری کی تھی اسے غلام  
 مجھ کو انعام آج اک جا سے ملا  
 شکر کچھ میں نے پڑھے تھے کن سے  
 ظرف منگو اگر اسی دم قے کئے  
 پاک ہو جائے گا اچھوں کے یہاں  
 گور میں اور حشر میں سبتا یگا  
 جو لکھے ہیں عارفان خوش خصال  
 شرح اسکی سنئے بالتفصیل ہے  
 اگر خلیل اللہ طبری تعظیم سے  
 بوئیں کہے کے حرم میں گرا سے  
 اسکے گر خوشہ میں پختہ ہوں شمر

<p>کاٹیل سکے خوشے اور دیویں سکھا          بیس آتا اسکا اگر خیر النسا          گوئیں اس آٹے کو حوریں صنتی          گر پڑیں اس آٹے پر لاکھوں تہرا          گر جلا دیں حضرت روح الامیں          آگ بھونکیں حضرت عیسیٰ بنی          نوح کے تنور میں اس کو لگائیں          زہر ہے یہ زہر ہے کچھ شک نہ لاؤ          جاہنیں سکتے وہ لقمے کی بدی          وہ ہے بہتر کھا نوٹے شہا کے          بس ہے اک مکلی غلام دستگر</p>	<p>ماہ نو کو لیکے گرد آتی کیا          اور حجر اسود کو لے چکی بنا          پانی کو شر کا ملا کر باخوشی          فاتحہ اور قل ہو اللہ بے شمار          لکڑیاں طوبی کی لا کر بالیقین          دمدم کر کے مسیحائی بڑی پڑ          بی بی مریم ہاتھ سحر وٹی پکائیں          پڑہ کے بسم اللہ جو اس کا لقمہ کھاؤ          باوجود ایسے کرا مانوں کے بھی          سو مشقت سے گراک لقمہ ملے          کیوں امارت کی کرے خواہش فقیر</p>
--	---

### عورتوں کی بیعت کا ذکر

<p>عورتوں کی ہے مریدی کا بنیاں          فرض واجب سنت قولی نہیں          فرض اور واجب میں پوچھے جائیگا</p>	<p>سن رکھیں اس کو سبھی پیروچواں          ہے مریدی فعل ختم المرسلین          اے محبوب معر کے میں حشر کے</p>
---	--

روز محشر یہ نہ پوچھے گا کوئی  
 فرض و واجب جانتا پہلے ضرور  
 اس کا سکھانا ہے واجب سرسبز  
 سرور عالم رسول نیک خو  
 غیر محرم عورتیں پردہ کریں پڑ  
 لیتے تھے پردے ثمنے بیعت اولیا  
 ہے بخاری کی حدیث اُمونین  
 عورتیں چادر پکڑتیں آپ کی  
 اور وہ بیعت فقیری کی نہ تھی  
 خود نہ بیٹھے کوئی نامحرم کے تھا  
 آپ کا چھونا تھا دوزخ کی نجات  
 چوم لے گی ہاتھ اگر عورت کوئی  
 حق نے جن باتوں کو فرمایا حرام  
 خادمہ سے گر کرے مرشد نکاح  
 اس لئے مرشد سے اور استاد سے

تم کو بیعت کو لئے مرشد سے تھی  
 اور نہ ہوا مرو لو اہی میں تصور  
 باپ بھائی ستوہر اور فرزند پر  
 کرتے تھے تعلیم یہ اصحاب کو  
 ان کو تم دیکھو نہ وہ دیکھیں تہیں  
 حال مستورات کا پہلے یہ تھا  
 لیتے تھے بیعت جو ختم المرسلین  
 بس یوں ہی بیعت رسول اللہ کی تھی  
 تھی وہ بیعت دین اور اسلام کی  
 نہ لگا حضرت کو نامحرم کا ہاتھ  
 لستہ ڈرتے تھے رسول کا یثبات  
 کل کے دن کیا کیا کریں گے ہستی  
 اس میں فرمایا نہیں مرشد کا نام  
 شرع پاک مصطفیٰ ہیں ہے مباح  
 احتیاطاً پردہ کرنا چاہیے

ہے مدینے کی لباس عورات کا  
 سر کو کپڑا باندھتیں منہ پر نقاب  
 ویسے اصحاب اور وہ ان کا مرتبہ  
 ان کو حضرت اس طرح فرماتے تھے  
 مرد عورت دو اگر بیٹھیں بہم  
 میں کہوں کس طرح وہ اچھے نہ تھے  
 بی بیوں کی یاں کی چولی کرتیاں  
 والہ ململ جالی کچنی ہے ہمیں  
 پیر اللہ کا خلیفہ ہے بجا  
 ایسے پیغمبر کے ہو کر جانشین  
 چاہتے تاکید پردے کی ضرور  
 حال یہ اصحاب کا تھا سر بسر  
 پوچھتے حضرت سے تھے یہ ہر گھڑی  
 فضل طاعت راہ جہتندے از  
 لکھ دیا اللہ کے احکام کو

جسم ڈکھاتا ہے سر سے تا پیا  
 گاڑے کرتے ہیں پھتے پر حجاب  
 گرد کو جن کے نہ پہنچیں اولیا  
 چاہتے پردہ ضرور عورات سے  
 تیسرا شیطان ہے وال پرستم  
 اب کے میں حضرات النے بھی بھلے  
 پہنیں اسکو یا نہ پہنیں ایکساں  
 وہ بھی ایسی کچھ ڈھکا اور کچھ نہیں  
 جانشین ہے سید کونین کا  
 وہ خلاف انکا کرے ممکن نہیں  
 تار میں خورسند دونوں سے حضور  
 تھی نہ اپنے مرتبوں پر کچھ نظر  
 عیظا ہر دم میں کیا ہیں یا نبی  
 عیظا ہر راہ جہتندے کہ گو یو  
 قائدے اسمیں بہت میں دوستو

<p>کیوں نہ ہو دے سائیں کو ناگزیر</p>	<p>امحق ہے یہ غلام دستگیر</p>
<p>یہ داستان جنازے کی نماز اور اہل قبور کے فاتحہ کے حاملین ہے</p>	<p></p>
<p>ہے خدا اور مصطفیٰ دونوں کریم          رحم پر قرباں ہو اس غفار کے          بعد مرنے کے بھی اس کے فضل کے          یک مثال اس کی بتا دیتی ہم          یہ نصیحت یاد رکھ اے ذی شعور          نیک ہے میت تو اسکے فضل سے          نیک تو ہے گروہ مردہ ہے بُرا          لکھتے ہیں نباش تھا اک نوجواں          اس کی عادت تھی اگر کوئی مرے          ساتھ سب کے پڑتا میت کی نما          رات کو جاکھولتا اس کا مزار          ایک دن لڑکی کسی انصار کی</p>	<p>خوف کیا ہے عاصیو میں دو کریم          لاکھوں ساماں جس نے بخشش کے کئے          سینکڑوں میں مغفرت کے راستے          غور سے سوچیں اسے اہل کرم          جانا میت کی نمازوں میں ضرور          بخشا ہے حق گناہوں کو ترے          تیرے باعث سے وہ بخشا جائیگا          اور تھا اس کا مدینے میں مکاں          ساتھ ہی جاتا تھا وہ اس لاش کے          قبر تک جاتا تھا باسوز و گداز          اور کفن اس لاش کا لیتا اوتار          نوجواں تھی اور قصا سے مر گئی</p>

اپنی عادت پر وہ دزد بے حیا  
 دیکھ رکھ کر دفن کا اس کے پتا  
 چاہا اس کے جسم سے کھینچے کفن  
 بولی یہ بد کام ہے مت کراخی  
 ڈر گیا کانپا یہ سن اس لڑکی سے  
 بولا میں مدت سے یہ کرتا ہوں کام  
 تب وہ لڑکی نے کہا اے ذلیعور  
 لاش پر میری پڑھا جیب تو نماز  
 جنتی ہے بھائی اب تو جنتی  
 اس کو یہ کہہ کر وہ لڑکی سو گئی  
 ڈھانکا کڑیوں کو چلا روتا ہوا  
 کہہ رہا تھا شرم سے ہو سرنگوں  
 اسکا چہ چاسب مدینے میں ہوا  
 جو کہ پڑھتے ہیں جنازوں پر نماز  
 جو مزاروں پر نہیں پڑھتے فاتحہ

اسکی میت پر نماز آکر پڑھا  
 قبر کھولارات اس لڑکی کی جا  
 قبر میں اٹھ بیٹھی وہ غنچہ دہن  
 جنتی بن کر نہ پھرن دوزخی  
 ہو گئے سب رونگٹے اس کے کھڑے  
 دوزخی ہوں مجھ پہ ہے جنت حرم  
 نام ہے ستار اسکا اور غفور  
 بس اسی دم تجھ کو بخشا لے نیاز  
 یہ کفن لے کر نہ پھر ہو دوزخی  
 اس جواں پر حالت اک طاری ہوئی  
 شور اور فریاد کرتا تھا بگڑا  
 جرم ایسے رحم ایسا کیسا کہوں  
 جس نے حال اسکا سنالیں رو دیا  
 بخشا ہے یوں ہی ان کو بے نیاز  
 بخشا ہے انکیوں ہی کبریا



یا الہی مصطفیٰ کے واسطے یوں	ہم گنہگاروں کے عصیاں بخش دے
یوں تو عاصی ہیں بہت میرے فقیر	سب سے بدتر ہے غلام دستگیر
ایسا بد گروہم سے بخش گیا	بھر گنہگار اک نہ دوزخ جائیگا

جو کاملین کہ حالت استغراق میں کچھ زبانی بنجود میں نکالے تھے وہ الفاظ اب کے بعض حضرات شرع پاک کا لحاظ نہ کر کے زبا پر لاتے ہیں انکی عبرت کیلئے

یا الہی یا الہی یا آلہ	عاصیوں پر مغفرت کی ہونگا
یا محمد شافع روز جزا	ہے بھروسہ عاصیوں کو آپ کا
گر بھلے ہیں یا ربے ہر جا حبیب	آپ کے کہلاتے ہیں ہم سب غریب
سب کے قصے سن چکے اے ہونو	کچھ ہم اپنی بھی سناتے ہیں سنو
غور سے سنئے ہے نادر ماجرا	اب جو ہوتے ہیں مرید اہل وقار
شرع سے بے فکر ہوتے ہیں تمام	وہ ہی وہ بنجاتے ہیں بس خاص عام
دنیا داری میں کہاتے ہیں فقیر	دنیا داروں کو سمجھتے ہیں حقیر
کہتے ہیں روزہ ہے کیا کسی نماز	عجز کیا شے ہے ہمیں ہیں بے نیاز
اس کامنہ ہم دیکھتے ہیں فضا صاف	ہم ابو القوتوں کو ہے طاعت صاف

طاعت ابن الوقت کو ہر دم کو ضرور  
 کعبہ ابراہیم پتھر سے بنائے  
 قبیلہ اپنا طاق ابروئے صنم ڈ  
 دلیں جو آیا سو وہ کرتے ہیں کام  
 واصلوں نے بنجیومی میں جو کہا  
 میں نے پوچھا صاحب کیا حال ہے  
 ہنس کے فرمائے کہ تم بھی ہم میں آؤ  
 عالموں کی لن ترانی چھوڑ دو  
 عالموں کی ہے یہ طاہر پر تظہ  
 میں یہ تقریر اٹھنے سن کر خوش ہوا  
 میں یہ سوچا کوئی جا بیعت کروں  
 کس لیے محنت عبادت میں اٹھائیں  
 الغرض اک پیسے میں بھی ملاؤ  
 یوں کئے ارشاد وہ اللہ کے نور  
 راستہ حق کا یہی ہے اے گدا

کیونکہ رب دور اٹھنے ہے یہ رتبے دو  
 حج وہاں کرنے بلا اپنی نہ جائے  
 چھوڑ اس کو کیوں کریں طوفِ حرم  
 نہ خیالِ شرع نہ خوفِ حرم  
 یہ خودی میں بولتے ہیں برسلا  
 کیوں خلافِ شرع قیل و قال ہے  
 یہ دوئی کے پردہ کو دل سے اٹھاؤ  
 ہم بتاتے ہیں خدا کو روبرو  
 منہی باطن سے سب ہیں بے خبر  
 مجھ کو بیعت کا ہوا اک دلولہ  
 عالموں کی دھکیوں سے بچ رہوں  
 اک پیالہ پی کے حق کیوں بن نجان  
 کر کے بیعت پوچھا حق کا راستہ  
 علم دیں کی چاہئے کوشش ضرور  
 علم قرآن کا حدیث مصطفیٰؐ

فرض و واجب نفل و سنت مستحب  
 تھے جو سلطان عارفوں کے بایزید  
 پیجوتمہ آتے جاتے وہ متین و  
 شرع میں رخنہ اگر تو لے کیا  
 پیر سے میں نے سنا جہم حلال  
 ہم کچھ آسانی سمجھہ معیت کئے  
 جرم ہم کرتے تھے حق سے چھپ چھپا  
 عالموں سے پہلے ہم کو ڈر نہ تھا  
 پہلے سمجھے تھے ڈراتا ہے کریم و  
 پھر تو میں گھبرائے مرشد سے کہا  
 اس طرح فرمائے تب وہ خوش نظر  
 یاد کر گزی ہوئی شرما ذرا  
 لاکھوں دفتر بھر رکھا ہے جرم کے  
 جرم دو ہیں ایک چھوٹا اک بڑا  
 ہیں صغیرہ جرم اکثر رکھ تو یاد و

شب جان و دل سے یہ ادا ہوں روزہ  
 ان کے آداب ایسے تھے سن اسعد  
 رہ میں مسجد کے کبھی تھو کے نہیں  
 تو مرا خادم نہ میں مرشد ترا  
 وہ خوشی جا کر ہوا پیدا ملال  
 اب تو پہلے سے بھی مشکل میں پھسے  
 دیکھنے والا اب اک ہمراہ ہوا  
 اب یہ ٹھہرا جو یہ کہتے ہیں بجا  
 ٹھیرا اب وعدہ ہے اس کا مستقیم  
 بندہ حق ہوتا ہے کیونکر دو بتا  
 عبد بن خواہش خدائی کی نہ کر  
 سوچ تو لے آجتک کیا کیا کیا  
 اے ستم گر یہ سیاہی کیوں مٹے  
 اہل دنیا رات دن ہیں مبتلا  
 ہیں کیسیرہ چار سو سے بھی زیاد

جرم یہ مومن پہ پس آفات لائے  
 ڈر صحابہ کو بہت اس کا رہا پڑا  
 عرض کرتے تھے رسول پاک سے  
 تقد جہاں صدمے سے حد دیتے تھے  
 تو یہ کر کلمہ پڑھا کر اے گدا پڑ  
 فضل کا اس کے تورہ امیدوار  
 پیروی کر سید کونین کی  
 اک نصیحت اور بھی رکھ لے تو یاد  
 نہ عبادت سے یہ جاتا ہے عذاب  
 بحر بخشش حق کی فیض عام ہے  
 آدمی کم ظرف ہوتا ہے ضرور  
 یاں کسی پر کوئی کرتا ہے جفا  
 جب قریب آتا ہے موقع موت کا  
 دین کچھ ان کا اگر ہو دیتے ہیں  
 لڑ جھگڑ کر سنی کڑوں سے عمر بھر

کفر ہوئے اور ایماں دل سے جا  
 گر قصور ان سے کوئی سرزد ہوا  
 ہم پہ حد شرع جاری کیجئے  
 بس اسیدم رہ عدم کی لیتے تھے  
 خیر سے ہووے گا شاید خاتمہ  
 بخشش کے کا فضل سے وہ کردگار  
 جرم کے بخشانے والے ہیں وہی  
 ہے براسب جرم سے حق عباد  
 نہ ولی ہونے سے چھوٹے یہ حساب  
 بخش دے گا جرم اسکا کام ہے  
 یہ نہ بخشے گا وہاں ہرگز قصور  
 کہتے ہیں کل اسکا یہ نہ ہو گیا  
 جمع ہو جاتے ہیں اکثر اقرار یا  
 یو لا چالا ان کا بخشا لیتے ہیں  
 حق نہرا روں کا جو ذمہ ہے پھر

وہ تو مرتے مرتے سر پر لے چلے  
 عدل پر بیٹھے گا حق روز قیام  
 حق مسلمان پر جو کافر کا رہے  
 گر کریں سوچ یہ حق جاتا نہیں  
 نہ شہید اس سے بچیں نہ اولیا  
 اک صحابی کر گئے اک دن قضا  
 آیا مسجد میں جنازہ ان کا جب  
 اس جنازے کی نہ ہو حج سے نماز  
 قرض یہ ان کا نہ ہو جب تک ادا  
 قرض کا ذمہ لئے جب مرتضیٰ  
 یہ نصیحت یاد رکھ لے اے سپر  
 حتی الامکان دل کی کامت دکھا  
 دے نہ گالی مار مت غیبت نہ کر  
 دیکھ پیغمبر ہمارے مصطفیٰؐ  
 حج سے پہونچا ہو کسی کو کچھ ضرر

کیا اگر دس مہینے سے بچنا لئے  
 جمع ہوں گے پہلے فریادی تمام  
 وہ بھی دلوائے گا حق اس دن آئے  
 بدلہ کروائے گا رب العالمین  
 مستحق اس سے بچیں نہ اصفیا  
 ان کے ذمہ بار آنے قرض تھا  
 بولے یوں اصحاب سے محبوب  
 جسکا جی چاہے وہ پڑہ لیوے نماز  
 آگ سے چھوڑے نہ انکو کبیر  
 تب نماز ان پر پڑے ہیں مصطفیٰؐ  
 حق سے خلق اللہ کے کراخذر  
 حق کسی کا لے نہ کر کس سے دعا  
 اور یتیموں سے بہت کراخذر  
 وقت رحلت کر رہے تھے یوں نہ  
 بدلہ اپنا لیوے وہ ان وقت پر

کل کے دن یوم الندامت یقین  
بدلہ یاں ہووے تو آساں ہے اگر  
میں یہ شکر پیر سے رو کر کہا  
رحم ایسے حال میں فرمائیے  
آپ نے فرمایا تو گھبرایا نہ جا  
وہ اگر چاہیں یہ ان سے ہوئیگا  
لیکن آہیں دل سے کوشش تو بھی کر  
ڈر غصے سے ڈرنے والوں میں رہو  
رات کو اٹھ غجر سے سجدہ میں جا  
مہرباں ہو تلم ہے دو نے سے خدا  
چوں خدا خواہ کہ مایاری کند  
قسم میں رو نیکی تین اے دنیا  
پہلا رونا عشق میں اللہ کے  
تیسرا رونا گتہ کے خوف کا  
سالہا آدم صغی اللہ روئے

یا نیکی ذلت کی مجھے پرواہ نہیں  
حشر کے دن کلہے بدلہ سخت تر  
ہم کئے دنیا میں سب ظلم و جفا  
اس مرض کی بھی دوا بتلائے  
ہیں حکیم اس کے خدا اور مصطفیٰ  
سجھو ادیں گے وہ حق ہر ایک کا  
اپنے عصیاں پر تو رو لے عمر بھر  
فضل سے بھی نا امید اسکے نہ ہو  
گڑ گڑا کر سر گر آتو بہا  
ابنیا روئے ہیں اکثر اولیا  
میل مارا جاتب زاری کند  
یاد رکھ لے تو بھی کر لے اختیار  
شکر کا ہے دوسرا رونا نا تجھے  
اب مثال اسکی تو سن رکھ اگدا  
رو نے میں داؤد ساری عمر کھوئے

روتے تھے کجیابی جو شوق سے  
 خوف حق سے روئے ہیں روح الامین  
 خوف سے حضرت عمر جو روتے تھے  
 ہم گنہگاروں کو رونا چاہئے  
 پھر میں پوچھا خیر اب تو ہیں گئے  
 اب دکھا دیجے خدا کا راستہ  
 شرع کے جب اس طرح مشکل میں کام  
 آدمی کو عشق پہلے چاہئے  
 کلمہ کی تو لغی و اثبات کر  
 عشق آں شعلہ کہیں برقرار نہ رہے  
 تیغ لا در قتل غیر حق براند  
 ماند الا اللہ باقی حبلہ رفت  
 خود ہو بود اولیں و آخریں  
 نقد ہستی محو کن در لا الہ و لا  
 پیر کے برزخ میں ہو پہلے فنا

دونوں رخساروں پہ دونا سور تھے  
 روئے ہیں حضرت شفیع المذنبین  
 دوسرے خط دونوں رخساروں پہ تھے  
 نار و وزخ بجھتی ہے ان اشک سے  
 سب بجا لاتے ہیں ارشاد آپ کے  
 یوں کئے ارشاد تب وہ رہنما  
 ہے طریقت کا بہت نازک مقام  
 راستہ ملتا ہے حق کا عشق سے  
 مثنوی کی رکھ لے معنی پر نظر  
 ہر چہ جز معشوق باقی حبلہ رفت  
 در نگزاں پس کہ بعد لا چہ ماند  
 شاد باش اے عشق شکرست ہو رفت  
 شکر جز از دیدہ ماحول نہیں  
 تباہی مینی دار ملک بادشاہ  
 نفس سرکش پر تو غالب آئیگا

چوں خلیل آمد خیال یار من  
 ہیچ نہ کشد نفس را جز تزلزل پیر  
 کام ہے اس میں نظر کا اے سپر  
 یزخ اسمد ہے یزخ پیر کا  
 گر تو پیویدی بدال شدہ شہ شوی  
 مصطفیٰ اراحق بدال و حق نہیں  
 از ہمہ اوہام و تصویرات دور  
 روگوئی و دو مدال و دو محو ال  
 گر جدا بینی ز حق اس خواجہ را  
 بس خدا کو تو اسی یزخ میں پا  
 تو میباش اسلا کمال انیت و پس  
 واصلوں کے رمز ہیں یہ اے گدا  
 جیب لکھی یہ داستان عبرت فترا  
 مر جبا کہنے لگے سارے فقیر

صورتش بیت معنی اوبت شکن پڑ  
 دامن آں نفس کش محکم بگیر  
 در نظر رو در نظر رو در نظر  
 کر قنا اپنے کو اس میں اے گدا  
 ذرہ گر لو دے ولیکن مہ شوی  
 مصطفیٰ بد لوز رب العالمین  
 نور لوز لوز ما لوز لوز۔ نور  
 بندہ را در خواجہ خود محو وال  
 گم کنی ہم متن و ہم دیبا جہ را  
 یہ قنای اللہ کا ہے مرتبہ  
 رو برو گم شو وصال انیت پس  
 حال ہے یہ قال میں مت اسکو لا  
 کھل گئیں حضرات کی آنکھیں ذرا  
 پس کہ اب پس کر غلام و ستگیر

بیان موت و مسکرات



رات دن پیغمبروں کو خوف تھا  
عاقبت کا ڈر اگر ہے دوستو  
یہ حدیث مصطفیٰ ہے معتبر  
پہلے اس مومن کا دل مر جائے گا  
اور خفا اس سے رہے روح نبی  
رولنے والا دوست ہے اللہ کا  
چوں خدا خواہد کہ مایاری کند  
یہ سب اچھلے رولنے بھائیجاں  
کہتے ہیں کچھ روز آگے موٹکے  
مطلع جس وقت ہو اس حال سے  
آتی ہے جس وقت ماعت موٹکی  
نہ خیال ملک و دولت مال و زر  
فکر آل اولاد کی اصلا نہیں  
سخت صدمہ ہے غریز و پیاس کا  
بولتا ہے دلیس یوں وہ تشنہ کام

سحر کہ ایک روز ہو گا تزع کا  
کم ہنسو اور رات دن رویا کرو  
ہنسنے سے انساں کو ہوتے ہیں ضرر  
ناخوش اس سے ہو جناب کبریا  
ہو قسرتوں کو بھی اس سے دشمنی  
مثنوی میں دیکھ لو اس کا پتہ  
میل مارا جانب زاری کند  
موت اور جاں کنذنی کا سن بیاں  
اک اشارا ہوتا ہے معلوم اسے  
توبہ کہ باز آ تو بد افعال سے  
چہرے ہوتی ہے ظاہر بے کسی  
مثل زنداں ہوتا ہے رہنے کا گھر  
اقربا کے غم کی کچھ پروا نہیں  
خشک بیچارے کا ہوتا ہے گلا  
گر ملے دریا تو پی جاؤں تمام

لوٹتا ہے حال مسکین کا بن  
 ایسا قابو پا کے شیطان لعین  
 کہتا ہے اس آب سے مسرور ہو  
 مجھ کو سجدہ کر ارے قافلِ ابھی  
 جس نے اس ملعون کا پانی پیا  
 پیاس ویسی تسپہ مودی کا ستم  
 جس کے دل میں ہے محبتِ پیر کی  
 حق یچاتا ہے اسے اس مکر سے  
 اک فرشتہ لوٹتا ہے اس گھڑی  
 باخبر ہو کیوں پڑا ہے بے خبر پڑ  
 کر عمل اچھے ہیں تیرے نیک نام  
 آج بے توبہ سدھارے تو اگر  
 روکے اپنے مال پر وہ تشنہ کام  
 لو گھلے مل لو مرے ہو قرین  
 آج تم ہوتے ہو قرین و تیسیم

سہوتے ہیں بیکار جس دم دستِ پیا  
 پانی بتلاتا ہے اس کے قرین  
 مصطفیٰ سے اور خدا سے دور ہو  
 میما بجھا دیتا ہوں تیری تشنگی  
 راہ لی دوزخ کی ایماں کھو دیا  
 یاں ٹھہرتے ہیں بڑے ثابت قدم  
 اور جو جس شخص کو عشقِ نبی پو  
 وہ چلا جنت کو بے پانی پئے  
 اسے بشر آئی ہے ساعتِ موت کی  
 آخری ہے آج یہ تیرا سفر پڑ  
 قبر اور محشر میں ہو گا شاد کام  
 یاد رکھ دوزخ میں ہے بس تیرا گھر  
 کرتا ہے بچوں سے فرصت کا پیام  
 اب رمنا دو وقتِ فرصت کا نہیں  
 سب کا حافظ ہے خداوندِ کریم

دوبیدم بڑھتی ہے اسدم تشنگی  
 سوز سے ہوتا ہے دل کو پچھوتا  
 نعمتیں خالق کی سب ہوتی ہیں دور  
 جاتے ہیں سب عقل و ہوش اور حافظا  
 سینہ دیتا ہے شکنجے کی مثال  
 سینے میں گھبراتی ہے دشتِ ہریاں  
 حرکت اور حس میں بھی آتا ہے خلل  
 وہ گھڑی سب کے لیے ہے بالیقین  
 لوگ کہتے ہیں سن اس مضمون کو  
 یہ نہیں کہتے سنا وہ بیاں  
 سخت ہیں صد عزیز و موت کے  
 خاص پیغمبر ہمارے مصطفیٰ  
 ہم کو غفلت نے بھلا یا اس قدر  
 یا الہی ہم کو غفلت سے نکال  
 ہوتی ہے دہشت عزیز و سخت تر

ہوتی ہے آغاز پھر جاں کنڈنی  
 بھولنے جاتا ہے جگر مثل کباب  
 کالوں کا سنا بھی اور آنکھوں کا نور  
 رہتا ہے غفلت میں بیچارا پڑا  
 برچیوں کی اس گھڑی چھتی ہے بھال  
 پرزے پرزے ہوتے ہیں سب ہاں  
 اس گھڑی کام آتے ہیں اپنے عمل  
 پیش اندیشی ہمیں بالکل نہیں  
 کچھ قصیدے پڑھے دلو خوش کرو  
 ہووے جس کے سنتے سے انور و  
 انبیاروے ہیں جس کے خوف سے  
 اس الم سے کرتے تھے اکثر بکا  
 موت یاد آتی نہیں ہے عمر بھر  
 موت کا اندیشہ دلیں میں کب ڈال  
 آتے عزرائیل ہیں جس وقت پر

وہ فرشتہ تھام اس انسان کو  
 بیقراری دیکھ اس کی ہو غضب  
 آجکے دن کی خبر تجھ کو نہ تھی پڑ  
 یہ جدائی شاق ہے اے دوستو  
 روح جسم تن سے ہوتی ہے جدا  
 حرص دنیا میں گزاری زندگی پڑ  
 میں تجھے کہتی تھی ان باتوں کو چھوڑ  
 ہائے تو مانا نہ کچھ میرا کہا  
 تب یہ آتی ہے صدائے آسماں  
 کیا ہوتی تیری حکومت مال و زر  
 آشنا اور دوست تیرے کیا ہوئے  
 کیا ہوا تیرا لباس فاخر  
 بعد مردن کہتے ہیں سب صوفیاں  
 یا مشرف لاش کو کر دیتے ہیں  
 گرنہ آؤ لاش پر یا مصطفیٰ

کھینچتا ہر عضو سے ہے جان کو  
 قابض ارواح یوں کہتا ہے تب  
 کس لیے غفلت میں کھوئی زندگی  
 جسم سے انت بہت ہے روح کو  
 بولتی ہے جسم سے کر کے بکا پڑ پڑ  
 گور میں ہوتی ہے اپ شرمدگی  
 مال و زر کی آرزو سے دل کو ٹوڑ  
 دیکھ اب اعمال کی اپنے سزا  
 کیوں پڑا غفلت میں اے ناتواں  
 سو گیا کیوں سب سے ہو کے بخیر  
 پوچھتے تک بھی نہیں کوئی تجھے  
 کیوں پڑا ہے اب کفن پہنا ہوا  
 لاتے ہیں تشریف سلطان زماں  
 یا لحد کو لوز سے بھر دیتے ہیں  
 عاصیوں کو قبر میں مت بھولنا

آپ کا منہ دیدحق سے کم نہیں  
 قبر میں انساں کو حیث فنانا ہے  
 وہ ادھر روتا ہے اپنے حال پر  
 قبر کی تاریکی تسیر لے کسی  
 پرزے پرزے ہوتا ہے سب ہم نوا  
 حال پر اپنے جوروتا ہے غریب  
 انکی دشمن ہوں ہیں بدجن کے عمل  
 کہتا ہے اسدم وہ رو کر ڈارزار  
 تہریانی دیکھے غفار کی پڑ  
 کہتا ہے گھبرا نہیں اے نالتوال  
 جسم و جاں بخشا میں آغا فل تجھے  
 کیسی کیسی سخت کی تو نے خطا  
 کیوں ہر سال ہونے کے کہتا ہے نونا  
 تہریانی حق کی دیکھو اور کرم  
 تہریانی حقیقت کے واسطے پڑ

بھولے سمت ہکواے سالار دیں  
 چھوڑتھا اقربا گھراتے ہیں پڑ  
 وہ ادھر روٹے ہیں اسکو یا دکر  
 اور پوچھیں پھر نکیرین اسگھری  
 قبر کا جس وقت ہوتا ہے فشار  
 قبر کہتی ہے ارے وہ بد نصیب  
 جو کہ اچھے ہیں نہیں ان کو خلل  
 کون ہے اس وقت جزیر و ردگار  
 خود خیر لیتا ہے اس ناچار کی  
 میں تر اس وقت پر پھول تہریاں  
 کچھ نہ پہچانا تو دنیا میں مجھے پڑ  
 کام بد کرتا تھا باز آتا نہ تھا  
 باپ ماں سے ہوں میں بڑھکر مہرباں  
 بخشتا ہے وہ گتہ کرتے ہیں ہم  
 باز رکھ سب کو تو بیدا فعال سے

ان سے بدتر ہے غلام دستگیر	جو جو بندے ہیں گناہوں میں اسیر
مرے دم اور قبر میں صورت دکھاؤ	یا محمد دونوں جھگڑوں سے بچاؤ

### احوال قبر کی فشا رکا

آدمی کو فکر عقبی چاہئے	انسیا اور اولیا فرما گئے
یاد کرنا قبر کو اور موت کو	حکم ہے صبح و مساے دوستو
دیکھتے ہو دوستوں کو بر ملا	حال کیا ہوتا ہے آخر وقت کا
آتے ہیں دشمن نظر فرزند وزن	تلخ نہو جاتے ہیں مال و زر وطن
نزع کی نیشوں سے جاں گھیراتی	پہلو پہلو جا نکلی تڑپاتی ہے
قبر کی سختی کا کیونکر ہو بیاں	سوصیت سے غرض جاتی ہے جاں
شرح انجی دوستی کی سن رکھو	دوست ہیں میت کے تین ادوستو
وہ تو مر قد تک بھی ساتھ آتے نہیں	دوست پہلے مال اور زر ہے یقین
قبر تک یہ ساتھ آتے ہیں بجا	دوسرے احباب ہیں اور اقربا
یہ ہیں ساتھی قبر کے اور حشر کے	دوست ہیں اعمال اس کے تیسرے
توڑتی ہے ہڈیاں اور رگوں پے	قبر کی پہلی ملاقات ایسی ہے
قبر بن جاتی ہے اشکِ گہراں	چو طرف سے داپتی ہے الاماں

نیک و بد پر کم زیادہ ہے یقین  
 سعد فرزند سعاد خوش خصال  
 جب نمازان پر پڑھے شاہ بُدا  
 حکم خالق سے ملک کند ہونچلے  
 اترے انجی قبر میں حضرت رسول  
 دفن کے بعد ان کے شاہ نیک  
 وال کھڑے ہو کر شہنشاہ عرب  
 اور کہے اصحاب سے شاہ بُدا  
 اس سے بچنا کیا کسی سے ہو سکے  
 اس سے بچ سکتا کوئی اتنا لگ  
 برکت شاہ امم سے اس گھڑی  
 شافع روز حیرا کے روبرو  
 مومنوں کو خوف ہر دم چاہئے  
 یہ غلام دستگیر اے رب مرے

داب سے اسکے کوئی بچت نہیں  
 روبرو حضرت کے پلے ہیں صال  
 اس طرح فرمائے لاشہ سعد کا  
 چل رہے ہیں سر جھکا تعظیم سے  
 ہاتھ سے دفنائے انکو ہو ملول  
 پڑھتے تھے تسبیح اور تکبیر کو  
 عبد صالح ان کا فرمائے لقب  
 داب ڈالی قبر لاشہ سعد کا  
 داب اس کا ہے ہر اک کے واسطی  
 تو یہی بچ جاتے سعد نیک تر  
 دور تنگی ہو گئی اس قبر کی  
 سو سوچو اصحابوں کے ان حال کو  
 تاکہ آسانی ہو قبر تنگ سے  
 نزع اور مرقد کی تنگی سے بچے

شعوی در حالات معرکہ قبر

رالیوں سے ہیں حدیثیں متبر  
 ہے عجیب تدبیر رب العالمیں  
 ایسا فرمائے رسول انس و جاں  
 زشت صورت ایک آتا ہے ملک  
 دوزخی ایک موٹا کپڑا نار کا  
 گر منافق ہوے یا کافر لعین  
 پوچھتے ہیں ساکنائے آسمان  
 کون سے کافر کا ہے بدتر جسد  
 سب ملک روئے زمین کے ساکنان  
 لعن کرتے ہیں سب ارواح زمین  
 وہ فرشتہ ان کو دیتا ہے جواب  
 حکم حق ہوتا ہے پھر لے جا اسے  
 روح اسکی وہ ملک ساعات چند  
 قبر میں دفن کے اس کے اقربا  
 وہ فرشتہ پھر چلتا ہے اسے

قبر کی پیش کی ہے یہ خوش خبر  
 کوئی مومن کو نہ ہو دھوکا کہیں  
 جاتی ہے اس طرح سے کافر کی جاں  
 روح لے جاتا ہے اسکی تافلاک  
 اسکی روح بد کو پہناتا ہے لا  
 آسمان کا ان پہ درکھلتا نہیں  
 روح یہ گندہ ہے کسکی کربیاں  
 جس سے نکلی ہے یہ بدبو روح بد  
 جسکی بوئے بد پہ ہیں لعنت کنان  
 لعن فرماتا ہے رب العالمیں  
 روح اک کافر کی ہے بدبو خراب  
 جو جگہ اسکی ہے واں پہنچا اسے  
 پھر اسی کے جسم میں کرتا ہے بند  
 گھر کو واپس آتے ہیں کرتے بکا  
 باغ جنت کے دکھاتا ہے اسے



تاکہ اس کافر کو یہ معلوم ہو  
 پھول جاتا ہے خوشی سے وہ شقی  
 کالے نیلے دو فرشتے آکے تب  
 کون دنیا میں تجھے پیدا کیا  
 مصطفیٰ کی شکل تب دکھلا دیں  
 ان کو کچھ پہچانتا ہے بولدے  
 بولتا ہے کچھ نہیں مجھ کو خبر  
 زندگی میں نام سنتا تھا کہیں  
 تب ملک کہتے ہیں وہ بدتر خراب  
 آسمان سے تب یہ آتی ہے صدا  
 پھر فرشتہ روح اسکی قبض کر  
 روح کو سجن میں پہنچاتے ہیں  
 تنگ کرتے ہیں وہ کافر کا مزار  
 حکم ہوتا ہے زمیں کو توڑوے  
 اک فرشتہ پھر کرتا ہے عذاب

ہائے ہم نے کھوئے کیسے عیش کو  
 کچھ خبر رہتی نہیں آئندہ کی  
 کہتے ہیں بتلاتا ہے کون رب  
 کچھ نہیں کہتا وہ ہا ہا کے سوا  
 پوچھتے ہیں کون ہے یہ اے لعین  
 کون ہے یہ تم میں جو مبعوث تھے  
 یہ فرشتہ یا پری ہے یا بشر  
 لیکن ایماں انہی میں لایا نہیں  
 جانتے تھے ہم ہی دے گا جواب  
 جھوٹ لکنا ہے یہ سب ہے جانتا  
 کھول دیتا ہے در تار سقہ  
 حشر تک آفات اس پر لاتے ہیں  
 حشر تک روتا ہے وہ پر صنطار  
 بڑی لسلی اس زمیں کی زور سے  
 بچے نہیں سنتا وہ تار و زحباب

گرز اُسکا گر پہاڑوں پر گرے  
 سنتے ہیں جس کی صدا اہل زمین  
 چھوڑتے ہیں ایک کم سوار دہے  
 ڈر کے کہتا ہے قیامت ہو دور  
 کفر پر ہوتا ہے جس کا خاتمہ  
 اب حقیقت سن رکھو مومن کی بھی  
 نیک صورت اک فرشتہ آکے وال  
 جنتی رحمان وہ لاتا ہے ملک  
 اک حریری جنتی اعلیٰ لباس  
 بولتا ہے اب نکل اے جانِ پاک  
 چھوڑتی ہے روح وہ کہتہ محل  
 ہے بہشتی جنتی ملبوس کو ڈ  
 پھر تو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں ملک  
 پوچھتے ہیں داریاں آسماں  
 وہ یہ کہتا ہے یہ ہے مومن کی روح

ریزہ ریزہ مثل سرے کے بنے  
 آدمی جنت اسے سنتے نہیں  
 تا قیامت پاؤں تک سر سے ڈھری  
 ہے وہ دوزخ سے غنیمت یہ تنور  
 حال یہ اس کا ہے جو میں نے لکھا  
 ہوتی ہے جس دم اسے جاں کنڈنی  
 قبض کر لیتا ہے اس مومن کی جاں  
 جس کی خوشبو دھرتی ہے تا فلک  
 لاکھ اس کے بیٹھتا ہے سر کے پاس  
 چھوڑ دے خوشبو بھرا یہ جسم خاک  
 شاد و فرحان آتی ہے باہر نکل  
 مشک جنت کی ہے آتی اس سے بو  
 اور پہنچا تے ہیں اسکو تا فلک  
 کسکی روح پاک ہے یہ کربیاں  
 یہ مقدس ہے مظهر یہ فتوح ڈ

اتنی ہے شاہ دیں کا یہ حوال ؛  
 عرش تک جاتا ہے وہ عالی مقام  
 اس کو یوں ہوتا ہے حکم کبیریا  
 پھر اسی کے حبسم میں اس روح کو  
 قبر میں رکھتے ہیں جب موت کی لاش  
 دوزخ پر سوز کر کے سامنے  
 تاکہ وہ مشکور ہوئے فضل کا ؛  
 تھر تھرا اٹھتا ہے اس کو جھیکر  
 وہ اندھیری قبر وہ وحشت زدہ  
 تیلے کالے دو فرشتے سخت گیر  
 پوچھتے ہیں رب کا اپنے دے پتا  
 شکل نورانی محمد کی بتا  
 کچھ ہے واقف اس ریل کے نام سے  
 گر کے قدموں پر یہ کرتا ہے بجا  
 اے فرشتو میں انہیں کا ہوں غلام

ہے فلاں ابن فلاں ابن فلاں  
 کھولتے افلاک کے ہیں در تمام  
 اسکو پہنچا دے جہاں ہے اسکی جا  
 بند کرتا ہے فرشتہ نیک خو ؛  
 اقر با گھر آتے ہیں سینہ خراش  
 زندہ کرتا ہے فرشتہ پھر اُسے  
 کیسے آتش سے بچا یا کبیریا  
 پانی پانی ڈر سے ہوتا ہے جگر  
 خوف سے دوزخ کے کرتا ہے بکا  
 یعنی جن کے نام میں منکر نکیر ؛  
 وہ یہ کہتا ہے مہر رب ہے خدا  
 پوچھتے ہیں ان کو ہے پہچانتا  
 کون ہیں یہ تم میں جو مبعوث تھے  
 ہائے اے آقا محمد مصطفیٰ ؛  
 یہ رسول اللہ کے ہیں واسلام

اس پہ رحمت بھیجتا ہے کبریا ؎  
 اے بشر پہلے سے تھے ہم جانتے  
 تب فرشتے کھول کر جنت کا در  
 ہو کے خوش کہتا ہے محشر موشنشا  
 ہے جو علیین کا اعلیٰ مقام  
 اور جہاں تک جائے النسا بھی نظر  
 ان میں جن جن کے ہیں اعلیٰ مرتبے  
 کھاتے ہیں جنت سے وہ روجی غذا  
 یہ نصیحت یاد رکھ لو دوستو  
 جاں کر دان کے تصور میں فنا  
 خشک ہیں عالم یہ ظاہر کے تمام  
 صوفیوں نے اس شہ کوئین کا  
 وسمدم حضرت پہ رہتے ہیں خدا  
 خوف دوزخ کے اگر ہے تار سے  
 فارسی ہے مولوی روم کی پو

اور ملائکہ کہتے ہیں صل علی  
 تو یہی بولے گا حق کے فضل سے  
 کہتے ہیں اب حشر تک آرام کر  
 جاؤں جنت میں بھی جلدی د حساب  
 روح دال لاتے ہیں اسکی شاد کام  
 قبر چوتی ہے کشادہ اس قدر  
 اُرتے ہیں جنت میں رجویں شوق  
 شاد رہتے ہیں وہ تاروز جزا  
 دو جہاں میں شاہ دیں کے ہو رہو  
 بے محمد کے نہ کچھ کام آئے گا  
 یہ کہاں جانے محمد کا مقام  
 دل میں کچھ سمجھے ہوئے ہیں مرتبہ  
 خیر سے ہوتا ہے ان کا خاتمہ  
 سن رکھو اشعار یہ مولانا کے  
 اور ہندی پیر تن ہے یوسفی

در حقیقت آتش از مہلیت چو ماست  
 آگ جوں پانی ہے اسکے مہیت سے  
 از اس فرزند مالک آمد است  
 یہ اس فرزند مالک سے سنا  
 او حکایت کرو کہ بعد طعام  
 وہ یہ کہتا جبکہ کھانا کھا چکے  
 چرکت والدہ گوشت اسے خادوم  
 اور میلایا ہے کہا اے خادوم  
 در تنور پر آتش در فگت دیا  
 اس نے ڈالیں تنور اندر اسے  
 جملہ ہاناں وراں حیراں شدند  
 سارے ہاں اسیں پس حیراں رہا  
 بعد یک ساعت بر آورد از تنور  
 پھر نکالا اس کو پس تنور سے  
 قوم گفتند اے صحابی عزیز

گا در دستار خوان انبیا است  
 انبیا کی دھو بی دسترخواں کے ہے  
 کہ مہانی او شخصے شدہ است  
 کہ کوئی مہان کھانے کو گیا  
 دید اس دستار نواں از دقام  
 دیکھا دسترخواں اس نے زدہ ہے  
 اندر فلگن در تنورش یک ماں  
 تو تنور اندر اسے ڈال اب ذرا  
 آل زماں دستار خواں را ہوشمند  
 جو وہ اس دم تھا بھر کتا آگ سے  
 انتظار دو دو گت دوے بدند  
 منتظر پس حلیے دسترخواں کے تھے  
 پاک اسپید و ازاں او ساخ  
 تھا سفید و صاف مثل نور کے  
 چوں نہ سو زید منقی گشت نیز

قوم بولی اے صحابیؓ نبیؐ  
 گفت زانکہ مصطفیٰ دست و دہاں  
 بولا دست و لب کو دستِ خواں سے  
 اے دل ترسندہ از نار و عذاب  
 اے دل پر خوفِ عذاب و مار کے  
 چوں جمادی راحیں شریف داد  
 ایسا خلعت جب جمادی کو دیا  
 مر کلوخ کعبہ را چوں قبلہ کرد  
 خاک کو کعبے کی جب قبلہ کیا  
 خاک ہو مردانِ حق کے پاؤں کی  
 آیت قرآن سے ہے یہ عیاں  
 تو بصیرت رکھ کے کیوں اندھا بنا  
 سن خدا را آشکارا دیدہ ام  
 راویوں سے ہے یہ ظاہر ہو گیا  
 ہاں جنید پاک کا سچا ہے خواب

کیوں نہیں اب وہ جلا ہے ویسا ہی  
 بس بالید اندریں دستارِ خواں  
 مصطفیٰ پونچے تھے اپنے اس لیے  
 باجناں دست و لبے کن اقربا  
 ایسے دست و لبے رکھ تو واسطے  
 جان عاشق را چہا خواہد دہا د  
 جان عاشق کو کرے کیا کچھ عطا  
 خاک مرداں باش آجاں در بند  
 خاک مردوں کی ہو لڑنے میں دلا  
 چشم باطن دیکھ لے گی حق کو بھی  
 وال بھی اندھا ہے جو اندھا ہی بنا  
 دیکھ کیا کہتے ہیں غاصانِ خدا  
 صورتِ انساں خدا را دیدہ ام  
 لینے رو یا میں خدا کا دیکھنا  
 حق کو دس سو بار دیکھے میں جتنا

سیرا قراں تو پڑھا کرے جنید  
 خواب میں دیکھے ہیں حق کو لاکلام  
 رب کیسے کے بجز دیکھے نماز  
 کیوں نہیں مرشد میں اپنے دیکھتا  
 دیکھتا ان کا ہے حق کا دیکھنا  
 خواب میں مومن کے آتے ہیں حضور  
 لاتے ہیں تشریف شاہ سحر و بر  
 روئے نورانی دکھا جاتے ہیں آپ  
 سرسیر ہو جاتا فانی فی الرسول  
 کیونکہ حق ہے تام پاک مصطفیٰ

یہ ہوا ارشاد اکثر اے جنید  
 بوضیفہ مالک اور صبل اسام  
 اولیا اللہ نہیں پڑھتے نماز پڑ  
 اب رہا ویدار حضرت مصطفیٰ پڑ  
 من رانی سے یہ ظاہر ہو چکا  
 ایسا فرماتے ہیں خاصانِ حضور  
 پھر وہ بیچانے نہ بیچانے بشر  
 نزع میں یا قبر میں آتے ہیں آپ  
 اے غلام دستگیر دل ملول پڑ  
 پھر انا الحق بولتا جابر ملا پڑ پڑ

### قرض داری کے حالات میں مرجانی کا حال

قرض سے حق بچائے مومن کو  
 گرموں میں جہاد میں لڑ کر پڑ  
 دے خوش خبری انکو شاہ ہدا  
 دلوں ہی ان کو بل کے فرمائے

دل دجاں سے دعا یہ ہر دم ہو پڑ  
 پوچھے ایک روز یا رہنمیاں  
 کیا مجھے حق تعالیٰ بخشے گا پڑ  
 اتنے میں وحی آگئی حق سے

قرض رکھ کر کسی کا ہوویں شہید  
 ایک تھے دوستدار شاہِ ہدا  
 کہا سب نے کہ یہ بہشتی تھے  
 کس طرح تم نے ان کو پہچانا  
 ہوں کسی کے یہ قرضدار اگر  
 بیچھے مسجد میں تھے رسولِ خدا  
 بارہ آنے کی قرضداری تھی پو  
 بولے جب تک نہ قرض ہوئے ادا  
 جب سلی مرتضیٰ نے ذمہ لئے  
 حشر کے روز کا ہے سخت محن  
 وال بچیں کیسے قرضداروں سے  
 کوئی شتوہر کسی کا جائے گزر  
 مہر اس کا خدا بروز جزا پو  
 یہ نہ سمجھیں کہ یہ تو زوجہ ہے  
 عقل گر ہے تو اس کو کر لو یقین

نہیں بخشش کی ان کی جلد امید  
 کر گئے ایک روز وہ جو قضا  
 مصطفیٰ اخشم سے کہے ان سے  
 کہ بہشت ان کو دے گا جہنمِ علا  
 کیسے جنت میں جائیں گے بچ کر  
 لاشہ لے آئے ایک صحابی کا  
 نہ پڑھی آپ نے نماز ان کی  
 آگ سے چھوڑے گا نہ ال کو خدا  
 پڑھی اس دم نماز حضرت نے  
 بنے بیٹوں کی ماں جہاں دشمن  
 جس کا دینا ہے نیکیاں پس گے  
 مہر زوجہ کا رکھ کے ذمہ پر  
 اس کے خاوند سے دلائے گا  
 ہمیں ڈر اس سے حشر میں کیا ہے  
 حشر کے دن کوئی کسی کا نہیں



<p>رہے شوہر کی دوست کب بی بی  نیکیاں لے گی تھر کے بدلے  چلے دوزخ میں ہو کے یہ نالاں  سب یہ بے سود کے تھا قرضے کا  دن تیا مت کے ہو سیکا وہ تباہ  ایک ہے حکم لینے دینے کا  پھیر دینا ہے آگ میں جا کر  عورتیں جو کہے سو کر تے ہیں  قرض لے لے کے کرتے ہیں سودی  نہ رہے باقی دوستوں کا گلا  گھر کے لوگوں کے غصہ کا ڈر ہے  کوئی مومن نہ قرضدار مرے</p>	<p>ہے وہاں جائے نفسی نفسی کی  کر کے فریاد حق تعالیٰ سے  وہ توحیت میں جائے گی شاداں  دوستوں نے یہ جو حال لکھا  سود کے قرض کا ہے سخت گناہ  منہ ہے وال سود خوار کا کالا  سود کھائے ہیں کافروں سے اگر  تسپ کب یا ر لوگ ڈرتے ہیں  بد عیتیں شادی مہمانی کی  نگ ہے اقربا کے طعنوں کا  نار دوزخ سے ان کو کیا ڈر ہے  کرد عادت لگے یہ حق سے</p>
--	---

یہ مثنوی اس بیان میں ہے کہ بعد موت کے اجسام کا کیا  
حال ہوتا ہے

<p>حال اس جسم پاک کا سنئے</p>	<p>ناز و نعمت سے پالتے ہیں جسے</p>
-------------------------------	------------------------------------

ہر دم از عمر می رود نفسے  
 ایکہ پنجاہ رفت در خوابی و  
 دل پہ چھائی تھی میرے غم کی گھٹا  
 پوچھا احباب لے ہے کس کا غم  
 میں کہا مجھ کو دور جانا ہے  
 یوں تو لاکھوں ہی کو سنے وہ محل  
 حال آگے کا کیا کہے بیتیاب  
 حد ستاں طرف گیا تھا نکل  
 میرا حال اور وہاں کا حال آوا  
 دھوپ ہے اور تپش ہے والگ می  
 ایک دن وال ضرور ہے جانا۔  
 پر خطر لوق و دق ہے وہ صحرا  
 قبر میں ہوتی ہے بہت تنگی  
 کنکروں کی زمین کا ہے بستر  
 یاں بجز تو شک آتا خواب نہ تھا

چوں نگہ می کنم نماند بے  
 مگر این پنج روز در یابی و  
 کر رہا تھا میں ایک روز بکا  
 کیوں یہ زاری ہے آج کیا ہے الم  
 جس سفر کا نہ کچھ ٹھکا ہے  
 گور ہے جس کی منترل اول  
 اسی منترل کی ڈر سے دل کے کیا ب  
 بکیسی دیکھ کر ہے دل بیکل  
 بھائیجاں اسکو سن کے کیجے غور  
 نہیں برداشت مجھ کو گرمی کی  
 چھوڑتی ہی نہیں کسی کو قصا  
 ڈرتا ویرانے سے ہے دل میرا  
 تنگ جا مجھ کو خوش نہیں آتی  
 پاتے ہیں سلوں کو سینے پر  
 اس مصیبت میں حال کیا ہوگا

اور تھمتے منہ پہ ہیں رضائی کبھی  
 چو طرف سے وہاں ہے بید ہوا  
 بے چراغ آتا ہے نہ مجھ کو خواب  
 سانپ بچھو مکوڑے کٹرے تمام  
 دھوپ سے قبریں تپتی ہیں ساری  
 دور کیوں کر اثر ہو گرمی کا پڑ  
 اور کثرت سے جبکہ مہینہ برسے  
 لاش کیچڑ میں ہو دے بوسیدہ  
 دوست ہمایہ وال جو دھوٹند کہیں  
 شہر خاموشاں ہے جو بستی ہے  
 حصرتوں والے سارے سوتے ہیں  
 مال و زر کی کسی کو تھی ارماں  
 کوئی عاشق کسی پر مروت کا پڑ  
 تھا جس کوئی کوئی تھا گلرو پڑ  
 تھے کسی گل کے چاند سے تھمار

جان گھبرائی جاتی ہے اپنی پڑ  
 کس طرح سونا ہو گا ایسی جا  
 اس اندھیرے میں کیوں رہ پیتا  
 رہتے ہیں وال ملیگا کیوں آرام  
 وال کریں کون کسکی غمخواری  
 خاک کا بھی وہاں نہیں پسکھا  
 قبر بھرتی ہے ساری پانی سے  
 گلنے سٹرنے سوا نہیں چارہ  
 لاشوں سے سب بھری ہوئی ہنوز میں  
 بیکسی قیڑوں پر برستی ہے  
 یاد کر اپنا حال روتے ہیں  
 آل و اولاد کا کوئی خواہاں  
 کوئی زلف ووتا کا مے کشتہ  
 رشک سنبل کسی کے تھے گیسو پڑ  
 جان دیتے تھے لاکھوں عاشق زار

چاند شرماتا جن کے مکھڑوں سے جنگی ہے ملکی ہے نہ جا ہی ہے کرو قر ہے نہ چشمت و دولت جس طرف کو سنو ہے شور و بکا عمل بد پر اپنے ہوتا شاد بھیج دنیا میں پھر اے اب غفور حال انکا ہے جو بیان کیا جن کے سالم ہیں سنگ لبست مزار	منہ کفن میں لپیٹے ہیں سوتے قبر تاریک ہے تباہی ہے یاس ہے اور الم ہے اور حسرت حسرتا د ا مصیبتا کی صدا پڑا حق تعالیٰ سے کرتے ہیں فریاد اب نہ ہو گا عبادتوں میں تصور جن کا پردہ ابھی نہ فاش ہوا حال اندر کا جانے دستار
--	---

### بقول شاعر

شہد میں جیسے گس ہم حرص میں پانید میں مقبور میں دیکھتے ہیں روز اپنی آنکھ سے پھر بھی ٹھوکر مار کر چلتے ہیں رعنائی سے یا خستگی دیکھ ڈوٹے قبروں کی نہ کفن ہے نہ لاش ہے اندر پڑا کوئی جا استخوان بھی باقی نہیں	وا غفلت اس سیہ ندال میں لچل خود بند ہیں یہ برادر میں یہ مادر خوشیہ یہ فرزند ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سر خاک کے پوند ہیں وحشت قلب ہو گئی دوئی پڑا ریزہ ریزہ ہے ہڈیاں گھل کر خاک ہے حسرتوں بھری غلگلیں
--	--

<p>لے گئی ہے ہوا اڑا کے کدھر اڑ رہی ہے ہوا میں لیل و ہزار گرد کوئی بنی مدینے کی پڑ پڑ سو جوں میں پہونچی جاکنارے پر کوئی پانی میں کوئی دلدل میں ہل پھرے لاکھوں قبروں پر کئی بار کہیں برتن بنائے اس کے کمار ہے کوئی آبدست کا لوٹا پڑ آدمی تھا لیس اب تماشا ہوا رکھے لے جا کے جائے پوجا کی ہانڈی بن کر کوئی چلے ہر روز تھنڈی اوگی ہے خون سے انجے اکی یہ بلبل سے پرالم تھکار پڑ</p>	<p>کوئی جا خاک بھی نہ آئی نظر بعض قبروں کی مٹی بن کے غبار کوئی مکے میں جا غبار بنی کوئی دریا کے پانی سے ملکر شہر میں کوئی کوئی جنگل میں گھر بنے ٹوٹ کر نہاروں منار کہیں اس خاک سے بنی دیوار بنا کوئی پیالہ سائل کا پڑ کوئی بچوں کا ہے کھلوتا مینا دیو کی شکل میں بنا کوئی پڑ عود سوزا اور کوئی عنبر سوز ہاتھ جن کے حنائی تھے گورے کسی مٹی سے پھولا لالہ زار پڑ</p>
---	--

## غزل

<p>عشاق کی مٹی ہوں گرفتار بلا ہوں</p>	<p>بلبل جو میں گل بن کے گلستا نہیں کھلا</p>
---------------------------------------	---

<p>             گو آج مہکتا ہوا گلشن میں کھلا ہوں              گر سب کسی آج پری رو کا بنا ہوں              گر آج کہیں سہریں دہن کے گنڈا ہوں              ہو ہار گلے آج کسی مہ کے پڑا ہوں              آج انتیوں میں انوں بیجاناں کے بجا ہوں              گر آج کسی لاشے پہ چادر ہو چڑھا ہوں           </p>	<p>             کل خاک تھا اک لاش کی کل پھر ہو ہی خاک              کل خاک تھا اک لاش کی کل پھر ہو ہی خاک              کل خاک تھا اک لاش کی کل پھر ہو ہی خاک              کل خاک تھا اک لاش کی کل پھر ہو ہی خاک              کل خاک تھا اک لاش کی کل پھر ہو ہی خاک              کل خاک تھا اک لاش کی کل پھر ہو ہی خاک           </p>
<p>             کچھ خبر ہے کہ کیا ہے زیر قدم              جن پہ عاشق تھے مرتے لاکھوں ہی              مرتے تھے جن کو دیکھ عاشق زار              ہے خمیر اس میں خوں منظر ماں              دیدہ انتظار کی ہے یہ خاک              علم توحید کے خزانے ہیں پڑ              لاکھوں عشاق کے ہیں دل پامال              دل جلوں کے جگر کی مٹی ہے              خاک بن کر پڑے ہیں ہر ہر جہاں           </p>	<p>             ناز سے چلتے ہیں زمیں پر ہسم              ہین بھیں آنکھیں نازنینوں کی              گل رخوں کے ہزار ہیں رخسار پڑ              رنگ مٹی کا سرخ ہے جو عیاں              آرزو مندوں کے دل غمناک              عالم اور حافظوں کے سینے ہیں              یار و مٹی کرو نہ اس کو خیال              کونلے کونلے شمر کی مٹی ہے پڑ              سب غریب دامیر شاہ و گدا           </p>

تب بھی تقدیر لینے دے آرام  
 دام عشاق جن کی کا کل تھی ڈ  
 لعل لب میں یہ نازنینوں کے  
 میں عزیزوں میں شاد مہوں اپنے  
 بچھو اور ساتپ کا جہاں ڈر ہو  
 قبر کا حال جو سنا میں نے  
 وہ نکیرین گرز دکھلا کر ڈ  
 کہتے ہیں قبر کے دبانے میں  
 ہے ملاقات قبر کی پہلی ڈ  
 دوستوں نے یہ سن کے حج سے کہا  
 یا اگر خوف ہے یہ جھگڑے چھوڑ  
 جانتا ذات مصطفیٰ میں ہو ڈ  
 پہلے مٹی تھا بعد مٹی ہے  
 بس کراب دستگیر چھوڑے  
 ہیبت اتنی جو موت سے ہے تجھے

اڑے پھرتی ہے لیکے صبح و شام  
 ٹھوکروں میں ہے آج خاک انجی  
 دردِ ندان میں سب حسینوں کے  
 چین آتا نہیں بغیر ان کے ڈ  
 وال اکیلارہوں میں کیونکر ہو  
 کالے منہ والوں سے ہے خوف مجھے  
 مرقدوں میں ڈراتے ہیں آ کر  
 پھسلیاں دتے ہیں شکنجے میں  
 اس نعل گیری کی ہے کس کو خوشی  
 جو لکھا تم نے راست ہے یہ بجا  
 دنیا نا پائیدار سے دل توڑ کر  
 نوز ہو چھوڑ جسمِ خاک کی کو  
 عاریت یہ لباسِ خاک کی ہے  
 فاش ست کر یہ پردہ رہنے دے  
 رہ تصور میں روئے احمد کے

<p>ورد ہر روز رکھ تو قرآن کا پڑ یا ذکر اہل بیت اطہر کو دل سے مشکلٹا پہ ہو قرآن دوست اصحاب کو تو رکھ ہر دم فاطمہ زہرا سے تو کفر یاد پیاس ہو تو حسین کا لے نام یاد پیران پیر کو کر لے بول یا خواجہ معین الدین اللہ اللہ کا ذکر کر ہر دم</p>	<p>تجھ کو مرقد کا ہے گر اندیشہ مولنس قبر کی ضرورت ہو تشکیلیں گور کی ہو حیب آساں ہو جو تاریکی سحر کا غم الفت مادر می جو آوے یاد بھوک ہو تو حسن پہ بھیج سلام ڈرنکیرین کی ہو صورت سے بڑ وحشت اور خوف سے جو ہو غمگین گر جہنم کے تار کا ہو الم یو پڑ</p>
---	---

<p>العش فرمائیں گے پیغمبر ال جوش میں آ کر کہے گا کبریا کیا ہوئے دنیا کے حاکم اور امیر مرتے تھے تعظیم اور تو قیسر</p>	<p>حشر کا کیا سخت دج الاماں جب خلأق ہوئی ساری فنا آج کے دن ہے کہا شاہ و وزیر دیتے تھے جاں اور ملک اور جاگیر</p>
--	---



ان سے پھر دست اجل نے کیا کیا  
 ہڈیاں تک میں لحد میں چور چور  
 زندہ سب مردوں کو کرا ایک انہیں  
 دل بنے گا دھوپ سے سیکا کیا  
 غوطے کھا کھا کر پسینے میں تمام  
 عاصیوں کو ہو گا پھر پیدا ہر اس  
 عاجزی سے یوں کریں گے التجا  
 حضرت آدم صغی کھا پیچ و تاب  
 منع گندم سے کیا تھا کبیریا  
 التجا یہ اور لے جاؤ کہیں بڑا  
 ہو گا یہ سن کر بہت پھرا نکو یا کس  
 اے بنی اللہ دو ہرسم کو پناہ  
 نوح سن کر رو کے یوں فرمائیں گے  
 تم خلیل اللہ کے نزدیک جاؤ  
 پھر پھر پی گے وال سے سب دتے ہو

میں برابر خاک میں شاہ و گدا  
 عمر دور وزہ پہ تھا کتنا غرور  
 لایکاتب حشر کے میدان میں  
 جب سوانیزے پہ ہو گا آفتاب  
 ٹڑپینگے لاکھوں برس ان خاص عام  
 جائیں گے آدم صغی اللہ کے پاس  
 اے ہمارے باپ آفت سے چھڑا  
 سب گنہگاروں کو دینگے یہ جواب  
 کھا لیا میں نے ہوئی حج سے خطا  
 میں خدا سے عرض کر سکتا ہوں  
 جا کہیں گے نوح پیغمبر کے پاس  
 ہوتی ہے کشتی غریبوں کی تباہ  
 میں بھی ہوں شرمندہ اب اللہ سے  
 بلکیسی کا حال اب انکو سناؤ  
 بولیں گے حضرت خلیل اللہ سے

ایک بڑی آفت میں ہم ہیں مبتلا  
 وہ کہیں گے حق سے ہے مجھ کو ہر اس  
 عرض سو سنی سے کریں گے جا کے جب  
 مجھ کو ہے اللہ سے شرمندگی  
 پاس جب عیسے کے سب مل جائیں گے  
 یہ ٹھیکنا ہر طرف کا چھوڑ دو یو  
 وہ اگر چاہیں یہ ان کا کام ہے  
 جب ملیگا ہم کو حضرت کا پتا  
 یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے  
 انبیاء کے رہنما فریاد ہے  
 ہو گئی کشتی غریبوں کی تباہ  
 یا رسول اللہ لوجلدی خمیر  
 یا محمد سر پہ آیا آفتاب  
 آف رے گرمی آفتاب حشر کی  
 ہے ادھر مینر ان وپل کا دغدغہ

یا نبی اللہ لوہم کو چھڑا  
 جاؤ تم اس وقت پر موسیٰ کے پاس  
 بولیں گے رو رو کے یوں مقبول رب  
 بخشو ادیں گے تمہیں عیسیٰ نبی یو  
 رو کے روح اللہ یوں فرمائیں گے  
 مصطفیٰ سے عرض تم حب کر کرو  
 شافع محشر انھیں کا نام ہے  
 سر جھکا کر روئیں گے نزدیک جا  
 شافع روز جزا فریاد ہے  
 اولیا کے یاد شاہ فریاد ہے  
 عاصیوں کے ناخدا فریاد ہے  
 ہم پہ کیا کیا ہو گیا فریاد ہے  
 آسرا دیجے ذرا فریاد ہے  
 دل ہر اک کا جل گیا فریاد ہے  
 لیکطرف دوزخ جدا فریاد ہے

دستگیر آثم پہ بھی ہو یک نظر پڑ  
 جب یہ زمرہ اس طرح چلائے گا  
 یک بیک جہیں حضرت ہوئیں گے  
 بولیں گے گھبراؤ مت اے عاصیو  
 سرسجدہ پھر یہ مانگیں گے دعا  
 یا غفور و یا رحیم و یا مجیب  
 یہ ندادے گا جناب ایزدی  
 دیکھئے قدرت اٹھا سجد لیے سر  
 اتنے میں یک شور ہو گا رونے کا  
 اب سنو اے مومنو پڑہ کر درود  
 خون میں کپڑے ہیں گے سب کے تر  
 فاطمہ پوچھیں گے اے بار خدا  
 پھر ملا یک بولیں گے یا فاطمہ  
 تیغ سوکھے حلق پر جس کے چلی  
 وہ جو آگے سب کے ہے خونی کفن

اسکی اوروں سے سنو افریاد ہے  
 صبر حضرت کو کہاں پھر آئے گا  
 آپ بھی سب کے برابر روئیں گے  
 کیونکہ نا امید میرے ساتھ ہو پڑ  
 عاصیوں کو بخشے اے کبریا  
 رحم کر آفت میں ہے تیرے غریب  
 سر اٹھا لو بخشے ہیں ہم ابھی پڑ  
 اے میرے مستحق یوں زاری نکر  
 فاطمہ کی داد دے بار خدا  
 اتنے میں یک ہوئے کا لشکر نمود  
 چور زحموں میں رہیں گے سرسبز  
 ہے یہ لشکر کون سے مظلوم کا  
 ہے تمہارے لعل کا یہ قافلہ  
 یہ سواری ہے اسی مظلوم کی  
 قاسم ناشاد ہے ابن حسن

اور پیچھے دیکھو اے نیت نبیؐ  
 خون سے اپنے ہوا ہے سرخ فام  
 وہ جو صاحبزادے دامنگیر ہے  
 پھر تو زینبؑ کے بھی دلبر آئیں گے  
 آئے گا اکبر علی بھی ناگہاں  
 ایک بی بی آئے گی بس شرمسار  
 قاطمہ پوچھیں گے اس بی بی سے یوں  
 یہ بھی یک محشر میں محشر ہوئے گا  
 میرا والی ہے حسین ابن علی  
 غمزدہ ہوں رونا میرا کام ہے  
 کربلا میں لٹ گیا سب میل گھر  
 کسکو بیٹیوں کسکا میں ماتم کروں  
 میرا والی نہر پر پیاسا ہوا  
 اور علی اکبر اٹھارہ سال کا  
 کربلا کا کیا کہوں میں ماجرا

وہ سواری آتی ہے عباس کی  
 کٹ گئے شانے ہے تن زخمی تمام  
 بی سکینہ دختر شیر ہے ڈر  
 قاطمہ کو زخم سب کھلائیں گے  
 ہوئے گا سینہ پہ پرچھی کا نشان  
 سر جھکائے اور روتی زار زار  
 اسقدر اے حور و شروتی ہے کیوں  
 جب وہ زہرا سے کہیں گے سر جھکا  
 بی بی صاحب میں بہو ہوں آچی  
 عاجزہ کا شہر بالونام ہے  
 ہم کو امت نے ستایا اسقدر  
 کسکو روؤں اور کس کا غم کروں  
 تیرے حلقوم صغیر کا چھرا  
 ظالموں کے ہاتھ سے مارا گیا  
 ظلم کیا کیا کرتے تھے وہ اشتیاق

بر چھپیوں کی تیروں کی پوچھا رہی تھی  
 پروعا کرتے تھے امت کے لیے  
 خوش ہوں گر پیاسا کٹے میرا گلا  
 فکر کچھ اصلاً نہیں تھی جسم کی  
 ہوگی جب فریاد اس دلگیر کی  
 گود میں اصغر علی غنچہ دہن ہو  
 گرد و پیش آئیں گے سب ستر و تن  
 پوچھیں گے حضرت کیسی دھوم ہے  
 دیکھ حسیکو دل ہے دیوانہ ہوا  
 بی بی زینب آگے بڑھ کر آئیں گے  
 اماں جانی میں ہوں زینب دل حلی  
 دودھ کی بوتل آئے گی جیساہ سے  
 ہوش میں رو نیسے حیدر امیں گے  
 اے سرے تخت جگراے نور عین ہو  
 اے محبوبو چنے کی بات ہے

صبر کرتے تھے حسین ابن علی  
 یا الہی عاصیوں کو بخش دے  
 ہو مگر تانا کی امت کا بھلا  
 نیرے پر بھی سر و عا میں تھا ہی  
 پھر سواری آئے گی شیر کی  
 ہاتھ کو تھامے ہوئے زینب بہن  
 بازو پر روتے ہوئے حضرت حسن  
 بچے والا کون یہ مظلوم ہے  
 خود سچو دسینہ ترکتا ہے میرا  
 مال کے گرد قدموں پہ لیوں چلائیں گے  
 یہ میرا بھائی حسین ابن علی  
 قاطمہ لٹپیں گے بیٹے کے گلے  
 تب زبان پاک پر لیوں لائیں گے  
 وحسنا و احسینا و احسین  
 داود خواہ خاتون عالی ذات ہے

ہے غضب کے جوش میں پروردگار  
 نہر پر ہے اب جناب ایزدی  
 خون میں تر ہے شہید کر بلا  
 آج زیر امتہ سے کچھ فرمائے گی  
 سر پر نہ ہو رسول کر دگار  
 یا الہی فاطمہ کو صبر دے دو  
 رو بیٹی کے جگر کا درد ہو  
 رو چکے گی فاطمہ حیب زار  
 اے خدائے خالق ارض و سما  
 تو جو فرمایا خلیل اللہ کو  
 جب چھری بیٹے کے پھیری خلق پر  
 فضل سے دینے کو قربانی کیا  
 میرے بچے سے ہوا تھا کیا قصور  
 عمل پیاسا تھا مرا دور روز کا  
 باپ جس کا ساتھی کوثر کہاے

فکر میں ہیں احمد عالی وقار  
 فاطمہ ہے آج کچھ بگڑی ہوئی  
 داغ ہوتا ہے برا اولاد کا پوٹو  
 سب جہنم میں یہ امت جائے گی  
 یہ دعا حق سے کریں گے بار بار  
 میری امت یہ دعا اسکی نہ لے  
 فاطمہ کے آگ دل کی سرور ہو  
 عرض پھر حق سے کریں گے یوں بکا  
 رزم تجھ کو باپ ال سے ہے ہوا  
 آج اسمعیل کو قسم ہاں کروٹو  
 تو نے قدرت سے وہیں تعیل کر  
 اور اسمعیل کو جیتا رکھا  
 تن ہوا زخمیوں سے اسکا چور چور  
 شمر کا منجر گلے پر کیوں چلا  
 اسکا بیٹا خلق کو پیاسا لٹائے

روتے سے زہرا جو ہوگی ہوش میں  
 یوں نہ اہل تف سے ہوگی بار بار  
 شافع محشر کی دختر رو نہیں  
 رو نہیں جنت مکانی رو نہیں  
 تو جو چاہے گی سو ہو گا وہ ابھی  
 احمد مختار کی دلدار ہے پڑ پڑ  
 پھر دعا مانگے گی یوں بنت نبی  
 پر مرے بچو تکی الفت سے جو رو  
 بختے جہدم جائیں گے سیلا صیاں  
 سب کو سنجشاکر محمد پیار سے  
 تخت پر فردوس میں وہ ذی وقار  
 شاد جب بیٹھیں گے وہ فخر عرب  
 امتی ایک آپ کا دوزخ میں ہے  
 اسے حب ہوتا ہے گرزوں کا عذاب  
 میں گناہ نہیں ہوں لاکھوں مقبلا

آئے گا دریائے رحمت جوش میں  
 بی بی زہرا روتی ہے کیوں زار زار  
 رو نہیں خاتون محشر رو نہیں  
 رو نہیں احمد کے جانی رو نہیں  
 ہے حکومت آج تیرے باپ کی  
 آج سب بندوں کی تو مختار ہے  
 ہے مجھے منظور خاطر باپ کی  
 انکی بخشش آج پہلے سب کے ہوئے  
 شاد ہوں گے سرور پیغمبر ال  
 جائیں گے جنت میں اپنے ساتھ لے  
 بیٹھیں گے سر سے علمائے کو اتار  
 اک فرشتہ یوں کر لگا عرض تب  
 یا محمد بولتا ہے پے پے بہ لے  
 ہمسے وہ کہتا ہے یوں سنیہ کباب  
 امتی ہوں سید کونین کا پڑ

نام سنکر آپ کا اے خوش حال  
 حکم یہ خالق کا ہے ہم پر ہوا بڑ  
 سن کے اک حضرت پہ حالت ہو گئی  
 اسکی خاطر شافع روز جزا  
 حکم حق اسدم ملک پر ہوئے گا  
 جلد باہر قعر دوزخ سے کرو  
 گر دکھیں گے پاؤں دوزخیں نبی  
 کام ہو جائیں گے دوزخ کے خراب  
 جب فرشتے حکم حق یوں پائیں گے  
 عذر خواہی کر کے اس دم شاہ دیں  
 کر تفتی بولیں گے یوں مصطفیٰ  
 جانتا میں تجھ پہ ہے ایسا الم بڑ  
 ایسے مشفق میں شفیع المذنبین  
 یا شفیع حشر سب نبیوں کے شاہ  
 ہے ہمارا حال اور قوں سے جدا  
 کیا کریں میزوں پہ جا کر غمزدے

ہئے خالق سے کیا عرض اسکا حال  
 جامحمد سے کہو یہ ماجرا  
 دور ہو جائے گی فرحت اور خوشی  
 دوزخ کے دوزخ طرف بے سائنستہ  
 وہ جو عاصی ہے جہنم میں پڑا بڑ  
 اور اس کو اسعد والا کو دو  
 سر دہو جائے گی سب تش ابھی  
 ہوئے گا موقوف ہر اک کا عذاب  
 رو برو حضرت کے اس کو لائیں گے  
 اسکو پہونچا دیں گے فردوس بریں  
 امتی حجب سے نہ ہو ہر گز خفا  
 میں نہ رکھتا اپنا حیت میں قدم  
 عرض کرنے کی کچھ اب حاجت نہیں  
 ہم پہ ہواک ہر بانی کی نگاہ بڑ  
 ہم کبیرہ میں گنہ میں مبتلا  
 سب دفاتر میں سیہ اعمال کے



اس سیاہی کو مٹا دو یا نبیؐ اس کو بھی نبٹائے روزِ اخیر یا الہسی از برائے مصطفیٰ یا الہی از برائے فاطمہ	ہم کو دوزخ سے بچا دو یا نبیؐ بے بڑا عاصی غلامِ دستگیر پنجین کی دوستی میں رکھ سدا ماتم شبیر میں کر خاتمہؐ
--	---

### مثنوی حسابِ حشر میں

خوف جس کا کرتے تھے سب انبیا ہے حسابِ حشر ہر فرد پر عاصی نے پہلے بھی اس مضمون کی بعض احباب اس میں کرتے ہیں کلام جو حسابِ حشر کو سمجھے عذاب کہتے ہیں معصوم ہیں سب انبیا شرودہ ہے اپنے ہمیر کے لیےؐ انبیاءِ ذی رتبہ ہیں ہو کیوں حساب نصِ قرآن میں نہیں جائز قیاس کیا ہمیر کیا شہید اور کیا امام	ماجرائے حسابِ حشر کاؐ نہ بچے اس سے فرشتہ نہ بشر بیس سال آگے لکھی تھی مثنوی ہیں جو آیات ہمیں اس کے بالتمام کچھ نہ سمجھے ہے قیاسِ الکا خراب کیوں حسابِ اللہ ہو پھر روزِ جزا اگلے پچھلے ذنب سب تختے گئے اور میں کفار کب لالینِ خطاب سمجھو تفسیر اس کی اسے منی شناس ہیں حسابِ حشر میں شامل تمام
---	--

دیکھو آیت ہے کلام اللہ کی پڑا | بے حساب اسلک نہ چھوٹے ایک بھی

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ الْمَسْئَلَةَ

سو ہم کو ان سے پوچھا ہے کہ جن کے پاس رسول بھیجے گئے تھے اور پوچھیں گے رسولوں سے مسئلہ

الدَّابَّةِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ تَعَالَى يُحَاسِبُ كُلَّ عِبَادِهِ

چوتھا آیت دالت کرتی ہے کہ اس بات پر کہ حق تعالیٰ حساب لے گا اپنے ہر بندہ سے

لَا نَهْمُ لَا يَخْرُجُونَ عَنْ أَنْ يَكُونُوا أَرْسُلًا أَوْ مَرْسَلًا

اس لئے کہ وہ بندے میں نہیں باہر ہیں یہ کہ ہو دیں پیغمبر یا امت

إِلَيْهِمْ وَيَبْطُلُ قَوْلُ مَنْ نَبَأَ عَنْهُمْ أَنَّهُ لَا حِسَابَ

اور باطل ہوتا ہے قول ان لوگوں کا جو گمان کرتے ہیں کہ تحقیق نہیں ہے حساب

عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْكَافِرِينَ التَّحْقِيرُ كَبِيرٌ ۲۲۷ جز راجع -

انبیاء اور کفار پر علمنا ان ذالک انما کان لاجل ان تخصیص النص

جانے ہم تحقیق کہ یہ باطل ہوتا قول عدم حساب کا اس لیے کہ تحقیق خاص کر نافرمان کا

بِالْقِيَاسِ غَيْرُ جَائِزٍ ۱۲ وَاللَّهُ أَعْلَمُ تَفْصِيلٌ ۲۲۸ (یعنی آیت کا)

قیاس سے نہیں جائز ہے۔ اللہ جانتا ہے۔

جو جدا سمجھے ہیں پریش اور حساب | وہ بھی سن لیں اسمیں کے ثنائی جواب

ہاں حساب اور پوچھ پرش اور سوال  
مرتبہ جیسا ہے ہر ہر کا جسدا  
آپ خود پوچھے گا رب العالمیں  
ایسا فرمائے جناب بدتراب  
اتنے میں پوچھے کا کل سے وہ قیہ  
دیکھئے مطلب ہے یہ قرآن کا پڑ  
دیک دم ہو گا حساب ہر بشر  
جانتا ہے حال سب کا وہ غفور  
گر کمی کہنے میں کی آیا عتاب  
اتبہ اسم جو حساب حشر کی پڑ  
پرش اول ہوئے گی اس لوح سے  
نام وہ جبریل کا بتلائے گی  
تب زمین کا نیگی لرزے گا فکاک  
معروضہ روح الامیں کا ہو نیگا  
مرسلوں سے حق کرے گا یسوال

سب کا مصداق ایک ہے بے قین قال  
پوچھے گا ویسا ہی ان سے کہہ دیا  
واسطہ ہمیں فرشتوں کا نہیں  
جلد ہو جائے گا محشر کا حساب  
دھوئیں جہنم دیر میں بکری کا شیر  
اسرع ال ہے حابین وہ کہہ دیا  
ہر طرف نشان اسکی ہوگی جلوہ گر  
ختم حجت کا بھی کرنا ہے ضرور  
عضو سب دیں گے گواہی اور حنا  
لوح محفوظ آگے لائی جائے گی  
کون احکام خدا تجھ سے لئے  
اور گواہی ہوگی اسرافیل کی  
تھر تھر اٹھیں گے وال سار ملک  
انبیا کو حکم میں پہنچا دیا تو  
تم نے کی تبلیغ حکم ذوالجلال

تم کئے ہو یا نہیں سب پوچھ گیا  
 انبیاء دیں گے کھڑے ہو کر جواب  
 کوئی مستثنیٰ انہیں ان سے جدا  
 حکم حق کا ہم کو پہنچائے نہیں  
 اپنے پیغمبر کی امت جائے گی  
 امت دعوت وہیں جھٹلائے گی  
 اور بصیرت گاہ ہے ان کا مقام  
 اور وہ واویلا کریں گے اپنی جا  
 لکھد یا ہوں ذیل میں دکھیں ذرا

عمر بھر تبلیغ احکام خداؤ  
 حق تعالیٰ آپ ہی لے گا حساب  
 اس میں شامل ہے تمامی انبیاء  
 قوم جھٹلائے گی نبیوں کو یقین  
 انبیاء کی بن کے شاہد اس گھڑی  
 پریشم آنحضرت سے اسدم ہوگی  
 قرب حق ہے آپ کا اعلیٰ مقام  
 آپ معروضہ کریں گے اپنی جا  
 پیشواؤں نے جو کچھ اس میں لکھا

فَلْيَحْذَرُوا عَلَيْهِمْ يَا نَارَكَ كُنْتَ عَلَى الْحَقِّ فِي التَّوْحِيدِ وَكَانُوا

سب محبت لائیں گے آپ اور پران کے باپ طہر کہ آپ حق پر ہیں توحید میں اور وہ ہیں

عَلَى الْبَاطِلِ فِي التَّشْرِيكِ وَجَبَّحْتُمْ فِي الْإِشْرَافِ وَالتَّبْلِيغِ

باطل پر شرک کرنے میں اور کوشش کی اپنے راہ راست بتلانے میں اور اپنی تمیل حکام اللہ کے

وَلِيحِي فِي التَّلَايِبِ وَالْعِنَادِ وَيَعْتَدِ رُونَ بِالْكَاطِلِ مِثْلِ

اور وہ سرکشی جھٹلانے میں اور عناد میں اور دے باطل غدر لاتے ہیں مانند

أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَحَيْدُنَا أَبَانَا انْخَفِجْ أَنْتَ عَلَيْهِمْ

جو اطاعت اپنے سرداروں کی اور پائے ہم اپنے باپوں کو۔ پس محبت لائیں گے ہم ان پر

يَا نَذْلِكَ بَلْعَنَهُمْ مَا أَرْمَلَتْ بِهِ مِنَ الْأَحْكَامِ وَجَعَلَتْ فِي اللَّهِ

بائیں طور کہ آپ نے سنبھالے اس جذبہ کو جو بھیجے گئے ساتھ اسکے نیچے احکام الہی اور بہت کوشش کی آپ نے

إِلَى الْحَيِّ حَيٍّ أَوْ جَعَلَتْ لَهُمْ قُلُوبَهُمْ قُلُوبُ الْحَيِّ فِي الْمَكَابِرَةِ وَالْعَادِلِ

حق کے طرف بلانے میں قوت کوشش کرنے کا۔ اور وہ دُکِ تحقیق کھٹ گئے بڑے پی میں اور سرکشی میں

وَالْعَادِلِ الْحَيِّ بِحَقِّكُمْ بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْأَظْهَرُ وَالْأَنْسَبُ

اور عدل کرنے والا اللہ ہے، علم کے گام درمیان ان کے اور بھی زیادہ ظاہر ہے آیت

اور مناسب ہے تفسیر الرسود لمحض۔

دوسری آیت سے ثابت ہے خاص حضرت سے سوال ہو گا آپ جواب دیں گے

قَالَ اللَّهُ سَوَّلَ مُحَمَّدٌ يَا سَرَّيْبَ إِنَّ قَوْلِي الْقُدُّ وَ هَذَا الْقُرْآنُ

عرض کریں گے رسول نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے میرے پروردگار تحقیق میری قوم نے گردانی قرآن کو

مَنْجُوْرًا أَوْ مَا تَرَدُّكَ - جلالت (فی البیادى) وَقَالَ الرَّسُولُ أَيْ

ہجرت لینے متردک اور عرض کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نَسَاوْ شَكَايَا اللَّهِ مِمَّا صَنَعَ قَوْمَهُ - بل شتم انکے

نہم اور قومیت کے خلاف شکایت کیا کہ ان کی قوم نے تحقیق کہ تم

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قُلْ فَتَحَجَّ

قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دوبرو جھگڑا کر دو گے۔ قُلْ پس جب لائیں گے

عَلَيْهِمْ جَعَلَ الْخِصَامَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اوپر ان کے گردانا جھگڑے کو درمیان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ....

وَبَيْنَ أُمَّةٍ الدَّعْوَةُ لَكِنَّ لَهَا عَلَى مَا نَبَّأَ سَرْمِنُهُ

اور درمیان میں امت دعوت کے لاکن نہ اس طور پر جو ظاہر ہو تا ہے اس سے لینے اس آیت سے

بَلْ عَلَى مَا أَمَّادَ إِلَيْهِ الطِّيبِ طَيِّبَ اللَّهُ شَرَاهُ مِنْ أَوَّلِ

بلکہ بنا کرتے اوپر اس چیز کے جو اشارہ کیا ہے طرف اس کے طیبی نے پاک کرے اللہ غائبانہ کو اس کے اول

السُّورَةِ إِلَى هُنَا مَا ذَكَرَ الْبَرَاءِ فِي الْقَاطِعَةِ لِعِصْرَتِ

سورہ سے یہاں تک واسطے اس چیز کے جو ذکر کئے گئے و لیس یقینی جو کاٹنے والے ہیں واسطے رگ

الشِّرْكََةِ الْمُتَجَلِّيَةِ بِضَرْطٍ جَهْلِهِمْ لَا تَكُ سَتَانِي أَنْتَ

شرک کے ایسا شرک کہ کہنچا گیا ہے پسب زیادہ جہل ان کے اس لیے کہ تشریف فرما ہوئیں گے آپ

إِلَى عِزِّ الْحُصْنِ وَسَيَأْتِي هُوَ كَلَامٌ إِلَى الْمَوْقِفِ يَنْصَفُ

بارگاہ حضور مقدس میں ہاتھی جائے گی یہ گروہ جگہ کھڑے رہنے مخلوق کے واسطے حملہ کی کہ اخصاف کئے

فِيهِ الْخُصُوفُ ۱۳۸۸ حجازی ص ۲۳۸ جز سابع -

جائیں گے اس موقع میں جھگڑے۔

خوب تفسیر اور مشارق دیکھئے  
 ایک تو یہ ہے کہ وہ جلّ علی  
 تا وہ فرقہ واسطے سے علم کے  
 سب شہید اسمیں ہیں داخل جانثار  
 دوسرا یہ ہے جناب کبریا  
 جمع ہو جائیں گے جبہ خاص عام  
 اے محبوب ہے جو فرقہ تیسرا  
 قدرتی آواز پیدا ہوئے گی  
 چوتھا معنی ہے حساب حشر کا پڑ  
 ایسے حاضر ہوتے ہیں پیش خدا  
 چنانچہ یٰو مِیْلًا تُعْرَضُونَ  
 اُس دن پیش کئے جاؤ گے تم۔  
 مختلف ہے خلق دینے میں حساب  
 پر پیش حشر کرے گا کردگار پڑ  
 مومنوں پر ہوگی رحمت سرسیر

کتنے معافی ہیں حساب حشر کے  
 اک ضروری علم کر دے گا عطا  
 اپنے مقدار عمل پہچان لے  
 اور مستثنیٰ ہیں جو ستر نہرار  
 رو برو اک خلق کو بلوائے گا  
 ہاتھوں میں دیگا عمل نامے تمام  
 ان سے خود باتیں کرے گا کبریا  
 ہے عمل کی اس میں نیکی بدی  
 عرض کہتے ہیں اسے سب پیشوا  
 دیکھے جوں لشکر کا سلطان داخلہ  
 اٰیّی تَسْکُوْنٍ وَتَحَاسِبُوْنَ  
 یعنی سوال کئے جاؤ گے تم اور حساب دے جاؤ گے تم  
 کس طرح ہے سنئے اسکا بھی جواب  
 بعض سے خفیہ کسی سے آشکار  
 رُجُو اور تو بیخ ہے کفار پر

اور تو لیں گے عمل اکثر کے لا  
 بختے گا بے پوچھے چاہے گا جسے  
 وہ ہوا بالکل گرفتار بلا پڑ پڑ  
 جمع کر کے پوچھے گا پروردگار  
 تم نے مانا یا نہیں اُن کا کہا  
 رفعِ رتبہ ہووے ان کے واسطے  
 ظلمِ حق کا کچھ نہیں ہم پر ہوا  
 ہم نے شومی سے نہ مانا حکم رب  
 کیوں سوال آسیں کرے گا وہ الہ  
 اس کو ذلت کہتے ہیں اہلِ لبصر  
 ہے وہ مجرم جو کرے ایسے خیال  
 عرض ہے ان کا جو ہو یگ کا حساب  
 عالیشانہ سے ہے حدیثِ مصطفیٰ  
 بعض کرتے تھے نمازوں میں دعا  
 عرض کی میں نے کہ اے عالیجناب

بے عمل تو لے کئی ہوں گے رہا  
 عذر پر بھی لاکھوں بخشے جائیں گے  
 علتِ اعمال جس سے پوچھے گا پڑ  
 کافر و مسلم کو سب روز شمار  
 تم پہ جو بھیجے گئے تھے انبیا  
 پوچھنا ہے انبیا سے اس لیے  
 اور کفاروں پہ ظاہر ہووے گا  
 انبیا پہنچا دے احکام سب  
 انبیا کرتے نہیں ذنب و گناہ  
 یہ میں معصوم ان سے لغزش ہوا اگر  
 ذنب میں اُس نے نہ ہو گا کچھ سوال  
 معصیت سے پاک ہیں یہ سب جناب  
 غور سے مشکوٰۃ ہیں دیکھیں ذرا  
 بی بی فرماتے ہیں حضرت مصطفیٰ  
 یا الہی ہو مر آساں حساب



نوقش جس میں نہ فرمایا غفور پڑ  
راہ لی جنت کی اس نے باخوشی  
ہے رسول حق کا یہ ارشاد پاک  
تو لے کیوں ایسا کیا تھا دے خوا  
عذر تافرمانیوں کا کر کے پڑ

کیسی آسانی تو فرمائے حضور پڑ  
عرض جبکی ہو فقط اعمال کی پڑ  
نوقش جس سے ہوا وہ ہے ہلاک  
نوقش وہ ہے جو پوچھے وہ جناب  
کس کی طاقت ہے خدا کے سامنے

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے کسی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

يَقُولُ فِي لَيْلٍ صَلَّى إِلَيْهِ اللَّهُمَّ حَاسِبِي حِسَابًا يَسِيرًا أَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

بعد نمازوں میں اے بار تعالیٰ حساب لے مجھے حساب سیر عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے

مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ قَالَ أَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فَيَجَا وَرِعَتُهُ

کیا ہے حساب سیر۔ فرمائے حضرت نے ملاحظہ فرماوے اس کے نامہ اعمال میں پس درگزرے اس

إِنَّهُ مِنْ لَوْقَشٍ فِي الْحِسَابِ لَوْ مَيِّدٍ يَا عَالِيَشَةَ هَلَكَ

تحقیق نشان یہ ہے جو شخص مناقشہ کیا گیا حساب میں اس دن اے عالیشہ ہلاک ہوا۔ روایت کی اس کو امام احمد نے

بخشے گاہے پوچھے انکو کردگار

اور مستثنیٰ جو ہیں ستر نہرار پڑ

یہ بھی ہے احکام قرآن کے خلاف  
ت کہیں یہ لوگ جنت جائیں گے  
یہ بہت آسان ہے دیکھو کتاب  
ایسا فرماتے ہیں وہ شاہ ہذا  
پر حساب حشر میں اول رہے  
پیش اعمال نیک و بد کرے  
ہاں محمد ان کی امت ہے کہاں  
میں مری امت کھڑے ہوئیں گے جا  
میں نہیں کہتا ہوں کہتی ہے کتاب

ہاں حساب ان کا نہ ہوگا صاف  
ان کے اعمال آگے حق کے آئیں گے  
عرض اسکا نام ہے قسم حساب  
ہے مواہب میں حدیث مصطفیٰ  
سب سے آخر گرچہ ہم پیدا ہوئے  
جب ارادہ حق کرے گا خلق سے  
یہ ندا دے گا منادی ناگہاں  
کہتے ہیں حضرت یہ سنتے ہی صدا  
یہ کھڑے رہنا بھی ہے قسم حساب

فَاِذَا اِسْرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقِصَّ بَيْنَ خَلْقِهِ نَادِیْ مُنَادِیْ اٰیْنَ  
پس جدت کہ ارادہ فرمائے گا اللہ حکم کرنے کا درمیان مخلوق اپنے۔ پکارے گا کوئی پکارنے والا کہاں  
مَحْمَلٌ مَّالِی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاِلٰہِ وَسَلَّمْ وَاُمَّتْهُ فَخَنُّ الْاٰخِرُوْنَ  
محسملی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پس ہم آخر میں پیدا ہیں  
اَلْاَوَّلُوْنَ یَعْنِیْ خَنُّ الْاٰخِرِ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا وَاَوَّلُ لَہُمْ  
اول ہیں حساب اور دخول جنت میں یعنی ہم پہلے ہیں آدمیوں کے دنیا میں اور ان کے پہلے ہیں

فِي الْحِسَابِ لِي مَدَ الْقِيَمَةِ فَأَقُومُ أَنَا وَأُمَّتِي اَلْمُفَقِيهَةُ اَلْبَوَالِيثُ۔

حساب میں دن قیامت کے بس کھڑے رہوں گا میں اور میری امت۔

لَهَذَا فِي الْمَوَاهِبِ الْكَافِي دَاوُدُ دَهْرًا فِي عَمَّا۔ پس اس طرح ہے مواہب میں آل داؤد دہرے مروجاً

اس طرح فرمائے سردار اتام نو	نعمتوں میں پوچھے جائیں گے تمام
ساتھ اکدن شاہ دیں محاب کے	چند خرچے کھا کے پانی پی لئے
اس طرح فرمائے آپ محاب سے	حشر میں سب اس پوچھے جائینگے
اس گھڑی حالانکہ سب پر فاقہ تھا	دیکھئے سب پیشواؤں نے لکھا

فَاتِ الْاِنْسَانِ مَا بَيْنَ مَسْئَلٍ وَمُحَاسَبٍ وَ مُنَاقِشٍ

پس تحقیق انسان درمیان سوال کئے گئے اور حساب دئے گئے کہ ہے۔ اور درمیان میں مناقشہ

فِي حِسَابِهِ وَغَيْرِ مُنَاقِشٍ وَهُوَ الْحِسَابُ الْيَسِيرُ وَهُوَ عَمَلٌ

حساب کے ہے اور درمیان غیر مناقشہ کے اور وہی غیر مناقشہ حساب یسیر ہے اور وہ حساب یسیر

الْاَعْمَالِ عَلَى الْعَيْدِ مِنْ غَيْرِ مُنَاقِشَةٍ وَ الْمُنَاقِشَةُ

اعمال کا عید ہے غیر مناقشہ ہے اور مناقشہ

السُّؤَالُ مِنَ الْعِلَلِ فِي الْاَعْمَالِ وَالسُّؤَالُ عَامٌّ فِي الْجَمِيعِ

سوال ہے علتوں سے اعمال میں اور سوال عام ہے سب مخلوق میں

حَتَّىٰ فِي الرَّسْلِ كَمَا قَالَ يُؤْمِ بِمَجْمَعِ اللَّهِ الدُّسْلُ فَيَقُولُ مَاذَا

یہاں تک کہ پیغمبروں میں جیسا کہ فرمایا اللہ نے اس دن کہ جمع کریگا اللہ پیغمبروں کو پس فرمایا گیا

أَجْمِئْتُمْ وَالسَّوَالُ عَلَىٰ نِزَعَيْنِ سَوَالُ عَلَىٰ تَقْرِيرِ النِّعَمِ

جواب دے تم اور سوال دو قسم پر ہے ایک پوچھتا ہے اور پر ثابت کرنے نعمتوں کے

وَعَلَىٰ طَرِيقِ مَبَاسِطَةِ الْحَقِّ لِلْمَسْئُولِ فَهُوَ مُتَلَدُّ بِالسَّوَالِ

براہ خوشی حق تلافی کے مسئلہ ہے پس وہ مسئلہ لذت پایا گیا ہے سوال سے

وَعَلَىٰ طَرِيقِ التَّيْبِ بِيَعِ الْيَصْنَا بِتَقْرِيرِ النِّعَمِ فَهُوَ فِي شِدَّةٍ

اور دوسرا پوچھنا جبر کرنے کے طور پر بھی نعمتوں سے ثابت کرنے کیلئے پس وہ مسئلہ نہایت سختی میں ہے

فَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا صَاحِبَ لَهُ وَقَدْ أَكَلْتُ مِمَّا أَوْمَأَ

پس تحقیق کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے لیے حال یہ کہ تحقیق وہ اصحاب تھے جو ہر چہ

عَنْ جَمْعِ أَنْكُمْ تَسْلُونُ عَنْ نِعَمِ هَذَا الْيَوْمِ وَ هَذَا السَّوَالُ

تھے بانی نہایت بھوک سے تحقیق کہ پوچھے جاوے کہ تم آج کے دن کی نعمتوں سے اور یہ سوال ۔

مَوْجِبُهُ لِأَنْذَارِ وَ الْبَشَائِرِ فِي قَوْمٍ مُحَفَّضِينَ وَ هُمْ أَهْلُ

متوجہ ہونے والا ہے واسطے ڈرانے اور خوشخبری دینے والا ہے قوم خوں میں وہ لوگ

ذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَ هُوَ تَلْبِيَةُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ فِي حَتَّى الْجَمِيعِ

یہ مجلس والے ہیں اور یہ حضرت کا فرمانا آگاہ کرتا ہے اس بات پر کہ وہ ثابت ہے اس کے اسرار میں

تمام مخلوقات کے الخ۔ فتوحات ص ۱۵۱ بقیہ جز ثالث۔

<p>ہاں عمل پر بھی نہ ہو جائے غرور مالک و مختار ہے وہ کبیریا عائشہ نے پوچھا اکلن آپ سے تب رسول حق نے بی بی سے کہا ہم بھی جنت میں نہ داخل ہوئینگے یا الہی مصطفیٰ کے واسطے اس کی بھی آسانی فرماے قدیر</p>	<p>اس لیے فرما چکے ہیں یوں حضور اپنی رحمت سے ہر اک کو بخشے گا آپ بھی رحمت سے بخشے جائینگے حال میرا بھی یہی ہے عائشہ پوشش رحمت نہ جتیک ڈھانک لے ہو حساب آساں ہمارے واسطے ہے بڑا مجرم غلام دستگیر</p>
--	---

### شکوہ مختصر در بیان حساب حشر

<p>معمر کہ ہے سب پہ اکلن حشر کا الاماں وہ مرحلے ہیں حشر کے عظمت حق ہے کہ نفع تصور سے آفتاب حشر سر پر آئے گا بڑا ہوئے گی ازل سے زمین مثل تنور</p>	<p>اس کا قرآن میں پتا ہے جا بجا آدمی تو کیا فرشتے لرزیں گے روئی سے سارے پہاڑ اُڑ جائینگے ہر لشیر گرمی سے بس چلائے گا العطش کا شور اٹھے گا ضرور</p>
--	--

بحر میں اپنے پسینے کے تمام  
 لائیں گے دوزخ فرشتے بے شمار  
 آگ کے شعلے جو اس سے نکلیں گے  
 بس فرشتے حکم سے حق کے وہیں  
 معرکہ جس دن یہ طے ہو جائے گا  
 نفسی نفسی بولیں گے سب انبیا  
 بولیں گے آدم صغی اے ذوالحلال  
 آگ کے شعلوں سے سوزاں ہے جگر  
 نعرہ اس دن ماریں گے حضرت خلیل  
 تو جو چاہے یا حیف کر یا رہا  
 چھوڑیں گے یعقوب یوسف کو وہاں  
 وال سلیمان سے الگ داؤد ہو  
 سب گنہگاروں کا کھل جا دیگا حال  
 اے محبوب وقت پر اس جوش کے  
 مصطفیٰ بولیں گے ہو کر بے قرار

سالہا پائیں گے ایذا خاص عام  
 جس کو زنجیریں لگیں ستر نہرار  
 گر پڑیں گے اس جن بیہوش سے  
 لا رکھیں گے تخت رب العالمین پڑ  
 ہو گا تخت عدل پر رب العلا  
 لرزیں گے دہشت سے حق کے اولیا  
 اس مصیبت سے مجھے جلد ہی نکال  
 جو ستم چاہے مرے حوا پہ کڑ پڑ  
 دے نجات اب مجھ کو اے رب الخلیل  
 میں نہیں حامی ہوں اسمعیل کا  
 جانکی مانگیں گے بس اپنی اماں  
 بولیں گے یا رب بچا دے میرے کو  
 قہر پر آبادے گا وہ ذوالحلال  
 کس کی قدرت ہے جو معرہ قصہ کرے  
 مجھ کو جو چاہے کر اے پروردگار

اے میرے معبود رب العالمین  
 رحم کر امت یہ میرے اے حبیب  
 ہم یہ حضرت رحم فرما دیں گے وال  
 نام حب آدے حبیب پاک کا  
 کون کس کو پوچھتا اس وقت پر  
 ایک دن یوں عائشہ صدیقہ نے  
 یا نبی محشر کے دن سب خاص و عام  
 تجھ کو بے ستری کاہے سب کے الم  
 آپ نے تب عائشہ سے یوں کہا  
 زندگی ہوتی ہے وال سب و بال  
 انبیا اصحاب کو غم ہو جہاں  
 یہ روایت راویوں نے ہے لکھی  
 اک درم کو بھیجتی ہوں دس خیار  
 خادموں نے عرض کی ہوش آنے پر  
 یوں کیا ارشاد اس عارف نے تب

فاطمہ کا آج میں حامی نہیں  
 ہیں بلائے سخت میں سارے غریب  
 چھوڑیں گے ماں باپ بچو نگو جہاں  
 سر جھکا کر بولے صل علی  
 اگر نہ ہوتے مومنو خیر البشر  
 عرض کی حضرت رسول اللہ سے  
 بس برہنہ جمع ہوئیں گے تمام  
 شرم کی ہے بات یا شاہ اُمم  
 معرکہ ہے وہ مصیبت کا بڑا ٹو  
 ستر کا کس کے رہے کس کو خیال  
 اولیاء دم مار سکتے ہیں وہاں  
 مکے میں اک میوے والی کہتی تھی  
 اک ولی سکر گرے اک چنچ مار  
 دیکھئے اس حال کی ہم کو خیر  
 محشر کا دن ہے غصب وہ پرتب

دس مبشر بالجنناں اصحاب دیار  
 جب صحابہ کا وہاں یہ حال ہو  
 اعطش کرتے رہیں گے سب کے سب  
 اہل محشر آویں اب بہر حساب  
 جا کے آدم سے کریں گے عرض سب  
 سب کے سب ہم پیچھے پیچھے آپ کے  
 بولیں گے آدم صغی تب کر کے آہ  
 کیونکر آگے جاسکے اللہ کے  
 الغرض آدم سے تا عیسیٰ بنی  
 لیکن اتنا ابن مریم بولیں گے  
 گرم بازاری انہیں کی آج ہے  
 زابد و عابد شہید و اولیاء  
 عرض حضرت سے کریں گے جا کے سب  
 آپ چلتے روبرو بن کر امم  
 مشائخ محشر ہیں آپ اکشاہ دیں

واں درم کو ہوئیں گے دس جون  
 ہم بچاویں کیوں کر اُسجا آپ کو  
 زلزلے کے ساتھ ہوگا حکم رب  
 دل نہیں گے ہیبت حق سے کباب  
 آپ آگے چلے اب مقبول رب  
 چلتے ہیں اللہ کے اب سامنے  
 جبکی پشیمانی پہ ہو داغ گتہاہ  
 التجاسب جا کریں ہا بیل سے  
 عذر کرتے جائیں گے سارے یہی  
 پاس اب پہنچو حبیب اللہ کے  
 فرق پرخشیش کا ان کے تاج ہے  
 صالح و طالع رسول انبیا  
 یا محمد آپ ہیں مقبول رب  
 با ادب چلتے ہیں پیچھے ہم تمام  
 ہم میں یکس سب کے سب اندک ہیں



رو برو اللہ کے لے جا کے اب  
 جائیں گے ان سب کو لے مشاہ نام  
 جاتے ہی سجدہ کریں گے عجز کا  
 اے مرے معشوق اٹھا سجدہ سیر  
 آج گرمی ہے ترے بازار کی پڑ  
 آج ہم پر کر تو اے محبوب ناز  
 سراوٹھالیں گے جو محبوب خدا  
 ہم نے دنیا میں جو تھے وعدے کئے  
 یا نبی بے پوچھے بخشش ہو اگر بڑ  
 دفتران کے دیکھئے اعمال کا بڑ  
 پہلے ہو گا حکم آپ ہی آئیے  
 اس طرح فرمائے ہیں حضرت نبی  
 امر نازک ہے حساب حشر کا  
 طول ہے از بس خورد و نوش کا حال  
 بولے حضرت میرے بدتر امتی

ہم کو بخشنا دیجئے محبوب رب  
 یعنی ہے جس جاشفاعت کا مقام  
 اس طرح تب حکم خالق ہوئے گا  
 حاجتیں جو جو ہیں ہم سے عرض کر  
 تو جو چاہے بخشے ہیں ہم بھی  
 سہراٹھا سجدہ لیے ہے کیسی غار  
 تب یہ ارشاد الہی ہوئے گا  
 آج راضی ہم سے تم ہو جاؤ گے  
 حسن کیا سمجھے شفاعت کا بشر  
 کیا کئے وہ ان سے ہم کرتے ہیں کیا  
 اپنی پرش سے فراغت پائیے  
 پہلے پرش مجھ سے ہوگی حشر کی  
 کرتے تھے اندیشہ جس کا انبیا  
 واسطے اس کے ہے کافی اک مثال  
 کھائیں گے روٹی مگر بے بھوسی کی

نعمتیں ملکر نہ کھانا تین چار  
 ساتھ مہماں کے ہو یا دعوت کہیں  
 ہے حدیثوں میں لکھا یہ ماحبہ  
 وقت گرمی کا تھا وہ بھر کرم پڑ  
 ایک صحابی گرم روٹی لائے وال  
 روکھی روٹی اپنے بھی حصہ کی لے  
 پانی حضرت نے پیا ٹھنڈا وہیں  
 عرض کی کہ ہر سلام کب سبیا  
 تین باتیں یاں ملیں آرام کی  
 ایک تو سایہ ہے تھنڈا جھاڑ کا  
 تمیر پانی بھی اب تھنڈا اپنے  
 اتنا روئے سنکے یہ حضرت نبی  
 الاماں پرش جو شاہ دیں پہ ہو  
 بارہا سلطان دیں فہرمتے تھے  
 کھاؤ مت دو تین نعمت ایک بار

پیش اسکی ہوئے گی روز شمار  
 نعمتیں ہوں پیش اسکی کچھ نہیں  
 تھے سفر میں ایک دن شاہ ہدا  
 جھاڑ کے سایہ میں ٹھہرے کوئی دم  
 منتقم فرمائے سلطان زماں  
 کھائے دو لقمہ شہ کوئین نے  
 حکم حق سے آگئے روح الامیں  
 یاد رکھئے یہ مزے یا مصطفیٰ  
 پیش اسکی روز محشر ہو سگی  
 دوسرا ہے گرم روٹی کا ترا پڑ  
 ذائقے یاں تیں پائے آپ نے  
 آنسوؤں سے ریش اقدس تر ہوئی  
 ہم بچا کیوں کر سکیں گے آپ کو  
 یا صحابہ چھوڑو دنیا کے مزے  
 تھنڈے پانی کا بھی ہو گیک شمار

ہے روایت ایک دن زہرا کے گھر  
دودھ تھا کھوڑا سا قدرے گھی بھی تھا  
بی بی اور حسنین اور حضرت علی  
بی بی نے حسنین سے ایسا کہا  
تمہیں ملکر نہ کھانا دو بہم  
آؤشت بی بی دودھ مولیٰ نے لیا  
شہد تھا حضرت حسنین پاک کے  
اٹھ کھڑے چاروں وہیں تعظیم کو  
اس طرح فرمائے اے آل نبی  
رو کے اس دم فاطمہ نے یوں کہا  
بیٹھے ہیں چاروں الگ لے چارشے  
سنا کے یہ خوش ہو گئے حضرت نبی  
خوف تھا اصحاب کو اس بات کا  
تھی خلافت حضرت صدیق کی  
دیکھی اس گھر میں ہے اک چھلنی دہری

چار نعمت بھتیں بہم یک جائے پر  
تیسرا شہد اور چوتھا کسم تھا  
ایک دسترخوان پر تھے باخوشی  
یا در کھو ہے حدیث مصطفیٰ پڑ  
بانٹ لیں گے ایک اک شے چاروں ہم  
گھی دھرا حضرت حسن کے آگے تھا  
مصطفیٰ ناگاہ گھر میں آ گئے  
دیکھ کھانا شاہ دیں نے خشم ہو  
عادتیں سیکھو نہ یہ فرعون کی  
ہم اسی اندیشے سے یا مصطفیٰ  
حشر کی پرش کا ہم کو خوف ہے  
فاطمہ کے ساتھ کھائے آپ بھی  
اُذکر ہے بعد وفات مصطفیٰ پڑ  
بوہریرہ کی کہیں دعوت ہوئی  
ایک حیرت بوہریرہ کو ہوئی۔

چھاننے کا آٹے کا سنتے ہی حال  
 بوہریرہ نے نہ روئی کھائی وال  
 روتے تھے اصحاب یہ کہہ کر تمام  
 دیں ڈوبایا یہ بدعت کا پڑا  
 دے فحلت تھا یہ حال اصحاب کا  
 سنیکڑوں کھاتے ہیں نعمت پیٹ بھر  
 سیروں کھاتے ہیں مزعفر بامرا  
 فاطمہ سے کہتے تھے خیر الشبہ  
 پرشش اس دن ہوگی کیا اعمال ہے  
 راوی لکھتے ہیں حسن ابن علی

اٹھ گئے روکرو ہاں سے پر ملاں  
 جا کے مسجد میں گئے اس کا بیان  
 اٹھ گئے دنیا سے سرور اتمام  
 رسم بے بھوسی کے نکلا روٹی کا  
 ہم مطیع نفس ہیں شام و پگا  
 ہے حساب حشر کی کچھ بھی نہیں  
 کہتے ہیں میٹھانی کو سپا راتھا  
 تکیہ تو اپنے نسب پر کچھ نہ کر  
 یہ نہ چھپیں گے کہ کس کی آل ہے  
 تھے مخیر اور بھی دل کے غنی ڈ

ایک شب کا ذکر ہے ایک شخص نے  
 ساتھ بھی لے جانا چاہا کچھ طعام  
 اسے مسافر پھر سحر کے وقت آ  
 یہ اگر لے جائے گا تو سنا

کھانا کھا یا خوب بعد افطار کے  
 اس سے بولے یوں حسن دین امام  
 گرم کھا لینا تو کھانا بامسرا  
 ڈالئے میں آئے گا اس کے ضرر

اس گد انے عرض کی تب یا امام  
ایک فلاں مسجد میں رہتا ہے غریب  
دن کو روزہ رکھتا ہے وہ نیک نام  
وہ لپٹ جاتا ہے سوکھے حلق پر  
یہ طعام اس کے لیے لیجاتا ہوں  
اشک ہجرت انھوں میں حضرت نے کہا  
باپ ہیں میرے علی ہے اکا نام  
مہ کے وہ کرنے لگا آہ و بکا  
یا انہی مصطفیٰ کے واسطے ڈو  
دستگیر اب تاجے دیگا مثال  
الغرض خالق سے ہو گا یہ خطاب  
لکھتے ہیں اس دم وہ حق کے لاڈلے  
رو برو حق کے کھڑے ہو وہ جناب  
مرسلوں سے یوں کر یگا حق سوال  
عمر بھر تبلیغ احکام خدا

واسطے میرے نہیں ہے یہ طعام  
حال اسکا کیا سناؤں ہے عجیب  
ستو سے انظار کرتا وقت شام  
پانی پی جاتا ہے اس پر وہ بشر  
میں تو ہر روز ایسی نعمت کھاتا ہوں  
اے مسافر وہ نہیں سکیں گدا  
ان کو خوش آتا نہیں بہتر طعام  
دوستو یہ حال تھا اصحاب کا  
دام سے ہم کو رہا کر نفس کے  
مومنوں کو پھر سنا محشر کا حال  
یا نبی پہلے ہو آپ ہی کا حساب  
باادب آگے خدا کے جائیں گے  
دیں گے اپنی عمر بھر کا سب حساب  
تمنے کی تبلیغ حکم ذوالجلال  
تمنے کی ہے یا نہیں سب پوچھیگا

حکم حق ہوگا کہ آپ اب جائیے  
 دیکھیں گے سبکی طرف شاہ انام  
 باز و حضرت تھام کر صدیق کے  
 تب کریں گے روکے بوکرا تھام  
 میں بڑھا پے میں کیا ہو دین قبول  
 ہوں نہ لایت بارگاہ پاک کے  
 حیب نہیں گے یہ سخن صدیق سے  
 بولیں گے اس دم رسول کر دگار  
 بعد سب نبیوں کے تیرا مرتبہ  
 الاماں کیا بے کسی کا ہے مقام  
 ہم ہوا و حرص میں ہیں مبتلا  
 یاں جسے چاہے اسے کہتے ہیں ہم  
 اپنے دلمیں ڈر نہیں اس روز کا  
 کہہ چکا قرآن میں وہ خود کریم  
 الغرض صدیق اکبر کا نیتے

ابھی کو ایک اک لے آئیے  
 اہل محشر منہ چھپالیں گے تمام  
 بولیں گے چل اب خدا کے سامنے  
 یا نبی خالق سے ہے مجھ کو ہر اس  
 لے چلو مجھ کو نہ پہلے یا رسول پا  
 مجھ سے جو بہتر ہے اس کو بھیجے  
 اہل محشر شور کر کے روئیں گے  
 تجھ سے بڑھ کر کون ہے اے یا غا  
 حق تعالیٰ نے بہت اعلیٰ کیا  
 ہدیت حق سے ڈریں ایسے امام  
 حال کیا اس دن ہمارا ہو میگا  
 حشر کے دن آپ کو کیا ہے الم  
 سمجھے ہیں اس کو اک ادنیٰ مرحلا  
 زلزلے کو حشر کے شے عظیم  
 رو بروا اللہ کے جب جائیں گے

حکم حق ہو گا کہ اے احمد مرے  
 دیکھ داڑھی کی سفیدی پے بہ پے  
 سر رکھیں گے سجد میں صدیق تب  
 اے مرے پیار بنی کے دوستدار  
 سر اٹھا سجدیے کر ہم سے کلام  
 کچھ جواب اسکا نہ دیں گے وہ جتنا  
 یوں کریں گے عرض اسدم یار غار  
 ہے سوال اس وقت پر کروار کا  
 ہو گا تب ارشاد ایں بیچوں سے  
 تیری طاعت اور تیرا شوق و ذوق  
 ہم نے کی بخشش تیری اے نیک نام  
 پھر جو ہو گا حکم رب العالمین  
 جاتے ہی خالق کا پونچے گا پیام  
 مصطفیٰ فرمائے ہیں روز قیام  
 عجز سے سجدہ کریں گے جب عمر

پہلے اس بوڑھے کو لایا آپ نے  
 میری ذات پاک کو شرم آتی ہے  
 رحم سے یوں ہوئے گا ارشاد رب  
 ہاں میرے معشوق کے وہ یار غار  
 بول تو نے کیا کیا دنیا میں کام  
 حکم پھر ہو گا کہ دے اسکا جواب  
 اے شہ ہر دو جہاں اے کردگار  
 بوڑھا یہ بندہ ترا ناکارہ کھٹا  
 تنکے مقلس آگے تو آیا مرے  
 بندگی پر ہے فرشتوں کے بھی فوق  
 جاتا جنت میں ہے اعلیٰ مقام  
 بھیجیں گے حضرت عمر کو شاہ دین  
 اے عمر تم پر ہمارا ہے سلام  
 پہلے بھیجے گا عمر پر حق سلام  
 حکم حق ہو گا اٹھا سجد لیے سر

اے مرے معشوق کے تاجر عمر  
یوں کریں گے عرض تب وہ دیندا  
جو عمل دنیا میں بندے نے کئے  
حکم حق ہو گا کہ جہنت میں اب  
حضرت عثمان رہیں گے بے حساب  
ہے حدیث اکثر کتابوں میں لکھی  
کیوں حساب حشر سے ہیں یہ بری  
لکھتے ہیں ایک روز کا ہے ماجرا  
ایسے میں دن آگیا جو عید کا  
عید کا دن آج ہے شاہ امم  
آپ نے بی بی سے ہنسکر لیں کہا  
عائشہ نے عرض کی یا شاہ دیں  
جمع مسکین ہوں گے معمول کے  
آپ بولے سب کا مول ہے وہی  
آپ تو یہ کہہ کے مسجد کو گئے

کیا کیا دنیا میں ہم سے عرض کر  
اے خدائے دو جہاں اے کردگار  
وہ نہیں لایق ترے دربار کے  
ہیں عمل مقبول تیرے سب کے سب  
حکم ہو گا آویں اس دم بوتراب  
پر شش عثمان سہ ہو گی حشر کی  
دوستو سنئے حقیقت اسکی بھی  
بیبیوں پر مصطفیٰ کے فاقہ تھا  
عائشہ نے شاہ والا سے کہا  
پاس میرے کچھ نہیں دام و درم  
فقر و فاقہ کا ہوا اب خامتہ  
ذات کا اپنے مجھے کچھ غم نہیں  
فکر ہے اب ان کے دینے کی مجھے  
ہم کو ان کو رزق دیتا ہے وہی  
نذر بھیجی حضرت عثمان نے



سید اسٹاٹوٹو نہ گھی دس اوٹ پر  
 بکریاں سو پالنہ دینا رتھے ڈ  
 آویں جو بیو این مسکین اور یتیم  
 آئے گھر مسجد سے جب حضرت بنی  
 لائیے اصحاب کو خیر انام  
 پوچھا حضرت نے یہ کس نے نذر کی  
 بی بیاں نہ تھیں رسول اللہ کی  
 عرض کی عثمان نے دی یہ بھی خبر  
 نذر جو جو نئے کہ پہنچی گھر میرے  
 التجا خوش ہو کے تب حضرت سید کی  
 بدلے میں اس نذر کے باری جناب  
 اتنے میں حاضر ہوئے روح اللہ  
 ہے دعا مقبول تیری اے جناب  
 عیب ملی آگے خدا کے جائیں گے  
 اے خدا کے شیر لپیٹیاں دیں

شہد سے پر یا رکھیجے دس ستر  
 عائشہ نخت اس کی کروانے لگے  
 باٹتے تھے ان کو وہ طبع کریم  
 مشاد ہو کر عائشہ نے عرض کی  
 ہے یہاں تیار دعوت کا طعام  
 عرض کی بی بی نے عثمان غنی  
 آپ پوچھے پہنچے حصے انکے بھی  
 اتنا ہی بھجوا یا ہوں ہر اک کے گھر  
 اتنا ہی پہنچا ہے گھر ہر بی بی کے  
 یا اللہ سی میرا عثمان ہے سخی  
 لئے نہ روز حشر عثمان کا حساب  
 عرض کی ہے حکم رب العالمین  
 حشر میں عثمان رہیں گے بحساب  
 حکم یہ ہو گا جناب باری سے  
 تھا امرے معشوق کا تو جانشین

کیا کیا دنیا میں دے اسکا جواب  
 اے خداوند جہاں اے ذوالجلال  
 حکم ہو گا میں عمل تیرے قبول  
 لیکے صدیقیوں کو پھر بعد علی  
 حکم اس دم ہوئے گا اللہ کا پڑو  
 کشت و خون ظلم و جفا جو کئے  
 دیں گے ہم اچھوں کو اعلیٰ مرتبہ  
 جو گنہ اور مردم آزاری کئے  
 سب کے آگے کھولیں گے راز نہاں  
 ہم تو بے غیرت ہیں ہم کو کیا حیا  
 اہل دنیا میں رہے آہ و بکا پڑو  
 الغرض خاطر سے اس سردار کی  
 سب کو بخشا کر وہ حق کے لاڑے  
 دوسرے کو جو کرے حق کا شریک  
 اس طرح فرمائے ہیں حضرت نبی

یوں کریں گے عرض اسدم بوترا ب  
 تو ہے دانا کیا کروں میں عرض حال  
 تو بھی جا جنت میں ہمراہ رسول  
 پیش حق لے جائیں گے حضرت نبی  
 یہ ہمارے دوست ہیں یا مصطفیٰ  
 یا محمد ان کو آگے لائیے  
 ہم میں منصف آج دن کے عدل کا  
 آج سب کھلتا ہے آگے آپ کے  
 عضو سب دیں گے گو اہی اپنی واں  
 مصطفیٰ شرمائیں گے و احسنا  
 ہے فقیروں کے لیے اس دن مزا  
 ایک اک عاصی کی بخشش ہو گی  
 جائیں گے جنت میں اپنے ساتھ لے  
 اس کو بخشے گا نہ سرگز لا شریک  
 میں نہ بخشاؤں گا مشرک کو کبھی

<p>یا الہی شکر سے ہم کو بچا جو محسوسا دیا ہم کو کریم عاصیوں کو بخشنا منظور تھا عرض کر حق سے غلام دستگیر ذکر احمد کا نہ دل سے دور ہو</p>	<p>گرچہ ہیں ہم معصیت میں مبتلا ہم پہ تیرا رحم ہے یہ اسے رحم ایسے مشفق کو بنایا رہ نماں کیوں ہوا حرص کا ہے تو اسیر دل محبت سے ترے پر لوز ہو</p>
---	--

### حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا بیان

<p>لکھ تو حضرت کی شفاعت کا بیاں قائل اس شہ کی شفاعت کے ہیں حشر کے دن ہے شفاعت آپ کی بھر میں گمراہی کے ہیں بس غرق یاں بھی اور واں بھی ہیں عامی مصطفیٰ خاتمہ ہوا اپنی امت کا میرا پڑ امت عاصی پہ کیسا تھا کرم پڑ بس خود دیتے تھے اس دہاب سے</p>	<p>اے غلام دستگیر خستہ جاں میں ہزاروں اس طرح کے مسلمین اور لاکھوں کا عقیدہ ہے یہی ہم تو کہتے ہیں کہ یہ دونوں فریق ہم بتا دیتے ہیں سیدھا راستہ کب گوارا کرتے ہیں شاہ ہڈا تھے جب اس عالم میں سر دارِ رحم جب خطائیں ہوتی تھیں صحابے</p>
---	--

رات دن یہ فکر اس سرور کی تھی  
اب میں کب بے فکر سلطان زماں  
جو مسلمان فعل بد ہے چھوڑتا پڑ  
عاصیوں کے خاتمہ کے وقت پر  
قبروں میں بھی وقت مشکل آتے ہیں  
پل پہ بھی میزاں پہ بھی وقت حسا  
انہیں عاصی باقی جو رہ جائیں گے  
یہ نصیحت یاد رکھ انے بے خبر  
کس کی طاقت ہے بموجب حکم کے  
زعم تھا اہلسین کو اس بات کا  
کیا عبادت آئی اس کے کام پر  
طاعت اور تقویٰ ہو اتنا نکوسدا  
قول ہے یہ مولوی روم کا  
مصطفیٰ را حق بدال و حق بہیں  
از ہمہ اوہام و تصویرات دور

یاں سے بے توبہ نہ جائے اُمتی  
رات دن رہتی ہے فکر عاصیاں  
سمجھو باعث ہے رسول اللہ کا  
ہوتے ہیں رولق فزاخیر البشر  
مشکل آساں انکی فرما جاتے ہیں  
رحم فرماتے ہیں وہ عالمی حباب  
عرض حق سے کراہیں بخشائیں گے  
زعم طاقت اور عبادت پر نہ کر  
حق تعالیٰ کی عبادت کر سکے  
میں موحد اور عابد ہوں ترا  
ٹھیکر گھر مردود کا تار سقا  
ساتھ اس کے ہوئے حب مصطفیٰ  
روح قربان کن بہ پیش مصطفیٰ  
مصطفیٰ بدوزرب العالمین  
لوز لوز و لوز و لوز و لوز

دو گوئی و دو مداں و دو مخواں

گر جدا بینی ز حق این خواجہ را  
او شفیع است این جہان و آئینہاں  
اعتقاد اس بات پر رکھیں سبھی

ہو گیا ثابت غلام دستگیر

بندہ را در خواجہ خود محمد اداں پڑ

گم کنی ہم متن و ہمہ دیباچہ را  
ایں جہاں تا دین و آسنا تا جہنماں  
ہے شفاعت یاں بھی و اں بھی آپ کی

حامی ہیں ہر جا رسول بے نظیر

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا

الرّٰسِخِیْنَ اٰمِنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا سَلَامًا

مغفرت کی غزل کے تتمہ کے اختتام میں  
تھے چاہ میں بوسہ کے مرے یوسف بھری بچ  
اک وقت میں میں سب زخنداں تھا کسی کا  
اک وقت میں تھا گیسوئے مشکین دلارام  
نخیر مژہ بن کے زمانہ کو پھنسا یا پڑ  
بالاس انا قلت انا الحق حقیقاً  
نواہ سے آب کی صورت سوسلی تکلا  
حرکت پہ مری لاکھ سکوں دل کے وہ لب تھا  
ایک وقت کا گلزار ہوں اک وقت کا صیاد  
میرا یہ سہمہ کوئی بت لائیں سکتا  
جس رشتہ سے میں خود گل رخسار بنا ہوں  
تھا اور سے کچھ اور تو کچھ اور ہوا ہوں  
اس وقت سے گوہر سے میں کم یا کم ہوا ہوں  
گو آج یہاں آن کے کانٹوں میں پھنسا ہوں  
گلزار میں گر آج میں شاخوں نہ چڑھا ہوں  
دریاوں میں خطرات بھی بن بن کے گرا ہوں  
اب گر چہ میں ہلنے کو بھی پائید ہوا ہوں  
اک وقت کا مصرعوں تو اک دن کا صبا ہوں  
پہلے تھا میں کیا چیز پھر آخر کو میں کیا ہوں

مصنفہ محمد قطب الدین  
 سول مہرجن حضرت ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ۔ اس رنگ کی کتاب اب تک کسی نے نہ چھپی ہے  
 احکام شرع شریف اسلامی کا

قانونِ حکمت فلسفہ سائنس  
 اور حوالہ نمبر پر  
 تمام جواب  
 حفظانِ صحت  
 مشروباتِ نفیس وغیرہ  
 دینر۔ عبارتِ نہایت دلچسپ۔ بروایت اقوال مذہبی فلاسفہ فلاسفل  
 و اخبار مشنوی و حضرت سعدی و دیگر اکابر مذہبی درج ہیں احباب علی  
 مذاق ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ جسکی مستغنی ہمارا جہ صلا اعظم ہوا  
 مولوی اشیر احمد عثمانی نے تقریظ تحریر فرمائی ہے

**فلسفہ قطبی**

و غیرہ سے ثابت کر دیا  
 سمجھت ہے جس میں  
 مذکور ہیں اصول  
 طرز معاشرت ماکولات  
 وغیرہ۔ خطِ جلی کا غلہ

مصنفہ حضرت الحاج حکیم غلام دستگیر صاحب

اشاف مہرجن حضرت  
 غفرلہ مکان۔ اس  
 نایاب کتاب میں  
 انسانی نجاست الخلق  
 انہو تا بلکہ پاک اصل کا  
 شتوی اور طبی ثابت فرمایا ہے انہی طائر الخلق ہونیے لوگ  
 غلط فہمی میں ہیں ایسی نادر کتاب کا مطالعہ ضرور ہے۔  
 ہر فرد بشر پر۔

**الانسان**

ہو تا قرآنِ احادیث و